ایران میں (۱) حاجی آغا وکیل شیراز در پارلیمنٹ ایران۔ لیڈر فرقہ اعتدال۔

(۲) حجۃ الاسلام سید محمد محسن طہرانی۔

(۳) صدر العلما طہرانی۔

(۴) مؤتمن الملک پریسیڈنٹ پارلیمنٹ ایران۔

(۵) والاحضرت واقدس ناصر الملک نائب السلطنت ایران۔

(۶) صمصام السلطنت صدر اعظم

(۷) علاء الدولہ سابق گورنر شیراز

(۸) قوام السلطنت وزیر داخلہ

(۹) ستار خان سردار ملی

(۱۰) سید محمد رضا وکیل ... [illegible]

۱۰ دن تقریباً (۴) کرمانشاہان ۲ دن (۵) قم ایک دن (۶) طہران ۲۵ دن (۷) انزلی ۲ دن (۸) باکو ۳۳ دن (۹) اوڈیسہ ۵ دن بانتظار جہاز (۱۰) قسطنطنیہ ۸ دن (۱۱) بیروت ۳ یا ۴ دن (۱۲) بیت المقدس ۲ دن (۱۳) دمشق ۲ دن (۱۴) مدینہ منورہ ۱۰ دن۔

[(۱۵) یافا وجفہ بانتظار جہاز ۱۰ دن] (۱۶) قاہرہ ۱½ دن [(۱۷) پورٹ سعید بانتظار جہاز ۲ دن] (۱۸) بمبئی الٰہ باد بانتظار جہاز ۳۰ دن (۱۹) بارد ویم ۲ دن = ۱۲۰ دن

میزان ۲۳۵ دن۔

ملاقات با مشاہیر بالائق حضرات

(۱) سید اسمٰعیل اصفہانی موسوم بہ آقائے صدر در کربلائے معلّٰی۔

(۲) حجۃ الاسلام مرزا محمد تقی شیرازی مجتہد درسامرہ و مرزا آغا فرزند جناب مرحوم حسن شیرازی

(۳) حجۃ الاسلام سید باقر۔ در کربلائے معلّٰی

(۴) حجۃ الاسلام آغا شیخ محمد مازندرانی پسر شیخ زین العابدین کربلائی۔

(۵) حجۃ الاسلام اخوند ملا محمد کاظم خراسانی۔

(۶) حجۃ الاسلام شیخ عبداللہ مازندرانی۔

(۷) ثقۃ الاسلام سید محمد پسر حجۃ الاسلام سید کاظم طباطبائی۔

(۸) ثقۃ الاسلام مرزا عبدالرحیم بادکوبی

(۹) مرزا حسین قلیخان امینی الآل جدیدالاسلام مصنف کتاب رد بہائیان و مسیحیان۔

(۱۰) سید حسن فرد نبی مجتہد شاگرد جناب اخوند

(۱۱) حجۃ الاسلام سید کلب باقر مجتہد ہندی

(۱۲) کونسل جنرل انگلستان در بغداد (۱۳) نواب محمد حسین کونسل انگلستان در کربلائے معلّٰی

(بہ سبب عراق عرب برین)

عجب کیا سبب ہے کہ مسلمانوں کی تہذیب و ترقی کم ہو گئی اور اندلس کی برابر جو کہیں نہ رہی۔

مین نے کہا کہ یہہ مسئلہ بہت باریک ہے مگر الطوبختصر میرے نزدیک بڑے اسباب یہ ہین۔

(۱) بہت کم آدمی معاملات قومی اور ملکی مین دلچسپی لیتے رہے کیونکہ سلطنت شخصی تھی اور ایک بادشاہ کی بگڑ جانے سے تمام دربار اور تمام اہل حکومت کے اخلاق بگڑ جاتے تھے اور یہہ سلسلہ نہایت ابتدا سے جاری رہا ہے۔

(۲) جن اسلامی ممالک مین ذرائع معاش کم ہین جیسے عرب و افریقہ وغیرہ وہان لوگون کی ضرورتین بھی کم ہین اور جو ممالک زرخیز ہین وہان تھوڑی محنت سے کھانے اور پہننے کا سامان مل جاتا ہے مثلاً ہندوستان و ایران۔ اسی وجہ سے مسلمان عموماً اور اہل ایشیا عموماً آرام طلب اور کم ہمت ہو گئے۔ اہل یورپ کے یہان گذر اوقات کے لئے سخت محنت اور جانفشانی کی ضرورت تھی بوجہ آب و ہوا اور قدرتی اسباب اور زیادہ نہ ہونیکے نتیجہ یہہ ہوا کہ وہ زیادہ ہمت ور اور جانباز بن گئے۔ اور تمام دنیا مین تلاش معاش کے لئے جانے لگے اور اہل لوگون پر قابض ہو گئے۔

| خلاصہ سفر و نتیجہ کار | پرسون اس وقت تک انشاء اللہ مین بمبئی مین پہنچ جاؤن گا۔ اور آج سے سوم دن تین ڈیرہ مین |

داخل ہو سکتا ہون۔ اب کہ سفر گویا ختم ہو گیا مین مختصر طور پر لکھتا ہون کہ مین نے اس سفر مین کیا کیا۔

| (۱) زمانہ سفر | پانی پت سے واپسی پانی پت تک ۲۳۵ یوم کا سفر ہوا جس مین سے اندازاً ۲۱ یوم کامل |

[illegible] مین گذرے۔ ۳۸ دن جہاز کے سفر مین گذرے۔ منجملہ اسکے ۷ دن آب شیرین مین جہاز رہا گھوڑا گاڑی کے سفر مین ۲۴ شب و روز بسر ہوئے۔ ۳۳ قسطنطنیہ مین آ دن۔ جہاز کے انتظار مین سو جگہ ۲۱ دن صرف ہوئے۔ کل طے مسافت مین ۱۱۵ دن خرچ ہوئے۔

| (۲) طے مسافت | بذریعہ جہاز ۸۰۰۰ میل۔ بذریعہ ریل ۶۲۰۰ میل۔ بذریعہ گاڑی ۱۵۰۰ میل۔ |

میزان کل ۱۵۷۰۰ میل تقریباً

| (۳) زمانہ قیام | (۱) دوبارہ کاظمین و بغداد و اقامت ۳۰ دن (۲) کربلا معلی ۱۰ دن (۳) نجف اشرف |

کی ضرورت نہیں۔ مگر خود ترکوں کو فرنگ کی بیجا تقلید سے پرہیز اور صحیح اسلامیت و اصلاح عادات پر زور دینا چاہیئے تاکہ
دالطمع صحیح قائم رہے۔ انھوں نے اس کی ضرورت کو تسلیم کیا۔

ترکی و ایران ان سے یہ بھی معلوم ہوا کہ ایک ماہ قبل پچاس ترکی افسر بطور خفیہ ایران میں فوجی تعلیم کے لئے بھیجے گئے ہیں۔
غدر کے ایسا ہوا ہے کہ ۱۹۰۸ میں اہل [illegible] بالکل متنفق تھا اور ہوں کہ ایرانی بہت تنزل [illegible] ہیں۔ فوج کی درستی
میں کوشاں ہیں اور افسروں کے پاس نہیں۔ جو میں نے ایسے لائق ہیں یہ شکایات کی کہ اکثر افسران ترک صبح سے شام تک
اپنے فرائض میں مصروف اور فوج کو کام میں لاتے رہتے ہیں۔ یہ میں نے دیکھا ایرانی آپس کی جنگ میں [illegible] ہیں لیکن کسی
باقاعدہ دشمن سے لڑنے کی قابلیت نہیں رکھتے۔ یہ کہ ساہ نہیں ہے۔ مگر معلم نہیں۔

عدن و علاقہ عدن جہاز سندر کے دن کل ۲۲ کو آ کے عدن میں پہونچا۔ میں نہیں اترا۔ مگر معلوم ہوا کہ یہاں اکثر ہندوستانی
آباد ہیں۔ قدرتی پانی کھاری ہے۔ دور سے کچھ شیریں پانی نہایت گراں قیمت پر آتا ہے اور سمندر سے بھی شیریں
پانی بنایا جاتا ہے۔ سلطنت انگریزی کی عملداری ساحل عدن سے دو سو میل تک ہے اور عرض ۴۰-۵۰ میل کے درمیان یعنی
حدود عرب میں ۸-۱۰ ہزار میل رقبہ کی مالک ہماری گورنمنٹ ہے۔ مگر صرف فوجی فائدہ ہے۔ یہ ملک اکثر خراب
اور بیکار ہے۔ عدن بلندی پر آباد ہے اور استقدر گرم ہے کہ جہاز صرف ۸ گھنٹے خشکی سے دو میل رہے کہ [illegible]
اس آخر دسمبر میں بھی نہایت گرمی محسوس ہوتی تھی۔ لوہرے اور دیگر مسلمان لوگوں اور [illegible] مشرقی و غربی افریقہ
کے فرانسیسی جزیروں میں کاروبار کرنے والے عدن میں آکر سوار ہوئے۔ اور اہل [illegible] اور [illegible] اتر گئے۔

انگلی میں تکلیف جہاز پر آنے کے بعد ۳-۴ شب تک مجھکو انگلی کے زخم اور درد سے سخت ایذا رہی۔ عدن پہونچنے سے
قبل شام کو ڈاکٹر کو دکھایا اس نے دوا لگائی جس سے انگلی پک گئی اور تکلیف بڑھ گئی۔ آخر ۲۲ دسمبر ۱۹۱۱ء کو عدن پہنچنے
سے ۵ گھنٹے قبل [illegible] کاٹ دیئے۔ میری حالت قدرتی یہ ہے کہ جانور یا آدمی کا خون بہتا دیکھوں تو طبیعت
متلا ہو جاتی ہے۔ بلکہ [illegible] بہت تکلیف ہوئی۔ مگر اس خیال سے کہ فرانسیسی ڈاکٹر (جو بہت خلیق ہے)
ہندوستانیوں کو بودا نہ سمجھے اوس کا اظہار نہ کیا۔ صرف حالت تکلیف میں حسبنا اللہ ونعم الوکیل،

میدان میں لاسکتا ہے قبضہ ان شہر الظاہر ہوئی ہے کہ فرقہ زیدی کے تمام توجہات اوس والی دعاوی امام اور ان کے

نائب سیّد عبد الفیصل کرین مگر لطیفہ یہ ہے کہ سلطنت عثمانیہ کے اور امام یحییٰ کی لڑائی ... (یعنی حنبلی ... شافعی

بازیدی تو تین فرقے یمن میں ہیں) حسن ... امام سے تعلق ہے وہی ... - امام کو سلطنت سے

سالانہ ۴۲ ہزار روپیہ تنخواہ ... ملتے اور ... مگر کی وردی ... ہے ... اور ... کے بیان ... ہیں کہ

مگر مجھے قسطنطنیہ میں معلوم ہوا تھا کہ امام خود اپنی قوم اہل یمن کی لڑائی رکھتے ہیں ۔

یمن کا سیاسی رئیس سید ادریس

نصف یمن پر امام یحییٰ ہے اور ... نصف پر ... سید ادریس ... شہر کے
اب تک صلح سیں کی ... کہتے ہیں کہ وہ خائن ہے ... (بارہ ...

حال میں اٹلی سے ... کہ سلطنت عثمانیہ ... شکار ... ان کا ... جنگی ...

اونھوں نے دوسرے شافعی سردار کا نام لیا کہ ... اٹلی کی ہدایت ہوئی ... (سادات)

کوشش امام یحییٰ کے اپنے قبیلوں پر حق دین کیونکہ ... زمین کی ... ۔

جو کچھ ہمارے ساتھ تھے اونھوں نے کہا کہ گرم خبر ہے کہ بیس دن قبل ... ہوگئی ...

یمن کی مردم شماری و مذہب

یمن کی مردم شماری یہ ہے۔ صوفی کے نزدیک دو ملین ہے جس ... ملین زیدی اور باقی حنبلی و شافعی
ہیں - رقبہ فرانس کی برابر بلکہ زیادہ بتاتے ہیں جسکے معنی ... آباد دکن سے ... ہزار میل مربع

زیادہ تر زراعت پر لوگوں کا گذر ہے۔

لڑائی کا سبب ... سے ... تھا ... کا ... مایوں حکم ... اس جنگ کی وجہ واقعی

ترکوں کا خرچ آمدنی سے زیادہ تھا - مگر ترکوں کو یہ خوف تھا کہ یمن نکل گیا تو ... اوس کا بچانا مشکل ہوگا - اور حجاز

یعنی مکہ مدینہ کا نکل جانا سلطنت کی روح کا نکل جانا ہے۔

صاحب موصوف کو اصرار تھا کہ ہندوستان میں ایک اخبار اردو و ترکی زبان کا مرکب چھپے تا کہ ایک دوسرے کے خیالات

معلوم ہوں - میں نے کہا کہ ہمارے یہاں ترکی کے منشی نہیں ہیں مگر دل سے سب سلطنت عثمانیہ کے خیرخواہ ہیں اخبار

کل احتیاجات ترکوں کے پاس ہیں (حالانکہ کثرت عربوں کی ہے اگرچہ سو فیصد ترکوں کا حق ثابت ہے کیونکہ اس سلطنت و خلافت
کے لئے اسکندر (بس لاکھ ترک ہی کٹ چکے ہیں) قدرتی طور پر عرب کو ناگوار ہے قدرتی طور پر بعض اراکین انجمن لامذہب
یا آزاد خیال ہیں۔ عرب قوم کو آسانی مذہبی حیثیت سے ان کو بدنام کرنیکا بہانہ آگیا۔ جیسا ہند میں بھی بالشکل
کارسازیوں میں سنی شیعہ وہابی نیچری ایک دوسرے کو بدنام کردیا کرتے ہیں اور خود مجکو دو دفعہ بعض شیعوں نے
ناصبی خفیہ سنی بعض مضامین کی وجہ سے جو خلاف طبع بعض حضرات تھے۔ اور دو دفعہ بعض سنیوں نے بوجہ شیعیت ایکبار
لکھنؤ اور ایکبار اصحاب کونسل میں بدنام کیا لیکن ایسی چالیں عارضی طور پر کامیاب ہوجاتی ہیں اور بس۔ بہرحال
مسٹر موصوف نے مجھ سے کہا کہ اول لازم ہے کہ عرب قوم اور ترکوں میں اتفاق ہو۔ وہ خود کہتے تھے کہ صرف دس برس
ان کاموں کے ہم کو مل جاویں تو پھر کوئی ہم پر غالب نہیں ہوسکتا اور مجھ سے متفق تھے کہ اہل جرمن کو جو بڑے حقوق ایشیائی
ٹرکی میں ملے ہیں وہ بہت خلاف مصلحت ہیں۔ مگر ٹرکی مجبور ہے کہ کسی بڑی طاقت سے واسطے خرید اسلحہ کے دوستی رکھے
آجکل انگلستان کی طرف میلان ہے۔

ترکی فوجی قوت ٹرکی کی فوجی طاقت کو اہل یورپ یا بہ نگاہ روس ایک ملین (دس لاکھ) سمجھتا تھا لیکن موصوف نے
فرمایا کہ ٹرکی کے پاس پندرہ لاکھ فوج بالکل قواعد دان اور مسلح موجود ہے جس میں سے دس لاکھ ہر وقت حرکت میں لائی جاسکتی
ہے۔ (یعنی دشمن کے مقابل لڑائی کا سامان اور تعلیم یافتہ افسران۔ شفاخانہ جات۔ خیمہ۔ گاڑی۔ توپ۔ بندوق وغیرہ کامل موجود ہے)
علاوہ اس پندرہ لاکھ کے پانچ لاکھ خام فوج ہے جو کامل قواعد دان نہیں ہوئی۔ اس فوج کے چیدہ افسران اور چار مارشل
ہیں۔ غازی احمد مختار پاشا (جو جنگ روم و روس ۱۸۷۷ء میں ایشیائی فوج کے جرنیل تھے اور اب معمر ہیں) ہیرو [illegible]
مارشل عثمان پاشا (پلیونا کے ہیرو جو حال ہی میں جن کا انتقال ہوگیا۔ اور مارشل ابراہیم پاشا۔ آخر الذکر دو جرنیلوں کی
بہت تعریف کرتے تھے کہ مثل اُن کے علم جنگ سے واقف یورپ میں بھی ملنے مشکل ہیں۔[۵]

یمن اور سلطنت عثمانیہ یمن میں ترکی فوج اس وقت بھی ال ہزار ہے۔ مگر یمن کے بڑے حصے میں امن ہوگیا ہے امام یحییٰ [illegible]
کی وہ تعریف کرتے تھے اور کہتے تھے کہ اس کے کہنے میں ایک لاکھ لڑنے والے ہیں اور وقت پر ڈیڑھ لاکھ تک فوج

اہل یمن کے حالات

عدن تک آتے اہل یمن پورٹ سعید سے ساتھ تھے اور ہمارے [illegible] روپیہ اور کھانے پر نوکر ہیں۔ ان میں سے اکثر امام یحییٰ کی نسبت ہیں [illegible] سنی مسلمان ہیں [illegible] کے لوگوں کے سانولی ہیں اور اکثر لوگوں کا [illegible] لوگوں سے [illegible] ریاض الدین کو دیکھا ہے اور یمن [illegible] کو دیکھ لیا۔ ان کا بیان [illegible] کے بیان کی تصدیق ہوئی [illegible] امام یحییٰ کے [illegible] زبان کی نصف سے کم اور [illegible] شافعی لسان سے زیادہ ہیں اور [illegible] امام کے [illegible] اہل حنفیہ کے نماز پڑھتے [illegible] عرب سی [illegible] نے سے [illegible] معلوم ہوتے ہیں۔

احمد مفید بے اور سعید حلوات

مجکو پورٹ سے عدن تک [illegible] تک تحریر احمد مفید بے سے ملاقات [illegible] مسائل سیاسی اور اسلامی پر گفتگو [illegible] دو قسمی [illegible] صاحب [illegible] ہیں [illegible] میں ایک [illegible] کے افسر اور مسائل خطاب [illegible] ہیں اور [illegible] یمن کے ممبر یعنی [illegible] سے بہت ملاقات [illegible] آئے تھے اور عدن جاکر بھی [illegible] ہیں [illegible] ایران [illegible] ان کو دیا۔ وہ قدرے فارسی جانتے ہیں اور عربی خوب سمجھتے ہیں اور ترکی و فرانسیسی خوب اور [illegible] انگریزی سے بھی واقف ہیں [illegible] برس سے [illegible] تمام علاقہ جات میں پھر چکے ہیں سلطنت عثمانیہ کے حالات جو ان سے معلوم ہوئے ہیں ان کو مختصر لکھتا ہوں [illegible] سے میری اطلاعات و خیالات میں جو قدرے فرق ہوگیا ہے اوس کو لکھتا ہوں۔

انجمن اتحاد و ترقی

مسٹر موصوف انجمن مذکور کے ممبر ہیں اور کہتے ہیں کہ انجمن کے دو خفیہ مقاصد ہیں جن کا مصلحتاً اظہار نہیں کیا جاتا۔ بلکہ سب مذہبوں اور قوموں کو انجمن مساوی ظاہر کرتی ہے۔ اول یہ کہ تمام مسلمانان عالم میں اتحاد ہو زیر اثر عثمانیہ دوسرے ترکوں کو سب قوموں پر فوقیت رہے۔ میں نے کہا پھر عرب کیوں خلاف ہیں؟ اون کا یہ جواب تھا اور یہی جواب قسطنطنیہ میں ایک نوجوان ترک (جو اصلاً عرب ہے) نے دیا تھا کہ ہماری [illegible] دشمن بالکل وجوہ سے کم کہ عرب شام میں بیٹھے کرتے ہیں کہ انجمن جو سلطنت کی حامی ہے کمزور ہو جاوے۔ میں اس کو بہت کچھ مبالغہ سمجھتا ہوں۔ اصل یہ ہے کہ انجمن کا مقصد کہ

منشری - ہرگز ایسا نہیں ہوسکتا کہ بعد ظہور حضرت بہاء ایمان لائے نجات ہوئے عباس آفندی ایسا نہیں کہہ سکتے۔ وہ عبد البہا ہیں۔

راقم - عبد البہا تو آپ بھی ہیں اور بموجب آپکی عقیدت کے میں بھی ہوں۔

منشری - وہ محض مروج مذہب ہیں۔

راقم - ہمارے ہندوستان میں ایک فرقہ لال بیگیوں کا ہے وہ بھی خیال کرتا ہے کہ ہمارے سوا کوئی ناجی نہیں۔ آپ کے یہاں اس مذہب کے حق ہونے کے کیا دلائل ہیں؟۔

منشری - عباس آفندی کل یوروپ سے اسکندریہ آنیوالے ہیں میں اس وقت جانے والا ہوں لیکن ایک کتاب مسرح کتاب الحقیقت (قیمتی عہ) آپ لے سکتے ہیں اس میں سب بیان ہے یہ سلسلہ مقدس بہت اعلی ہے ہندوستان میں کے مثل نہیں ہے

میں نے اپنے بجٹ کی حالت سے اس کتاب کے خریدنے سے معذوری ظاہر کی اور کمتر قیمت کی کتاب طلب کی مگر وہ موجود نہ پائی گئی - پھر منشری موصوف نے کہ ہچین ورلڈ کے دو پرچے مجکو دیئے - ایک میں عباس آفندی کی تصویر اور کچھ حالات اور ایک میں ایک تقریر جو آزاد خیال عیسائی کلیسا لندن میں آفندی موصوف نے کی درج تھی اور ایک سپیچ تقریر (مصر) جس میں عربی کا پورا حصہ تھا - اور چلتے ہوئے یہ بھی کہا کہ آپ ان کو پڑھکر خود دیکھئے - جو معارف انکی تقریر میں بیان ہوئے ہیں آپ دیکھیے قرآن شریف میں اس کے مقابل میں کچھ بھی نہیں ہیں جس طرح قرآن کے مقابلہ میں انجیل اور انجیل کے مقابلہ میں توریت میں کمتر حقائق ہیں۔

میں نے کہا میں ان کو ضرور پڑھوں گا۔ مگر آپکے اس دعوے کے ماننے کے لئے تیار نہیں ہوں کہ قرآن سے بڑھکر حقائق عباس آفندی نے بیان کئے ہیں۔

مکان پر آکر میں نے سپیچ تقریر پڑھا اور ایرانی مالک و منتظم ہوٹل جو نوجوان واقف ہونے کی کا ان لوگوں سے مرے ساتھ ادب سے میں نے کہا اور بالکل سچ کہا کہ اس تقریر میں جسقدر علم اور مسائل بیان ہیں وہ تو تیخیر دیتے سے اور اشراقیین کے

معنی جس طرح آفتاب کا سایہ نظر آتا ہے اور اوس کو گو نہ آفتاب کہہ سکتے ہین اور نہ غیر آفتاب اسی طرح اولیا اللہ ہین خدا نظر آتا ہی
اون کی حالت وہ ہوتی ہے کہ وہ عین اللہ اور ید اللہ ہوجاتے ہین - مَا رَمَیْتَ اِذْ رَمَیْتَ وَلٰکِنَّ اللّٰہَ رَمٰی -
یَدُ اللّٰہِ فَوْقَ اَیْدِیْہِمْ -

راقم - یہہ سب باتین قریباً وہی ہین جو شیخ احمد احسائی مرحوم نے شرح زیارت الرجعین مین لکھی ہین - اور مین ایک
حد تک ان سے انکار کرنے کی کوئی وجہہ نہین پاتا - آپ کی اس تقریر سے آپکا مذہب متعلق - انبیا بھی معلوم ہوگیا - ظاہر ہے
کہ آپ مرزا حسین علی (بہا) کو سب انبیا سے بڑھکر بلکہ مظہر اعلے اور نقطۂ خاص سمجھتے ہین -

بھائی مشنری - یہہ کہنا صحیح نہین کہ کوئی نبی دوسرون سے بڑھکر ہے - نوح - موسیٰ - عیسیٰ - آنحضرت سب ایک
ہین مختلف اوقات مین آئے - اس لئے بلحاظ وقت تعلیم کامل تر ہوگئی -

راقم - ایسا ہی سمجھ لیجئے تاہم بعد خاتم الانبیا کے مرزا حسین علی کی ضرورت ہوئی اور وہ نقطۂ خاص بنے تو آنحضرت سے
بڑھکر ہوئے -

مشنری - بیشک اس لحاظ سے افضل ہین -

راقم - امامت کی بابت آپکا کیا خیال ہے -

مشنری - ہم بارہ امامون کو مانتے ہین - ہماری زیارتون مین اون کے ایسے کمالات ایسی عبارت مین بیان ہوئے ہین
کہ مسیح کے کمالات اون کے مقابلہ مین کچھہ نہین -

راقم - تعجب ہے خوب! - معاد کے غالباً آپ منکر نہ ہون گے مگر معاد روحانی مانتے ہین نہ کہ جسمانی -

مشنری - ایسا ہی ہے -

راقم - اب مجکو آپ بتائیے کہ عباس آفندی پسر بہاء اللہ کا کیا درجہ اس مذہب مین ہے - عباس آفندی
کی ایک تحریر کسی یورپین کے نام ہے جس مین اُنھون نے کہا کہ جو شخص نیک نیتی سے کسی مذہب پر یقین کرے اور بطور خود
کوشش کرے گو بہاء اللہ پر ایمان نہ لائے وہ ناجی ہے -

یہ سوال جس اصول پر کہ امام یحییٰ کی عمر [illegible] سال ہے وہ یمن کا امام ہے [illegible]

[illegible] آل فرقے کے اصل [illegible]

امام کی اطاعت مسلمانوں [illegible] ان میں تقریباً [illegible]

امام ابو حنیفہ [illegible] امام

زین العابدین) [illegible]

[illegible]

[illegible] گیا تھا

اوراق [illegible] التمدن [illegible] گیا۔

کیا اچھا ہو کہ [illegible] مسلمان [illegible] عالم [illegible]

سید ناصر [illegible] کہ ہر فرقے [illegible] (سیاسی و مذہبی) [illegible]

معتقدات و اختلاف میں [illegible] اعتدال کو ہی ہاتھ سے [illegible]

ہم [illegible]

[illegible] کس قدر رکھا گیا تھا۔

{ [illegible] ۱۵ دسمبر ۱۹۱۱ء = ۲۵ ذی الحجہ ۱۳۲۹ھ }

[illegible] مزدوری [illegible]

[illegible] دو آدمی دن کو اور دو آدمی رات کو کام کرتے ہیں۔ ہر شخص کو [illegible]

[illegible]

[illegible] ہمارے ہندوستان کے عالم اور گورنمنٹ [illegible]

اخباروں میں [illegible] کلکتہ کے [illegible]

علاوہ پورٹ سعید کے ہوٹل نیا بستا، قاہرہ، اسلامبول جدید، بیروت جدید، طہران کا جدید حصہ، آدلیہ، ناکو بھی آج طرح آباد ہے

عروس یمن ہمارے ہوٹل کے نیچے سے ایک مجمع شادی کا نکلا، چالیس پچاس آدمی مختلف قسم کے انگریزی باجے اور ۲ آدمی عربی ڈھول سامنے سے بجاتے جاتے تھے۔ سات آٹھ آدمی ساتھ تھے اور دو گاڑیاں تھیں جن میں لڑکیاں ۴ برس سے ۶ برس کی عمر تک بھری ہوئی تھیں اور دو گھوڑوں پر ۵ یا ۶ برس کے دو لڑکے سوار تھے جو گھرے جاتے تھے اور ہوٹل سے لوگ اُن کو تماشا دیکھتے تھے یہ دولھا صاحب تھے اور دلھن ایک گاڑی میں تھی۔ یہاں کمسنی کی شادی کی رسم معلوم ہوتی ہے۔

خاندان امام یحییٰ کی صلح میں اس خبر کو جو صرف ایک دل دہی کی خبر اس سفر میں حاصل ہوئی ہے درج کرتا ہوں کہ ترکوں اور امام یحییٰ میں بہت گہری صلح ہو گئی۔ یہ جنگ ۱۸ برس سے تھی اور چار پانچ برس میں ۵-۷ ہزار ترک سپاہی یمن میں دفن ہوئے تھے۔ اور عربوں کا نقصان الگ تھا۔ عزت پاشا جدید جرنیل نے ترکوں کی بیکسی کو امام پر ثابت کیا۔ اخبار المؤید مورخہ [illegible] (۲۱ ذی الحجہ ۱۳۲۹ھ) جو میرے سامنے ہے اس میں یہ صلح کی خبر ہے۔ عثمان میں جو استقبال ترکی جرنیل کا ہوا اور امام یحییٰ یمنی کے حالات ایک شخص نے چشم دید لکھے ہیں۔ اول سمجھنا چاہیے کہ امام یحییٰ کی کیا طاقت ہے۔ [illegible] ایک لاکھ جنگی آدمی امام کے ماتحت لکھے ہیں اور میں اس کو زیادہ مبالغہ نہیں سمجھتا کیونکہ دس سے (۴) (۷) ہزار باقاعدہ ترکی [illegible] سے جن کے پاس نئے ہتھیار [illegible] تعلیم یافتہ ہیں۔ یہ لوگ لڑتے تھے اور ۱۹۱۱ء کا قسطنطنیہ پر شائع [illegible] جب میں وہاں تھا کہ ایک لاکھ آدمی مدد کے لئے تیار ہیں۔ یہ صلح سلطنت عثمانیہ کی قوت کو دوبالا کر دیتی ہے [illegible]

یمن کی تاریخ عجب تماشا گیر ہے۔ کبھی یہاں خوارج کبھی باطنیہ کبھی ملاحدہ محض [illegible] اور [illegible] صدیوں سے عموماً سید زیدی شیعہ ہیں ان کے مذہب کا قاعدہ ہے کہ خلافت و امامت حق [illegible] اولاد فاطمہ کا ہے۔ علی بن ابی طالب نے مصلحت سمجھ کر خلافت شیخین میں سکوت کیا اور اطاعت کی۔ اس لئے ہم کو بھی "[illegible]" امامت کے لئے شرط ہے ان کے مذہب میں [illegible] فاطمیاً سلیم الحواس والجسم عالماً حراً عادلاً شجاعاً [illegible] مصافی الرائے [illegible] یعنی مرد ہو سید فاطمی ہو بدن و حواس درست ہوں [illegible] عالم ہو آزاد ہو [illegible] عادل سخی صاحب الرائے ہو [illegible] المہدی کہتے ہیں مگر یمن کے شیعہ [illegible] کے ساتھ دعویٰ امامت کر [illegible]

نتیجہ یہ نکلا کہ ۱۰ ردسمبر سے قبل کوئی جہاز بمبئی نہیں جاتا - مگر ایک جہاز پی - اینڈ - او - کمپنی کا جس کا کرایہ ساڑھے چار سو روپیہ [۴۵۰]
مانگتے ہیں اور وہ بھی ۲۲ ردسمبر کو جاتا ہے مجبور یہاں ٹھیر گیا - اس پر لطف یہ ہے کہ اگر اسکندریہ کے قرنطینہ میں دو دن ضائع نہ ہوتے
تو جس دن اول پورٹ سعید آیا تھا اوس کے دو دن بعد ایک مرد ٹن کا جہاز یہاں سے روانہ ہوا تھا - یعنی کل یہیں اسی وجہ سے جاتا رہا
سے آگیا کہ شاید اس جہاز کو ایک دن کی دیر ہو جائے تو امید ملجاوے -

[پورٹ سعید کنکسٹر دو شنبہ ۱۱ ر دسمبر ۱۹۱۱ء = ۱۹ و ۲۰ ر ذی الحجہ ۱۳۲۹ھ]

چونکہ یہاں ایک ہفتہ جبری قیام ہے اس وقت کو کام میں لگانے کے لیے میں نے ارادہ کیا کہ اپنے سفرنامہ پر نظر ثانی کرکے اوسکو
درست کروں - چھ سو صفحے میں اگر سو صفحے روز بھی درست کیے جاویں تو وقت مفید طور پر صرف ہو سکتا ہے اور یہ وقت بمبئی
میں بھی صرف ہوتا -

۲۴ گھنٹے تک حرارت و سوء ہضم و اضمحلال کی حالت رہی پھر دو شنبہ کی شب بند ہی آئی کونے میں ما بہ لے نیتا ہی ہی
ایک شخص نے آکر کہا کہ شنبہ کو نمسا (آسٹریا) کا جہاز آتا ہے مگر مجھے یقین نہیں مگر بتلا دے ایسا ہو تو اوس کو ادام کا لیج دیا کہ
خبر لیکر صحیح اطلاع دے - بعض اوقات غیر معمولی جہازات آجاتے ہیں -

[۱۲ ر دسمبر ۱۹۱۱ء = ۲۱ ر ذی الحجہ ۱۳۲۹ ہجری - سہ شنبہ]

الحمد للہ آج تندرست ہوں ایک جہاز رات کے ۱۰ بجے آئیگا مگر صرف دو تین گھنٹے کے لیے ٹھیریگا - ایک آدمی جو زیر
دریافت کرنے کو بھیجا ہے اگر جگہ کا کمرہ خالی ہو گیا تو جانا ممکن ہے -

پورٹ سعید کی آبادی

پورٹ سعید ایسی طریقہ سے آباد ہے جس طرح بمبئی میں جدید عمارتیں بنائی گئی ہیں - حاشیہ پر اس کی نقل ہے
سعید اسمعیل پاشا دونوں بیدریغ قرض لیکر ملک کو برباد کر رہے تھے دوسری
طرف سلطان عبدالعزیز خان بھی یورپ کی تقلید میں قرض لے رہے
تھے - اسی زمانے میں مصر کی ظاہری شان بہت بڑھ گئی تھی گو وہ ترقی
اندرونی سبب سے تھی اور مصر کو کھونے کا سامان تھا -

[قاہرہ ریلوے اسٹیشن - ۱۳ دسمبر ۱۹۱۱ء = ۲۱ ذی الحجہ ۱۳۲۹ ہجری]

سویرے صبح کو گاڑی میں گیا اسٹیشن روانہ ہوا کہ آج اسکندریہ جہاز مل جاوے - اگر ایک دن کی اور کو دیر ہوگی تو روانگی ممکن ہے۔ گاڑی والے نے خود ۸ قروش ساع (؟) طلب کیا۔ مگر راستے میں بولا کہ ۱۰ قروش لوں گا ورنہ اسباب [illegible] ریل نکل جاوے گی - میں نے کہا تو خداع ہے - آپ نے ایک عرب راہ رو کے پیچھے [illegible] کو بھی گاڑی میں بھر لیا اور اسٹیشن پر ۱۲ قروش طلب کئے۔ میں نے کہا خداع (مکار) تو مجھ کو ناواقف سمجھتا ہے میں پولیس کو طلب کرتا ہوں تب وہ سیدھا ہو گیا اور ۸ قروش طلب کرنے لگا - دیکھئے مسافروں کو لازم ہے کہ ایسے موقع پر ہر جگہ پولیس سے مدد لیں - میں نے اس تجویز کو بہت مفید پایا ہے - پورٹ سعید کا ٹکٹ تین ریال کے اندر سے آتا ہے ٹکٹ لینے میں کوئی دقت نہیں ہوتی - یہاں بھی کھڑکی کے سامنے قطار میں لوگ کھڑے ہوتے ہیں قاہرہ سے وقت ۸ ۱/۲ بجے صبح کے سخت کہر تھی کہ نظر آنا مشکل تھا - نصف سے کم راستے تک ملک بہت آباد تھا - اور سبزہ کھیت وغیرہ کی کاشت نظر آتی تھی - مگر نصف سے آخیر تک اصل ریت رہی بالکل ریتلی اور [illegible] اسٹیشن کی عمارت اس لائن پر زیادہ تر لکڑی کی بنی ہوئی ہے -

[پورٹ سعید]

پورٹ سعید ۱۱ ۱/۲ بجے پہنچا - ہوٹل ایران میں کہ حاجی علی [illegible] قیام کیا - پورٹ سعید کا بڑا حصہ یورپ کے نمونے پر اور سمندر کے کنارے [illegible] ہوٹل [illegible] ہیں اٹلی والوں کا یہاں بہت زور ہے - اکثر [illegible] مارسیلی (معاہدہ [illegible]) کتاب وہ ہوٹل چائے خانے اٹلی والوں کے ہیں - اور آخر وہ ہم لوگوں کو نظر بد سے دیکھتے ہیں - مزدوری حمالوں کی یہاں نہایت گراں ہے - [illegible] قیمت بدل جاتا ہے - کنارہ سمندر جہاں سے کشتیوں پر سوار ہوتے ہیں تمام سمندر کا [illegible] زیادہ [illegible] اندر [illegible] لگی ہیں -

جہاز کا پتہ میں ۳ بجے شہر کے اندر [illegible] کمپنی (مسیجر مریتام) [illegible] ان کا جہاز ہندوستان نہیں جاتا - جرمن کمپنی (جرمن مشرقی افریقہ کی راہ سے جہاز بھیجتی ہے) اور آسٹریا لائیڈ کمپنی [illegible] ہدایت

(۱) کرایہ ۸ قروش ساع [illegible] = [illegible] ریلوے اسٹیشن [illegible] ۵۲ [illegible] (۳)

ہاں خورش کے طلباء کو ملتی ہیں۔ روشنائی اچھی بنی ہوئی نہ تھی۔ میں نے جو روٹی کھائی تو کوئی ملا ساتھی جو موجود تھے بہت اصرار
کیا کہ "تفضل" یعنی کھائیے۔ مگر میں شکریہ ادا کر کے چلا آیا۔ مغرب سے نصف ساعت پہلے میں یہاں گیا تھا بوجہ تنگی وقت
کچھ دریافت نہ کر سکا۔ دروازہ شمالی میں مسجد کے داخلے سے متصل نہایت سنگین عمارت دورویہ بنی ہے اور صحن بھی اس کا جدا ہے
اور ایک بلند گھنٹہ گھر یا بڑا منارہ بھی ہے جو مسجد جدید معلوم ہوتا ہے

مسجد کی وسعت صحن کو ملا کر بھوپال کی مسجد بلکہ قزوین کی مسجد سے بھی کم ہوگی مگر اس میں سے بڑے بڑے عالم نکلے
ہیں اگرچہ اب ان علوم کی قدر نہیں رہی۔ مسجد کا فرش معمولی بورئے کا ہے اور غالباً اسکی وجہ یہ ہے کہ طلباء کے لائق یہی فرش
ہے ورنہ وہ اسکو خراب کر دیں گے۔

اس مسجد کے قریب کتابوں کی دوکانیں اور مسجد سیدنا الحسین کے قریب بھی کثرت سے ہیں میں نے ایک پرانے کتب فروش
سے عالی ہمت پر گردوناک سے میں خریدیں ایک عربی میں بڑی مجلد آنکھ کے امراض و علاج پر ہے۔ یہ کتاب ۷۵
سال قبل چھپی تھی۔ دوسری کتاب دو مجلد میں علم زراعت اور اوس کے فنون اور اقسام میں ہے کہ وہ بھی ۴۰ سے ۵۰ سال سے
لیتھو کی چھپی ہے۔ اسکے علاوہ ۲۵-۳۰ مختلف کتابیں خریدیں جن میں گلستان اور فن تصوف و اخلاق میں ہے
ہمارے ہوٹل میں ایسی موٹوگراف ہے جو مسافروں کے لئے مفت ہے۔ یہاں لڑکوں کو تالیاں بجانے کی بہت شوق ہے
یعنی تالیاں بطور چیئرز کے نہیں بلکہ گانے کے ساتھ جو بجائی جاتی ہیں۔ لوگ خوش مزاج اور خالی دماغ معلوم ہوتے ہیں۔
بنسبت ترکوں میں یہ خوش مزاجی نہیں بلکہ جوش زیادہ ہے۔

مجسمہ ابراہیم پاشا ابراہیم پاشا فاتح شام پسر محمد علی پاشا اول والی خاندان حالیہ کی جسکی پیدائش سنہ ۱۷۸۹ء میں ہوئی اور وفات
سنہ ۱۸۴۸ء میں اور یہ نہایت بہادر جنرل تھا اوس کی ایک مجسم تصویر ایک بہت بلند پلیٹ فارم پر شہر کے چند بڑے
بازاروں کے وسط میں نصب ہے وہ ایک بہت بڑے گھوڑے پر سوار ہے اور خود تصویر بھی آدمی کے قد سے بہت بڑی ہے ترکی ٹوپی
مصری وضع کی یعنی جس کا پھندنا بہت بھاری ہوتا ہے پہنے ہیں۔ داڑھی موجود ہے اور اوس کا ہاتھ مشرق یعنی عرب
یا شام کی طرف اوٹھا ہوا ہے۔

مسجد کے اندر سے گذر کر ایک گنبد خوبصورت آتا ہے کہ وہ بھی گویا مسجد ہے جسکے اندر سنہری کام نہایت خوبصورت بنا ہے۔ اوس کے وسط میں ضریح ہے سر امام حسین علیہ السلام مدفون بتایا جاتا ہے۔ عورت مرد ہر وقت آتے ہیں ضریح کو بوسے دیتے ہیں اور اوس کے چاروں طرف طواف کرتے ہیں نہایت گڑگڑا کر دعا مانگتے ہیں۔ بعض ضریح کے سامنے مراقبے میں بیٹھے رہتے ہیں۔ بچوں کو لاتے ہیں اور بوسہ ضریح کا دلاتے ہیں۔ میرے سامنے ۲۴ منٹ میں دو مردے لائے گئے ان کو لا کر ضریح کے سامنے سورہ فاتحہ اور درود پڑھا گیا اور طواف ضریح کا مالوف کرا کے باہر لے گئے۔ صرف ۲-۳ منٹ اندر ٹھیرتے ہیں۔

اس گنبد کی طیاری میں کئی لاکھ روپیہ صرف ہوئے ہوں گے۔ اس میں بھی نہایت قیمتی فرش قالین کا ہے اور چاروں طرف اشعار مدح اہلبیت و امام حسین اور مدح حضرت رسالتمآب میں بحروف سنہری لکھے ہیں افسوس ہے کہ بوجہ تاریکی کے میں ان کو نقل نہ کر سکا۔ عصر کا قریب تھا۔ اندرونی حصے میں ۵۰۰-۶۰۰ آدمی نماز پڑھ سکتے ہیں۔ خدام عورتوں کو ضریح کے پاس زیادہ ٹھیرنے نہیں دیتے تاکہ دوسروں کا حرج نہ ہو۔

میں نہیں کہہ سکتا کہ سر مبارک جو خزانہ بنی امیہ سے نکالا گیا اسکو یہاں دفن کرنیکی روایت کہاں تک صحیح ہے؟ مگر یہاں محض عجیب حالت اور رقت طاری ہوتی ہے یہی حالت میں اوروں کی بھی دیکھتا تھا۔ اس لئے میں [illegible] الخ کی، ویسے دفن سر کی نسبت کچھ نہیں کہہ سکتا۔

جامع ازہر یہاں سے کوئی سو دو سو گز پر جامع ازہر ہے۔ اس میں شک نہیں کہ بہت بڑی مسجد ہے اور خلفائے فاطمیہ کے زمانے سے علم کا گھر ہے۔ سردلی حصہ مسجد میں ایک صحن ہے جسکے تین طرف کمرے بطور مساجد ہر طرف اندازاً ۸-۱۰ آتے ہیں اور ایک طرف مسجد کا بڑا اندرونی حصہ ہے۔ اس صحن کا طول و عرض ۵۰×۵۰ گز ہوگا۔ پھر ایک کرسی نصف گز کی دیکر مسقف مسجد ہے جسکا طول ۱۰ گز اور عرض ۳۰ گز ہوگا۔ عباس پاشا خدیو حال نے اس مسجد کی مرمت کرائی ہے جسکا کتبہ دروازے پر لکھا ہوا ہے۔

جب میں گیا تو متفرق مقامات پر کوئی ڈیڑھ ہزار طلباء موجود تھے کچھ خاص مسجد کے اندر کھیل و شرارت کر رہے تھے کچھ پڑھ رہے تھے کچھ سوکھی روٹی پنیر سے کھا رہے تھے۔ مسجد کے ایک طرف بطرف جنوب ایک اور کمرہ ہے جس میں بہت سی روٹیاں فرش پر پڑی تھیں میں نے جا کر ایک روٹی اٹھائی۔ طالب علموں سے پوچھا تو معلوم ہوا کہ دو دو روٹیاں صبح اور شام کو مع

مگر یورپ سے صحیح پتہ چلیگا - مجکو بھروسہ نہیں اور نہ مانند روپیہ سکے ہیں اور نہ اسقدر کرایہ بمبئی تک ممکن ہے -

اہل مصر کے خصائص عورتوں کا رنگ گندمی اور قامت قدرے کوتاہ اور اعضا متناسب ہوتے ہیں - پردہ یہاں بہت آزادی کے ساتھ ہے - اکثر عورتیں یہاں ناک کے اوپر تک ایک کالی جالی کی نقاب ڈالتی ہیں (شام میں بھی ایسا ہی مگر کمتر اور حجاز میں بھی) اور اس جالی پر ایک گلٹ یا سونے کا خول بنا ہے اور ایسی کے گردن میں چھلے اور ان چھلوں میں اوپر کا سرا اٹکا ہوتا ہے چہرہ میں نصف پیشانی اور دونوں آنکھیں اور ناک کا ۱/۴ حصہ تک کھلا رہتا ہے صرف ہونٹ اور اس کا نیچے کا حصہ اور سر ڈھکا ہوا ہے - لباس کل اسلامی ممالک کی طرح ہم رنگی اور غالباً قیمتی زنانہ ہے - مردوں کا رنگ عموماً سانولا - قد متوسط حلیہ کمتر اور کل وضع شکل لحاظ سے کم بیمار کے آدمیوں سے اس قدر ملتی جلتی ہے کہ صورت دیکھی ہر جیسے آدمی تخمینہ مصر ترکی اکثر میں شکل سے ہندوستانی سمجھا - بہت لوگوں کی پگڑی بھی بنگالی اسامیوں کی سی ہے اور بعض ایک چادر للیٹ ہاں اسی طرح مونڈھوں پر ڈالتے ہیں جیسے ہمارے یہاں بعض بنگالی -

ان کا ملک اور زمین کی حالت ارزانی کی افراط و ریل کی تحریک سے بھی بنگالیوں کی مانند ہے تحصیل علوم میں آگے پیچھے ہیں مگر عربی میں فرانسیسی اور انگریزی سب کو بہت سا ذخیرہ انہوں نے کر لیا ہے -

مصر کے لوگوں کو حضرت امام حسین علیہ السلام سے بڑی عقیدت ہے - انکے مقبرے یا سیدنا حسین کہتے ہیں اور انکا مزار شہر میں اور حلق یلئے گئے اور یہاں ہر مصری فاتحہ پڑھتا ہوتی ہے اور قرآن پڑھا جاتا اور لوگ لیٹے رہتے ہیں -

مسجد مقبرہ حضرت امام حسین ع شہر کے وسط میں بہت سی عالیشان عمارتیں ہیں جسکو مسجد امام حسین یا مسجد الامام مسجد تاج الحسین کہتے ہیں - موجب بعض روایت کے یہاں دفن کرنے کے لئے ایک ... سر مبارک لایا گیا ہے اس مسجد میں ... عمارت ... نہیں ہے - اور ... ایک فٹ بلند ہے - غالباً زمانے کے مرور سے فرش بلند ہو گئی ہوگی - مسجد میں نہایت ... قالین سر ... ہیں اور کتبے نہایت خوشخط - اور جھاڑ فانوس لگے ہیں - چھت ... شمال ... لکھی ہوئی ہیں ... کا ... حصے کا ... ستون ہیں - [illegible]

یہ اہرام واقعاً ہندوستان (و اعنہ) مصر کے مقبرے ہین جو اونھون نے اس غرض سے بنائے تھے کہ اپنی قبر اور نام کو ہمیشہ کے لئے قایم رکھین لیکن زمانے کی گردش دیکھئے کہ سات عمدہ مصالحہ سے لاشین اونھون نے محفوظ کین - مگر قبرین کھود کر لندن و پیرس اور قسطنطنیہ کے عجائب خانون مین اون کو لیگئے ہیں اور یہہ فراعنہ بیچارہ وہان بطور تماشے کے دیکھے جاتے ہین - چند پیسے دیکر ہر قلی اون کی ہتک کر سکتا ہے -

اس وقت کہ مین لکہ رہا ہون بعض عرب اور انگریز بہت جلد اوپر کی منزل تک پہونچ گئے ہین ایک عرب لڑکے نے ایک قدیم ٹکڑا لوہے کا ایک سکے مین میرے ہاتھ بطور یادگار فروخت کیا جو یہان کہین کھودنے مین نکلا تھا دوسرے نے ایک گڑیا کی ٹکڑا فروخت کی - مختلف یوروپین سیاح اونٹون پر سوار ہوکر چارون طرف ان اہرام کو پھرنے لگے ہین - مگر سوال یہ ہے کہ یہ پتھر دور سے سخت محنت و مشقت سے لاکھون غلام لائے تھے اور لگائے گئے کوئی صنعت یا ہنر ان مین نہین ہے آجکل جو عالیشان شہر بسائے گئے ہین یا ہندوستان مین جو دہلی و آگرہ و لکھنؤ کی جو عمارتین سائین بالا کے عار ہو دے کھڑے ہین اوس کے مقابل مین اہرام کوئی چیز نہیں مگر اہل یوروپ کے پاس روپیہ بہت ہے یوروپ سے یہان تک اونکو دیکھنے آتے ہین -

اسلامی جوش موجود ہے

باوجود خرابیون کے ہر جگہ مسلمانون مین ایک دینی جوش پایا جاتا ہے خاصکر مصری عربون مین - مین اہرام سے لوٹ کر ہریم کے پاس آرہا تھا کہ ۸ - ۱۰ عرب موجود تھے اون مین سے ایک نے کہا "ھذا ھندو" ایک نے کہا "لا بل ھو نصرانی" - مین نے کہا "انا من الھند" اونھون نے کہا "والا مسلم" - مین نے کہا الحمد للہ - ایک عربی اخبار سوم - الاخبار اونھون نے مجھ سے لیا اور خبرین دریافت کین مین نے بتائین اور جو کانفرنس نے ہندوستان مین شائع کیا ہے اور اتفاق و اتحاد پر زور دیا ہے اور زمانہ قدیم اور حال مین مسلمانون کو جو صدمات نااتفاقی کے سبب ہوئے ہین اون کی تشریح کی ہے جس مین ذکر تھا وہ بہت خوش ہوئے اور کہا نہایت عمدہ کوتز ہے - اخبار مجھ سے منگالیا ہمیشہ (اشتہار و قدم) بھیجے آئے مین نے صرف دو چیزین بطور نمونہ خریدین -

جہازون کی گرانی

ٹامس کوک کمپنی مین گیا - سپر اسقدر بڑا اور بار اکثر جاتے ہین کہ بعض وقت سے پتہ ملا معلوم ہوا کہ اوکی معرفت عمار ۵۰ روپیہ مین کسی جہاز کو پہونچا سکتی ہے جتنی درجہ دوم مین - اور کسی اور جہاز کا سو روپیہ سے پہلے جانا نہیں ہوسکتا

۲ میل تک دور دور بنگلے اور چائے اور قہوہ کی دوکانوں اور فوٹوگراف کی دوکانوں کی کثرت ہے۔ اس ٹریم میں ۷-۸ یوروپین اور ۱۰-۱۲ ایشیائی صرف اہرام دیکھنے کے لئے آ رہے تھے۔ قاہرہ میں یوروپین آبادی بہت ہے اور رستے میں اکثر دوکانیں ہر بڑے بازار میں اہل یوروپ کی ہیں یا یہود کی۔ یوروپین یہاں تخم۔ ۵۰ ہزار ہوں تو تعجب نہیں۔ زیادہ تر جنوبی ممالک یعنی یونان و اٹلی کے لوگ ہیں اور کچھ فرانس کے۔ اٹلی کے اخبارات بکثرت بکتے ہیں بلکہ یہیں شائع ہوتے ہیں۔ ٹریم اہرام مصری سے کوئی ۱/۴ میل پر اتار دیتی ہے۔ وہاں سے چڑھائی شروع ہوتی ہے۔ یہاں دور دور پہاڑ نہیں ہیں اور تعجب کہیں دور سے اس مصنوعی پہاڑ کے اوپر سے یعنی ڈھلان پر سے کھینچ کر مناروں پر چڑھائے گئے ہیں۔

مصر کی قدامت دنیا میں چین۔ مصر اور ہندوستان ملک قدیم سے آباد اور مشہور ہیں اس کی وجہ اُن کی زمین کی زرخیزی اور دریاؤں میں شیرین پانی کی افراط ہے۔ مصر کی تہذیب بہت قدیم ہے۔ جیسا ۱۷۹۵ء میں جب نپولین اعظم جمہور فرانس کی طرف سے مصر میں مملوکین سے لڑنے کے لئے داخل ہوا تو اسے اپنی فوج سے خطاب کیا تھا کہ دیکھو پچاس صدیاں ان اہرام کے اوپر سے تم کو دیکھ رہی ہیں تمھاری بہادری کا امتحان کر رہی ہیں۔

اہرام کی حالت سب اہرام کم و بیش یکساں ہیں یادگاروں کے متعلق سیاح بہت کچھ لکھ چکے ہیں جس اہرام پر میں لکھ رہا ہوں اس کا ایک پتھر جو نیچے سے چوتھا یا پانچواں ہے اور دیگر پتھروں سے جو اوپر تک چلے جاتے ہیں کم نہیں۔ طول میں ۱۰ فٹ بلندی میں ۷ فٹ اور عرض میں معلوم نہیں کیونکہ ایک حصہ دبا ہوا ہے لیکن ۷ فٹ سے کم نہ ہوگا۔ غرض کل مساحت ۴۹۰ مکعب فٹ رکھتا ہے۔ اوپر کے پتھر بھی اس سے کم نہیں ہیں۔ اس کا وزن پانچسو من سے کم نہ ہوگا عجب نہیں ہزار من ہو۔ ایسے پتھروں کا پانچ ہزار سال قبل اوپر چڑھانا آسان کام نہیں تھا اور نہ آسان ہے۔ شکل ان میناروں کی ہر چہار طرف سے ایسی ہے اس کی بلندی



کا اندازہ نیچے کے ضلع سے ہوسکتا ہے کیونکہ میرے اندازہ میں ہر طرف سے یہ مثلث متساوی الاضلاع ہے نیچے کے حصے کی جو قدم سے میں نے پیمائش کی ہے (تقریباً) نیچے کا ضلع ۱۵۰۰ فٹ ہے یا (۵۰۰) انگریزی گز۔ اس حساب سے

ارتفاع $= \sqrt{(۵۰۰)^۲ - (۲۵۰)^۲} = \sqrt{(۵۰۰ + ۲۵۰) \times (۵۰۰ - ۲۵۰)} = \sqrt{۷۵۰ \times ۲۵۰} = ۲۵۰\sqrt{۳}$

$= ۲۵۰ \times ۱٫۷۳۵$ (تقریباً) $=$ ۴۳۵ گز یا ۱۳۰۵ فٹ ہوتا ہے۔

درجہ دوم اور روس کے درجہ دوم کے مساوی ہے۔ اور درجہ دوم ہندوستان کے درجہ اول کی مانند ہے۔ ریل نہایت تیز چلتی ہے
اور صرف ایک دو مقامات یعنی اسٹیشنوں پر ٹھہرتی ہے مگر یہ ایکسپریس یعنی نہایت تیز گاڑی ہے۔

[قاہرہ جمعہ ۸ ستمبر ۱۹۱۱ء = ۱۴ ر ذی الحجہ ۱۳۲۹ھ]

قاہرہ تک شب

شام کے ۷ بجے ۳۲½ گھنٹے میں قاہرہ پہونچے۔ یہاں [illegible] کے جھگڑے میں وقت ضائع ہوا
نام اور پتہ لکھا گیا۔ سامان اور ہم واپس ملاکر رو کے گئے۔ بالآخر اس شرط پر اجازت ملی کہ کل ڈاکٹر کے پاس حاضر ہوں۔
رات کے وقت میں نے قاہرہ کو دیکھا جو بلحاظ شب عمر کی وقت اور سب آزادی رہنے کے لئے ہے ایک حصہ بہتر دیکھے
گئے سب سے زیادہ خوشنما معلوم ہوتا ہے اور بالکل لندن و پیرس کا نمونہ وضع قطع اور روشنی کی خوبی اور دوکانوں
کی سجاوٹ اور سڑکوں کی وسعت کے لحاظ سے سمجھنا چاہیئے۔ ہوٹل مسمی دار السلام قریب مسجد راس سیدنا حسین میں جس کا مالک
حاجی مصطفیٰ ایک عرب ہے قیام کیا۔ ہوٹل کے کمرے صاف ہیں اور سامان کی عمدگی کے سب سامان موجود ہیں۔ یہاں
رات کو سنی ہو کر ذکر الا اللہ کا نمونہ تھا اوس کو دیکھا۔ ہوٹل میں کبھی کبھی کھانا۔ تاہم گوشت کے پلاؤ میں ملاتے ہیں
اور پھر اوس میں آب گوشت مع گوشت کے ڈالکر کھلاتے ہیں اور اس وقت ہی اپنی نمک [illegible] کھانا کھایا گیا۔

[راہ اہرام مرکزی مصر بیرون قاہرہ]

قاہرہ سے اہرام مصر تک

صبح کیا ایک بجے ہوٹل میں چاے پی کر مسجد راس سیدنا حسین کے قریب سے ایک گاڑی میں سوار ہوا جو
ایک نئی قسم کی ٹریم ہے یعنی معمولی سڑک پر چلتی ہے اور دونوں طرف دو رخ لڈوں کے بلے ہوتے ہیں۔ سیکنڈ کی بڑی ٹریم تک
پہونچاتی ہے۔ قاہرہ دن کو دیکھا۔ بازاروں میں ویسی ہی رونق ہے۔ مگر شاندار سامان قسطنطنیہ یا بمبئی و کلکتہ
سے بہت گھٹیا ہیں وہ یہاں نہیں ہیں۔ بڑی ٹریم قریباً ایک میل پر ملی۔ وہاں سے اہرام ممفیس پر جانے کے لئے ٹریم لوہے کی
سڑک پر چلتی ہے۔ راستے میں ۳½ میل تک قاہرہ کی آبادی اور بنگلے ہیں اس کے بعد دریا میل کا پل آتا ہے۔ دیہات
یا قاعدہ مثل نہر کے یہاں چلتا ہے اور اوس میں کشتیاں ہیں اور ایک بلکا [illegible] ہے زمین عموماً ہموار ہے۔ دریا کے پار

سنہ ۵۱ کرایہ ۱۲ اور [illegible] سنہ ۵۲ کرایہ [illegible] سنہ ۵۳ کرایہ ۲½ قرش سام = ۵ قرش یعنی = ۷ر ۱۲ (روپیہ)

کیونکہ یہاں کا سب سے چھوٹا سکہ ۵ ملیم (قرش تعریفی) اندازاً ایک آنہ کا ہوتا ہے ہر کام کے لئے لیا جیسے کہ دینا پڑتا ہے۔
عمارتیں اور بازار اور اسٹیشن ریلوے بہت عالیشان ہیں۔ لیکن بھی لوگوں کا لباس یورپ کے سے یعنی صاف۔ البتہ ترکی ٹوپی
اکثروں کے سر پر ہے اور عام مصری لباس ٹخنوں تک کا کرتہ اور صدری کی نکرت بائی عالی ہے۔ سکندریہ کے گرد تالاب اور توپیں
لگی ہیں جو سب انگریزی فوج کے قبضے میں بیان کی جاتی ہیں۔ اخبار عربی، انگریزی اور اٹلی وغیرہ کے بکثرت بکتے
ہیں۔ ہم نے کئی اخبار انگلستان کے خریدے جو ہمارے ملک ہندوستان میں بھی بہت بکتے ہیں۔ ان کی خبروں سے
معلوم ہوا کہ ترکوں نے ایران میں برخلاف روس فوج داخل ہونے کا حکم دیدیا ہے اور ایران و روس میں صلح کی کوئی صورت
نہیں ہوئی۔ اگرچہ مسٹر شوسٹر کی برطرفی اور ہرجہ دینا ایران نے قبول کر لیا ہے۔ مگر روس نے اسی پر بس نہیں کی بلکہ تبریز اور
رشت لیں بلکہ قزوین پر اور مشہد جنوبی میں قبضہ کر لیا اور تبریز میں پولیس ایرانی سے ہتھیار چھین لئے۔ حضرات ایرانی نے
عورتوں کو سلسلے کردیا ہے اور روس پر اعتراض کیا ہے اور مخالفت کی ہے۔ [illegible]
اپنی فوجوں کو اور امراء و قبائل کو حرکت کا حکم دیا ان [illegible] حرکتوں [illegible] کرتے ہیں۔

حالت ملک در راہ تمام رستہ میں مصر نہایت زرخیز معلوم ہوتی ہے سب ملک میدان ہے [illegible] کی کثرت ہے [illegible]
اور سبزی کی مانند ہے جو گنگا اور جمنا کے درمیان ہے۔ ریل کے راستے میں آبادی [illegible] ہندوستان کے [illegible]
ہیں اور برخلاف ہندوستان کے خوشنما کوٹھیاں اور بنگلے بنے ہوئے ہیں۔ [illegible] اس نفساتی حصے کا طول [illegible]
جنوبی یورپ میں روس سے کم نہیں۔

سکندریہ میں بھی ریل سے آگے دو میل تک بہت شاندار کوٹھیاں اور محل میدان میں دونوں طرف چلے جاتے ہیں
اور شہر مثل یورپین شہروں کے نظر آتا ہے اور اسی میں بھی یورپین طرز عمارت ہے۔

مغرب سے کچھ قبل قاہرہ سے نصف ساعت قبل ریل [illegible] کی ایک بڑی نہر [illegible] گذری اور اس کے کنارے ایک
قصبہ [illegible] جس میں بہت خوشنما کوٹھیاں اور بنگلے ہیں جس کی مثل ہندوستان کے قصبوں میں ملنی مشکل ہے
جنکشن ہے جہاں سے ریل پورٹ سعید اور قاہرہ دو طرف جاتی ہے۔ ریل بہت [illegible]

پہلے جو لوگ نکل آئے تھے اون کے سامان کی اہالیان کمرگ نے تلاشی لی۔ پھر ہم سے انداز اً فی کس دو روپیہ لئے گئے۔ اور جن مردون یا عورتون نے التماس کا صدر کیا اون کی تلاشی لی گئی۔ پھر اسباب کھول کھول کر دیکھا گیا۔ میرے پاس بعض نگ عقیق کے تھے جن پر کلمہ اسمائے پنجتن اور ادعیہ ناد علی وغیرہ لکھی تھیں دمشق سے مین نے خرید لئے تھے ایک نوجوان مصری محرر کسٹم نے مجھ سے کہا کہ ان کی کیا قیمت ہے؟ اور پھر ایک جس پر اسماء اصحاب پنجتن تھے مانگا۔ مین نے دیدیا۔ پھر اوس نے میرے سامان کو زیادہ نہین جانچا۔ ورنہ بعض کے پاس کوئی جدید چیز یا کپڑا ہوتا تھا ۲ رقم چیز لیتا تھا۔ اوس نے مجھ سے کہا کہ آپ ہندی لوگ انگریزون کی حکومت سے کیون نہین نکل جاتے؟ مین نے کہا خود تم مصری کیون یہہ بہادری نہین کرتے! کہا ہم تھوڑے ہین۔ ۱۲ ملین ہین۔

سخت دقت اس کے بعد ایک سخت دقت شروع ہوئی۔ اول مسافرون کے نام کو پولیس نے دیکھا کہ کوئی چیز یا ہتھیار تو نہین اور پھر بھی نکلنے کی اجازت تک نہ تھی پوچھا کہ قاہرہ میں کہان ٹھہرو گے؟ مین نے کہا ہوٹل عجم مین جو محلہ حسینی مین ہے۔ اوس نے کہا تمھارا جانا ممکن نہین۔ ایسا کوئی ہوٹل ہم نہین جانتے۔ مالک کا نام بتاؤ؟ مین نے کہا نیا آدمی ہون مجھے کیا معلوم ہے۔ اسپر وہ شخص جو بظاہر اطمینان چاہتا تھا راضی نہ ہوا۔ اتفاق سے میرے ساتھی شیخ حسن طیونسی نے ایک معتبر مکان قاہرہ میں بتا دیا تھا اور اون کو باہر نکلنے کی اجازت ہو گئی تھی۔ مین نے کہا مین ان کے ساتھ ٹھہرون گا۔ شیخ حسن نے فوراً منظور کیا۔ رجسٹر مین پتہ لکھا گیا۔ اس کے بعد بھی ڈاکٹر نے بہت تامل سے منظوری دی۔ باہر آئے گاڑی کرایہ کی جس مین چار چار آدمی بیٹھے۔ کرایہ آٹھ آٹھ آنے سب نے دیا۔ مگر حسن صاحب نے گاڑی کرایہ کی اور ریل تک پہنچا نے آئے اونھون نے بحیثیت دلال ہمارا معاملہ ریال سے نصف ریال تقریباً ۱۲ آنہ محض اس مشقت کے واسطے لئے۔ جو لوگ ٹھہرنے کا پتہ نہ بتا سکتے تھے اون کے لئے سات آٹھ دن کا دوسرا قرنطینہ تھا۔ بعض بیچارے رہ گئے خدا غریبون کو نجات دے۔

شہر سکندریہ قرنطینہ سے دو یا ڈھائی میل سٹیشن ہے اور بیچ مین آبادی اور بازار ہین۔ سکندریہ کا بعض حصہ بالکل بمبئی کا نمونہ ہے یعنی اوس بمبئی کا جو قلعہ (فورٹ) سے باہر ہے اور مین نے بمبئی چال کو جس کی جدید تعمیر ہوئی ہے ہین ہین دیکھ کر یہ کہا ہے۔ دوسرے لفظون مین کراچی کی مانند ہے۔ کھانا یہان زیادہ گران نہین۔ مگر قیام اور چائے بہت گران ہے

مہمان نواز اور دوکاندار مسافروں سے بے تکلفی پیش آتے ہیں یہاں کے دوکاندار و حجازیوں کے عرب بھی اس مادہ میں اہل ایران سے
بہت بہتر ہیں اگرچہ وضع داشت اور طبائع میں اسرائیلی بہت گھسے ہوئے ہیں مگر شام میں مفصلہ ذیل مذاہب ہیں۔
(۱) مسلمان (الف) حنفی (ب) اثنا عشری تقریباً ۱/۵ (۲) نصیری دغالی جس میں کوئی شرعی دقیق عقائد نہیں
(۳) درزی - جو مسلمان بھی کہلاتے ہیں حضرت سلمان فارسی - حاکم بامر اللہ (ایک ظالم خلیفہ فاطمی مصر) اور حضرت
خضر اور بعض پیغمبر کی قوتوں کو خدا مانتے اور ان کی پرستش کرتے ہیں (۴) عیسائی کیتھولک (۵) عیسائی پروٹسٹنٹ
(۶) عیسائی گریک چرچ (۷) یہود۔

عموماً لوگ سیدھے سادے ہیں اور بہت آسانی سے سمجھ میں آ سکتا ہے کہ ابوسفیان کی اولاد اور بنی امیہ نے کس
طرح بہکالیا تھا اور اپنے آپ کو رسول کے ہم خاندان اور اہلبیت کے باغی اور ظالم ہونیکا یقین دلا دیا تھا۔

ان لوگوں میں عربی قوم پیدا کرنے کا جوش ہے اور ترکوں سے متفق نہیں ہیں۔

مسلمانانِ مغرب یعنی شمالی افریقہ

عرب اور شام اور مصر سے مغرب میں تونس طرابلس - الجزائر اور مراکو جو ملک واقع ہیں ان کو عربی مغرب کہتے ہیں
اور باشندوں کو مغربی - میں نے ان میں سے کئی آدمیوں کو دیکھا اور ان سے باتیں کیں - اسلامی غیرت ان
میں موجود ہے - جوش موجود ہے - رنگ کھلا ہوا ہے مثل عرب یا شام یا ترکوں کے - زبان سب کی عربی ہے - مگر
عربی کتابیں بے تکلف سمجھ سکتے ہیں - ہم ہندوستانیوں کا یہ خیال کہ وہ وحشی ہیں بالکل غلط ہے - ان میں تہذیب اور تعلیم
اور لباس کی شستگی عام اہل عرب حجاز سے زیادہ ہے ان کی بعض علماء و مشائخ شام اور مدینہ میں درس دیتے ہیں یہ ادب
ہے کہ بالکل بیگانے سے وہ بیچارے کیسے تھلتے ہیں مگر پوچھا ہی کون ہے - میری سعی ہے کہ ان کے معزز مسافروں سے مجھکو ملنے کا اتفاق
ہوا ہے عوام کو میں نے نہیں دیکھا اس لئے میری رائے خواص کے بارہ میں صحیح سمجھنی چاہیئے۔

[۱۵ ذی الحجہ ۱۳۲۹ھ = ۶ دسمبر ۱۹۱۱ء پنجشنبہ - ریل درمیان سکندریہ و قاہرہ]

حالات قرنطینہ سکندریہ

آج کا دن واقعات اور تکالیف سے پُر تھا - اول جو لوگ مفلس تھے ان کو روٹی اور جا تقسیم ہوئی
زیادہ تر ہندو اور حضرت رفاعیہ مسیحی عورتوں نے دوسرے آدمی اس سے فائدہ اٹھایا - اس کے بعد دو تین گھنٹے تک ہم سے

ایک ایک تنام جیسی کا پیالہ اون کردیا گیا۔ مع نام اور نمبر کے اوپر چٹ لگادی گئی اور کہا گیا کہ خواہ کم مگر گھنٹے بھر کے اندر آپ بیں
رفع حاجت کر کے بیٹھا دیں جسمیں رفع حاجت کی وہ تندرست ہے ورنہ پانچ دن تک ٹھیرنا پڑے گا۔ جو تندرست ہے اس کو
کل صبح چھوڑ دیا جائیگا۔ البتہ اس کے سوا دیگر روایت یہ ہے (کیونکہ ڈاکٹر یا منتظم کی عربی اچھی طرح سمجھ میں نہیں آئی) کہ اگر ایک
شخص بھی رفع حاجت نکر سکا تو سب کو ۵ دن تک روک لیا جائیگا"

عجیب نہیں ہے یہ مانا کہ اعصاب پر قدرت ہونا یا تبض ہونا تندرستی کی نشانی ہے۔ مگر قبض کا ہونا یا بوجہ ضعف اعصاب
رقت نہ رکھنا مرض متعدی کا نشان کہاں سے ہو گیا؟ اور اگر مرض متعدی نہیں تو کسی قسم کے مریض کو ملک میں آنے نہ دینا
کہاں سے درست ہے اور کیا امر رہ ہے کہ پانچ دن کے اندر وہ مریض نہ رہے گا یا صحت یاب ہو جاوے -

بہر حال ڈاکٹری اس نتیجے کو تسلیم کر سکتے ہیں حالانکہ ہمارے مہربان ڈاکٹر رحیم اللہ صاحب جو صرف تقدیر کے قائل
ہیں اور ڈاکٹر سلیمان تنکن جو آمد رفت دواؤں کے قائل ہیں -

میرے ساتھی حاجی شیخ حسن ٹونسی ہیں - تین چار آدمی اُن سے پوچھنے آئے کہ تمہارے پاس ریوالور ہے یا نہیں؟
اول تو ان لوگوں پر نہایت غصہ آیا اور کہا کیوں بار بار پوچھتے ہو - غالباً یہ خوف تھا کہ وہ طرابلس جنگ و جہاد کو نہ
جاتے - ممکن ہے کہ قانون اقوام کے بموجب شام و روم والوں نے قرنطینہ بھی اس باعث سخت کردیا ہو -
قرنطینہ کی فیس یہاں سوا ریال یا سوا ڈالر (للحجر) ہے جو وصول کی گئی -

عادی کا تمرد

تمام عربی بولنے والی قوموں میں جس میں عیسائی و مسلمان دونوں شامل ہیں اور نیز ایران کے لوگ بھی
بھی بے صبری کا مرض ہے اسی طرح قسم کھانے کی عادت بھی ان لوگوں میں ہے - ذرا ذرا سی بات پر باللہ - باللہ -
(یعنی جلدی کرو) کہتے ہیں -

اہل شام کے عام عادات

چونکہ میں اب ملک مصر میں داخل ہو رہا ہوں اس لئے اہل شام کے عادات مختصر لکھتا ہوں - یہ لوگ خوش مزاج
کھیل کود گانے کے شائق ہیں سبز رنگ ہیں اور عموماً عربی لباس اور بعض فرنگی لباس رکھتے ہیں کھانے
پینے اور ہر امر میں یہود و نصاریٰ سے مخلوط ہیں - مگر علماء و مشائخ نہیں داڑھی عموماً منڈاتے ہیں یہ فسق و فجور برباد

غرق کر دیا جاوے۔

ہمارا جہاز قرنطینہ کے حکم میں ہے۔ کوئی شخص سوائے ڈاکٹر کے اوپر نہیں آیا اور کھانے کی چیزیں بھی نہیں ملیں۔ جو کھانا ساتھ تھا وہ ختم ہو گیا کیونکہ ساتھیوں کو کئی تین دن تک بھی خود کھانا دیا۔ نہایت خراب تیل کی پکی ہوئی مچھلیاں ملیں جن کے بدبودار سا کھانے سے کہاں سیری ہوئی۔ کل سکندریہ پہونچکر غذا نے جانا تو اطمینان ہوگا۔ کہتے ہیں کہ وہاں قرنطینہ نہ ہوگا۔ مگر دیکھیے

{چہار شنبہ ۱۴ ذی الحجہ ۱۳۲۹ ہجری = ۶ دسمبر ۱۹۱۱ء۔ سکندریہ قرنطینہ}

صبح کو ۸ بجے سکندریہ کے بندرگاہ پر پہونچے۔ یہ بھی بڑی بندرگاہ ہے اور بہت سی کشتیاں اور کئی جہاز موجود تھے جن پر زرد جھنڈی (جو ہر جگہ قرنطینہ یا بیماری کی علامت ہے) لگی ہوئی تھی۔ ڈیڑھ گھنٹے انتظار کے بعد ایک انجن والی کشتی آئی جس میں کشتیاں سواری کی اور اسباب کی بطور ٹرین کے لگی تھیں۔ ایسی کشتیاں بطور سائبان بڑے بجلے کے جو تولی رسی سے بس لمبا چوڑا ہوتا ہے صرف مصر کی بندرگاہوں میں نظر آئیں۔ ہم سب سوار ہو کر قرنطینہ کے کیمپ میں گئے۔ کیمپ مت ... ہے اور مکان جس میں مسافر ٹھیرائے جاتے ہیں ہموار ہے اور سپاہیوں کی بارکوں کی طرح برابر لکڑی کے تختوں پر گدے اور کمبل اور تکیے ترتیب سے لگے ہیں۔ چارپائی بہت بڑی بڑی شہر میں پانی کے بھی ایسے کمرے میں ہیں۔ اب تمام سامان کو کھول کر سمندر کے کنارے پر دیکھا گیا کہ سامان وہیں چھوڑ دیا گیا تھا اور میلے کپڑوں اور بستروں کو اور ... کو بھاپ دی گئی اور جن روئی کو اوپر سے بھاپ دی گئی۔ قرنطینہ میں لوٹ کر کھانا خریدا یہاں لگی قیمت پر فروخت ہوتا ہے مثلاً دو روٹی کے ایک رکابی گوشت بینگن کی ۸ قرش ملی سب کو لینی پڑی۔ مگر ایک بات نہایت عمدہ یہ بھی کہ جو کھانا قیمتی بتا دیا اون لوگوں کو مفت دیا گیا جنھوں نے کہا ہمارے پاس دام نہیں کہ کھانا خریدیں۔ ایسے آدمی منجملہ ہم سب کے ۱۴-۱۵ نکلے جس کے نام لکھ لیے گئے۔ سامان جہاز کشتی پر سے خود قرنطینہ والے کیمپ میں لائے اور اس کے لیے مثل بصرہ و تبوک حیرہ انتظار کرنا پڑا۔

عجیب امتحان طبی مگر سب سے عجیب بات اس قرنطینہ میں ایک نئی ایجاد ہے اور مجھے خوف ہے کہ اس زمانے میں کہ ڈاکٹروں کی عملداری ہے اور جدائی دعوؤں تک نوبت پہونچی ہے یہ ایجاد سب جگہ نہ پھیل جاوے یعنی سب لوگوں کے نام لکھ کر

ہون گا - نتیجہ خُدا کے اختیار مین ہے -

یافا مین شیرین لیمونکی تجارت

روسی جہاز پر آ بیٹھے آیا - سمندر مین تلاطم ہے اور جہاز مین سخت غل و شور ہے - کیونکہ میٹھے نیبو کے ہزارون بکس مشین کے ذریعہ سے بھرے رہے ہین کہ قسطنطنیہ و اوڈیسہ لیجاوینگے - ایک جہاز یافا سے براہ راست لورپول جاتا ہے - اوسکی کمپنی کا نام پرنس لائن ہے - اوس مین سیون کستبتان اسی میوے کی جسکو یہان پرتگال کہتے ہین یافا سے جیزیرے کے ہلکے صندوقون مین جارہی ہین - یہہ صندوق ہمارے یہان کے مٹی کے تیل کے صندوقون کی طرح ہین مگر لکڑی صاف خوشنما اور صندوق بھی اچھی طرح بنے ہوئی ہین یہان بکثرت ایسے صندوق بنائے جاتے ہین اعلے درجہ کا پرتگال آجکل یہان ایک پیسہ مین آتا ہے انگلستان مین ضرور ارکو اور اسلامبول ہیں مرکو بکتا ہوگا -

شام کو حیفے پہونچے - جہاز مین سب قوم کے لوگون کا ہجوم ہے - اور میرے پاس دو لڑکے مصر کے اور ایک شام کا ہے ان کی باہمی باتون سے معلوم ہوتا ہے کہ دونون ملکون کی اخلاقی حالت بہت خطرناک اور فواحش کا بازار دونون حصون مین گرم ہے ہندوستان ہی یہان سے اخلاقاً بہت بہتر ہے -

[پنجشنبہ ۹ ذی الحجہ ۱۳۲۹ھ = ۳۰ نومبر ۱۹۱۱ء - مقابل حیفہ در جہاز روسی کمپنی]

آج یہ مردود جہاز دن بھر یہان ٹھیر لگا اور بجاے معمولی ۱۶ ساعت کے یافا سے بیروت ۴۸ گھنٹے مین پہونچیگا - غرض وطن پہونچنے کا سفر روز بروز طویل ہوتا جاتا ہے - مین نے کھانا مرت الکدن کا تشالیا تھا - ایک شخص کو بھیجا ہے کہ حیفہ سے حاجی عبد الفتاح کے پاس سے کھانا لاوے - یہان تک لکھنے کے بعد بہت نان پاؤ اور پنیر اور انجیر لے اونھون نے بھیجا جس مین سے حسب ضرورت کھانا مین نے رکھ لیا باقی واپس کیا -

مدینہ منورہ اور شام مین کئی آدمیون نے مجھ سے کہا کہ جیسی عربی تم بولتے ہو دیا ہے ہم مصر مین بلیگی مصر کے لوگ بھی عجیب تلفظ بولتے ہین جو بعض قبائل عرب کے موافق اور عجم سے بدتر ہے مثلاً حجر کو حنگلا در قبلہ کو آبیلہ - مصر مین آجکل ناولون کے ترجمہ کا بہت زور ہے اور ہر ہفتے ایک یا دو جدید ترجمے انگریزی و فرانسیسی سے شائع ہوتے ہین - ایک کتاب جسکو مین مسلسل ایک طریقہ پڑھ رہا ہون سلسلہ روایات جدید مین سے رابرٹ میکیر مشہور سارق و خداع فرانسیسی کا قصہ ہے

حاجی درویش جو ہندیوں کے گائڈ ہیں۔ ان کو تلاش کیا۔ اوسنے وعدہ کیا کہ جب بہودیسیجی کو نمسہ ٹکٹ فروخت کرتا ہے تو آپ کو بھی ٹکٹ لیدون گا۔ کل صبح دیکھیے کیا ہوتا ہے۔

اخبار کی تلاش کی مگر تعجب ہے کہ کوئی حرف اتنک ۳ دن سے ہمکو نہین ملا۔ ایک شخص نے مہربانی سے جریدۂ مفید پڑھنے کے لئے دیا۔ اوس مین خبر تھی کہ "روس نے ۲ ہزار فوج قزوین پر قبضہ کرنے کے واسطے بھیجی ہے اور تین لاکھ اشرفی تاوان مانگتا ہے"۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

[یافا - ۷ ذی الحجہ ۱۳۲۹ھ = ۲۸ نومبر ۱۹۱۱ء - سہ شنبہ]

کل ٹکٹ ملا نہ حاجی درویش آیا۔ رات پریشانی اور اداسی مین گذری۔ صبح کو ماہر سے معلوم ہوا کہ فرانس کمپنی بھی یافا سے مسافرون کو نہین لیتی۔ صرف ایک صورت باقی ہے کہ سیدھا بیروت جاؤن اور وہان سے جہاز پورٹ سعید کو لون مگر کیا اطمینان ہے کہ وہان بھی ہیضہ کا اظہار نہ ہو جاوے اور جہاز مسافرون کو لینے سے انکار کرے۔ بہرحال آج عصر سے قبل پھر بھی کوشش کر کے دیکھون گا کہ بیروت کو آج جانا ممکن ہے یا نہین؟

آج حاجی درویش خواص نے کہا کہ جب جہاز آئیگا (اور کل امید ہے) اگر سبکو ٹکٹ ملا تو آپ کو پورٹ سعید کے لئے ضرور ٹکٹ لیدون گا۔ اطمینان رکھو۔ تا لیس آیا اور پانچ سات عربی کتابین جس مین ایک کلیلہ و دمنہ عمدہ چھاپے کی مع اعراب کے ہے اور ایک ناول سلطان عبد العزیز خان کے عزل کی بابت ہے (مگر معمولی ہے) اور باقی تراجم ہین پڑھتا رہا۔

آج شام سے خبر ہے کہ قرنطینہ یافا کا موقوف ہو گیا۔ اگر صحیح ہے تو دعا کی مقبولیت سمجھنی چاہیے کل روانہ ہو سکتا ہون اور پورٹ سعید کے قرنطینہ سے بھی محفوظی ممکن ہے۔

[۸ ذی الحجہ ۱۳۲۹ھ = ۲۹ نومبر ۱۹۱۱ء - چہار شنبہ (یافا)]

یافا والون نے قرنطینہ ختم کیا۔ مگر جہاز والون اور مصر والون نے جاری رکھا۔ آج بھی کمپنیان جہاز کی مسافرون کے لینے سے انکار کرتی ہین۔ ٹکٹ خریدا کہ بیروت اُتر جاؤن وہان سے اگر حالت مساعد نہوئی تو پورٹ سعید کو روانہ

حکومت کی جگہ عثمانی حکومت قایم کرنا چاہتی ہے مگر انصاف کی بات یہ ہے کہ اون مین جو قابلیت اور کام کرنے اور نظم حکومت قائم کرنے کی قابلیت ہے اوس کا ثبوت ہر جگہ اون کے مدارس انجمن اور ریڈنگ روم سے ملتا ہے اور صحبو متفرق و اونچ بعض کے وجود سے بچگیا۔ مگر اون کی رفتار تیز اور غلط ہے ۔

ہندوستان مین آریہ سماج اور چھوٹے پیمانے پر علی گڈھ والے اون کے طریقے پر کام کرتے ہین۔ مگر علیگڈھ والون مین نظم نہین۔ اگرچہ لایق جائنٹ سکرٹری نے بہت کوشش کی ہے کہ انجمنین بطور کانفرنس کی شاخ کے مع ریڈنگ روم قایم ہون مگر ان شاخون کی حالت سقیم اور انجمنین شہر مردہ ہین سوا تین چار کے جن مین میرٹھ و بریلی شامل ہین موجودہ انجمن اہل العدل والایمان کا منشاء ہے وہ کامیاب ہوگیا اور انشاء اللہ مفید ثابت ہوگا۔ مگر ہمکو بالکل سر ابھی ایک طویل زمانے تک سروکار نہ ہونا چاہیے جب تک لوگ با فہم نہ ہو جاوین ۔

چند ناول یعنی خفیہ پولیس امریکہ و انگلستان کے قصص جو عربی مین ترجمہ ہوئے ہین اور رسالہ منتقد بیروت کے بعض نسخے خریدے جن مین سے ایک مین مفصل تاریخ سلطان محمد رشاد کے انتخاب اور سلطان عبد الحمید کے تنزل کی ہے ۔

[یافا۔ ۶ ذی الحجہ ۱۳۲۹ھ = ۲۷ نومبر ۱۹۱۱ع یوم دوشنبہ]

آج جہاز خدیوی آیا صبح ہی دفتر مین گیا اور یہ خوشخبری سنی کہ بتایا گیا ہے یافا سے بھی کسی مسافر کو نہین لیگا ! مینے بہتیری کوشش کی اور بہت سر پھوڑی مگر کارگر نہوئی جس امید پر یافا آیا تھا وہ ختم ہوتی معلوم ہوتی ہے خشکی کا راستہ بھی بند ہے۔ خدا ہی کارساز ہے " اَمَّنْ یُّجِیْبُ الْمُضْطَرَّ اِذَا دَعَاهُ وَیَکْشِفُ السُّوْٓءَ "۔ بس کوئی ہے جو مجبور کی دعا قبول کرتا ہے اور تکلیف کو دور کرتا ہے "۔ ۹ دن سے ابر ہی تمہید چلی آتی ہے اب وہ بھی جاتی نظر آتی ہے ۔ آسٹریا کے جہاز سے دریافت کرنا باقی ہے اور یہ بہت ضعیف امید ہے کہ شاید وہ قبول کرلے ۔

(مابعد) آسٹرین لائڈ کمپنی مین گیا ٹکٹ لیو پر سعید دینے پر وہ تیار تھا کہ ایکا یک دریافت کیا کہ تم یروشلیم سے آئے ہو؟ مین نے اپنی عادت کے موافق سچ کہدیا کہ ہم مدینہ سے نکلے ہین۔ سے انکار کردیا۔ اس کے بعد کہا فرانسیسی کمپنی مین جاؤ۔ وہان جواب ملا کہ کل جہاز آویگا۔ معلوم نہین مسافرون کو لیتا ہے یا نہین کل جواب دینگے ۔

بستیوں میں زیادہ کی کثرت قوت معدوم ہوتی ہے۔ بحیثیت مجموعی کہہ سکتا ہوں کہ بیروت شہر بلحاظ تہذیب و تمدن کے اور مکانات
سوائے بسمبل کے ایران و عراق اب بھی تنزل کے کھنڈر دیکھے گئے۔ شہر میں البتہ مکانات لندن سے بہت
ست دار و وسیع ہوتے ہیں۔ یافا۔ بندرگاہ بیت المقدس کی ہے اور چونکہ یہاں کی زمین زرخیز ہے اور مرتفع
بیروتی آب ہے گالیس سے بہتر ہے کیونکہ بعض نسبتی یہاں سمندر کے کنارے جو بیت المقدس سے ۴ گھنٹے کے راستے پر
آباد ہوگئے ہیں۔ مسلمانوں کے کھانے بھی یہاں اچھے اور نسبتاً ارزاں فروخت ہوتے ہیں۔

یافا میں ہوٹل بخاری (حضرت یحییٰ سرا بخاری سے تعلق ہے) میں قیام کیا۔ یہ مقام ارزاں ہونے کے لئے
عمدہ ہے کیونکہ کل تین روپیہ روزی دن فی آدمی ہے کھانا اردو کے بھی بات ہے۔ معلوم ہوا کہ جہاز
بیشنبہ کو بیروت روانہ ہوتا ہے۔

[یافا۔ دوشنبہ [illegible] = [illegible] محرم الحرام [illegible]]

اہل عرب و جمعیت اتحاد و ترقی میں عداوت

جمعیت اتحاد و ترقی نے جس طرح فوج کی مدد سے انقلاب عظیم کے ذریعہ سے سلطنت پر
قبضہ کیا اور پھر سلطان مخلوع سے اور بادشاہ سلطان سابق اہل عرب نے جب انکو حشمت
دیکھا ایک ہفتے کے اندر غصہ پر ۱۳۲۷ ہجری میں تغیر کے تخت اپنے ہاتھ میں کر لئے اور سلطان عبد الحمید خان
کو معزول کیا۔ اس کے سرغنہ عموماً آزاد خیال و آزاد مشرب یورپ کے تعلیم و تربیت یافتہ ہیں سلطان مخلوع کی
رائے میں متحد لیکن تھے جو عرب اور ترک تھے معلوم ہوا کہ بیس تیس ہزار آدمی جاسوسوں کی محض اطلاع پر غصے
غرق و قتل کر دیے گئے اور تیس ہزار سے زیادہ ترک یورپ بھاگ گئے۔ ان لوگوں کے دل میں حکومت خلیفہ میں ترمیم
پائی۔ ویسے ہی سلطنت عثمانی کو یورپ سمجھا اور اسی قسم کے احکام جاری کئے گئے جیسے کہ فوج کو سنگسار کرنے کا
الزام والوں کے لئے حقیقی بات اور حکومت پر شاہدیں عرب اور شامی سب ناراض تھے میں آج ہم نے ایک
عربی اخبار موسوم بہ حیاۃ القاہرہ (قومی زندگی) دیکھا تو معلوم ہوا کہ جمعیت اتحاد و ترقی کی بہت مخالفت
کرتا اور یہی ثابت ہے کہ جمعیت موصوف کی مذہبی آزادی سے ہرگز ہمدردی نہیں اور اس بات کے [illegible]

چند کا، جلانے بھی تھے اس پہاڑی کو چھوٹے نمونے پر ما القران سے تشبیہ دے سکتے ہیں بستی کا نام زتارہ ہے اور یہاں
کل یہود آباد ہیں اور پہاڑ سے نیچے اون کی زراعتیں ہیں مکانات کی شان سے سب آسودہ معلوم ہوتے ہیں اور وہ یورپین
لباس رکھتے ہیں مگر زبان عربی ہے مسلمان یہاں صرف مویشی لانے ڈالنے یا ایک ترکاری فروش نظر آیا - یا گھوڑوں کے
چلانے والے گاڑی غروب آفتاب سے رات کے گیارہ بجے تک یہاں رہی -

[۴ ذی الحجہ ۱۳۲۹ ہجری = ۲۵ نومبر ۱۹۱۱ء - روز شنبہ]

اس وقت صبح کے ۸½ بجے ہوں گے ہم یافا کے بندر سے چھ میل پر ہیں دو میل پہلے سے زمین اعلیٰ درجے کی زرخیز اور تیار
ہے اور باغات بھی بہت ہیں مگر سب جدید - باغوں میں درخت دور دور مگر سلیقے سے لگائے گئے ہیں - گاڑی کے اندر میرے
ساتھیوں میں سب شامی عرب اور ایک اون میں سے فوجی سپاہی اور ایک ملاح ہے گانے بجانے کا بہت شوق ہے
رات کے بڑے حصے تک تالیاں بجاتے اور گاتے رہے - شام کے لوگوں کی عقل و طبیعت بچوں کی سی ہے اور عرب کے دوسرے
حصوں سے زیادہ خلیق ہیں - راستے میں سب لوگوں کا رنگ عام طور سے باہر رہنے والوں کا سرخ و سپید اور شکل و صورت
بھی عمدہ پائی گئی - البتہ کچھ لوگوں کی بگڑی ہوئی پائی گئیں -

کھاد جمع کرنے کا طریقہ

یہاں پر یافا سے باہر میں نے لید و کھاد اکٹھا کرنے کا ایک بہت اچھا طریقہ دیکھا جو ہمارے دیہات سے
بہت زیادہ منفعت ہے اور کھاد خراب بھی نہیں ہوتی - خشک لید یا کھاد ایک مستطیل گڑھا کھود کر اوس میں بھرتے جاتے ہیں
ہر فصل کے زمانے میں نکال کر باغ میں ڈال دیتے ہیں - اگر راکھ اور کوڑے کرکٹ کو جلا کر بھی بکھیر دیا جاوے تو بہتر ہے اس سے کھاد
ایک جگہ پڑی رہتی ہے - اور بارش سے دھل کر اوس کی قوت زائل نہیں ہوتی -

یافا کی عظمت

اگر میں اس خشکی کے راستے سے سفر کرتا تو یافا کی نسبت صحیح رائے قائم نہ کر سکتا تھا - اوس کی ایک طرف
حنفیہ ہے میلوں تک باغ چلے جاتے ہیں جو زیادہ تر شیریں نیبو کے ہیں اور دو میل آبادی کے باہر بہت خوشنما بنگلے اور کوٹھیاں
دور تک یک منزلہ و دو منزلہ آنا شروع ہوتی ہیں جس میں زیادہ تر عیسائی - یہود اور یورپین آباد ہیں یافا کا اسٹیشن اور شہر کے
درمیان فوجی نشان اور سڑک چوڑی ہے آج بوجہ شنبہ تین چوتھائی دوکانیں بلکہ زیادہ اور بینک اور پوسٹ آفس عموماً

عربوں کی گر ٹوپی فرنگی وضع کی تھی عربی میں سودا خرید تا تھا - دریافت سے معلوم ہوا کہ وہ عرب عیسائی نہیں بلکہ جرمن سوداگر کا لڑکا ہے ایسے یہاں بعض آباد ہیں اور اسلامی و عربی طریقے بھی کچھ کچھ اختیار کرتے جاتے ہیں - لہٰذا ریلوے کے دونوں طرف ۲۵ - ۵۰ میل تک ملک کو مدینہ اہل جرمن آباد کرنے کا ٹھیکہ سلطان سابق نے اہل جرمن کو دیدیا ہے - اور اون کی رعایا اونہیں کی نسلوں اور سیکڑیٹوں کے ماتحت ہو گی - یہ ایک پالیٹکل خطرہ نہ صرف سلطنت عثمانیہ بلکہ ہند کے لئے بھی ہے تکرار کیا ہو سکتا ہے؟ - اس لڑکے کو ایک الاغ پر سوار تنہا بازار میں پھرتے دیکھکر معلوم ہوتا تھا کہ اہل جرمن میں ہر جگہ گھل مل جانیکا مادہ ہے - برخلاف اس کے انگریزی قوم ایشیا والوں سے تو درکنار اہل یورپ سے بھی اکڑی رہتی ہے اور یہی وجہ ہے کہ باوجودیکہ وہ سب اہل یورپ سے زیادہ منصف اور صاف ہیں مگر قومی ہردلعزیزی اون کو حاصل نہیں مگر چند اشخاص کو -

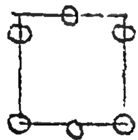
[از حیفہ بہ یافا - ۳ ذی الحجہ ۱۳۲۹ھ = ۲۴ نومبر ۱۹۱۱ع جمعہ]

حسن اتفاق سے گاڑی یافا دوسرے بندرگاہ جانے کے لئے مل گئی - ۱۲ بجے دن کے اوس میں سوار ہوا - کرایہ تقریباً ۸ روپیہ طے ہوا - آج چل کر آدھی رات کو قیام اور کل ظہر تک یافا تک رسائی ممکن ہے - راستے میں ایک طرف ساحل تک سمندر اور دوسری طرف پہاڑ ہے - کل زمین اعلیٰ درجے کی ہے اور زراعت کے لئے تیار ہو رہی ہے - جرمن اور عرب دونوں

ہل لاکی

قسم کے کاشتکار ہیں - اکثر ہل ہمارے ہاں کے سے ہیں یعنی بیل یا گھوڑے اُن کو کھینچتے ہیں اور اون کی شکل مفصلہ ذیل نقشہ سے معلوم ہو گی - آگے اور پیچھے ایک ایک تختہ ہے جس میں بجائے پھالی ہل کی لگی ہے اور

شکل ہل قرب جمعہ



دونوں طرف دو دو پہیے جدا ہیں - دو آدمی اس ہل کو چلاتے ہیں یعنی ایک کے ہاتھ میں ہل ہے اور ایک گھوڑوں کو ہانکتا ہے - کہیں کہیں دیسی ہل بھی ملے جس میں کہیں دو بیل لگے ہوئے تھے اور کہیں دو اسپ یا خر -

گاڑی یا عرابہ

میں جس گاڑی میں سوار ہوں علاوہ ریل گاڑی کے مسافروں کے لئے سب سے عمدہ گاڑی ہے اور بعضاً یورپ سے نقل کی گئی ہے - راستے میں لیر دین مزارعین کے ہاں بھی ایسی گاڑیاں بہت ہیں مگر روس میں ایسی گاڑیاں میں نے بہت دیکھیں - یہ گاڑی تقریباً ۸ فٹ لمبی ہے - بڑے چار پہیے لگے ہوئے ہیں - عرض ۵ فٹ سے زیادہ ہے آگے پیچھے

طریقہ معاشرت یہاں بھی طریقہ معاشرت میں ایک چیز کل عراق وایران وحجاز سے مشترک ہے یعنی لوگوں کے مکانات اندر سے بہت صاف۔ فرش گدوں۔ تکیوں اور قالینوں سے آراستہ ہوتے ہیں اور سلیقہ کے ساتھ ایک کوٹھری اور چند الماریوں میں اسباب خانہ رکھ لیتے ہیں برخلاف ہمارے شہروں کے جہاں کہ دالان اور کوٹھریاں کافی نہیں ہیں۔ نیز حجاموں کی دوکانیں یہاں بھی مثل دیگر شہروں کے بارونق میزوں اور آئینوں سے آراستہ ہوتی ہیں اور قہوہ (یعنی قہوہ خانوں) میں ایک بڑا فونوگراف رکھا رہتا ہے، اور رات کے بڑے حصے میں عربی گیت اوس میں سے ان لوگوں کے کان میں آتے رہتے ہیں جو وہاں بیٹھے چائے پیتے یا تاش کھیلتے ہیں اور بہت رونق ان عمارات میں رہتی ہے۔

ترک دنیا کی تعلیم کیوجہ رات کو پھر کتاب طبقات کبری سنی۔ شروع زمانہ میں اکثر لوگ جو روحانیت میں غرق تھے یا دین کا دم بھرتے تھے مسلمانوں کو ترک دنیا کی ہدایت کرتے تھے اس وجہ سے کہ لوگ عیش پرستی۔ زرطلبی اور عرض میں پڑ گئے تھے مگر اوس کا سیاسی یا ملکی نتیجہ یہہ ہوا کہ ہم آدمی برابر مغلوب ہوتے چلے گئے۔ بارہا انسان کے دل میں لوگوں کی کمزوری یا بدنیتی دیکھکر یہہ خیال پیدا ہوتا ہے کہ جو کچھ ہوتا ہے ہونے دیا جاوے سب پیروان کو چھوڑ دیا جاوے۔ مگر میں ان سب لوگوں سے اسی اصول کی وجہ سے غالب رہا ہوں کہ نیک اصول پر چلنے والے اگر ترک چھوڑ کر بیٹھ جاوینگے تو آستہ رہبروں کے ہاتھ میں رہ جاویگا۔

[۲ ذی الحجہ سنہ ۱۳۳۶ھ = ۱۲ ستمبر ۱۹۱۸ع پنجشنبہ]

آج خبر آئی کہ روسی جہاز کل آئیگا۔ مگر مسافروں کو جدہ سے نہیں لیگا۔ اس قدر انتظار کے بعد یہ خبر سنکر ایسی ایک دلشکنی کی کیفیت پیدا ہوگئی کہ گویا کبھی یہاں سے نہیں جانا ہے۔ آج خبر آئی۔ نیز جہاز بیروت کو جاتا ہے اور ... تب نہیں آتا ہے اگر اسکندریہ ہوکر جاتا علاوہ ازیں یہہ بھی تحقیق نہیں ہوا کہ جدہ کے مسافروں کو جہاز لیگا یا نہیں۔ کل جہاز کی جلد جانے کی امید نہیں۔ پرسوں ہفتہ کا دن ہے ایک یہودی سے معلوم ہوا کہ اس دن کوئی روانہ ہوتی ہے۔ نہایت پریشان ہے بیچارے حاجی عبدالفتاح بغرض تسلی دینے کے شام کو پہونچ گئے۔

ایک جرمن کی بابت ایک جرمن آج بازار میں گدھے پر سوار آیا اوس کی شکل ایسی ہی باقاعدہ ورسیدہ تھی جیسے

ترجمہ	اشعار عربی
اے سمندر جم جا یا غائب ہو جا کیونکہ ہماری فوج تجھ پر سمندر کی طرح غصے اور جوش میں ہے۔	(۱) فیا بحر فاجمد او فغض جیشنا علینا عدا کالبحر من حر فی لھب
اے بادلو اترو اور سمندر کی طرف فوج کو لے جاؤ جو بادلوں کی طرح ملک پر چھا جائے	(۲) ویا سحب ھلا سرتین فتحملی الی الحرب جیشنا بنشر النقع کالسحب
اور اے ہوا ہم تنگ آ گئے ہیں آیا تجھ میں طاقت ہے کہ ہماری آرزوؤں کو معرکۂ جنگ تک پہونچا دے	(۳) ویا ریح ذرعنا فھل لک طاقة تحمل مطایانا الی المعترک الحرب
اور اے اہل بنغازی تم پر سلام کہ تمہاری تلواروں نے حق وطن حمایت میں ادا کیا	(۴) ویا اھل بنغازی سلام فقضت صوارمکم حق المواطن فی الذائب
پس ہم امید کرتے ہیں کہ لڑائی کے لئے اسپ اور اونٹ اور اونٹوں کے سوار ملک طرابلس کو بڑھینگے	(۵) فکنا نرجو ان نقود الی الوغی طرابلس من خیل ومن ابل نجب

کئی سو سے آج کی ڈاک میں کرمل (حیفہ) اور کئی سے المقتبس (دمشق) میں شائع ہو کر آئے ہیں۔

[حیفہ۔ یکم ذی الحجہ ۱۳۲۹ ہجری = ۲۲ نومبر ۱۹۱۱ع۔ چہار شنبہ]

افسوس کہ آج بھی کوئی جہاز نہیں آیا۔ اور نہ روسی جہاز کی خبر آئی۔ دل کا اکثر حصہ حاجی حسب القیوم حلبی کی دوکان دکان پر لگا رہتا ہے۔ خطیب [illegible] شام کے [illegible] بیروت کی بہت جوشیلے مسلمان ہیں۔ دوکان پر جنگ کی خبریں پڑھتے اور تار کا مضمون [illegible] سنتے رہتا ہے۔ آج کے تار سے بھی معلوم ہوا کہ اٹلی والوں کو طرابلس میں سخت زک پہنچی اور ان کا [illegible] ایک عمدہ [illegible] طرابلس کا [illegible] لیکن [illegible] طرابلس کو جو مدد [illegible] داخل مصر سے پہنچتی ہے [illegible] کہاں تک ایک بڑی فوج کا ان کے [illegible] کل سامان آتا ہے مقابلہ کریں گے۔

جہاز کی دقت
آج بھی روسی جہاز کی خبر نہیں آئی آسٹریا کا جہاز آج آگیا مگر افسر نے درجۂ اول سے کم مسافروں کو لینے سے انکار کیا کوئی سوار نہیں ہوا اسلئے کہ دو دن کی سفر کی بابت سو فرانک کے قریب طلب کئے۔

ترکی پالیٹکس
جب سے ہم نے اسلامبول چھوڑا ترکی پالیٹکس میں قدرے انقلاب ہو گیا ہے یعنی جمعیت اتحاد و ترقی کی طاقت (بقول جرائد شام و مصر) گھٹ گئی ہے۔ شوکت پاشا کو ایک ڈکٹیٹر (غلطی سے) مگر پارلیمنٹ عثمانی کو طلب کرنے پر زور شور سے اپنی موافقت کرنی پڑی اور صدارت اور وزارت جنگ بمشکل قایم رہنے کی اجازت ملی عام رجحان انگریزوں سے اتحاد کرنے پر بڑھتا جاتا ہے کیونکہ ظاہر ہے کہ اٹلی نے طرابلس پر بلا اجازت جرمنی حملہ نہیں کیا۔ جرمنی اتحاد ثلاثہ کی رئیس ہے اور دوستی کے پیرایہ میں عثمانیہ کو ضعیف کر رہی ہے اگر انگریزی اور روسی اور فرانسیسی معاہدہ میں ترکی نے شرکت کی تو یقیناً پالیٹکس کی حالت بدل جائیگی اور مسلمانان ہند کے لئے بھی فائدہ سے خالی نہیں۔

ایرانی پالیٹکس
ایران میں انگریزوں نے جنوب میں اور روس نے ایک بہانہ سے شمال میں اپنی فوج زیادہ کی ہے جس کی مقدار زیادہ نہیں مگر اس وقت کہ مسلمان جنگ طرابلس کی طرف متوجہ ہیں یہ کارروائی بلا اعتراض قبول کرلی جاویگی۔ غرض ترکی کو (جسکو گویا فرانس نے لوٹس کو لنگو جرمنی کی مداخلت سے بچا کر خرید لیا ہے) عثمانی اور ایران مصائب میں ہیں اور آپس کی ناواقفیوں کا اور اجانب کی قوت و علم کا شکار ہو رہے ہیں۔ ابھی اس خبر تار کے پڑھنے سے سخت افسوس ہوا کہ روس نے ایران کو لکھا ہے کہ منگل (آج) تک اگر روس کے مطالبات قبول نہ کئے گئے تو قزوین و استرآباد اور ایک اور شہر پر فوجی قبضہ کرلیگا اور چار ہزار فوج کے ایران میں داخل ہونیکا حکم دیا ہے۔ شاید انگریزی گورنمنٹ کی پانچسو فوج کے جواب میں ہے جو بہت سی جگہ حفاظت قونصلات کیلئے جنوب ایران میں تقسیم ہوگئی منشا اس کا تو یہ ہے کہ ریل کا ٹھیکہ لینا اہم مقصود ہے یا پولیٹیکل تقسیم کے لئے یہ وقت مناسب سمجھا گیا ہے۔

پولیٹکل شاعری اور شامی عرب
عرب میں بھی ایران کی طرح پرجوش شاعری کا بہت شوق ہے آجکل جنگ کی وجہ سے بہت ولولہ انگیز اور غیظ آمیز قصائد اخباروں میں شائع ہو رہے ہیں۔ بطور نمونہ چند اشعار عربی آج ہی کے اخبار قسطنطنیہ سے نقل کرتا ہوں۔ سمندر کی وجہ سے ترکوں کا دشمن اوس سے پریشان ہو کر کہتا ہے۔ ع

تحفے دیئے۔ دعوت کھائی اور لوٹتے وقت جیسے ہم حاجی عبدالرحمن کے مہمان ہوئے اون کو ایک تحفہ بھی ایک بسکٹ کا ڈبہ بھی
دیا۔ راستے مین کسی سے ہر کا حلوا خریدا۔ ایک مجددی امام دیدی۔

چند روز کے بعد بولے مین چاہتا ہون کہ تمہاری شرکت مین تجارت کرون کس چیز کی تجارت مین سبب خطیب
موصوف نے کہا کہ شکر چائے۔ وعلیکم کی۔ کہا بہت اچھا کم کام دو روپیہ بیس دونگا۔ ایک ہزار اشرفی مانگتے ہو نکالی
مہینے مین گیارہ ہزار اشرفی بھری ہونگی۔ چنانچہ شرکت نامہ بھی باضابطہ تحریر ہوا۔ اور موصوف کی کوٹھیان دہلی بمبئی مدن
ملک حبش بصرہ غرض ہر جگہ ہین اور آپ جنیفے سے روانہ ہوئے لیے ہین جاتے وقت کہہ گئے تھے اسکندریہ مین کسی کے
نام خط دیا اور یہ بھی لکھدو کہ حج کی ضرورت ہو تو داکرے جتنی ہو سکتے ہین زر مذکور انہین دینا گا اور گیارہ ہزار
لیرا بھی۔ چنانچہ سفارشنامہ لکھا گیا اور ہمارے خطیب کی ذمہ داری پر ترکی سے پچاس اشرفیان تاجر اسکندریہ سے قرض
لین۔ کئی برس سے تمام دنیا مین خطوط لکھے گئے مگر کہیں سے تاجر موصوف جواب نہین دیتے اور لوگ کہتے ہیں کہ ہم
اس شخص کو نہین جانتے خطیب موصوف کہتے ہین کہ ہمارا روپیہ ہرگز مارا نہین جاویگا۔ خدا کے روبرو قیامت مین وصول
کرونگا۔ اور مین کہتا ہون کہ شخص موصوف دہلوی نہین ہندی نہین مسلم نہین۔ تاجر نہین۔ بلکہ ایک بہائی تبریزی
ہے اور شاید ہند مین اپنے کو رومی کہتا ہے۔ مین نے اوس کو نہین دیکھا مگر شاید اور شاید اوسی کا ایک رسالہ
پڑھا ہے۔ واللہ اعلم۔

کتاب حالات اولیا | خطیب موصوف کے یہان حالات اکابرین علامہ عبدالوہاب شعرانی کی کتاب طبقات کبری آج پھر
پڑھی گئی۔ انتخاب حالات حسن بصری۔ حضرت امام زین العابدین۔ امام محمد باقر۔ امام جعفر صادق علیہم السلام و
حضرت محمد ابن حنیفہ و عمر ابن عبدالعزیز وغیرہ و ابن عبداللہ ابن زبیر اور دیگر چار پانچ آدمیون کے درج ہین۔
حسن بصری کا یہ عجیب قول درج تھا کہ "جسے خدا مہربان ہوتا ہے اوس کی بی بی کو مار ڈالتا ہے" جواہر الاعیان
ابن خلکان کی لیکر ۴۰-۵۰ صفحے پڑھے۔

[جمعہ ۳ ذیقعدہ ۱۳۲۹ھ = ۲۱ نومبر ۱۹۱۱ع]

چالیس برس کے اندر یعنی بہاء اللہ اور موجودہ ہیر طریقت کے زمانے میں بہائی ہوئے ہیں عباس آفندی تمام حکام عکہ اور اہل اثر و نفوذ کو قیمتی تحائف بغرض امداد و منافع دیتے رہتے ہیں - حیفے کا جو محلہ شاندار درخت سمندر کے کنارے اور پہاڑ کے اوپر یا نیچے واقع ہے اوس میں کل اہل یورپ یعنی جرمن - فرانس - اٹلی والون کے مکانات ہیں یا اون عباسیون کے جو سلطان کی رعایا ہیں - وہان کی سڑکین بھی قدرے بہتر ہیں - مسلمانون کے محلے کثیف اور مکانات خراب ہیں - یہ حالت اوس ملک میں ہے جہان وہ بادشاہ ہیں -

جناب سید مصطفےٰ تاجر دہلوی کا دلچسپ قصہ

خطیب موصوف میں ایک عادت بہت اچھی ہے کہ موجب روایات راستے میں جہان کاغذ یا روٹی کا ٹکڑا ملے برابر چنتے چلے جاتے ہیں اور ایک طرف رکھتے جاتے ہیں - میں اس عادت کی عزت کرتا ہون کہ میرے والد مرحوم کی بھی یہی عادت تھی آپ ناجر جو واردات ایک ہندی کی طرف سے ہوئی اوس کی کیفیت حالی از دلچسپی نہ ہوگی -

" ایک شخص جہاز سے حیفہ میں آیا اور عکہ کو سوار ہوا - راستے میں خطیب موصوف بھی کسی کام کو عکہ جاتے تھے - ملاقات ہوئی رئیس موصوف کی صرف چہار دس اسرفی کی ہوگی راستے میں مساکین سیدی سلے جو پیدل جا رہے تھے اون کو فوراً ایک ایک اسرفی دیدی - دریافت سے معلوم ہوا کہ رئیس موصوف دہلی کے ایک تاجر ہیں اور عباس آفندی پیر طریقت بہائیان کے پاس کچھ تحائف لیکر جا رہے ہیں - سوال آپ کا کیا تعلق بہائیون سے ہے اور کہان سے ملاقات آفندی مذکور سے ہے - بولے کہ ایک بڑا رئیس ہند میں ہے اوس کا نام ابو الفتاح ابن سلطان ہے - اوس سے وہان کی گورنمنٹ ناراض ہے اوس کا منشاء ہے کہ آخری حصہ حجاز ریلوے کا اپنے خرچ سے بناوے اور سلطان عبد الحمید خان کے پاس بذریعہ عباس آفندی کے پیغام بھیجا چاہتے ہیں اور صرف یہ خواہش ہے کہ سلطان گورنمنٹ انگریزی سے اون کی سفارش کریں -

خطیب موصوف نے کہا کہ عباس آفندی کا کچھ رسوخ نہیں اور یہ تحفے بالکل بیکار ہیں - فلان جنرل فوج کے پاس جاؤ - وہ یہ کام کر دیگا - اونھون نے کہا کہ میں وعدہ کر آیا ہون مناسب نہیں کہ تحفے کسی اور کو دون - غرض عکہ پہنچ

عملی یا سماعی خواب بھی گزر سکتا ہے۔ عبارت کتاب کی شیخ محی عبدالوہاب شعرانی جو طریقہ صوفیہ کے مشہور شمالی افریقہ میں ماہر سمجھے جاتے ہیں یہ کتاب انہی کی تصنیف ہے۔ پڑھتے وقت امام حسین کے حالات پر سب لوگ رقت میں تھے اور امام حسن اور امام حسین (علیہم السلام) کے قاتلوں پر برابر لعنت بھیجے جاتے تھے۔ بعد میں اہل مقتبس (دمشق) [illegible]۔ انہوں نے مجھ سے ہندوستان کے مسلمانوں کے حالات دریافت کئے اور یہ معلوم کر کے کہ ہند میں ۲۲۰ ملین (تین سو بیس کروڑ) مجوس ہیں (ایران ہندو کو مجوس کہتے ہیں اور مسلمان ہندی نہیں) انہوں نے سخت تعجب سے کہا کہ علماء اسلام ان کو مسلمان کیوں نہیں کرتے؟ میں نے کہا مسلمانوں کو آپس کے جھگڑوں سے فرصت نہیں ہے۔ سنی - وہابی - صوفی - اہل حدیث - قادیانی - نیچری (مغربی) و اشعری کی جنگ ہی فرصت نہیں لینے دیتی -

رات کا حصہ زیادہ بسر کر کے [illegible]۔ دمشق سے زیادہ لمبا شہر ہے اور آبادی [illegible] زیادہ ہو گئی مگر [illegible] کے مقامات [illegible] سلطنت کے [illegible] مکانات موجود ہیں اہل [illegible] اب بھی موجود ہیں۔ اخباروں سے معلوم ہوتا ہے کہ اٹلی والوں نے طرابلس الغرب کے ایک حصے پر قبضہ کر لیا اور اہل اطالیہ کو کچھ شکستیں دیں اور [illegible] ہمارے دلوں کی راہ میں آگئے ہیں۔ اور اب اہل طرابلس عرب کے ساتھ ترکی کی جگہ [illegible] برباد کرنے لگے کئی دنوں کو [illegible] کہا۔ دہلی [illegible] کے نامہ نگار کی معرفت یہ خبر آئی ہے۔

[۲۵ ذوالقعدہ ۱۳۲۹ ہجری = ۲ [illegible] ۱۹۱۱ع]

[illegible] کمپنی سے معلوم ہوا کہ کل [illegible] جہاز روس آوے گا [illegible] صرف ایک دن ٹھہرتا ہے [illegible] میں [illegible] اور وہاں تین دن کا [illegible] ہوگا لیکن دربار سے معلوم ہوا کہ کوئی اطلاع جہاز کی نہیں پہنچی۔

مکان عباس آفندی | عبدالمنان خان کے یہاں [illegible] کے ساتھ شام کو جمعہ کی سیر کو گیا [illegible] آبادی میں سب سے خوشنما مکانات [illegible] ہیں ایک کوٹھی شاندار عباس آفندی مذہب بہائی کے امام کی بھی ہے جس میں کبھی کبھی آکر شیخ موصوف ٹھہرتے ہیں [illegible] اور آجکل یورپ گئے ہوئے ہیں -

[illegible] کے پاس [illegible] بیان کی [illegible] دیا - مگر [illegible]

مانتے ہیں جو سید محمد القادری حسن کا لقب علامہ مربی المریدین مرشد السالکین قدس سرہٗ کتاب میں درج ہی لکھے ہیں۔ حسیر ہندوستان میں شیعون کے سوا کوئی عمل نہیں کرتا بعد اوس آیت کے سمجھنے کے جسکو اوس عالم نے نقل کیا ہے اور ابن عربی کے اشعار پڑھنے کے حال دل پیغمبر کو اوس ایک ہدیہ کے دینے میں جو خدا اور خدا کے رسول نے مانگا ہے پس وہ شخص نا دل کرے اوس کے ایمان میں ضرور خرابی ہے۔

رات کو عبد الفتاح خطیب اطہر اپنے مکان پر لیگئے۔ اون کے داماد اور ۲۳ - ۲۴ معمر آدمیون اور ایک عالم کا مجمع تھا اور ایک عربی کتاب نہایت دلچسپ جو زمانہ رسالتمآب سے لیکر امام شاذلی مغربی تک کے گذرے صوفیہ کے حالات میں تھی اوس کا ایک حصہ پڑھا گیا۔ اوس میں مختصر حالات سلمان فارسی عبد اللہ ابن عمر۔ عبد اللہ ابن عباس حسنین - اویس قرنی - ابن دردا - ابو ہریرہ اور تین چار دیگر تابعین کے تھے جن کا نام یاد نہیں۔ اور اون کے

لہ لا فرق فی الزیارۃ بین الاحیاء والاموات - لاسیما آل البیت محل الکرم ومفاتیح السعادات افضد تلک الزیارۃ مودۃ سید المرسلین کما بینہا اللہ تعالیٰ علی ذلک فی کتابہ المبین فقال تعالیٰ تعلیما وارشادا للالباب "قل لا اسئلکم علیہ اجرا الا المودۃ فی القربیٰ" ولسیدی محی الدین ابن عربی - سہ

ادی حب آل البیت عندی فریضۃ
علی رغم اھل البعد لورثنی القربیٰ
فما احد خیر الخلق منا جزاءہ
علی ھدیہ الا المودۃ فی القربیٰ

(ترجمہ) زیارت (ملاقات) میں مردہ اور زندہ میں فرق نہیں ہے خصوصاً پیغمبر بزرگ کے اہل بیت کی زیارت جو سعادات کی کلید ہیں۔ اس زیارت سے پیغمبر کی محبت کا ارادہ کر جیسا خدا تعالیٰ نے ہمکو ہدایت (با خبر) کیا ہے اپنی کتاب مبین میں پس خدا نے اہل عقل کی تعلیم وہدایت کے لئے فرمایا کہ کہدے اے پیغمبر میں نہیں طلب کرتا اجر مگر محبت اقربا کی"۔ اور ہمارے سردار محی الدین ابن عربی کے اشعار ہیں۔

میرے نزدیک حب اہل بیت فرض ہے
برخلاف وبرضد اہل بعد کے یعنی پیغمبر سے دوری چاہنے والوں کے
پس بہترین انسان نے ہم سے کوئی معاوضہ لہدی
ہدیہ کے سوائے محبت قربیٰ کے نہیں مانگا ہے۔

(حرین یعنی [illegible] یعنی [illegible]) ہے [illegible] عیسائی [illegible]

عمانی ہے اہل طائفہ کے عادات ساتھ ہوتے ہیں ۔ یہاں [illegible]

رہجاتی ہے ۔

سفر ترکیہ کی نئی دقتیں

آج میں [illegible] کی [illegible] کی [illegible]

کمپنی کے دفتر میں گیا [illegible] اسکندریہ [illegible]

آج لوٹ کر دفتر گیا ۔ جواب ملا کہ [illegible] ٹھہرا [illegible] دن [illegible]

کل روانہ ہوں تو ممکن ہے وہاں [illegible] کا [illegible]

اسباب لیکر چلا [illegible]

ڈرائنگ روم آراستہ ہے ہندوستان [illegible] ۔

مسجد حنفیہ

[illegible] کے ساتھ مسجد [illegible]

جیسی کہ ایک کام کی مسجد بنائی ہے [illegible]

جس میں اور [illegible] طریقہ [illegible]

وضو کے لیے بہت [illegible] اور [illegible] ایک کمرے [illegible]

پانی پینے اور [illegible] جگہ [illegible] ہندوستان [illegible] ۔

[illegible] اپنے اخبار [illegible] اور [illegible] عربی کتابیں [illegible]

[illegible] عربی روایت [illegible] معلوم ہوا [illegible]

[illegible] عیسائیوں کو [illegible] شوق ہے [illegible]

[illegible] کسی عربی عالم نے لکھا ہے اور [illegible]

[illegible] زیارت [illegible] دن [illegible]

فاصلہ در کیلومٹر از شام	نام اسٹیشن	فاصلہ در کیلومٹر از شام	نام اسٹیشن
۰۰۰	دمشق - آب موجود	۳۹۸	اجروف الدرویش
۳۱	دیر علی	۴۶۰	معان (ملک شام کی سرحد-جنکس) آب موجود
۵	مسمیہ	۵۷۳	مدورہ
۶۳	خباب	۶۰۹	ذات الحج
۷۰	خبیب (بلفظ جیب)	۶۴۳	بیر الہرماس
۷۹	محجہ	۶۹۳	تبوک (قسطنطنیہ لوٹ آنے اور قبلہ ادہر جانے کی سرحد) آب موجود- جنکس
۹۲	ازرع	۷۶۴	اخضر
۱۰۷	غزالہ	۸۲۸	معظم - آب موجود
۱۲۴	درعا (جنکشن حیفہ کا) آب موجود	۹۵۵	مدائن صالح (جنکشن) آب موجود
۱۳۶	نصیب	۹۸۰	العلا
۱۶۲	زرقہ	۱۰۰۰	بدائع
۱۸۶	سمرا	۱۱۳۴	ہدیہ
۲۰۳	زرقا	۱۱۷۴	ابو النعم
۲۲۳	عمان	۱۲۰۹	بوئرہ
۲۴۵	قصیر	۱۲۶۹	حفیرہ
۲۵۰	لبیعہ	۱۳۰۳	مدینہ منورہ (آب موجود)
۲۶۱	جرقہ		
۳۲۷	قطرانہ		
۳۷۹	لحسا		

حجاز ریلوے کے اسٹیشن و فاصلہ و کرایہ وغیرہ

چونکہ آج عرصہ تک انشاءاللہ حجاز ریلوے کا سفر حیفہ تک ختم ہو جاویگا اسلئے مناسب سمجھتا ہوں کہ اوس کے اسٹیشنوں کے نام اور فاصلہ درج کر دوں۔ فاصلہ کیلومیٹر میں درج ہے جو کم و بیش میل کا دو ثلث ہوتا ہے لہذا کل فاصلہ مدینہ منورہ سے دمشق تک ۱۳۰۲ کیلومیٹر بالتقریباً ۹۰۰ میل ہے۔ مسافروں کو مناسب ہے کہ بیروت میں اوتریں یہ شہر بھی عمدہ ہے۔ اور فاصلہ فرانسیسی ریل سے دمشق جاویں جہاں کی آب ہوا بھی قابل سیر ہے اور زیارات اہل بیت و صحابہ بھی موجود ہیں۔ حیفہ اگرچہ قریب ہے مگر اوس میں آنے سے فائدہ نہ ہوگا اور مصر کے لئے وہ بندرگاہ ہے اس لئے قسطنطنیہ ہندوستانیوں کو مکرر رہنا پڑیگا۔

بابت کرایہ ایک جگہ لکھنا کافی ہے کہ دمشق سے مدینہ منورہ تک (۳۷۰) پیاسٹر یا پونے چار عثمانی اشرفی جسکو لیرا کہتے ہیں) ہوتا ہے۔ ایک لیرا اللہ کلدار روپیہ سے کچھ زیادہ کم ہوتا ہے لہذا عہ ۵۲ روپیہ کرایہ سمجھنا چاہئے۔ پیاسٹر ایک انگریزی اشرفی یعنی (۲۴) آنہ کے (۱۹) ہوتے ہیں گویا پیاسٹر کوئی ۲ آنہ کا ہے۔

اگر ریل ٹائم ٹیبل کے موافق باہر چلے جاوے تو مسافت ۴۸ گھنٹے کی ہے۔ ۲۴ گھنٹے قرنطینہ کے بڑھ کے ملاکر (۸۱) گھنٹے یعنی ساڑھے چار شبانہ روز ہو جاتے ہیں۔ کھانے کا سامان خانہ پختہ کھانا اپنے ساتھ رکھنا مناسب ہے راہ میں نان یا نو۔ سارڈین مچھلی۔ پنیر۔ شکر اور حلوا کہیں کہیں مل جاتا ہے اور قیمت دمشق سے کچھ بہت زیادہ نہیں ہوتی لیکن جو لوگ ان کھانوں کے عادی نہیں اون کو اسقدر سامان خود کرنا مناسب ہے۔ بہتر یہ ہے کہ چار وقت کے لائق کھانا ساتھ ہو اور چار وقت کے لائق راستے سے وقتاً فوقتاً خرید لیا جاوے۔ زیادہ خرچ کے قریب نہیں جانا جو وقت جسقدر لیا جاوے بہت ہے۔ چونکہ ذالقعدہ کے مہینے میں ہجوم مسافروں کا بے حد ہو جاتا ہے جس سے تکلیف ہوتی ہے۔ پانی بعض جگہ بارہ بارہ گھنٹے نہیں ملتا اس لئے ہر شخص کے پاس ٹین کا ایک بڑا برتن جو یہاں بہت بکتا ہے ہونا مناسب ہے۔

پانی کا پتہ لکھا ہے لیکن عموماً دمشق سے درعہ تک ہر جگہ پانی ہے۔ اوس کے بعد ۳۰۲ اسٹیشنوں کے بعد بستر طیاب جبل ... ٹوٹ ٹرین پانی ملیگا۔

بوسینا کے مسلمان ہمارے ساتھ ایک قاری کوئی تیس سال کی عمر کے کل سے ہم سفر ہیں بوسینا کے رہنے والے ہیں اور مکہ معظمہ میں تعلیم پائی ہے تیسری دفعہ مدینہ منورہ کی زیارت کے بعد لوٹتے اور بیت المقدس کو جاتے ہیں حج بھی دو بار کر چکے ہیں ان کا نام محمد فہمی ہے اور کہتے ہیں کہ میں نے ساتوں قرأتیں مکہ میں سیکھی ہیں۔ ان کے ملک میں اب آسٹریا کی عملداری ہے اور جیسا میں نے سنا تھا اوس کی تصدیق ہوئی کہ ملک بوسینا میں جتنی مسلمان کثرت سے ہیں اور شرع کے موافق فیصلہ ہوتا ہے اور حکومت آسٹریا کا سلوک انکے ساتھ بہت اچھا ہے۔ وہان کی پارلیمنٹ میں بھی اون کے مخصوص ممبر موجود ہیں جو بلحاظ مردم شماری مثل ہندوستان کے کونسلون کے منتخب ہوتے ہیں عیسائیون اور مسلمانون میں بہت خاصا اتفاق ہے۔

[معان - ۲۶ ذیقعدہ ۱۳۲۹ ہجری جمعہ = ۱۷ نومبر ۱۹۱۱ ع]

گذشتہ نو گھنٹے انتظار کرنے کے بعد تبوک کے اسٹیشن سے ریل روانہ ہوئی۔ اتفاق سے آج رات کو ہمیں بہت اچھا درجہ سونے کے قابل ملگیا جو ہمارے یہان کے انٹر کلاس سے بہتر تھا اور چارون طرف سے بند ہو سکتا تھا۔ دروازے کے آگے لوگون کے اور سامان رکھنے کے چلنے کی جگہ جدا تھی بلکل ادھر سون صرف بیٹھنے کے قابل مختصر بنچ ریلوے مین تھی۔ اس درجے میں صرف مین اور میرے ساتھی محمد فہمی رہتے۔

معان میں سنگین خوشنما تین چار عمارتین ہیں اور سوا دفتر سٹیشن کے سب دو منزلے ہیں جن میں اسٹیشن ماسٹر وغیرہ رہتے ہیں قہوہ خانہ اور دوکان بقال بھی یہان ہے۔ تبوک میں بھی میں نے دیکھا اور یہان بھی کہ مزدورون اور دوسرون کو ریل کی سڑک درست رکھنے کا اچھا سلیقہ آگیا۔

دوکان بقال بقال حجازریلوے میں سب چیزیں رکھتا ہے یعنی لبالہ خانہ۔ انگریزی قسم کے کھانے بکتے ہوئے چنے بسکٹ پنیر آچار۔ چا۔ خشک شکر۔ صابون وغیرہ اور سامان سب چھوٹا سکہ بلیلہ یا متلیک (۱۰) کا ہوتا ہے اوس کی کوئی چیز لو تو ایک ترازو انگریزی ہوتی ہے اوس میں تولکر دیتا ہے اور جہان تک میں سمجھتا ہون دینے کا کم دیتا ہے ایک رجسٹر موجود رہتا ہے جس میں برابر ایک شخص لکھتا رہتا ہے قیمت اشیاء عموماً ریلوں پر سلطنت کی طرف سے مقرر ہے۔

ان سے اشرفیان بھنانے تھے۔ اور کہتے تھے "یہ کتنا ہے؟" اور جب صراف کہتا کہ چودہ تو وہ کہتے "نہیں پندرہ روپیہ" صراف کہتا "مدینہ مین چودہ بمبئی میں پندرہ اور پھر ملکہ وکٹوریا کے پندرہ روپیہ خوشی سے لیجاتے ہین۔ اگرچہ ملکہ کا روپیہ یہان ۲/۱ کم مین چلتا ہے اور اون کو بتادیا جاتا ہے کہ یہ روپیہ خراب ہے۔ مگر ہندوستان کے خیالات کے موجب روپیہ قبول کر لیتے ہین۔ ایک شخص نے کہا کہ سال بھر مین ہم نے اسی ہزار یعنی ہزار روپیہ کمائے۔ اور چودہ سو روپیہ خرچ کیئے آمدنی کا زمانہ صرف ۲-۳ ماہ تھا۔

حالات ٹیونس — "بے صاحب" ٹیونس کو فرانسیسی لوگ ایک لاکھ فرانک ماہانہ دیتے ہین یعنی اسی ہزار روپیہ۔ تمام حکم احکام بے صاحب کی مہر سے ہوتی ہے عرب لوگ سمجھتے ہین کہ ہمارے بادشاہ کا حکم ہے۔ لیکن دو وزیر جو مسلمان ہین اون سے اقرار لیا جاتا ہے کہ جو فرانسیسی وزیر کہے اوس کے موافق عمل کریں ورنہ فوراً موقوف کئے جاتے ہین سب اعلے عہدہ دار بڑی بڑی تنخواہین پر فرانسیسی ہین شیوخ تمام گانون اور قصبون مین حکومت کرتے ہین لیکن اون سے بھی اقرار لیا جاتا ہے کہ فرانسیسی حاکم کے قول کے مطابق افتاد کرین۔ ملک مین ریل اور سڑکین اور عمارتین اچھی بن گئی ہین مگر فرانسیسی معمر (آباد کرنے والے) یا کولومنٹ ہر جگہہ پھیل گئے ہین اور وہ رعایا کے ساتھ جیسا چاہین سلوک کر سکتے ہین کوئی اُن کا مزاحم نہین ملک ٹیونس باقاعدہ فرانس کی حماست مین سمجھا جاتا ہے اور "بے" وہان کا بادشاہ ہے مگر اوس کو مطلق کوئی اختیار نہین۔

اس ٹیونیسی نوجوان عرب نے اب شام مین سکونت کا ارادہ کیا ہے۔ مجھ سے پوچھتا تھا کہ اگر کوئی شخص ہندوستان مین کاروبار کرے اور تجارت کا کام جانتا ہو تو بمبئی وغیرہ مین گذر کر سکتا ہے مین نے کہا ضرور کر سکتا ہے تمام بڑی شہرون مین دوکانداروں کی کھپت ہے۔

عرب کے غصے کی دوا — عرب عراق کی آواز کی خشونت اور تقریر کی سختی اور جوش کا خود کرین نے کہا تھا وہ بالکل حجاز پر صادق آتا ہے شام مین لہجہ کی سختی کم ہے۔ ان کے غصے کی ایک دوا ہے اگر وہ نہ ہوتی تو شاید ہر جگہہ روزانہ قتل وخون واقع ہوتے پرسون رات سے دو عرب رفیقون مین ریل کے اندر لڑائی جاری ہے۔ انجیدی کھڑکی گین یا مطالبہ ہے۔ دونون سختی سے گفتگو کرتے ہین لیکن جہان تیزی معمول سے زیادہ ہوئی طرف مقابل کہتا ہے صلّ علی النبی۔ دوسرا شخص درود

پورٹ سعید وغیرہ کو۔ دوسری خبر جسکی تصدیق ہوئی وہ یہہ ہے کہ لوٹتے وقت بھی قرنطینہ اور تمام تکالیف کپڑے اُتارنے بخار دلانے - اسباب اوٹھانے بیٹھانے اور خیمہ مین زمین پر رات بھر اس سخت جاڑے مین سونے کی پھر تبوک مین سہنی پڑینگی - خیر جو مرضی خداے معظم -

[چہارشنبہ ۱۴ ذیقعدہ ۱۳۲۹ھ = ۱۵ نومبر ۱۹۱۱ع]

کل کی ڈائری آج صبح یہان لکھی - ایک عثمانی عرب سپاہی نے بہت اصرار سے مجکو پندرہ بیس خرمے دیئے صبح مین نے اُس کو چند نقل دیئے تھے مین نے اون مین سے چند سپاہیون کو تقسیم کر دیئے وہ بہت خوش ہوئے - رات کو گارڈ صاحب نے دو دفعہ سوتے سے بیدار کیا اور یہہ معقول وجہ بیان کی کہ جہان اسٹیشن آوے آپ سامان کی بیدار ہو کر حفاظت کرو- چوری گیا تو میری ذمہ داری ہے اور جب گاڑی ٹھیر جاوے تو مین حفاظت نہین کر سکتا - چار شب کے سفر مین اس فرمایش کی اطاعت سے مین نے انکار کیا - سامان جاوے تو جاوے اسقدر بیداری صحت و ہوش کی ضائع کرنیوالی ثابت ہوگی

[تبوک تاریخ بالا]

ہماری گاڑی مین ہجوم مطلق نہین - چالیس آدمیون کے بیٹھنے کی جگہ ہے اور کہین ۴ اور ۵ اور ۶ آدمی ہوتے ہین - یہی حالت دوسری گاڑیون کی ہے - رفتار کی سستی تکلیف دہ ہے - اس مین شک نہین کہ اسی مسافت کو ایسٹ انڈیا ریلوے کمپنی یا کوئی انگریزی کمپنی ۲۴ گھنٹے مین طے کر سکتی ہے جس کو حجاز ریلوے ۷۲ گھنٹے مین بھی طے نہین کر سکتی - کیونکہ بمبئی سے دہلی (۸۰۰) میل تقریباً ۲۶ گھنٹے مین جی آئی پی آر میل پہونچتی ہے اور دمشق سے مدینۂ منورہ کی مسافت میرے اندازہ مین اسی قدر ہوگی

عصر کے قریب تبوک مین پہونچے - یہان نسبتاً تکالیف اور انتظام کم ہوا اور کپڑے اوتارنے نہ پڑے ورنہ سردی مین تکلیف بڑی ملکہ تروش (۲عہ) فی نفر لیکر گھڑے کھڑے کوئی ۱۰ ایسسٹنٹ جسم پر کپڑون کو بھاپ دیدی گئی اور بس - مراقی اد ... لیکر دوران ... کا ساتھ ہے جس کی تعداد ۱۰-۱۲ آدمیون کی ہے وہ مدینہ مین ایک سال سے ہین کہ دو ماہ تک رہی ہے سے زیادہ تر سبد ستال جو باب رحمت سے داخل ہوتے ہین)

والی حجاز (سابق شریف مکہ) نے تو ریلوے کی مرمت و حفاظت کو وسیع کیا ہے اور خوشنما بنایا ہے مدینہ منورہ کے بازار و شہر کی طرف کسی نے ابھی تک توجہ نہیں کی مگر لوگوں کی آمد و رفت اور ریل کے قدرتی اثر سے خود شہر شاندار ہوتا جاتا ہے۔ [illegible] اعراب بھی ریل اور آبادی کے درمیان بہت سی نئی قسم کی عمارتیں اور دوکانیں بہت سی بن گئیں اور بنتی جاتی ہیں۔

[حجاز ریلوے۔ سہ شنبہ [illegible] ذیقعدہ ۱۳۲۸ھ = [illegible]]

آج صبح ۷ بجے ریل میں سوار ہوا۔ [illegible] روپیہ میں ٹکٹ [illegible] سامان کا [illegible] محصول تقریباً [illegible] اور [illegible] بھی بشارت کی [illegible] اترے [illegible] اسٹیشن [illegible] مدینہ منورہ سے چھاؤنی ہے جہاں خیمے لگے ہوئے ہیں ایک سو سے زیادہ سپاہی جنگی مشق کر رہے تھے اور [illegible] کام میں مشغول تھے پانی [illegible] اسٹیشن [illegible] بہت ہے۔ [illegible] ایک ترک کو [illegible] نے زخمی کر دیا تھا اور دو آدمی مارے گئے تھے [illegible] گزرتے [illegible] خبر [illegible] تھے مگر [illegible] نے یہاں [illegible] کو مار لیا۔ [illegible] کب تک [illegible] ہم [illegible] وقت [illegible] آدمی [illegible] ایک گوشت کے [illegible] لوگوں نے رحم کر کے [illegible] مگر [illegible] ریل کے راستے [illegible] روانہ ہو گیا۔

[illegible] ان ہر اسٹیشنوں کے [illegible] کثرت سے [illegible] مدینہ منورہ [illegible] کھانا آتے

اور یہ لباس اور ایک ایک روپیہ بھی دیا ہے لاتنکسر قلبی فانہا یفرات فی الطریق - یہ دل توڑ دو ورنہ راستے میں تم کو نقصان ہوگا - میں نے مودبانہ کہا کہ میں ہرگز آپ کی دلشکنی نہیں چاہتا آپ نے مجکو بلایا ہے میں خود نہیں آیا انھوں نے کہا کہ حدیث میں آیا ہی کہ سوال اس شخص سے کرو جس کا چہرہ بشاش اور شریفانہ اور اچھا ہو اسلئے میرے دل میں آیا کہ آپ سے سوال کروں میں نے ان کا شکریہ ادا کیا اور رومال کرکے آیا کہ کل صبح کو کچھ دوں گا - مگر پھر ان کو نہ دیکھا -

خلاصہ یہ کہ ہر جگہ لوگ اس خبط میں مبتلا ہیں کہ جو شخص یہاں آتا ہی بہت خرچ کرتا ہے لہذا ہر شخص چاہتا ہے کہ جسقدر اور جسقدر زیادہ حاجی سے مل سکے کھسوٹ لو -

تفریح حرم رسول

آج سہ پہر کو دوسری دفعہ زیارت بقیع و حضرت سیدہ کرکے میں نے الوداع کہا - پھر ۳ گھنٹے تک حرم رسول میں رہا اور ایک گھنٹے تک حرم رسول میں رہا اور علیحدگی کے خیال سے تقریباً نصف گھنٹے تک سخت رقت طاری رہی عشا کے وقت مجبوراً وہاں سے جدا ہوا - یہ خیال کہ ہم کہاں اور حرم رسول و حرم حضرت رسول کہاں ! - زیارت جناب سیدہ تو مسجد نبوی میں دو جگہ کرتے ہیں پڑھی اور دعا علیہ سورہ انا فتحنا و سورہ یسین پڑھی اور بعض بیچارے بوڑھے آدمیوں کے لئے کتاب میں سے زیارت جامعہ بقیع میں پڑھی ستون سے پانی کی سبیل امام حسین کے نام کی مسجد نبوی میں کی اس زمانے میں ہر روز کئی آدمی قیمت دیکر اسی طرح پانی پلاتے ہیں -

کھانے کے ساتھ پانی نہیں پیتے

کربلا و عراق عرب اور مدینہ منورہ اور ایران میں بھی خواص کے یہاں یہ عجیب دستور ہے کہ کھانے کے ساتھ پانی نہیں پیتے - بڑے بڑے کاسیبی کے شربت سے بھرے ہوئے اور بڑے بڑے چمچے لکڑی کے ان میں ہوتے ہیں بیچ بیچ میں یہ شربت جس میں لیموں بھی ملا ہوتا ہے پیتے جاتے ہیں -

مدینہ منورہ کی آیندہ ظاہری عظمت

اس میں ذرا شک نہیں کہ دس برس میں مدینہ منورہ کا سیاسی تکمیل ہوگا ریلوے سے کمی ہمارے لئے کافی ہوگی - اس وقت تک غالباً (اگر یورپ والے آکر چین لینے دیا) کہ معظمہ اور مدینہ کے درمیان ریل بنجائیگی لہذا یوروپ تو دس سال میں تکمیل ہوجائیگی اور شاید مدینہ کو ایران و ہندوستان تک پہنچ جاوے اس صورت میں ۱۲ ماہ تک برابر زائر یہاں آتے رہیں گے لہذا مدینہ منورہ کی تجارت اور مکانات نے بازار دوکانات سب بیچ ہو جائیں گے افسوس ہی کہ جس طرح ناظم بیت اور حالی

چند آدمیون سے انکو راہ پوچھے - اس مسجد کی عبادت مین نے کبھی ۳۰ منٹ سے زیادہ مین نہین دیکھی - اس عرصے مین تین

سائلون کی کثرت سائل ایک مرد ایک لڑکا ایک عورت آکر مسجد نبوی مین بکھڑا کیے بیٹھے ہین - جہان کسی شخص کو کسیقدر معقول کپڑے پہنے دیکھتے ہین ٹوٹ پڑتے ہین -

حبشی دیہ مین یہان بہت سے حبشی سکونت رکھتے ہین اور سقے اور سب دھونے والے اور پتھر توڑنے والے غرض اکثر محنت کا کام کرتے ہین - ان مین اور اہل عرب مین بجانہ قعت وحیثیت کسی قسم کا فرق نہین سمجھا جاتا یعنی ان لوگون کو بوجہ سابق غلام ہونے یا رنگ سیاہ ہونے کے حقارت سے نہین دیکھا جاتا - یہ لوگ اہل عرب سے بالکل ہل مل گئے ہین - مساوات کم و بیش ممالک اسلامیہ مین ہند سے زیادہ ہے -

ایک ہندی فقیر [illegible] مین حضرت آہستہ آہستہ مسجد نبوی مین ادھر اودھر پھر رہا تھا کیونکہ کل کو روانگی ہے - یہان عرب کے (ہمارے نزدیک نامہذب) دستور کے مطابق ایک شخص نے پیچھے سے ہسگ ہونٹھ (یعنی سانپ کی سسکی جیسی کی آواز) نکالی - یہ بلانے کا طریقہ ہے ایسی آواز چارون طرف سنائی دیتی ہے - مجکو ایک عمدہ کپڑے پہنے اور بیلی عبا اور سپید مشائخی عمامہ ترکی ٹوپی پر دھکے ایک ہندی نے بلایا اور ایک تقریر عربی مین کی جس کا منشا یہ ہے کہ ہم عزت رسول[1] مین تمہاری محبت لازم ہے ہمارا حق سب پر ہے - مین یہان امام ہون ایک احسان کرو - دن رات دعا مین مشغول رہون گا اور آپکا نام لیا کرون گا - تاہم مین نے پر فوراً ہاتھ بند کیا اور دعا مانگنی شروع کی اور آخر مین مجھسے کہی ملک کی خبر پوچھو مین سے تحصیل کی پھر کہا کہ خدا کی اور رسول کی راہ پر کچھ دو - اسقدر ریال خرچ کرکے یہان آئے ہو تو جب نے سمجھا ہے کہ یہان آتین روپیہ خرچ ہوا آمدنی مین بھی ایسا ہی ہوگا - ہر شخص جو طلب کرتا ہے روپیہ دیتے ہین مین تو گھر سے پہنچ جا اور جو سائل بننے کی عزت پر [illegible] لیا ہون میرے نزدیک حرام ہے - آپنے جواب دیا - مرآپ کے ملک سے ہون تمھاری خیر [illegible] سے قبول کرون گا - اور آپکا عذر قبول کرتا ہون مجکو روپیہ ۵ - ۵ لیرہ دیکر

---

[1] [illegible] ترجمہ [illegible] عنایت ہی کہہ سکتے ہین یعنی وہ عزت جسکی محبت [illegible] لکر ستعمل ہوئی ہے [illegible] اولاد مین بہت [illegible] کر دی ہے - [illegible]

دوسروں کے لئے کیوں رحمت اوٹھاؤں۔ ان حضرات کے متعلق پہلے سے بھی میرا یہی خیال ہے کہ اون میں فعالیت و اتحاد نہیں ہے اور جس قوم یا فرقے میں فعالیت و اتحاد نہ ہوگا وہ دُنیا میں گرتی چلی جائیگی۔

{ ۲۲ ذوالقعدہ ۱۳۲۹ھ = ۱۳ نومبر ۱۹۱۱ء۔ دوشنبہ }

آج[1] جنت البقیع میں بہت ہجوم ہے اور اندر گنبد کے ایک برکت سمجھنی چاہیئے کہ لوگ کچلے نہیں اور کسی طرح ادھر سے ادھر نکل جاتے ہیں۔

اہل ہند کی نماز سب سے بہتر

میں نے مختلف قوموں کا طریقہ نماز دیکھا۔ کُل عرب و اہل فرنگیہ خواہ کسی فرقے کے ہوں اور بعض اہل ایران بھی نماز پڑھتے وقت سامنے اور اِدھر اُدھر بھی دیکھ لیتے ہیں اور ہاتھ سے بعض کام بھی کر لیتے ہیں۔ برخلاف اس کے اہل ہندوستان خواہ کسی فرقے کے ہوں سجدہ گاہ پر نگاہ رکھتے ہیں اِدھر اُدھر نہیں دیکھتے اور با ادب نماز پڑھتے ہیں۔

ایرانی خیرخواہ بادشاہ مخلوع

ایک بہت متواضع عالم خلیق عجم اس وقت میرے ساتھ زیارت رسُول حضرت مسجد مدینہ میں شریک ہُوا۔ قُم کا رہنے والا ہے۔ محمد علی شاہ معزول اور جنگ کا حال دریافت کرتا اور ایران کے لئے بہت دُعا مانگتا تھا کہ خدا اُس کی حالت درست کرے۔ جو شکستیں شاہ مخلوع نے کھائیں اون کا اعتبار نہ کرتا تھا۔ مجھے اوس کی حالت پر ترس آتا تھا۔ جب اوس نے کہا کہ ظاہراً محمد علی شاہ کی اب امید نہیں اور پوچھا کہ مشروطہ کے پاس فوج کہاں سے آئی؟ کیا انگریزوں نے دی؟ مجھے اس شخص پر اور سیکڑوں ایرانیوں پر جو محمد علی شاہ سابق کی وجہ سے مُلک چھوڑ کر حج و زیارات کو نکل آئے ہیں بہت رحم آتا ہے۔

اہل جاوا

اہل جاوا میں سے میں نے ایک شخص سے بات کی تو اوس نے بہت خندہ پیشانی سے جواب دیا۔ اوس کے دو چار جاوی میرے پاس آکر بیٹھ گئے۔ مگر کوئی اون میں سے میری زبان نہ جانتا تھا۔ صرف ایک شخص کچھ عربی جانتا تھا۔ ان لوگوں کی شکلیں جیسا میں نے پہلے بھی لکھا ہے اہل تبت و اہل جاپان سے بہت ملتی جلتی ہیں اور بہت خوش مزاج اور غریب مزاج ہوتے ہیں اور حج و زیارات کے بہت شائق۔ اون لوگوں کو میرے تیز لکھنے پر بہت حیرت ہوئی اور تعریف کرنے لگے

[1] در مسجد نبوی و بقیع - ۱۲ (منہ)

ایک وعظ * بعد فراغت زیارت و نماز مغرب میں اس وقت ایک وعظ میں موجود ہوں جو صحن مسجد نبوی میں ایک جوان عمر نابینا بڑی لسانی و روانی کے ساتھ کہہ رہا ہے۔ یہاں زمین میں بیٹھتے ہیں منبر پر نہیں بیٹھتے۔ ایک حدیث کی کتاب میں سے سامنے ایک دوسرا شخص منجملہ مشائخ یا طلاب کے ایک ایک حدیث متعلق بہ اخلاق پڑھتا جاتا ہے یہہ مقابل صف میں ہے۔ یہہ واعظ اوس کے متعلق تشریح کرتا ہے اور کبھی کبھی قصے بھی بیان کرتا ہے۔ اوس کی واقفیت وسیع ہے اور بیچ میں علماء کی بیجا تعریف کرتا ہے کہ اون کو خدا نے آیہ شهد الله انه لا اله الا الله و ملائكته و اولوا العلم قائماً بالقسط ملائکہ کی ذیل میں درج کیا ہے۔ لیکن یہہ تا بیان کرنا بھول گیا کہ عالم اور اولوالعلم قائماً بالقسط سے مراد رسمی ملا و فقہاء نہیں بلکہ وہ لوگ ہیں جن کو وحی یا الہام سے علم دیا جاتا ہے عام طور پر اس شخص کا وعظ مجھے پسند آیا۔

مسجد نبوی میں یہہ عجب بات ہے کہ بوہرہ اسمٰعیلیہ کا بہت فاصلہ رہ ہے سب سے آگے صف میں بوقت نماز جماعت بھی بے تکلف موجود ہوتے ہیں اور اپنی جانماز بچھا کر دست کشادہ نماز پڑھتے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہاں جو قرآن شریف رکھے ہیں وہ اکثر ایک بوہرے کے وقف کئے ہوئے ہیں جیسا کہ نام سے معلوم ہوتا ہے اور اون کا ایک خادم بھی منبر کے پاس بیٹھا رہتا ہے غالباً وہ یہاں کے رئیس الخدام کو کچھ تنخواہ دیتے ہیں یا اوس کو خوش رکھتے ہیں، ہر شخص روپیہ کے زور سے یہاں اور ہر مقام پر وقعت، حکومت و آزادی حاصل کرسکتا ہے۔

اہل شہر کی سختی آج نماز عشا سے پہلے عموماً اہل ایران کو جن میں بعض معزز علما بھی تھے "سیاہ" (حبشی) نے سختی اور بے احترامی سے باہر کیا۔ بعض نے اون میں سے اظہار ناراضی بھی کیا۔ میں نے بعض ملاقاتیوں سے کہا کہ سارا قصور آپ حضرات کا ہے۔ ایک ہزار سے زیادہ آدمی ہیں۔ خود والی کے پاس جاویں اور شکایت کریں کہ "مسجد سے نکالنے کے کیا معنے ہیں۔ ہم کو نماز کے وقت الگ پیچھے صفوف میں بیٹھنے کی اجازت ہو اور اسقدر بے احترامی نہ ہو اور نا مناسب ہے" تو ضرور اصلاح ہوجائے یا دس بیس معمولی تار کل ۶ ر ۶ سے والی کے پاس مسجد میں خواہ ایک بار سلطان کے نام تو یہہ سب خرابی دور ہو مگر ان صاحبوں نے بالکل صحیح جواب دیا کہ ہم سب ایرانی میں یہہ عیب ہے کہ ہر شخص یہہ کہتا ہے کہ "مرا چہ" - وہ سمجھتا ہے کہ میں تو چلا جاؤں گا۔

* مورخہ سنہ ہ در مسجد نبوی بوقت ... (منہ)

یعنی بنائی تھی جس کا ذکر اوپر مین نے لکھا ہے - دوسری محراب ۹۸۰ھ ہجری مین سلطان سلیمان بن سلطان سلیم بن سلطان بایزید نے بنائی اور اوس کی پشت پر آج اتفاقًا کتبہ نظر پڑ گیا - یہ دو محرابین ہین جو کوئی دس برہ گز کے فاصلے پر ہیں - ایک جگہہ ہر دو محراب کے بیچ مین حضرت عبد اللہ ابن عباسؓ کا نام بھی لکھا ہے - آپ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چچا زاد بہائی تھے اور حضرت علیؓ کے تربیت دادہ اور تفسیر حدیث سے واقف اور پالیٹکس مین بھی ماہر تھے یہان کی مسجد نبوی کے مغربی حصے مین نظر پڑا جب ایک دروازہ پر "باب حضرت بلال حبشی" لکھا ہوا ہے - شاید آپ جیسے بعض غلام و موذن بھی جنتی مقرر ہین -

راستے کے چور ایک رائے بریلی اودھ کا رہنے والا رائق سے دس دن مین مدینہ منورہ ایک قافلے کے ہمراہ آیا ہے وہ کہتا تھا کہ صرف دو واقعے ہم کو بدوؤن سے پیش آئے - ایک تو چند بیچارے مساکین پیدل آ رہے تھے اون مین سے ایک پیچھے رہ گیا ایک بدو نے آکر اوس کے خنجر مارا جو کلیجے سے کچھ اندر چلا گیا وہ لہو مین غرق ہو کر لوٹا - اوس کے پاس کچھ نہ تھا - بدو چھوڑ کر چلا گیا - دوسرا واقعہ یہ ہوا کہ ایک شخص رفع ضرورت کے لئے چند قدم گیا اوس کو سر مار کر گرا دیا - مگر آوازش سکر سواروں نے بدو کو بھگا دیا - انصاف یہ ہے کہ ملکی اسباب سفر و کثرت راہگیران کے وقوعات کا یہ اوسط کچھ زیادہ نہیں ہے - البتہ ایک قافلے سے دوسرے قافلے تک ہر اون آدمیون کی زبان سے بات آتا ہے بہت جلد پہیل جاتا ہے -

طریقہ درس ایک عالم کو مین نے دیکھا وہ مسجد نبوی مین درس دیرہا تھا اور سر ایک مالٹوس گما ہے ہو رہا تھا - نہایت تیزی سے کہتا جاتا تھا جیسے کوئی لڑتا ہے - سخت ترش تر بھی اوستاد و شاگرد دونون یا مخلصت شاگرد باہم اس طرح بات کرتے ہین جیسے کوئی جھگڑتا ہو -

شہر کی آبادی موقت ہے مدینہ منورہ مین رحمت تعالی رمضان مین لیکر شوال بار بار اسے مبارک لوگ زیارت کو آنے مین اخیر تعلیم و ذی الحجہ کو حج سے لوٹتے وقت اور حج سے پہلے غرض ۵ ماہ تک یہان بہت رونق رہتی ہے - ۶ - ۷ ماہ تک مدینہ دوم درجے کا شہر معلوم ہے - جو لوگ کچھ ہنر یا تجارت پیشہ ہیں اون مین سے بہت لوگون کی خواہش بڑھی جاتی ہے کہ یہان آکر سکونت و تجارت کرین تاکہ زیارت کی برکات اون کو حاصل ہون مستقل آبادی تیس ہزار بتائی جاتی ہے

عملِ صالح بھی اون کو حاصل ہو۔ اللّٰھم تقبل ھذا الدعا بحرمۃ نبیک واٰلہ الطاھرین۔

سنی و شیعہ کی نماز جب اہل سنت کی جماعت کا وقت آتا ہے تو صفوف کی باقاعدگی کے لئے خواہ پرانی عادت کے بموجب شیعون کو خاصکر اہل عجم کو جو پہچانے جاتے ہین باہر کر دیا جاتا ہے ایک حبشی ایک لکڑی لئے ہوئے آیا اور مین عصر کی نماز آخر وقت پڑھ چکا تھا اوسنے آہستہ سے میرے بدن سے لکڑی لگائی اور کہا قُم ا۔ مین نے کہا "اول قل لی لما ضربت انت" اوسنے پھر کہا قُم !!۔ مین نے کہا "انت جاھل نت حبشی" اوسنے کہا "نعم انا وحشی انا جاھل" اسکے بعد پھر مین مغرب کی نماز کو آیا اور فارغ ہونے کے بعد ضریح اطہر کے پاس بیٹھ گیا۔ وہان دو ترکی سپاہیون سے اور اس حبشی سے اختلاف ہوا۔ ایک سپاہی پولیس کا جو داڑھی نہین رکھتا۔ عربی فارسی۔ اُردو سب بولتا ہے اور ایک دوسرا معمرِ معزز سپید داڑھی والا دونون سے اوس نے کہا کہ عشا کی نماز قریب ہے عجم کو تم مارتے کیون نہین کہ یہہ اوٹھین۔ اون لوگون نے کہا کہ ہمکو مارنے کا حکم نہین تو مار۔ اگر تیرے شیخ الخدام کا حکم ہے مسلمان قابل شہادت ہین تم سے زیادہ اہلبیت کو مانتے ہین۔ مابعد ان لوگون نے خوشامد ہی کام نکالا اور عجم کو باہر کیا۔ مین اور دیگر چند بوہرے ملا اور ایک عرب بحرینی نے مکرر نماز عشا جماعت کے ساتھ پڑھی۔ بوہرون کے ملا نے ہاتھ باندھکر اور ہمنے ہاتھ کھول کر۔

{ ۲۱ ذیقعدہ ۱۳۲۹ھ = ۱۲ نومبر ۱۹۱۱ء یکشنبہ }

حرم اور بقیع کی زیارت سے مشرف ہوا۔ اونٹ پر کوئی ساتھ جانے والا نہین ملا۔ اور شیخ محمد پسر شیخ صالح بلانہ اوس نے کوئی انتظام کیا بمشیت الٰہی اس سفر مین جانا کی معلوم نہین ہوتی۔ اہل ہند زنگبار کے مکان پر گیا۔ مگر بیکار واپس آیا۔ اونٹ پر تنہا بیٹھے ہوئے جانا نہین ہو سکتا۔

حالات مسجد نبوی محراب ثانی مسجد نبوی مین سو سے زیادہ نام جو آنحضرت کے دیوار غربی مین مع صلوٰۃ کے لکھے ہین اون کو پڑھا جاوا کے لوگ یہان بھی بکثرت ہین اور ایران سے اون کا نمبر دوم ہے۔ حضرت سیدۃ النسا فاطمہ زہرا کے مقام پر وہ نہایت ادب و خضوع کا اظہار کرتے ہین۔ مسجد نبوی کی دو محرابین ہین۔ ایک محراب ملک اشرف نے ۸۸۰ھ

علی و جعفر طیار تک تشریف لے گئے اور پھر کربلا میں شہید ہو گئے۔ اور جب خبر شہادت پہونچی تو کہرام عظیم برپا ہوا۔ یا جب سیدنا علی ابن الحسین (زین العابدین) نے آکر تقریر کی اور حالات کربلا و شام بیان کئے تو اہل مدینہ اور خصوصاً بنی ہاشم میں تلاطم برپا ہو گیا۔ یہی وہ مقام ہے جہاں حضرت علی ابن الحسین کے پاس عمر ابن عبدالعزیز کا قاصد آیا کہ فدک واپس کرتا ہوں اور منظور فرمائیں تو خلافت بھی حاضر ہے۔ آپ نے انکار کیا۔ یہی وہ مقام ہے جہاں امام محمد باقر نے فرمایا کہ خلافت نہ میرے بھائی زید کو ملیگی نہ کسی کو۔ زرد جبہ پہنے ہوئے مسکین کو ملیگی۔ (سفاح جو حضرت عبداللہ ابن عباس کا زرد جبہ پہنے تھا اور بدچلن تھا)۔ یہی وہ مقام ہے جہاں واقعہ حرہ پیش آیا اور بمبانجی مسلم بن عقبہ فوج یزید نے قتل عام اور بے حرمتی اہل مدینہ اور مسجد نبوی کی مدت تک کی۔ یہی وہ مقام ہے جہاں ابو مسلم خراسانی کا قاصد حضرت امام جعفر صادقؑ کے پاس آیا کہ خلافت جو بنی امیہ سے چھین لی گئی قبول فرمائیں۔ آپ نے بغیر پڑھے وہ خط جلا دیا اور بغیر انتظار جواب کوفہ میں سفاح کے ہاتھ پر بیعت ہوئی۔ یہی وہ مقام ہے جہاں حضرت عمر ابن حسفہ جیسے عالی دماغ اور عالم بزرگ رہتے تھے اور عبداللہ ابن عمر جیسے تارک الدنیا اور متنازعات سے علیحدہ رہنے والے عبداللہ ابن عباس جیسے تعلیم یافتہ زیرک بزرگ رہتے تھے۔

یہی وہ مقام ہے جہاں کے لوگوں نے چار پانچ سخت کوششوں اور رشوت کے بعد بھی جو امیر معاویہ کی طرف سے کی گئی بیعت یزید سے قطعاً انکار کیا۔ یہی وہ مقام ہے جہاں منصور دوانقی نے حضرت امام جعفر صادقؑ کو زہر دلوایا اور ہارون نے امام موسیٰ کاظم کو ایسے وقت میں بلایا کہ پھر عترت نبی میں کسی سردار یا امام کو مدینہ دیکھنا نصیب نہ ہوا۔

ہر سال یہاں بڑے بڑے جبار آتے تھے اور رسولؐ اور حضرت حسنینؑ کے سامنے گردن جھکاتے تھے۔ مگر افسوس اہل مدینہ اپنے شہر کی مذہبی یا تاریخی وقعت سے بے خبر ہیں یا صرف اسقدر سمجھتے ہیں کہ یہاں مزار رسولؐ ہے جو لوگ آتے ہیں وہ ہمارے شکار ہیں۔ تجارت۔ گداگری۔ حیلہ جس طرح ہو ان سے وصول کرنا چاہیئے۔

دعا اے رحمۃ للعالمین! تیری امت کی حالت ابتر ہے۔ صدق مقال (سچائی) اکل حلال اور بھی نہیں خلوص نیت نہیں۔ اسلام کے ضعف کا تدارک نہیں۔ آپس میں نزاع ہے۔ قرآن و عترت دونوں کا اعتراف ہے۔ مگر زبانی اور بعض زبانی اعتراف سے بھی بھاگنے لگے ہیں۔ اے فخر رسل! خدا سے دعا کر کہ ان کے ایمان اور دعویٰ محبت رسولؐ کے ساتھ

مگر سفر کے تجربے نے مجکو ہوشیار کر دیا ہے - مین نے مانا -

"یہ گھرانہ واقعی خاصہ دولتمند اور مہمان نواز بھی ہے - اور مین معزز آدمیون کے لئے یہان ٹھہرنا مناسب سمجھتا ہون لیکن اس سے ہندوستان کی مہمان نوازی کا مقابلہ کیا جاوے تو فرق معلوم ہوتا ہے میرے والد مرحوم کے یہان مجھے یاد ہین ۶۰ - ۷۰ عرب و عجم کے غریب الوطن آکر ٹھیرے مگر یہان ایسا دستور نہین -

البتہ خود سید عمران نہایت شریف و باغیرت بزرگ ہین مین اون کا شکریہ ادا کرتا ہون -

{مسجد نبوی مقابل حجرہ مبارک}

آسمہ تحت عجیب تاریخی خیالات اس مقبرہ اور مکان کے متعلق میرے ذہن مین آرہے ہین جن کو یہان درج کرتا ہون

ایک دن وہ تھا کہ یہان خالی بیکار زمین پڑی تھی پھر رسول خدا جب مکے سے تشریف لائے آباد ہوئی - آپ اور اہلبیت اس مین رہتے تھے اور اسی مکان مین کل پنجتن چند قدم کے فاصلے سے مقیم تھے - اسی کے قریب مختصر مسجد مین آپ وعظ فرماتے تھے اور تمام معاملات حل کرتے تھے - وحی نازل ہوتی تھی - یہی وہ مقام ہے جہان روز فتح و شکست کے بعد رسول خدا و اصحاب دعا مانگتے تھے - یہی وہ مقام ہے جہان پیغمبر ایکدن انتقال فرماتے ہین اور ایکدن سیدۃ النسا یہی وہ مقام ہے جہان خلافت خلیفہ اول و دوم کے زمانے مین تمام سلطنت کا مرکز تھا اور احکام جاری ہوتے تھے - ہر روز ایک شہر یا قلعہ کے فتح کی خبر آتی تھی اور بیحد مال چلا آتا تھا اور لوگ دولتمند ہوتے جاتے تھے - یہی مقام ہے جہان بزمانہ خلافت ثالث بنی امیہ کے خلاف مسند نشین تھے - یہی وہ مقام ہے جہان ۳۵ ہجری مین اہل مدینہ کا بیحد ہجوم ہوا اور حضرت علی مرتضیٰ کے ہاتھ پر صحابی طلحہ کی ناکامل بیعت ہوئی اور ایسا ہجوم تھا کہ بچے اور جوان کچلے جاتے اور آپ کو قبول خلافت کے لئے بقاے اسلام کا واسطہ دیکر مجبور کیا - یہی وہ مقام ہے جہان سے حضرت علیؑ روانہ ہوئے اور حضرت ابو ایوب انصاری کو اپنی جگہ والی مقرر کر کے عراق چلے گئے - یہی وہ مقام ہے جہان حضرت امام حسنؑ خلافت کو استعفا دینے کے بعد دس برس آکر رہے اور آپنے زہر سے وفات پائی اور دفن ہوئے - مگر مروان وغیرہ نے اسپر بھی فساد برپا کیا - یہی وہ مقام ہے جہان سے امام حسین علیہ السلام نے ارادۂ حج مع تمام کنبے اور اولاد رسولؐ

اشعار	(ترجمہ)
قد قال خیر الخلق افضل مرسل	بیشک کہا ہے بہترین مخلوق بہترین رسول نے
علیکم بحبل اللّٰہ و لعترتی	کہ "تم پر لازم ہے کہ خدا تعالی کی رسّی اور میری عترت کو مضبوط پکڑو
بحقهم الطف لی و من هو زائر	اون کے حق کا واسطہ مجھپر مہربانی اور زائرون پر
و اُمّی و ابی و کلّ احبّتی	اور میری مان اور میرے باپ اور کل دوستون پر
و الف صلاۃ و الف تحیۃ	اور ہزار دن درود اور ہزارون تحیات
الی خیر مبعوث الی خیر اُمّتی	بہترین رسول پر جو بہترین اُمّت پر بھیجا گیا
و اخیار اصحاب لهم و موالیاً	اور اوس کے نیک اصحاب پر اور اون کے دوستون پر
علیهم سلام اللّٰہ فی کلّ لحظۃ	خدا کا سلام ہر لحظہ اُترے ۔

بقیع مین گھنٹہ بھر تک زیارات و نماز پڑھنے کے بعد گنبد سے نکلا شیخ صالح خادم کے فرزند شیخ محمد کی تلاش کی کہ قافلہ آج یا کل جاتا ہے تاکہ شغدف اور اونٹ کا انتظام کرے مگر اوس کا پتہ نہ ملا ۔

بعض اہل عرب کی طماعی

ہمارے میزبان نے جو تحفے ۸ دن کے قیام کی بابت نقد و جنس مین نے دیئے اون کو منظور نہ کیا اور کہا مین تو ثواب کے لئے کام کرتا ہون ۔ بہت مجبور کرنے پر کہا کہ میرے بیٹے کو دیدو اوسکو اختیار ہے بیٹے صاحب نے بھی تخوّن سے انکار کیا اور جو بکہ نقد معہ ایک سیب کے قیمتی ٹھپے کے بھے اون کو لیکر کہا کہ یہہ بلا زمون کے لئے البتہ لیلون گا ۔ نصف دن اور رات تک یہی حالت رہی یہہ چیزین پڑی رہین آخر مین نے مجبوراً صندوق مین رکھدین ۔ اب اُنھون نے تقاضا کرنا شروع کیا کہ مجکو اپنی فلان چیزان کپڑون کے عوض دیدو ۔ فلان چیز دیدو کہ مجکو ضرورت ہے یعنی ایک تھامس خورجین جو بہت قیمتی تھی اور ایک بوٹ قسطنطنیہ کا کہ وہ بھی عہ روپیہ کو لیا تھا مین نے انکار کیا ۔ پھر اونھون نے تحفہ نقد مانگ لیا اور اسی روپیہ مین سے چوتھائی قیمت پر میری یہہ چیزین خریدنی چاہین

اشرتہ نیکہ حدیث (صحیح مسلم) کی طرف ہے کہ پیغمبر نے فرمایا "انی تارک فیکم الثقلین کتاب اللّٰہ و عترتی"
حدیث ہے ... کشتی نوح ... جو سوار ہوا نجات پائی ورنہ غرق ہوا ۔ ۱۲ (منہ)

لیکن دعا مانگنے کے وقت قبر رسالتمآب کے سامنے اکثر آدمی تضرع وزاری سے بہت عجز وخلوص ظاہر کرتے ہیں۔

سجدہ خلاف شرع دروازہ جبرئیل جس کے اندر سے داخلہ اہل عجم کا خصوصاً ہوتا ہے وہ سلطان عبدالمجید خان کا بنا ہوا ہے میں نے ایک اہالی سے دریافت کیا کہ کیوں سجدہ کیا جاتا ہے؟۔ اوسنے کہا سجدہ جائز نہیں صرف بوسہ دیتے ہیں مگر خادم دروازہ نے تصدیق کی جب میں نے کہا کہ میں ڈیڑھ گھنٹے سے دیکھ رہا ہوں کہ اکثر لوگ سجدہ بھی ابد بوسہ دینے کے کرتے ہیں تو اوسنے کہا کہ پیشانی زمین پر رکھنا جائز نہیں اور بس۔

اشعار گنبد بقیع میں [1] گنبد حضرت سیدہؓ اور ائمہؑ کے گرد بہت سے اشعار درج ہیں۔ میں صرف مفصلہ ذیل اشعار بوجہ ہجوم پڑھ سکا۔ اشعار تین جگہ اوپر اور اوسط اور نیچے اور سب سے پست حصہ پر کوئی ۲۰ گز کی بلندی پر لکھے ہوئے ہیں اور یہ گنبد سلطان محمد مصلح کے عہد میں محمد علی پاشا والی مصر کے حکم سے بعد وہابیوں کے نکالے جانے کے بنایا گیا تھا۔ یہ وہ زمانہ ہے کہ محمد علی پاشا مصر پر خود سر ہوا تھا محض والی تھا اور اوسنے سلطان کی طرف سے حرمین کو دوبارہ فتح کیا تھا

اشعار	ترجمہ
سألتك يا ربي بخير بريتي محمد الذي لشفاعة ملتي	اے میرے خدا میں تیری بہترین مخلوق محمدؐ کے نام سے قوم کی شفاعت طلب کرتا ہوں۔
لفاطمة الزهراء البتول وعباس ابن عبد المطلب جلاء لكل ظلمة	اور فاطمہ زہرا بتول اور عباس ابن عبد المطلب کے نام سے کہ ہر تاریکی کو روشن کرنیوالا ہے
سبطي رسول الله مع زين عابد فكن لي ستارا مفرج كربتي	اور دو نواسے رسول اللہ کے اور زین العابدین کے نام سے کہ میرے عیب کو ڈھانپ اور میری تکلیف کو دور کر
محمد الباقر والصادق ابنه يغاث لهم عند الامور المهمة	اور محمد باقر اور اون کے فرزند صادق کے نام سے۔ جنکے نام سے ہر سختی کے وقت فریاد کی جاتی ہے۔

[1] اندرون گنبد بقیع لکھا گیا ۱۲۔

قبور عباس ائمہ علیہم السلام (حسن بن علی المجتبیٰ - علی ابن الحسین - زین العابدین و محمد ابن علی و الباقر و جعفر ابن محمد الصادق) کے درمیان بہ نہایت موثر نظارہ ڈیڑھ گھنٹہ تک رہا - یمن اور مراد آبادی خاندان ماتم نہیں کرتے - یہ ایک رسم میرے والد مرحوم کے زمانے سے چلی آتی ہے - آج پہلا دن تھا کہ اس مقدس مقام میں میں نے بھی ماتم کیا - اور میں سمجھتا ہوں کہ ان مظلوم ائمہ پر ایسے مقام میں ماتم کا حسنہ بہ نسبت شرعی اعتراض کے (اگر اس کا کوئی اعتراض ہو بھی) بہت زیادہ ہے - مگر یہ فتویٰ نہیں اسلئے مُفتیوں کی طرح آخر میں لکھتا ہوں کہ واللہ اعلم -

کفش بردار سب ہندی ہیں

آج باب جبرئیل پر ایک کفش بردار ملا جو ہندوستانی تھا - اوس سے معلوم ہوا کہ جو پانچ دروازے ہیں سب پر ہندوستانی کفش بردار مقرر موجود ہیں - اس شخص نے بہت تپاک ظاہر کیا کہ وطن کے آدمی یہاں ٹھہر جاتے ہیں

{۲۰ ذوالقعدہ ۱۳۲۹ھ = ۱۱ نومبر ۱۹۱۱ع} †

سجدہ زمین بوس

اہل ایران خصوصاً اور اہل جاوا و دیگر بعض عام لوگ سنت جماعت دروازے میں داخل ہوتے وقت و نیز ضریح کے سامنے سجدہ زمین بوس کرتے ہیں جیسے بعض لوگ ائمہ کی قبور پر بھی کرتے ہیں - بلکہ بعض تو پورا سجدہ پیشانی کا کرتے ہیں جو عبادت الٰہی کے مشابہ ہے - بہر حال یہ امر مکروہ معلوم ہوتا ہے - باقی فقہا جانیں نیز اس ملک کے لوگ اور ترک و کرمیا و بخارا کے لوگ خود مسجد نبوی اور حرم رسول میں اندرونی حجرے کے بوٹ پہنے ہوئے جاتے ہیں - بوٹ نجس نہیں ہوتے اور موزہ نما ہوتے ہیں مگر ہم لوگوں کو جو اہل ہند ہیں مکروہ معلوم ہوتا ہے کہ ایسے مقدس مقام میں ایسی چیز کے ساتھ داخل ہوں جنکو کفش ہی میں تو متصور کرتے ہیں ضرور ہے صرف نیچے کا تلا نکال دیا جاتا ہے -

خدام اور اون کے لڑکے

خدام اور اون کے لڑکے میں دیکھتا ہوں کہ عورتوں اور ناواقف آدمیوں کو دام دیکر یا دعا پڑھکر ملا لہ (مثلیکٹ) فی الفور وصول کر رہا جانتے ہیں - مگر لوگ ہوشیار ہو گئے ہیں کتنا اون کے دام میں آتے ہیں - زیارت دعا ایک سیکنڈل (مصیبت ہیں) سی ہو گئی ہے - شریک بے پروائی کے ساتھ پڑھتے ہیں اور سوائے اکثر عجم یا عام مشائخ اہل سنت کے جو خود پڑھے لکھے ہیں باقی سب نے سمجھے گماں کا لفظ تھے ہیں اور خاص کر پیشہ معروف -

---

† مدینہ منورہ - مسجد نبوی - باب جبرئیل کے متصل ۱۲

جنت البقیع کی عظمت

جنت البقیع (قبرستان مدینہ منورہ) کا درجہ بعد قبر رسالتمآب کے سمجھنا چاہیئے - مدینہ کے سب اکابر وغیر اکابر یہان مدفون ہین - علاوہ چار ائمہ و حضرت عباس عم رسول جناب فاطمہ زہرا (یا حضرت فاطمہ بنت اسد مادر حضرت علی بموجب بعض روایات کے) کے بڑے قبہ کے ازواج رسول اور حضرت ابراہیم پسر حضرت رسالتمآب اور حضرت خلیفہ ثالث کے مقابر جدا جدا یہان ہین کل شام کو مین نے مختصر طور پر اون باقی مزارات کی زیارت کی اور مجلس روضہ خوانی قبر حضرت بیتک اور ملک ائمہ کے روضہ کے درمیان کرائی -

صرافی مدینہ مین

آجکل کئی سو صرافی دوکانون کے سوا چھوٹے بڑے ڈیڑھ سو صراف مدینہ مین ہین یہہ ہر قسم کے نوٹ اور سکے لیتے اور دیتے ہین اور اکثر عثمانی ممنوع سکے بھی دھوکے سے چلاتے ہین بعض دوکاندارون کا بھی یہی حال ہے لوگ لیتے وقت اکثر سکون کو تقال بتا دیتے ہین اس سے زائرون کو تکلیف ہوتی ہے - یہان بہت احتیاط اور پہچان کی ضرورت ہے کیونکہ تھوڑی دیر کے بعد دوکاندار انکار کرتا ہے کہ ایسا سکہ اوس کے یہان نہین رہتا - پہلے یہان انگریزی روپیہ صرف کرنے مین فائدہ تھا اور انگریزی دوآنی عثمانی قرش سے زیادہ مین چلتی تھی - اب سلطنت عثمانی نے ممانعت کر دی ہے جس کا نتیجہ یہہ ہوا کہ دونون سکون کی برابر وقعت ہو گئی - مگر اس سال قرش دوآنی سے کسیقدر زیادہ چلتا ہے ہندوستانی سمجھتے ہین کہ ہمارا روپیہ خوب چلتا ہے لیکن دراصل ایک روپیہ مین چودہ آنے کی چیز اون کو ملتی ہے -

تبدیل ارادہ

آج مین نے پانی پت اور لکھنؤ خطوط روانہ کر دیئے کہ مین کل واپس ہونیوالا ہون اور قبر جنت البقیع اور روضۂ نبی کو اوس وقت وداع کیا - اور وقت وداع و قرائت سورۂ یٰسین سخت رقت طاری ہو گئی - اور جی زیارت سے نہین بھرا - مابعد ایک بوہرے تاجر سے مسجد نبوی مین ملاقات ہوئی اونھون نے کہا کہ حج کو جانا ضرور ہے اور اگر سفر مین دھوپ کی تکلیف ہے تو فدیہ دیدینا - یہہ بات میری سمجھ مین بھی آگئی - اور اس راستہ سے حج کرنیکا ارادہ کر لیا جو خود ثواب کا موجب ہے، نیت المومن خیر من عملہ - ہندوستانیون کے لئے جو اچھا اونٹ کا بندوبست کرتے ہین یعنی اون کے معلم شیخ حمزہ پسر شیخ صالح اون کے پاس گیا وہ مکان پر نہ ملے - اگر خدا کو منظور ہوا تو کل بندوبست ہو جائیگا -

ترکان تبریز کا ماتم البقیع مین

ترکی زبان مین مرثیہ پڑھ پڑھکر ترکان تبریزی اور دیگر لوگون نے نہایت زور کا ماتم قبر جناب سیدہ اور

ایک گھنٹہ دھوپ میں بیٹھا تو سخت پریشانی حاصل ہوئی اور سر مین درد ہو گیا - ایسی حالت مین اس سفر کا ارادہ ترک کیا
گیارہ دن کی یا تین دن محمل شامی کے ہمراہ احرام مین ایسا سفر مشکل ہے - کیونکہ سایہ کی اجازت نہین - نیز رات کو سردی
کبھی بہت سخت ہوگی اور وہ مہلک ہے اگر صرف ایک ہی چادر بدن پر ہو تو اسلئے ریل سے براہ ساحل شام جدہ جانے
کا عزم کیا -

{ جمعہ - ۱۹ ذیقعدہ سنہ ۱۳۲۹ ہجری = ۱۰ نومبر سنہ ۱۹۱۱ء } *

آج صبح کو ۹ بجے کے قریب زیارت کے لئے آیا - اوس وقت اہل ایران کا بہت مجمع چار سو پانسو آدمیون کے قریب
زیارت و نماز مین مشغول تھا - راستے مین مسجد نبوی - حرم رسول - روضہ حضرت امیر حمزہ رض اور روضۂ البقیع کے عکس خریدے
دعاے عدیلہ و دعاے صباح امیر المومنین اور دعاے قریش بعد زیارت کے پڑھین -

عجم کا خشوع وخضوع یہان یہہ بھی بیان کر دینا چاہیئے - کہ عجم مین جہان بہت سے عیوب و کمزوریان ہین وہان شان عبودیت
بھی اکثر مین پائی جاتی ہے یعنی اپنے اعمال و عبادات نہایت خشوع و خضوع سے ادا کرتے ہین اور برخلاف دیگر تمام
قومون کے بہت محبت کے ساتھ اعمال بجا لاتے ہین محض گھاس نہین کاٹتے -

اذان کے مقامات دو جگہہ یعنی ایک روضہ مطہر کے پاس اور ایک صحن کے بیچ ڈیڑھ قد آدم بلند ایک چوبی کمرہ بنا ہوا ہے
جس پر بعض لوگ نماز پڑھتے ہین اور اذان دیتے ہین - اوس کے زینے کے سرے پر لکھا ہے "یا حضرت بلال حبشی" - اور
حضرت امیر حمزہ کی مسجد مین کتبہ ہے جس پر لکھا ہے "یا حضرت اویس قرنی" -

مسجد نبوی وسیع شدہ مسجد کی تعمیر کا زمانہ صحن کی طرف شرقی دیوار کے اوپر سنہرے حروف مین لکھا ہے کہ یہہ مسجد سنہ ۱۱۰۰ھ (الف ومائۃ) مین بنی
ہے - بانی کا نام نہین -

جو جگہہ نہین پڑھی گئی دیوار صحن مین جو نام لکھے ہین اوس مین سے ایک نام کو غلطی سے مین نے علی ذر پڑھا تھا اور ایک پڑھا نہین گیا
تھا آج اوس کو درست کیا - در اصل ایک نام کی جگہہ رضی اللہ تعالی اور دوسری جگہہ عنہم اجمعین لکھا ہے
نیز حضرات خلفاے اربعہ - ہر دو امام رسول عشرۂ مبشرہ اور بارہ ائمہ - اور فقہاے اربعہ کے نام درج ہین اور بس -

* مدینہ منورہ مسجد رسول - مقابل ضریح مبارک ۱۲

زیارت پڑھتے ہین۔ لوٹتے وقت مغرب کی نماز جب سنت جماعت کی ہوتی ہے (اوس وقت شیعہ مسجد مین نہین ہوتے ۱۰ منٹ کے بعد آتے ہین) تو نہ صرف کل مسجد باوجود اپنی وسعت کے بھری ہوئی تھی بلکہ بیرونی صحن پر اور گلی مین بھی لوگ تھے پندرہ ہزار سے کم جمعیت نہوگی۔

عام اخلاقی بسمتی ہمدردی

عموماً کہہ سکتا ہون کہ نہ صرف مدینہ منورہ بلکہ دیگر مقامات مین مقیم لوگون کو حجاج و زوار سے کمتر ہمدردی ہے۔ اور جن لوگون کا پیشہ روپیہ کمانا ہے مثلاً مطوف۔ دلال گاڑی والے وغیرہ ان کی قدرتی حالت تو یہہ ہے کہ جسقدر زیادہ مل سکے وصول کرین جیسے ہماری یہان عدالتون مین وکیل مختار چپراسی اہل عملہ وغیرہ اہل مقدمہ پر کمتر رحم کرتے ہین اسلئے جائے شکایت نہین۔ البتہ وہ لوگ کھلم کھلا روپیہ گھسٹتے ہین اور یہہ لوگ کہتے ہین کہ ہم خادم ہین اور زوار کے آرام کے لئے کام کرتے ہین اور اپنے کو مستحق ثواب ظاہر کرتے ہین۔ یہہ سب خرابی اخلاق اور مذہب کا مقصد نہ سمجھنے کی ہے اسکے بعد باہم مختلف قومون مثلاً افغانون۔ اہل جاوا۔ اہل عجم۔ اہل عرب۔ ترک۔ اہل کریمیا اہل ہند مین ایک دوسرے سے میل جول کی نہ فرصت ہوتی ہے اور نہ ان مین کچھ خواہش سب اپنی اپنی نماز و اعمال خرید و فروخت وغیرہ مین مشغول رہتے ہین۔ اسلامی اتحاد و ہمدردی ان مین باہم کم ہے بلکہ اکثر اس کے معنی بھی نہین سمجھتے البتہ آنحضرت سے اعتقاد اور توسل اور اسلام کو باعث نجات جاننے مین سب مشترک ہین مگر اون کے اعمال مین بھی ظاہر اجزو بلکہ سب کا سب ذاتی اغراض سے پر ہوتا ہے سنا کوئی ایسا ہوتا ہو جو یہہ دعا مانگے کہ خدایا اسلام کو ترقی دے اور اس دین کو محفوظ رکھ ورنہ ذاتی دعائین بہت تضرع و زاری سے مانگتے ہین اور چلے جاتے ہین۔ پھر بھی بعض حجاج و زوار مین جن پر یہہ عنصر روحانیت کا موجود ہے مگر جو لوگ ان مقامات کے منتظم ہین اون مین روحانیت کیا اسلام اور ان معابر کی قلبی عظمت بھی شاید کم ہو اگر ہو تو یہہ کبھی مسلمانون سے بہتر سلوک کرین۔

جو کچھ مین نے بیان کیا نہ عمومی حالت ہے۔ خاص خاص صورتون مین سچے اور اچھے آدمی ہر جگہ ہین اور ہونگے۔

سفر مکہ کا ارادہ اور پھر ترک

آج جو مکہ حضرت امیر حمزہؓ کے مزار پر پیادہ آسودرفت مین دقت نہ ہوئی اسلئے پھر مین نے ارادہ کیا کہ اونٹ پر مکہ معظمہ روانہ ہون اونٹ کے واسطے پیام بھی بھیجا۔ مگر دوپہر کو استخانامیسر نہیم

میں نے انکار کیا۔ اوسنے کہا دیکھئے یہ دوسرے سید صاحب بیٹھے ہیں۔ میں نے کہا یہ عجم طہران کے ہیں میں ہندوستانی ہوں۔ اوس نے کہا کہ یہاں لوگوں کی جہالت تھی کہ شیعہ کر کے خطاب کیا۔ پھر اوس نے چاہ کی قیمت دیکر لوٹانی چاہی میں نے قبول کیا۔ خود قیمت دی۔ یہاں سنت جماعت لیتے وقت تو چاہ پی دیں مگر شیعوں سے ۲-۳ قرش لیتی ہیں میں دستاویز اول شخص ہوں جسنے انکار کیا اور حاکم کو لکھنے کی دھمکی دی۔

تمام راستے میں لوگ برابر آمد و رفت رکھتے تھے۔ گرمی سخت نہ تھی ہوا سرد تھی ایک اعلیٰ نسل مصر میں پرشینہ دہوں میں مصر میں حضرت حمزہ کی تعریف میں لکھا ہے باہر کھاری پانی کی سبیل تھی مٹکوں سے پیا جاتا تھا "مگر ایک گھونٹ سے زیادہ نہ پی سکا۔ پانی رکھدیا۔ اسپر بھی عرب نے سل نچایا کہ ایک سکہ تلے سے کم ہے! حالانکہ کھاری پانی کا کوئی یہاں رواج ہے۔ ان لوگوں کی عجب عادت ہے سبیل اس طرح نہ رکھی ہے کہ جسکا جی چاہے پیوے اور کہ بعد بخشش کی تقاضا کرتے ہیں۔ مگر مدینہ منورہ مسجد کے دروازے کے باہر ایک دیوار میں شیریں پانی کا ایک صاف حوض اور ایک کٹورا لوہے کا رکھا ہوا تھا اوس کو کوئی آدمیوں نے ایک پیسا تک ہر آدمی کو قریب کھڑا کئے دیدیا۔ اوس نے کہا پانی کی یہاں قیمت نہیں ہے میں نے کہا مدینہ منورہ میں ایسے آدمیوں کو دینے میں ہرج نہیں ہے جو بیچارے نہیں مانگتے۔

راستے میں کہیں [illegible] کے لئے ایک معمولی سمت جی ہمنے دیکھا۔ یہ سفر دو جگہ پیدل کیا اور راہ میں تکلیف محسوس نہیں ہوئی۔ اس لئے ارادہ ہے کہ ساکن معمول ملگئے تو پیارہ دن مگر سر برہنہ دھوپ میں ماتھے سے اونٹ کے راستے سے مکہ معظمہ چلا جاؤں۔

جنت البقیع میں روشنی آج جمعرات تھی۔ وجہ شب ہے بہت سے آدمیوں نے کچھ دے دلا کر اجازت حاصل کی کہ روشنی شمع کی قریب مغرب روضہ بقیع میں کریں چنانچہ کی مگر بعد مغرب روضہ بند کیا جاتا ہے۔ دو گھنٹے تک کھلنے کی اجازت کے لئے بہت روپیہ چاہتے تھے مگر کوئی نہ دے سکا۔ دو میں دفعہ مجلس بھی لوگوں نے کی۔ حضرت عزیز آدمی حاضر جا یکا ٹیکس دیسکے آہوں نے تنتے سے باہر زیارت پڑھی۔

مسجد نبوی میں زائرین کی کثرت آج عصر کی نماز جماعت کے بعد بھی میں نے دیکھا کہ لوگ کثرت سے ہوتے ہیں اور سب نماز کے لئے

ندّون کی چھاؤنی ہے۔ تمام راستے اور خود حضرت امیر حمزہؓ کے روضے مین کھاری پانی ہے۔ نصف راستے قلعۂ بختیار کی عرب لڑکیان جن مین حبشی خون بھی معلوم ہوتا ہے ۴-۴-۵-۵ کا غول بنا کر زائرون کو پانی دیتی اور پانی [illegible] رکھتی ہین۔ ان کی تعداد اور باقی حبشیون کی روضے کے نیچے بہت زیادہ ہو جاتی ہے۔ ان عربون مین بھیک مانگنے سے مطلق عار نہین۔ روضے سے باہر اور بھی زیادہ لوگ بھیک مانگنے کے لئے اکٹھے رہتے ہین۔

حضرت حمزہؓ کے روضے کی کرسی بلند ہے یعنی ایک قد آدم اور سیڑھی دار اوس کا صحن اچھا وسیع ہے۔ گنبد مربع جس مین قبر ہے تقریباً ۱۰ گز لمبا اور ۱۰ گز چوڑا اور بقیع کے گنبد کی وضع کا ہے۔ قبر مبارک کے گرد لوہے اور گلٹ کی [illegible] ہے اور اندر پردہ سبز مخمل کا نہایت قیمتی پڑا ہے۔ قبر اوپر سے اور چارون طرف سے کھلی ہے اور برخلاف دیگر مقابر مدینہ منورہ کے صاف نظر آتی ہے۔ مقبرہ کے اندر مسجد ہے وہ بھی اسی قدر بڑی ہے۔ جہان اکثر ترک بیٹھے ہوئے توجہ کی سی حالت مین تھے باہر ایرانی کثرت سے نماز پڑھتے تھے۔ مین نے بھی زیارت و نماز پڑھی اور دعا مانگی۔

حضرت امیر حمزہؓ کا درجہ بہت بڑا ہے۔ آپ نہایت شجاع اور سخی تھے پیغمبرؐ کے چچا تھے اور اُحد کی سخت لڑائی مین شہید ہوئے۔ آپ کو سید الشہدا کا لقب آنحضرتؐ نے دیا یعنی احد کے شہدا کے سردار یا صحابہ کے شہیدون کے سردار۔ آپ کی اور حضرت جعفر طیارؓ کی شہادت سے بنی ہاشم اور خاندان رسالت کو بہت ضعف ہو گیا۔

فیس داخلہ روضۂ حضرت حمزہؓ

روضہ مین داخل ہوتے وقت ہر شیعہ سے فیس داخلہ طلب کرتے ہین۔ جا بجا کر ایرانیون کو جب تک دو قرش (۴ ر) فی آدمی نہ لے لین داخل نہین ہونے دیتے۔ مین نے خادم سے کہا ایک قرش دیدو۔ اوس نے کہا ہم سنی ہین دروازے کے عرب نے کہا مضائقہ نہین جائین۔ پھر کسی نے کہا شیعہ ہے۔ جب مین دالان حضرت امیر حمزہؓ مین داخل ہونے کو تھا تو ایک شخص نے روکا کہ تم سے ۵ قرش سے کم نہ لین گے۔ مین نے کہا کہ مین جزیہ ندون گا چاہے زیارت ہو یا نہ ہو۔ [illegible] کہا باہر جاؤ۔ اب مین حضرت حمزہ کو سلام کر کے لوٹا اور کہا کہ مین والی کے پاس جاتا ہون اور ہرگز تمہاری اس بیکار روائی کو قبول نہ کرون گا۔ جب مین چلنے لگا تو شیخ الخدام ایک جوان شخص نے واپس بلایا اور کہا زیارت پڑھئے۔ باہر آ جانے کے بعد اوس نے کہا کہ آپ سے ایک گنی لینی چاہئے غربا سے ہم نہین لیتے۔ مین نے کہا مین ہی شیعہ کیا [illegible] اس لئے

نبوی برابر ہے وہاں سایہ کوئی کچھ کہے اس بات کے بتانے کی ضرورت نہیں کہ بعض مقامات مسجد نبوی میں روضۂ مبارک و منبر
سے اسقدر دور ہیں جسقدر (بلا مبالغہ) جامع مسجد دہلی کی سیڑھیوں کو مٹیا محل - یہ لوگ سو گز کے فاصلے رکھتے - انھوں نے
کہا کہ رات کو خدام معہ دو ایرانیوں کے آئے تھے اور ہم سے ایک تومان نقدی واسطے مسجد کے مانگتے تھے - میں نے کہا دھوکہ
ہے اور جبر ہے مسجد میں کوئی ممانعت نہیں تم ان کو خلاف اپنی مرضی کے کچھ نہ دو -

حلقے درود کا اور وعظ مسجد نبوی کے دور کے حصوں میں کہیں کہیں راگس کی طرح کوئی آدمی خصوصاً نوجوان خدام ملکر حلقے
بنا کر درود پڑھتے ہیں اور کہیں کہیں کوئی ملا مسائل کو بیان کرتا ہے یا پڑھتا ہے - قلمی قرآن شریف مع جلدوں کے
بہت سے موجود ہیں - اکثر لوگ جھک کر قرآن پڑھتے ہیں -

عورتوں کا درجہ اور کتبہ جات مسجد مسجد نبوی کے رایتے پچھلے حصے میں صحن سے جنوب مشرق کی طرف دس در عورتوں کے لئے مخصوص ہیں اور ان کے
ہر دو طرف لکڑی کے کٹہرے بنے ہوئے ہیں مسجد کے محرابی در میں آنحضرت کے تعظیمی نام بہت خوشخط
کثرت کے ساتھ لکھے ہیں اور دروازے نہایت بلند و خوشنما طلائی کام کے ہیں ان پر آیات لکھی ہیں اور منارات مکلف بڑے
پتھر کے ہیں -

بانی مسجد حالیہ مسجد حالیہ کی بابت اکثر مرکزی حصے کی جو منبر نبوی سے صحن اندرونی تک ہے آج ایک کتبہ سے معلوم ہوئی جو پرانے
عربی خط میں لکھا ہوا ہے اور اس میں بادشاہ کا نام سلطان الملک الاشرف ابو النصر اور سنہ تعمیر ثمان مائۃ و ثمانین ہجری
لکھی ہے جس کو ۴۴۱ برس ہوتے ہیں - یہ زمانہ سلاطین عثمانیہ سے کسیقدر قبل ہے اور یہ بادشاہ خاندان چراکسہ مصر سے
ہے یعنی صلاح الدین کی اولاد سے -

درمیان قبر و منبر حدیث مشہور درج ہے " قبری و منبری روضۃ من ریاض الجنۃ "

{ پنجشنبہ - ۱۸ ذی القعدہ سنہ ۱۳۲۹ ہجری = ۹ نومبر سنہ ۱۹۱۱ء }

متفرقات آج شیخ صالح کے فاصلے کے ساتھ زیارت سید الشہداء اُحد حضرت حمزہ کے لئے گیا - کوہ اُحد کے نیچے شہر سے
تین میل واقع ہے - [illegible] پختہ سنگین مکانات زائرین کے لئے بنے ہوئے ہیں جس میں ایک

البتہ دو مرکز قرطبہ و غرناطہ اندلس والے بالکل اسلامی ممالک کے ہاتھ سے نکل گئے اور اب مسوی مرکز ہیں - کیونکہ [illegible] تعلق ایک بڑی بحث چھیڑتا ہے جس کا یہ موقع نہیں -

الغرض مرکزون کے بن جانے اور کٹ جانے سے مسلمانون کے [illegible] ہیں - دیکھیں آگے یہ قوت ان کی کم ہو گئی -

{ ۔ ۱ ذیقعدہ سنہ [illegible] ہجری = [illegible] نومبر سنہ ۱۹۱۱ء دو شنبہ }

مجالس البقیع میں

آج صبح کو زیارت بقیع کے لیے اول گیا - وہان بیاسواد عجمیون کے قریب گنبد کے اندر تھے - اور باہر آتے جاتے رہتے تھے - اول عجمیون نے مجلس روضہ خوانی کی - ایک عرب نے پڑھا - عربی نادر مجلس معلوم ہوتے تھے اور بہت روتے تھے - اس کے بعد عرب کے ایک شخص نے [illegible] اور فارسی دونون میں مجلس پڑھی اور بہت رونق تھی - مجلس عزا دعاؤن کے پڑھنے اور نمازون سے ختم ہوئی - باہر قبہ کے عرب و عجمی جیسا ان کی عادت ہے ہاتھ پکڑ کر کھینچتی اور خیرات مانگتی تھیں - سیاہ برقع پہنے ہوئے تھیں لیکن آپ کو شیعہ کی [illegible] کی مان عالی کبھی کوئی امرا کرلی تھی کہ اس کی سند [illegible] - فارسی بھی [illegible] تھین [illegible] جیسے [illegible] تھے مگر ان کا یقین نہ تھا کیونکہ عموماً جھوٹ بولنے کی عادی ہیں - [illegible] یہ تو مسجد کے اندر بھی خیرات مانگتی نہیں [illegible] خاص روضہ کے دروازہ کے سامنے -

بعد فراغت زیارات مسجد نبوی میں آیا - کل میر شیخ صاحب کا نواسا التماس کیا تھا کہ وہ مجکو زیارت رسالت مآب کی پڑھا دے آج بھی ساتھ تھا - [illegible] نے قبول کیا - آنحضرت کی زیارت اور حضرت سیدہ کی زیارت اور ایک لمبی دعا پیغمبر کی اب جبرئیل اور ایک میان قبر و منبر پڑھی - آج تیسری دفعہ تمام سفارش کنندگان و دوستان مہربانون کے حق میں درمیان قبر و منبر جو نہایت متبرک مقام ہے دعا مانگی -

تبرکاً خدمت دین کے لیے پھر آج ایک مضمون روضہ البقیع میں شروع کر کے مسجد نبوی قریب قبر مبارک کے ختم کیا -

نماز شب مسجد نبوی میں

مسجد نبوی میں شب کو حرمین کی نماز پڑھی - [illegible] سے دیہاتی لوگ دور بہت پیچھے نماز پڑھتے تھے ان سے میں نے کہا کہ تم منبر نبوی و قبر کے قریب بھی پڑھ سکتے ہو کوئی ممانعت نہیں ہے - اونھون نے کہا کہ ہم

نے کئی بعض) کوفہ کو دار الحکومت منتقل کر دیا۔ کہ مکہ کو یادگار داشتہ [illegible] کے بجائے [illegible]

سما اگرچہ یہ محبت ویران ہوتی تھی۔ بغداد پانسو برس تک مرکز رہا۔ [illegible] زمانے میں [illegible]

اور قاہرہ مصر میں پیدا ہو گئے۔ عباسیوں کے زوال کے بعد مرکز حکومت اسلامی [illegible]

کا اقتضائے سرحد میں دہلی۔ جمہور حیدرآباد دکن (گولکنڈہ) شمال [illegible]

میں قسطنطنیہ و قاہرہ قرار پائے۔ اسکے بعد دہلی بخارا اصفہان و قاہرہ [illegible] ایران میں تہران [illegible]

اور اب بھی یہی ہے۔ [illegible] اوس کو باقی رکھے۔ مصر میں قاہرہ کو محمد علی پاشا نے [illegible] ہندوستان میں

لکھنؤ نے پچاس برس تک دہلی کی سلطنت کا سامان دکھلایا۔ مگر [illegible]

ہو گیا۔ اس [illegible] میں صرف حیدرآباد دکن رہ گیا۔ [illegible] اس کو برقرار رکھے اور قسطنطنیہ [illegible]

مرکز ہے [illegible] اسکو بھی [illegible] اور دین [illegible] اسلام قائم رکھے۔

گزشتہ [illegible] سلطنت اور تاریخی سبق [illegible] خالی نہیں کرتا۔ خود استقدر مرکز حکومت بنے اور اسلامی علمداریوں کے زوال کے

بعد [illegible] کہیں حکومت قائم ہوئی آبادی و ترقی باقی رہی۔ سوا کوفہ کے جہاں [illegible] بعض کے [illegible] کوفیوں کی

بے وفائی نے اس قاعدہ کو توڑ دیا۔ مگر [illegible] ایک [illegible] مرکز [illegible] قدیم ہو کر کوفہ کی بربادی کی تلافی

ہو گیا۔ غرض مکہ۔ مدینہ۔ نجف (بجائے کوفہ) دمشق۔ بغداد۔ دہلی۔ لکھنؤ بخارا

اصفہان باوجود مرکز حکومت نہ ہونے کے عالیشان اسلامی شہر ہیں اگرچہ دولت حیدرآباد دکن۔

تہران و قسطنطنیہ و قاہرہ میں تقسیم ہو گئی ہے وہ ان میں نہیں۔ نجف زیارات عتبات عالیہ کا مرکز ہے

بغداد زیارت گاہ سنی و شیعہ و تجارت گاہ عراق رہ گیا ہے۔ دمشق [illegible] زراعت میوہ و تجارت میں مشہور

ہے۔ دہلی شمالی ہند کی تجارت کا دار الخلافہ ہے۔ لکھنؤ اپنی [illegible] عمارات اوقاف اور شیعی آبادی کے مرکز

کی وجہ سے معروف اور بخارا ترکستان کا سب سے بڑا شہر اور ایک [illegible] سلطنت کا دار الحکومت اور تجارت گاہ ہے

مکہ معظمہ مدینہ منورہ کا زیارت گاہ اسلام اور کعبہ دین کا قطب نما اور اصل الاصول اسلام یعنی ملت ابراہیمی کا پہلا معبد ہے

مدینہ میں بیٹھ کر انتظام دشوار ہو گیا تھا۔ بڑے بڑے مدعی عظیم لشکروں کے ساتھ بغاوت پر کمربستہ تھے اور تمام
خزانے ولایت کے اون کے قبضے میں تھے اکثر والی جو لجہ ان کی بداعمالیوں کے موقوف کیے گئے تھے خلاف ہو گئے تھے
اور شام کا زرخیز اور آباد ملک بیس سال سے امیر معاویہ کی بادشاہی میں تھا مع چار دیگر صوبوں کے۔ پس شام کے مقابلے
میں کوفہ و عراق عرب کے عربوں سے امداد لینے کے لئے حضرت علیؑ نے کوفہ کو مرکز خلافت و حکومت اسلامی قرار دیا۔
اہل کوفہ نے اول کافی امداد کی مگر عرب اور انسان کی طبیعت میں روپیہ کی (یعنی آسائش و عیش کی) بھی محبت
بھی اور ہے۔ امیر شام نے بعض رؤسا و فوج کو زر کثیر دے کر توڑ لیا۔ بعض شیوخ حضرت علی علیہ السلام کی ذکر نیک
(یعنی مساوات کی) پالیسی سے خلاف ہو گئے۔ کیونکہ آپ نے ناموں بیکس سفارش سپاہیوں اور دوست
قبیلہ کو اسم وار تقسیم فرمانے بھیجے نہ کہ ملک داروں کے اثر و وجاہت کے۔ اکثر قریش میں جو لوگ سب کے خلاف تھے
تا آپ کی عظمت دربار رسول میں دیکھ چکے تھے وہ خانہ نشین ہو گئے اور جن کو بنی ہاشم سے عداوت تھی وہ امیر کی مدد
بھی لڑنے لگے سردار رشوت سے ٹوٹنے لگے اور ولایات میں ہر جگہ ملک ایک بار ہی خلاف ہو گئی جو ریلا جیسے کے
ہم شاہان کے برادر رسول سے جنگ کر رہی تھی اس وجہ سے آپ کا زمانہ پالیٹکل ضعف کا تھا۔ اگرچہ جنگی اور روحانی قوت
تھی۔ آپ کے بعد مرکز دمشق منتقل ہو گیا۔

محکومی بنی امیہ کی بیباکی اور ان کی اور اسلامی فوج کا اسعد قیس ہے کہ اگر سادات حسنین ابن علی علیہ السلام
کی صریح غلطی بنی امیہ اور خصوصاً ان زیادتی سے کی جاتی تو عباسیوں کے زیادہ ہی امیہ کی حکومت عملی۔ مگر نہ
تو بعد واقعہ کربلا چار برس برس کے اندر ختم ہو گئے آل مروان بھی اسی برس خلافت کرسکا [illegible]
قاتلان حسین علیہ السلام کے ساتھیوں میں بھی خاندان عبد الملک ابن مروان نے [illegible]
ختم ہو گیا۔ [illegible]
تناسل [illegible] (۸۰) برس کے بعد دمشق [illegible]
عربوں نے [illegible]

آج شب کو سرد ہوا لگی اوس سے طبیعت خراب ہے اور تپ کی سی کیفیت ہے۔ اور سردی گرمی دونوں شدید و سخت ہیں اس سختی کا تحمل ممکن نہیں اور اس حالت میں مکہ معظمہ خشکی سے روانہ ہونا تو گویا بلا ناغہ قائم ہے۔ مین نے ارادہ کیا ہے کہ اس تاریخ کو دل میں شام کے راستے سے لوٹ جاؤں اگرچہ طبیعت خستہ ہے اور سفر بھی تکلیف دہ ہے مگر مجبوری ہے۔ وہان سے براہ جدہ مکہ معظمہ اتر جاؤں گا۔

احرام کے سخت قواعد جن لوگون کو معلوم نہیں اون کو اس بات سے تعجب ہوگا۔ مگر درحقیقت بیمار یا کمزور آدمی سے برداشت ممکن نہیں بلکہ ایسا سفر ممنوع ہے۔

مسجد نبوی کا بہترین نظارہ

مسجد نبوی سب سے پاکیزہ اور شاندار حالت میں اوس وقت نظر آتی ہے جب مغرب کی نماز ہو چکتی ہے۔ تمام مسجد روشن ہوتی ہے اور سب نمازی اپنی اپنی جگہ کھڑے ہو کر رسول اللہ کی زیارت پڑھتے ہیں اور ضریح مبارک کی طرف رخ ہوتا ہے۔ جب تقریباً ۲۰ منٹ میں سنتین بعد زیارت سے فارغ ہو لیتے ہیں تو عشاء کا وقت آجاتا ہے وہ ضریح کے پاس جا کر زیارت رسالت مآب و حضرات شیخین ادعیہ کی کتابوں سے یا معلم کے بتلانے کے موافق پڑھتے ہیں۔ پھر سب لوگ درمیان قبر اور منبر کے (کہ وہ بھی عالیشان طلائی واہنی ہے) بیٹھکر دعائیں مانگتے ہیں۔ نمازیں پڑھتے ہیں۔ اپنے حوائج کے لئے سب لوگ صدق نیت سے دعا مانگتے ہیں اور تضرع و خلوص کی حالت ہوتی ہے۔ اور سنی و شیعہ۔ وہابی و بدعتی۔ معتزلی و آزاد مشرب۔ محبت رسول و عظمت نبی سے سرشار اور اوسی طرف متوجہ ہوتے ہیں۔ مدینہ منورہ کی روحانی عظمت میں باوجودیکہ تیرہ سو برس سے اوس کی پولیٹکل وقعت و مرکزیت مفقود ہوگئی ذرہ بھر فرق نہیں آیا۔ بلکہ بڑھتی جاتی ہے۔

مرکز مسلمین کا تغیر و تبدل

اسلام مکہ سے نکلا اور سن ہجرت تک وہی مرکز مسلمین رہا۔ مگر اہل مکہ نے پیغمبر اور مسلمانوں کے ساتھ بد سلوکی کی اور آنحضرت مدینہ تشریف لائے۔ آپ کی زندگی اور واقعہ حضرت عثمان خلیفہ ثالث تک مدینہ مرکز رہا مگر اس کے پچیس سالہ زمانہ خلافت میں پولیٹکل اور تمدنی مصالح کی وجہ سے بہت سے عربی قبائل مدینہ منورہ سے کوفہ و عراق و شام میں منتشر ہوگئے اور بہت سے جنگوں میں کام آئے۔ جناب امیر المومنین کی خلافت کے وقت

تو کہتے ہین مرحبا - یا اھلاً و سھلاً - قسم کھانے مین وہ کسی طرح ایران و عراق و عرب سے کم نہین - میرے سامنے
اس وقت دو بدو عرب بیٹھے ہین پانچ منٹ کے اندر کوئی ۳۵ بار قسم کھا چکے ہین -

جادو گر لوگ — ملا یا باجادو گر لوگ غالباً سندھ کہ معظمہ کو گئے ہین - اور وہان سے لوٹ کر آوین گے - اون کی تعداد
یہان اب بھی بہت ہے - چہرے اون کے جاپانیون سے بہت ملتے ہین اور تبت والون سے بھی داڑھی چھوٹی - رنگ سانولا
قد کوتاہ - ناک سفید چپٹی -

بخارائی — بخارا کے لوگون کو اہل ہند نے اکثر دیکھا ہے اون کے بیان کرنے کی حاجت نہیں - مگر مین نے اون کو
عموماً اپنے کام مین مصروف پایا کسی سے تعرض نہین کرتے اور نماز باجماعت پڑھنے کے بہت مشتاق ہین -
یہان اون کی بعض دوکانین بھی جھرکنی وغیرہ کی ہین -

روار عجم و شیعیان مدینہ — عجم بہت کم آتے ہین اور شیعہ مین اس مین تبریز کے ترک یعنی ترکی بولنے والے ایرانی بھی ہین
بہت خشوع و خضوع سے آتے ہین اور مسجد نبوی اور جنت البقیع دونون جگہ بہت باتین علانیہ اعمال بجالاتے ہین - خود مدینہ
منورہ محلہ نخاولہ اور اوس کے حوالی یعنی ایک کوس کے اندر بستیون مین جا بجا اون کے قریب شیعہ ہین - وہ پورے کار ادنیٰ
ہین اور نہ اون کی کتب یہان فروخت ہوتی ہین مگر چار پانچ ملا بھی اون کے یہان کئے جاتے ہین اور سلطان کی
طرف سے اون مین سے لوگ شیعون کو زیارت پڑھانے اور اون کا انتظام کرنے کے لئے مقرر ہین ایک شخص شیخ صالح
ہندیون کے لئے مقرر ہے اور اون کا فرزند آج مجھ سے ملنے آیا تھا اور افسوس کرتا تھا کہ اوس نے کل مجکو زیارت پڑھا دی
اور دو دفعہ ہندوستان جانے اور مجتہدین عتبات کی سفارش سے کچھ نذرانے وصول کرنے کی تفصیل مجھ سے بیان کرتا
تھا اور بہت خلق سے برتاؤ کرتا تھا - اور کہتا تھا کہ تحقیقت خادم البقیع مبلغ مشاہرہ راہیو مین مقرر ہو جانا لوگون نے
دراندازی کی اور سرکار تک شہ پہونچنے دیا" واللہ اعلم -

احرام کی قیتیں — یہان معلوم ہوا کہ ینبوع کو قافلے نہین جاتے اسلئے کہ معظمہ جانے کے لئے سامان سے اونٹ پر جانا
لازم ہے - گویا (۱۰) دن سر برہنہ دھوپ اور سردی میں بسر کرنا اور صرف دو چادر دن یا تولیون میں -

بنی ہاشم دفن ہیں۔ حضرت عباسؓ بھی یہیں مدفون ہیں بقیع کا فاصلہ مسجد نبویؐ سے کوئی دو فرلانگ یا چار سو پانسو گز ہوگا۔

مسجد نبوی کی ابتدائی حالت وقدیم بے ادبی

اول یہ مسجد اس طرح بنی تھی کہ مکان کے پاس آنحضرت صلعم نے زمین خرید کر کے لکڑیاں پتے ڈالدئے تھے۔ مابعد برسات ہیں مٹی ڈال دی۔ یہیں حضرت رسالتمآب عموماً تشریف رکھتے اور تمام امور فیصل فرماتے تھے اہل حبش کے مکانات گرد اس کے متصل تھے افلاس کا یہ عالم تھا کہ جنگ بدر کو جب نکلے تو شاید دس آدمیوں کے پاس بھی گھوڑے نہ تھے اور منجملہ ۳۱۳ آدمیوں کے سب کے پاس تلواریں نہ تھیں مسجد بنانے کا موقع کہاں کر ملتا۔ بعد میں بڑھتے بڑھتے مسجد کی یہ شان ہے جو نظر آتی ہے۔ یزید کی فوج نے جہاں عترت نبی کو قتل کیا وہاں یہ بدعت بھی مسلم ابن عقبہ جرنیل فوج نے کی کہ مسجد نبوی کو طویلہ گھوڑوں کا بنادیا تھا اور اس میں لید جلیے جا بجا فوج شام کے صفائی کی گئی۔ اہل مدینہ کا قصور یہ تھا کہ بعد شہادت امام حسینؑ انھوں نے یزید کی بیعت توڑ ڈالی تھی اس لئے لوٹ اور آبروئے عصمت تک مباح کردی گئی تھی۔ جرنیل موصوف کہتا تھا کہ خدایا میں نے تیری ایسی خدمت کی اب بھی اگر تو مجھے جنت نہ دے تو تعجب ہے!! یہ شخص بیان کیا جاتا ہے کہ بہت بری موت سے مرا۔

اس مسجد کا احترام بعد خانہ کعبہ کے ہے اور بلحاظ اسکے کہ جو رسالتمآبؐ یہاں مدفون ہیں اور یہ مسجد آپ کی بنا کردہ ہے اس کی زیارت حج مستحب سے مقدم ہے۔

عربوں کا لباس وعادات

بدوؤں کا لباس ایک کرتہ اور بالوں کی سادہ عبا ہوتی ہے۔ سر پر ایک رومال اور اوس کے گرد بالوں کی رسی سیاہ یا رنگین لپٹی ہوتی ہے (یہی عام لوگوں کا لباس ہے) کرتہ نیچا اور ڈھیلا مانند چغہ ہوتا ہے سیٹھوں اور امرا کے سر کے رومال قیمتی۔ عبائیں بہت پرتکلف اور سنہری چیز مثل ایڈوے کے عمامہ کے گرد ہوتی ہے۔

کھانے پینے بیٹھنے۔ اوٹھتے وقت تکلف اور تہذیب کے جو فقرے عراق کے عرب استعمال کرتے ہیں وہی یہاں مروج ہیں مثلاً صبح کو صبحک اللّٰہ بالخیر۔ شام کو مساک اللّٰہ بالخیر والعافیتہ۔ کیف اصبحتم۔ بعد پانی پینے کے سب کہیں گے ھنیأ۔ جسکا جواب ہے، ھناک اللّٰہ اور جب کوئی شخص کسی مکان یا دوکان میں داخل ہوتا

کتابیں لکھی ہیں۔ کوئی خاص کتاب میں نے قابل خرید نہیں پائی۔

دکانیں معمولی عارضی دوکانیں کئی سو ہیں اور اندرونی دکانوں میں بھی بہت مال بھرا ہوا ہے اور بازار کی رونق دہلی وآگرہ کے مقابل تو نہیں لیکن ہندوستان کے دوئم درجے کے شہروں سے کم نہیں۔ آج شام کو عصر کے وقت باب میں گیا تو کل بازار اسقدر پُر تھا کہ بہ نہایت مشکل مسجد تک جا سکا۔ حالانکہ نصف میل سے کم بازار کا طول نہیں ہے۔

قرآن شریف وکتب خانہ مسجد نبوی کے اندر بہت سی رحلیں اور قرآن شریف منبر کے اوپر رکھے رہتے ہیں اور لوگ لیکر پڑھ سکتے ہیں۔ بہت سی الماریاں رکھی ہیں جن میں عربی کتب زیادہ تر دینی موجود ہیں۔ الماریاں لکڑی کی ہیں تفصیل معلوم کرنی مشکل ہے۔

آج میں نے ایک تجویز بابت ترقی واصلاح مسلمین پر (جو پہلے لکھی تھی) مسجد نبوی میں درمیان منبر و قبر مبارک کے نظر ثانی کی۔

[۱۶ ذو القعدہ سنہ ۱۳۲۹ھ = ۷ نومبر ۱۹۱۱ع]

مدینہ منورہ روضہ سیدہ وائمہ در جنت البقیع آج بھی مجمع زوار بہت کثرت سے ہے۔ کل ۳-۴ آدمی مشہد مقدس سے براہ واٹنا و اٹلی و مصر مدینہ منورہ میں آئے۔ بہت معقول و شریف لوگ ہیں۔ مصر کے لوگوں کی اخلاقی حالت خاصکر بے غیرتی اور بے عفتی کے تعجب انگیز و مضحکہ خیز قصے بیان کرتے تھے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہاں واقعی عجب لغو آزادی ہے اور عورتوں میں بھی عصمت و حیا کی کوئی قدر نہیں ہے۔

مقامات مدفن جناب سیدہ حضرت سیدہ فاطمہ زہرا رض کے مقامات دفن بہ اختلاف روایات چار بتائے جاتے ہیں۔ ایک پشت قبر رسالتمآب ص مسجد نبوی کے اندر یہاں اہل سنت و شیعہ سب زیارت کرتے ہیں اور مقام قبر بنا ہوا ہے اور کتبہ لکھا ہے اور دروازہ بھی جدا ہے۔ ایک مقام نامعلوم درمیان منبر و قبر حضرت رسالتمآب ص کے بیان کیا جاتا ہے۔ یہاں صرف شیعہ بکثرت زیارت پڑھتے ہیں۔ ایک مقام جنت البقیع میں ہے جس کا حال اوپر درج کیا گیا۔ ایک مقام بیت الحزن میں بتایا ہوا ہے۔ اگرچہ صحیح یہ معلوم ہوتا ہے کہ بیت فقط مکان اور بیت الحزن تخلیہ کے لئے غم واندوہ کا مقام تھا اور حضرت کا دفن غالباً جنت البقیع میں ہے۔ جہاں ضرور ائمہ ہیں اور دیگر

ستون و روشنی مسجد مین وسطی حصے کو ملا کر میرے اندازے مین پانسو ستون ہون گے جو نیچے ایک گز تک تانبے کے ہین - عام طور پر نئے پرانے مختلف قسم کے قالین بچھے ہوئے ہین - روشنی کے لئے سو کے قریب جھاڑ ہین - اور اب کرسی سے برقی لیمپ اوپر قمقمے ہین اور ہانڈیان بھی سیکڑون لٹکتی ہین - ہانڈیان سب روشن ہین اور جھاڑ قریب ایک ثلث کے ہون گے - ضریح بیرونی انگریزی لوہے اور سونے کی ہے اور اندر بہت قیمتی غلاف اور کپڑے ریشمی سنہری کام کے پڑے ہین -

عام طور پر کہہ سکتا ہون کہ مسجد کی لاگت شاید قسطنطنیہ کی بعض مساجد و مقبرہ حضرت امام موسیٰ کاظم کاظمین سے کم ہوگی - مگر بحیثیت مجموعی جسقدر مساجد مین نے ابتک دیکھی ہین سب سے زیادہ شاندار ہے - مقبرہ رسالتمآب کو علیحدہ اگر دیکھا جاوے تو اسقدر لاگت اوس مین نہین ہے -

دیوارون پر چھت کے قریب مسجد مین قرآن شریف جلی قلم سے بہت کثرت سے لکھا ہوا ہے - اور جو ستون بنے ہین بنائے ہین اون مین سے گویا ہر چار ستون کے اوپر ایک ایک گنبد ہے جسپر پھولدار کام بنا ہے - لیکن چونکہ بیچ چار دن ستون ہین دو دو شمار ہوتے ہین اس لئے محض اندازے سے کہہ سکتا ہون کہ تین سو کم گنبد مسجد کے اندر نہ ہون گے -

ضریح مین بطرف غرب دو دروازے ہین وہ زیارت حضرات شیخین (خلیفۂ اوّل و خلیفۂ دوم) کے لئے مقرر کردئے گئے ہین اگرچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی قبر بوجہ وسط ہر طرف ہے - اسی طرف جنوب کا دروازہ حضرت فاطمہ زہرہ رضی اللہ عنہا کے لئے مخصوص ہے -

مذہبی آزادی اندر کل مسجد مین صفائی اعلیٰ درجے کی ہے - تمام فرقے اور مذاہب آزاد ہین - جہان اور جسطرح چاہتے ہین نماز و زیارت پڑھتے ہین -

گداگری بھیک یہان بھی ضریح مبارک کے برابر مسجد مین دروازے پر - پانی پلاتے ہین ہر جگہ مانگی جاتی ہے مگر زیادہ شدت ظاہر مین نے نہین پایا - اگرچہ مسلمانون کی یہ بدعادت بہت تکلیف کا موجب ہے -

نمبر ۲۶ مسجد نبوی سے باہر چند کتب فروش ہین جن کے پاس معمولی دینی مصری کتابین اور بعض جدید مطبوعہ

اس ترتیب سے اس بات کا خیال کیا گیا ہے کہ مثلاً حضرت حمزہ کے مقابل بن حضرت عباس کا نام آوے صحابی طلحہ کے مقابل صحابی زبیر کا - ائمہ اثنا عشر ایک دوسرے کے مقابل درج ہیں - مذاہب اربعہ کے فقہا ایک جگہ درج ہیں۔ اس فہرست سے اہل نفوذ و اہل حکومت کے مخلوط و مرکب عقائد کا پتہ چلتا ہے۔

(۱) دیوار غربی رخ بطرف شرق

حسنؓ حسینؓ عثمانؓ ابوبکرؓ اللہ (ماشاءاللہ) محمدؐ عمرؓ علیؓ حسنینؓ اسباط

(۲) طرف دیوار جنوبی صحن و رخ بطرف شمال

عباسؓ ابوالفضل زبیرؓ سعیدؓ عبدالرحمٰنؓ ابوہریرہؓ زین العابدینؒ جعفر صادقؒ علی ابن الرضاؒ علی النقیؒ محمد المہدیؒ

(۳) طرف دیوار شرقی صحن و رخ بطرف غرب

نعمان بن ثابتؒ محمد ابن ادریسؒ (رضی اللہ تعالیٰ) (عنہم اجمعین) احمد بن حنبلؒ مالک بن انسؒ

(۴) طرف دیوار شمالی و رخ بطرف جنوب

حمزہؓ طلحہؓ سعدؓ ابوعبیدہؓ (نہیں پڑھا گیا) اسامہ ابن زیدؓ محمد باقرؒ موسیٰ کاظمؒ محمد التقیؒ حسن عسکریؒ۔

مساحت مسجد نبوی مسجد نبوی کا طول تخمیناً ۱۲۵ گز اور عرض بھی اسی قدر ہوگا - اس طرح جملہ مساحت پندرہ ہزار مربع گز سے زیادہ ہے جس میں سے ۱۶۰۰ مربع گز اندرونی کھلا صحن نکال کر ساڑھے تیرہ ہزار گز چھت ہے۔ اس میں ضریح بھی ہے جس میں حضرات خلیفہ اول و خلیفہ دوم اور بموجب بیان کے کہنے کے جناب مسیحؑ کی قبر بھی ہے۔ بطور اندازہ رقبہ ضریح کے اندر ہزار گز ہوگا۔

آج نماز مغرب کے وقت میں موجود تھا - بلکہ شریک جماعت بھی ہوا - تمام عمارت تقریباً پر تھی اور بارہ سترہ ہزار سے کم آدمی نہ ہوں گے۔ تقریباً دس بارہ ہزار اندازاً ہر تھے۔

حاذق الملک حکیم اجمل خان صاحب کو بھی -

زیادہ ستانی کے بار بار لکھنے کی وجہ

مین نے اس سفرنامے مین خاصکر طہران چھوڑنے کے بعد اکثر جگہ لوگون کی زیادہ ستانی کے
قصے اس غرض سے درج کئے ہین کہ زائرین وحجاج وسیاح باخبر رہین - ہمارے ہم وطن ناکافی
خرچ اور نہایت ناکافی تجربہ کے بعد نکلتے ہین اور خرچ راستے مین کم ہوجاتا ہے تو پریشان ہوجاتے ہین ایک عام
ہر آدمی فیاضی یا بے پروائی کرسکتا ہے یعنی ۸ کی جگہ دو پیہ خرچ کرلے مگر جب سو جگہ ایسا ہی ہو اور ہر جگہ دلال و
سائل و خدام و حمال وغیرہ وغیرہ ایسا ہی کرین تو ۵ کی جگہ سو روپیہ خرچ ہوگا جس کے معنی ہین سفر مین سخت
دقت اور غربت - افلاس کی شدت - نعوذ باللہ من الحور بعد الکور - اگر آدمی ناس [illegible] اور کہتہ رہے ا
بیجا ستانی سے انکار کرے تو ایسا کرسکتا ہے کہ ۸ جائز خرچ کی جگہ بجائے ۱۶ ناجائز ۱۲ خرچ کریگا اور یہ کفایت [illegible]
کی بھی کم نہین ہے نیز مسافرون کو لازم ہے کہ کسی زباندان معتبر آدمی کے ساتھ آوین اور جس [illegible] ہو [illegible]
کو مطلع کرین میرے پاس روپیہ بھی کافی تھا اور مین زبان بھی جانتا تھا - لیکن [illegible] مین نے [illegible]
تاہم اکثر مواقع پر ان لوگون کو طرح دینی پڑی - دوسرے یہ لازم ہے کہ حمام مین [illegible] اول ہی [illegible]
دریافت کرنے مین مطلق شرم نہ کرے اور اگر قیمت زیادہ اپنی استطاعت سے دیکھے [illegible] دوسری جگہ دریافت کرے وہ شخص
خود ہی قیمت پر راضی ہوجاویگا جب دیکھے گا کہ شکار ہاتھ سے جاتا ہے - قیمت نہ دریافت کرنے کی [illegible]
اس ستانی کی وجہ سے مجھکو سفر مین بار ہا نقصان اٹھانا پڑا - کیونکہ [illegible] سمجھنے والے کے ہاتھ مین ہے -
اول وہ ہمیشہ تواضع کرتے ہین کہ آپ کا مال ہے - آپ کا گھر ہے زیادہ نہ لیا جاوے گا [illegible]

{ شہر مدینہ مسجد نبوی }

مسجد نبوی

طرف مغرب بہت بڑی چھت ہے جس مین روضہ مبارک ہے اور چارون طرف عمارت ہے جنوب کی [illegible]
صدر [illegible] سہ منزلہ بارہ دری ہے اور [illegible] بارہ درین اور صحن بیچ مین [illegible]
صحن کے گرد سبز زمین اور سنہری حرفون مین درج ہے اوپر جو سب نگین ہین مفصلہ ذیل نام لکھے ہین اور یہی ترتیب

مین حضرت خلیفہ اول و خلیفہ دویم ہین اسی طرح حب حضرت علیؓ نے سکایت کی کہ مجکو کسی کے ساتھ نہین ملایا۔ تو آپنے فرمایا کہ تو میرا بھائی ہے" مہاجر وانصار مین اخوت قائم کی۔ اہل ایران اور ہندون مین اخوت کا حق لیا جاتا ہی یعنی ہر شخص سی اوسٹ کرایہ کرنے پر علاوہ ۲۲ روپیہ زاید لیتے ہین علاوہ کرایہ اور دیگر ٹیکسون کے تاکہ ڈاکہ اور لوٹ سی بچ رہین ہندوستان۔ روس وغیرہ کے مسلمان اس ٹیکس سی آزاد ہین اسی طرح ایرانیون سے علاوہ ۲ روپیہ بابت داخلہ روضہ حضرت فاطمہ زہرا و دیگر ائمہ علیہم السلام لیتے ہین۔

اس صریح ظلم کے مصائب سانیکی ضرورت نہین۔ مگر مین اول حکومت و قوم ایران کو سب سے زیادہ الزام دونگا کہ اپنے حقوق سے غافل ملک کی حالت سے بے پروا۔ اپنی قوت مہتا کرنیکی فکر نہین نہ اس فعل پر اعتراض نہ حکومت سے چارہ جوئی کرتے ہین اور نہ اون مین قوت ہے ترک کہتے ہین کہ ہمنے اس کو منع کر دیا۔ عرب بر دستی لیتے ہین۔ اور اصل یہ ہے کہ ترک بھی عجم کو بُری نظر سے دیکھتے ہین اور اون کی وقعت نہین کرتے کیونکہ عجم اون طرلقون سے واقف نہین جس سی عظمت اون کی ہو اور یہ بھی ہے کہ اس راہ حج و زیارت مین ظلم کو موجب ثواب اور خدمت بھی سمجھتے ہین۔ مگر اس مین شک نہین کہ وہ زمانہ قریب ہے جب یہ لوگ ان فضول و بیجا ٹیکسون سے بری ہون گے۔

شہر مدینہ کی گلیان اور پوسٹ آفس

یہان کی گلیان اور عمارتین ڈاک خانہ جانے وقت آج مین نے زیادہ نزدیک دیکھین مکانون کی حالت سرآمدون اور بالائی منازل کا چوبی ہونا۔ لکڑی کی خوبی۔ بعض مکانات کا سنگین اور اکثر مٹی کی دیوارون کا ہونا۔ گلیون کا بغیر فرش کے رہنا اور کم کم کوڑا ہر جگہ پایا جانا یہ سب منظر لیسے ہین جس سے مدینہ منورہ کا اندرونی حصہ بالکل کربلا و نجف کی مانند معلوم ہوتا ہے جسنے ان شہرون کو دیکھ لیا اوسنے مدینہ منورہ کو دیکھ لیا۔ البتہ روضہ و مسجد نبوی اور روضہ نجف و کربلا و کاظمین کی ساخت مین فرق ہے جسکو مین حالات تفصیلی روضہ نبوی مین بتاؤن گا۔

آج مین نے خان بہادر مولوی سید علی حسن سابق فنانشل و ریونیو آفیسر سرکار نظام حال مدار المہام ریاست جاورہ اور مولوی احمد حسن شوکت اور اپنے کمسن لڑکے غلام السیدین کو تبرکا اس جگہ سے خطوط روانہ کیے اور جواب

کو شکست دے کر المکل بنام ۱۱۱۸ ہجری مین قبضہ کیا تھا۔ والد قیمتی آہنی ضریح کہ ایرانیون نے بنائی۔ یہ وہی زمانہ ہے جبکہ ناسخ لکھنوی نے غدر ۱۸۵۷ء سے ۱۶ سال قبل یہ مشہور شعر کہا تھا۔۔ ؎

"دلِ ستمزدہ بیتابیون نے لوٹ لیا ؛ ہمارے قبلہ کو وہابیون نے لوٹ لیا"

جانب مغرب حضرت فاطمہ زہرا کا روضۂ مبارک ہے۔ اس قبہ کے کوئی دو گز نیچے قبر اطہر پر ایک مشترک زیارت عجب مضامین و مطالب اور اسرار تاریخی سے پُر عربی مین کسی نے آویزان کی ہے جسکے پڑھنے سے سخت عبرت و تنبیہ ہوتا ہے یہ زیارت جامع ہے۔ زوار کا مجمع نہایت کثرت سے تھا جگہ نہیں ملتی تھی۔ اثنائے زیارت حضرت سیدہ مین ایک شخص ترکی مین (جو روس کا کسی کا باشندہ تھا) رقت آمیز بین کرتا تھا اور لوگون پر بہت حالت طاری تھی۔ قبر حضرت سیدۃ النساء فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا پر بھی قیمتی کپڑے پڑے تھے۔

مسجد بیت الحزن بقیع کے مغرب کی پشت پر کوئی ۲۰ قدم کے فاصلے پر وہ مقام ہے جہان بعد وفات حضرت رسالتمآب صلعم حضرت فاطمہ زہرا علیہا السلام آکر رویا کرتی تھین اہل مدینہ نے حضرت علیؓ سے شکایت کی تھی کہ دن رات رونی ہمیں اس سے ہم کو صدمہ ہوتا ہے یا دن کو رو یئں یا رات کو۔ چنانچہ دن کو یہان (جو اس زمانے مین جنگل تھا) آکر بکا کرتی تھین۔ اس مقام پر بھی ایک مختصر سنگین مسجد جس کے در پر ترکی کتبہ ہے بنی ہے اور اندر مثل ایک محل کے ایک مقام دو گز لمبا اور ایک گز چوڑا سوا گز بلند بنا ہوا ہے جس کا آہنی دروازہ ہے اور اوپر سبز مخمل کا غلاف پڑا ہے اس مین کبھی داخلے کے لئے جبراً فلس لینے والا عرب بیٹھا ہے۔ اور سائل و کفش بردار بھی۔ مین نے بھی کچھ دیا۔ کہتا ہے کہ بیتر کسان ہو کھاؤن؟۔ یہان بھی دو رکعت نماز پڑھی۔ اس مختصر حقیر کی مسجد کے در پر جو زمین سے ۳۔ ۴ قدم نیچے بنی ہے طغرا کندہ ہے جو سلطان عبد الحمید خان کا معلوم ہوتا ہے جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ سلطان موصوف کے زمانے مین اس مسجد کی تعمیر یا تجدید ہوئی۔ ترکی کتبہ سمجھ مین نہین آیا۔

اخوۃ کے معنی اور اذان کا حکم اخوۃ کے معنی برادری کے ہین اہل عرب لوگ اپنی دوستی کو فرحت کیا کرتے تھے۔ آنحضرتؐ نے بھی ابتدائے اسلام میں اخوت قائم کی تھی۔ مثلاً حضرت عمار و زیاد مین حضرت مقداد و سلمان

کی آتشبازی سی بھی کم درجے کی تھی۔

سید عمران کی مہمان نوازی — سید عمران ایک سید ہین جو بیس برس سی یہان مدینہ مین نجف اشرف سے ہجرت کیکے آ گئے ہین کہ سُسر اور منشا کو کی دو کانین ان کے بیٹون کی ہین۔ باوجود سختہ الکار کے ہمرے لئے پُرتکلف مہمان نوازی پر اصرار کرتے ہین اور کہتے ہین کہ تم شریف ابن شریف ہو اتفاقیہ گئے ہو عار کا موجب ہے کہ بازار سے کھانا کھاؤ۔

[مدینہ منورہ - ۱۵ ذیقعدہ ۱۳۲۹ ہجری = ۷ نومبر ۱۹۱۱ع]

روضہ بقیع کی زیارت ثانی وحالات عمارت — آج بعد زیارت روضہ نبویؐ جس مین صبح کے ۶ بجے زیادہ تر بحرین کے عرب اور قفقاز (کاکیشیا) کے اتراک کا مجمع تھا یعنی شیعون کی زیارت ہو رہی تھی۔ روضہ بقیع مین مکرر گیا۔ اس مقبرہ کی عمارت ایک بڑا پتھر کا مضبوط گنبد ہے جسکے دروازے پر لکھا ہے :-

"لی خمسة اطفی بها حر الوباء الحاطمه
المصطفٰے والمرتضٰی وابناھما والفاطمه"

اندر ضریح مبارک کی وسعت ۱۰ گز لمبی اور ۸ گز چوڑی ہوگی اور ایک چوبی ضریح اندرونی ہے جسکے اندر قبور مطہرہ پر قیمتی غلاف پڑے ہوئے ہین۔ باہر لوہے کی ضریح جسکے اوپر کے حصے پر قیمتی کام ہے۔ اس قبر مین ایک جگہ برابر حضرات امام حسن علیہ السلام۔ حضرت امام زین العابدین۔ حضرت امام محمد باقرؑ۔ حضرت امام جعفر صادق علیہم السلام مدفون ہین۔ کٹھرے مین چارون طرف تنگ راستہ ہے یعنی شمالاً جنوباً ایک ایک گز اور غرباً شرقاً چار چار گز۔ ہر امام کی قبر کے مقابل جداگانہ زیارت مکتوب ہے۔

اول یہہ عمارت بغیر گنبد اور چھت اور ضریح کے تھی اس کی اندرونی چوبی ضریح سلطان سلیم نے بنائی جو سلاطین عثمانیہ مین فاتح مصر گذرا ہے اور جسنے عباسی خلفاء کے مصری سجادہ نشین سے خلافت (کچھ معاوضہ دیکر) اپنے نام منتقل کرائی تھی۔ اسی سلطان نے کربلاے معلی کو آباد کیا تھا۔ اس کے بعد عمارت کو سو برس سے کم ہوئے محمد علی پاشا (یا در خدیو) والی مصر نے بنایا بحکم سلطان محمود مصلح جبکہ حجاز پر دو سنے ، برس زبردست حکومت کے بعد وہابیون

یہان بھی لوگون مین حجاج سے زیادہ تاکی کی صاف عادت معلوم ہوتی ہے۔ مثلاً ریل کی اسٹیشن کا احاطہ کے باہر تک سامان لیجانے کے لئے ۸ر مزدوری مانگتے ہین۔ اور مطوف یا معلم نے ریل سے اس مکان تک ہر مزدور کو ایک ایک روپیہ دلوایا۔ اسی طرح حمام والون نے تگنا سوال کر دیا۔ الغرض مسلمانون اور حاجیون سے ہمدردی اس وضع کی ہے کہ اون کو فارغ البال کر کے یہان سے رخصت کیا جاوے۔

اسٹیشن مدینہ منورہ مدینہ منورہ کے اسٹیشن کی عمارت سنگین اور اچھی مگر مختصر ہے۔ اسٹیشن کے احاطے مین ایک طرف چند دوکانین کپڑے کے خیمون مین اور ایک طرف لباس اور ٹین کی ہین۔ ۷۔۸ عمارتین ہین اور حسب دستور کل ممالک عرب و ایران مین سب کے سامنے چار دیواری بیٹھنے والون کے لئے بنچ پڑے ہین باہر اسٹیشن سے تھوڑے فاصلے پر ایک پختہ پیمانہ اور لمبی عمارت لشکر کے رہنے کے لئے ہے جو نئی معلوم ہوتی ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اس زمانے مین سلطنت ترکی اپنی حکومت کے ملک کے مقامات کو خاص توجہ سے مستحکم کر رہی ہے۔ کیونکہ مدینہ منورہ کا پُر امن اور ماتحت رہنا قیام سلطنت و خلافت کے لئے ضرور ہے۔ قریب ہی ایک دوسری شاندار عمارت محکمہ خیریہ وقف مصر کے خرچ سے مسافران مصر کے رہنے کے لئے بنی ہے۔ باقی عمارتین سامنے سے عموماً تمام ہین۔ ماٹی کا لپا اور رکھتی ہین۔

شہر مین ماکولات۔ ترکاریون۔ میوؤن۔ شکر و مٹھائی۔ شعنو فون کی دوکانات بکثرت ہین اور اندرون شہر خاص رونق اور بڑا بازار نادر واقع حرم یعنی مسجد و روضۂ رسالتمآبؐ چلا جاتا ہے۔

جناب الرحمتہ کا کفش بردار بمبئی کا ایک ہندوستانی ہے اور متعدد ہندوستانی لباس روٹی بیچنے والے اور دیگر کاموں مین یہان پائے گئے زوار تمام تو سوس کے جمع ہین۔ اور ہندوستانی رامپور کے ہین۔ جو برتن مراد آبادی بازار قریب حرم مین بیچتے ہین اچھی کمری تبانے ہین۔

آتشبازی محمل مصری کی روانگی رات کو محمل مصری کی روانگی کی خوشی مین جو خیمہ گاہ اس کام کے لئے مقرر تھا اوس مین آتشبازی تھی جسکے سامنے تھا۔ تہم ہزار تماشائی احاطے سے باہر جمع تھے۔ اندر مصری سپاہی تھے اور رستینی کی ٹیٹیان اور آسمانی آتشبازی ستارون کی تھی۔ آتشبازی جہان تک مین نے دیکھی ہمارے قصبا کی شب برات

محلہ نخلہ سے محلہ حضرت جعفر طیار مین پہونچایا۔ اس کے بعد اونھون نے کھانا کھلایا۔ اور حمام مین گیا۔ یہہ مالک حمام بجورو ڈاکو تھے۔ اول کچھ طے نہ کیا کہ آپ کا گھر ہے غسل کے بعد تقریباً نصف مجیدی لی۔ مابعد روضہ رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر گیا اور مسجد نبوی مین زیارت سے مشرف ہوا۔ روضہ کی مفصل کیفیت مابعد خود روضہ مبارکہ مین لکھون گا وہان متصل روضہ رسالتمآب حضرت سیدہ کی زیارت بھی ہے جسکو سب لوگ بجا لاتے ہین۔ اوس کے بعد جنت البقیع مین زیارت کو آیا۔ روضہ کے دروازے پر بہت سختی چند اہل عرب نے عاجز یہ طلب کیا۔ مین نے کہا حربی ہے مین نہین دونگا مین ہندوستان سے آیا ہون۔ شیعون سے مگر خصوصاً اہل عجم سے یہہ لوگ ٹیکس لیتے ہین جبکہ وہ اس مبارک قبر کی زیارت کو آتے ہین۔ مین بغیر دئیے ہے گا انکے کہنے سے داخل ہوا۔ اور زیارت حضرت فاطمہ زہرا۔ حضرت امام حسن حضرت امام زین العابدین۔ حضرت امام محمد باقر حضرت امام جعفر صادق پڑھی۔

حالات روضہ بقیع روضہ مبارک بقیع ایک سادہ گنبد ہے جسپر سب ائمہ اور حضرت سیدہ کی زیارتین جدا جدا لکھی ہین۔ عمارت زیادہ عالیشان نہین ہے اور یہہ دیکھکر افسوس ہوتا ہے کہ اہل عرب حجاز نے ابتک جیسا چاہیئے قدر ائمہ اثنا عشر اور حضرت سیدہ کی نہین کی۔ اور اون کی قبر اون کی شان کے موافق عمارات نہین رکھتین۔ اگرچہ میری رائے مین شان مقبرہ سے کوئی اعزاز (عیاذاً باللہ) نہین بڑھتا۔ مگر جہلا کے لئے یہہ بات ضرور ہے اور اظہار عقیدت کے واسطے بھی۔ اوسپر جبریہ بعوض زیارت اہل عجم سے مانگنا اور بھی قابل نفرت حرکت ہے۔ تاہم گنبد بیس پچیس ہزار روپیہ کی لاگت سے کم کا نہین ہے۔ اور اندر کام بھی نقاشی کا ہے۔ چھت خرگاہ سبز زربفت کا کپڑا ہے۔ اور حضرت فاطمہ زہرا کی قبر کے برابر دیوار پر بنہایت قیمتی مطلا کام کی چادر جو ہزار ہا روپیہ مین تیار ہوئی ہو گی کسی نے آویزان کی ہے۔

حالات شہر مدینہ اسٹیشن سے شہر تک بازار نہایت بارونق ہے۔ اگرچہ راہ مین سڑک بے ترتیب ہے اور اوس مین گرد اڑتی ہے بمشکل زوار کی کثرت کی وجہ سے بازار مین چلنے کو جگہ بمشکل ملتی ہے۔ تب بھی لوگ کہتے ہین کہ اس وقت زوار کم ہین

بقیہ حالات دیکھو مابعد

گویا ان چٹانوں سے ایک عالیشان شہر آباد ہے۔ اوّل ۲۔ ۳ جگہ ایسی ہیں جن کے اندر زمین سی چھپان دروازے اور کھڑکیاں کٹی ہوئی ہیں اور بعض جو دل سے قریب ہیں اون سی معلوم ہوتا ہے کہ جس طرح خوبصورت کام لکڑی کی چوکھٹ پر کیا جاتا ہے ان پر کام کیا گیا ہے۔ یہہ دروازے اندر جاکے ہیں مگر اندر نہ روشنی ہے نہ ہوا۔ کیونکہ اوپر پہاڑ ہے اگر یہہ کہا جاوے کہ حضرت صالح کی قوم کے مکانات مع زمین کے اولٹ دبے گئے تو ظاہری حالت سے انکار کرنے کی وجہ معلوم نہیں ہوتی اور یہی وجہ کہی جاتی ہے۔

آگے سُرخ پتھر بہت نرم ہیں اور اون کا کنکر بھی پل کے لئے بنایا گیا ہے اور ایک طرف پل کی سڑک کے انبار کئی میل تک ہے۔ سنگین پتھر مثل لال قلعہ دہلی کی دلدار کے نظر آتے ہیں۔ پتھر نرم اور خوشنما اور عمارت کے لئے بہت موزوں ہیں اور یہاں گویا مفت ہیں۔ اس کا چھوا پہاڑ کے نیچے کثرت سے جمع ہے جو مثل سُرخی کے ہے۔

مدائن صالح سے سات آٹھ میل کے قریب ایک سرسبز باغ خرما کا بھی نظر آیا جہاں کھیت بھی ہیں اور درختوں اور کھیتوں کے گرد خام دیوار ہے تین میل تک نخلستان چلا جاتا ہے اوس کے بعد اسٹیشن آل عُلا آتا ہے۔ اسیر میٹھے نیمبو بڑے بڑے آدھا دہ آنہ کو عربوں نے فروخت کئے اور خرما بھی لقریباً ہندوستان کے بھاؤ دیئے۔ مگر حاجیوں نے سب مال خرید لیا۔

زمین درجہ اوّل لگ بیتے اسب

آج ملک حجاز کی زمین جسقدر رستے میں آئی نہایت عمدہ اور قابل زراعت تھی اور شور کہیں نہ تھی۔ سو پچاس گز کہیں زیادہ فاصلے پر چھوٹے چھوٹے کیکر کے درخت بھی نظر آتے ہیں۔ حالانکہ پانی نہیں ہے۔ اگر پانی اس زمین میں مہیا ہو یا کنوین کھود کر نکل سکے تو کچھ شک نہیں کہ بہت اعلیٰ درجے کی زراعت یہاں ہو سکتی ہے۔ چونکہ درخت نہیں ہیں اس لئے ضرور بارش بھی یہاں بہت ہی کم ہوتی ہوگی۔

{۱۴ ذیقعدہ ۱۳۲۹ ہجری = ۶ نومبر ۱۹۱۱ء}

مدینہ منورہ۔ زیر قبہ حضرت سیدۃ النساء فاطمۃ الزہرا و حضرت علی ابن الحسین و محمد ابن علی و جعفر بن محمد علیہم السلام

میں صبح اس مبارک شہر میں پہونچا۔ اور اسٹیشن پر سے دریافت کرتا ہوا سید عمران صاحب کے مکان پر پہونچا۔ اون کے بیٹے سید حسن نے

سبب ہیں۔ سٹرک سے لوگون اور سپاہیون کو تکلیف ہوتی ہے۔ پھر اوسنے کہا جو لوگ شراب پیتے ہین وہ مسلمان نہین کہلا سکتے
ہین۔ جیسا قرآن شریف نے کہا ہے "مذبذبین بین ذٰلک لاالیٰ ہٰؤلاء ولا الیٰ ہٰؤلاء"

یہہ لوگ اپنے اسلام مین بہت پختہ اور جوشیلے معلوم ہوتے ہین اور اسلامی فرقون کے اختلاف سے واقف نہین۔
مگر نماز ہاتھ کھول کر مالکی طریقے سے پڑھتے ہین اور نماز میں اکثر ادھر ادھر دیکھنے کے بھی عادی ہین۔ یہہ عادت
ہم نے شام کے مہذب عربون مین بھی دیکھی کہ اہل ہند کی طرح نگاہ سجدہ کی طرف باقاعدہ نہین رکھتے۔ بلکہ
ہندوستان سے باہر کل ممالک مین یہہ عجیب عادت دیکھی۔

{۱۳ ذیقعدہ ۱۳۲۹ ہجری = ۵ نومبر ۱۹۱۱ء}

اسٹیشن مدائن صالح

یہان رات کے ایک بجے سے اس صبح کے ۹ بجے تک ریل کھڑی ہے۔ پانی کی فراہمی ہے۔ دو سو
ڈھائی سو آدمی ریل کے نیچے بیٹھے ہوئے کھانا پکانے وظیفہ پڑھنے اور باتون مین مشغول ہو جاتے ہیں۔ روٹی
وغیرہ کی دوکانین بھی ہین قیمت دمشق سے ڈیوڑھی سوائی ہے جو غنیمت ہے۔

مدائن صالح اور اسکے آثار

مدائن صالح کی وجہ تسمیہ یہہ بتائی جاتی ہے کہ اس مقام پر حضرت صالحؑ نے قیام کیا اور سات انکے مشائخ
کے وہ مہمان ہوئے۔ ان لوگون نے اون کی خاطر کی اور اون کا ناقہ (جو الٰہی معجزہ تھا) قتل کر دیا
یہان کی عورتین اور لڑکے فوج والون کی آنکھین بچاکر بھیک مانگنے کی غرض سے اکثر ریل پر آتے ہین۔ اون کی
حالت مفلسانہ ہے۔ کپڑے پھٹے ہوئے ہین۔ لیکن قریب سے دیکھنے سے مثل عربون کے آنکھ ناک باقاعدہ اور چہرہ
سے ذکاوت پائی جاتی ہے مگر مخلوق وحشی و نا تربیت یافتہ ہین اور سپاہی اون کو دھکا دیتا ہے۔ ایک ترک
افسر ریل جو ہمارے سامنے ہے کہتا ہے کہ ذرا غفلت دیکھین تو سب چیز پائین چرا کر لیجاتے ہین۔

انجن کے بگڑ جانے کی وجہ سے نصف دن ظہر تک یہان ریل کا ٹھیرنا قرار پایا ہے۔ مدائن صالح کے اسٹیشن سے کوئی

چٹانین اور مکان

ایک میل سے قبل پہاڑون کا (جنکو جدا جدا چٹانین کہنا چاہئے) ایک خوبصورت سلسلہ چلا جاتا
ہے۔ اول مٹیالے رنگ اور مابعد سرخ رنگ کے پتھرون کی چٹانین قریب قریب ہین جن کے بیچ مین راستہ ہے

جھگڑا نہو ۹ بجے اپنی اپنی گاڑیون مین سب سوار ہو گئے -

رشوت | یہان مجکو یہہ بھی بتانا چاہیئے کہ پرسون ٹکٹ دمشق مین بنے تھے - ہماری ساتھ جو لوگ مارشیس کے ہین وہ کہتے ہین کہ اون کو اوس روز جگہ حاصل کرنے کے لیئے ایک ایک اشرفی عثمانی دینی پڑی یا جب ان تیرہ آدمیون کو جگہ ملی -

حالت حجاز و کوہ ہائے حجاز | صبح سے یعنی توک سے ہم حجاز کے ملک مین ہین - پہاڑیاں - خشک ملک مفلس اور شام کے مقابل تو بالکل بے رونق دے آب ہے - ایک اسٹیشن آج ظہر کے بعد یعنی تبوک سے ۲ - ۳ گھنٹے چلکر ملی - جس مین بالکل تاریکی تھی -

پانی پر جنگ | پانی پر آج اہل تعقار - اور دیگر لوگون مین لڑائی ہوئی - اور بعض ناشایستہ لوگون نے پانی کا نل دیکھکر اپنی مشک زمین پر بہادی اور پانی تقسیم نہ کیا انجن والے لکن کا نساف پانی اور ٹرا خرابہ نہایت بری طرح زمین پر گرادیا - تیس چالیس آدمی بھاگے اور اپنے کپڑے تر کرکے کچھ لوٹے اور کوزے پانی سے بھرے - ان لوگون کی حماقت یا بیدردی کا تماشہ ہندوستان کے ہندو مسلمانون دکھاے جو پانی کی سبیلین کہتے ہین اور پیاسون کو پانی پلاتے ہین تو یہہ کہنے کو جی چاہتا ہے ”حمیت بر ہندوستان ہا“

سینی گال کے مسلمان اور اشاعت اسلام | سینی گال علاقہ فرانس مغربی افریقہ کے آدمیون مین ایک نوجوان شخص ابن قرنم ہے جو علاوہ فرانسیسی و عربی کے انگریزی بھی خاصی طرح بولتا ہے اور تجارت پیشہ ہے - اوسنے کہا کہ سینی گال مین چار پانچ حصہ مسلمان اور چھٹا حصہ کیتھولک اور پروٹسٹنٹ ہین - مگر پروٹسٹنٹ کم ہین - ملک مین انتظام بہت اچھا ہے ہر بڑے شہر مین ایک گورنر ہے اور ایک ہزار فوج رہتی ہے اور افسر یورپین اور فوج اکثر افریقی ہے - بسرالیون مین پروٹسٹنٹ زیادہ ہین عیسائیون اور مسلمانون مین کوئی جھگڑا نہیں ہے ہر جگہ ایک بڑی مسجد نماز جمعہ کے لیئے ہے اور باقی چھوٹی چھوٹی مسجدین ہین صرف ایک ہندوستانی کلارک وہان ہے جو فرانسیسی جانتا ہے پہلے یہہ لوگ شیطان و بتون اور بھوتون کی پرستش کرتے تھے - اب اکثر مسلمان اور بعض عیسائی ہو گئے ہین مسلمان شراب نہین پیتے اور نہ تمباکو پیتے ہین - جو میوے اوس کو

قرنطینہ اور عربوں کی عادات

آج کا دن سخت تکلیف و پریشانی میں گذرا۔ ریل کوئی جگہ لے گئے۔ کل کپڑوں کو اتروا کر اور صرف
ایک کرتہ پہنا کر کپڑوں کو دھونی دی گئی۔ ایک مختصر خیمہ ٹھہرنے کو ملا۔ عربوں کی یہ عادت بد ہے کہ ہر کام میں کپڑے
اتارتے وقت پہنتے وقت ریل سے اترتے وقت چلتے وقت "یا اللہ یا اللہ" چلاتے رہتے ہیں سخت جلدی کرتے
ہیں اور جو ایرانی ان کی سرحد پر رہتے ہیں ان سے متاثر ہو کر وہ بھی یہی عادت رکھتے ہیں۔ ملازمان کی
کارگذاری یہی ہے کہ بار بار چلاتے ہیں "یا اللہ یا اللہ بالعجل"۔ گویا دوں کی زندگی و موت ہماری جلد تعمیل پر منحصر ہے
اور ان کا لہجہ قدرتی طور پر سخت ہوتا ہے ۸ قرش ساغ (تقریباً ۸؍) فی نفر ایک رات کے لیے فیس قرنطینہ کی لی گئی۔
رات کو خیمے میں سخت سردی معلوم ہوئی۔ ایک آدمی عبدالغنی تجارت سے کام کرتا ہے میں نے اس کو کم استطاعت ہونے
کی وجہ سے فیس قرنطینہ سے معاف کرا دیا تھا

{ تبوک - ۱۲ ذیقعدہ ۱۳۲۹ھ = ۴ نومبر ۱۹۱۱ء }

یہ تبوک تاریخ اسلام کا مشہور مقام ہے جہاں آنحضرت صلعم نے لشکر لیکر حضرت علی مرتضیٰ کو بھیجا تھا۔

ماریشس کے مسلمان

ماریشس کے سترہ آدمی اس وقت حج کے لیے آئے ہیں اور اس سے قبل حج کر چکے ہیں ان کے بیان سے
معلوم ہوتا ہے کہ جزیرہ ماریشس کا رقبہ (۷۰۰) مربع میل ہے اور اس میں چالیس ہزار مسلمان ہیں جو تقریباً سب باہر سے
بزرگ ہندوستان سے آئے تھے۔ اولاد بڑھ گئی ہے جماعت سے اچھی اور آزاد ہیں لوگ ہیں سب عمدہ لہجے میں مولود
اور قصائد پڑھتے ہیں اور صوفی مشرب مسلمان معلوم ہوتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ خود ماریشس میں کوئی دو لاکھ ہیں
اور بگڑی ہوئی اردو بولتے ہیں جو مسلمان سب حنفی مذہب کے پابند ہیں۔ ۔۔۔ ۵-۶ ملا بھی وہاں ہیں۔
ایک نوجوان مولوی مولود خوانی ہی سے سال گزشتہ کما کر لایا تھا اور تقریباً ۵ ہزار روپیہ وہاں سے لایا۔
ان میں سے ایک شخص مسمی حاجی مالو محمد نے سورہ یٰسین بہت خوش الحانی سے پڑھی۔
قرنطینہ کا ایک ترکی ڈاکٹر ایک معقول آدمی ہے اور فرانسیسی و عربی جانتا ہے اس نے بعد معائنہ کے سب سے اول
اہل ہند و چینی گال کے آدمیوں کو اپنی سابقہ گاڑی میں داخل ہونے کی اجازت دی تاکہ بخار وغیرہ اور عرب کے

ایک طرف رنگون کے آدمیوں سے ایک ہی پر دگیا - ایک معزز شخص نے میرے تکیہ پر سوتے وقت قدم کر لیا - پاؤں تک رکھنے کو جگہ نہ رہی - جس طرح ہو رات بسر کی لیکن سب خوشخبری ایک ترک نے صبح ہی سنا دی تھی کہ کل تمام تبوک میں ۲۴ گھنٹے کا قرنطینہ ہے یعنی اسباب سب جھونپڑوں میں لے جاؤ اور لاؤ - اور وہاں ٹھہرے رہو کل وہاں سے نکلے - اور خدانخواستہ کوئی موت واقع ہوگئی (دیکھتے ہیں کہ ایک بڈھا آدمی سخت بیمار ہے) تو ۵ دن کا مزید قرنطینہ ہوگا

ہمارے رنگونی ساتھیوں کی مسکین حالت کا یہ حال ہے کہ کھڑکیاں بند رکھکر سب گا رہتے ہیں اور بوجہ ضعف العمری سردی ہوا نہیں آنے دیتے - اور علم اسقدر وسیع ہے کہ بار بار ایک عربی کتاب تاریخ اسلام جو میں نے سیرو ۔۔۔ لی ہے اوس کی بابت پوچھتے ہیں کہ آیا یہ یوسف زلیخا ہے؟ - مگر انصاف یہ ہے کہ باوجود کفایت کے مہمان نواز میں اور کھانے میں شریک ہونے پر اصرار کرتے ہیں - اگرچہ میں بھی اون کو انگور وغیرہ دیا کرتا ہوں - مسلمانوں میں یونہی سفر کھانا کھلانے پر اصرار کرنا میں نے سب قوموں میں پایا -

حجاز

تبوک ۱۱ ذیقعدہ ۱۳۲۹ھ = ۳ نومبر ۱۹۱۱ عیسوی

۸ بجے صبح کو ہم تبوک میں پہونچے سینما سبز راؤٹیاں لگی ہیں اور ریل گاڑیاں سابق مسافروں کے واسطے کھڑی ہیں ہماری گاڑی گھنٹہ آدھ گھنٹہ کار رنطر کھڑی ہے اور عجب بات یہ ہے کہ بدقسمتی ہی اسی ٹرین کی کسی دوسری گاڑی میں آج صبح ۳ موتیں ہوگئیں - عجب کلفت رہی - معلوم نہیں ہم کو ۵ دن بہاں رکھتے ہیں یا اوسی گاڑی والوں کو - اور اگر ۵ دن رکھا تو ہم ۵ سو آدمیوں کا کھانا علاوہ معمولی ۵ سو آدمیوں اور نئے آنیوالوں کے کہاں سے کھانا ہوگا - ۱۰ وقت تک تو بہاں کرنا ہوگا - بہرحال خدا مالک ہے - اول طبیعت گھبرائی تھی - مگر راضی بقضا ہوں -

جہاں کل مدینہ منورہ جانیوالوں کے لئے غیر موقع قرنطینہ پایا گیا - اور عہدہ داران قرنطینہ پھر رہے ہیں کوئی مسافر کہتا ہے ۲۴ گھنٹے کا قرنطینہ ہوگا - کوئی کہتا ہے ۵ دن کا - جس کے معنی ہیں کہ ڈھائی ہزار روپیہ یعنی ۵ روپیہ فی نفر اس ٹرین والوں پر مزید جرمانہ ہوگا -

گاڑی میں ہر دو طرف سایہ ہے اوس میں بھی ایک دو آدمی ہیں - چونکہ دس گاڑیاں ہیں اس لئے علاوہ سو مسافر آج کم و بیش آئے
ہیں اسی طرح کل بھی آئے ہوں گے - کوئی ڈیڑھ سو آدمی شام میں ٹھہر رہ گئے -

پانی کی شکایت ہر اسٹیشن پر سو کے قریب مسافر اپنے لوٹے لیکر اترتے ہیں مگر محافظ سپاہی پانی نہیں دیتے کہ یہ
پانی سپاہیوں کے لئے ہے - مسافر خاصکر ہندی شاکی ہیں کہ لوگوں میں رحم نہیں ہے - دراصل ٹانکہ جو ہیں
پانی کا ذخیرہ کافی ہونا چاہئے تاکہ سیکڑوں آدمیوں کو تکلیف ہو اور سپاہی اپنا پانی دیدیں تو عرب جو کیا پیویں
ایک گاڑی پانی کی ملک شام سے بھر کر ساتھ لانی چاہئے - مگر اسقدر نیک انتظام کہاں !

حیرت انگیز کارنامہ تاہم انصاف یہ ہے کہ حجاز ریلوے ایک حیرت انگیز کارنامہ محنت و استقلال کا ہے - جہاں سو سو میل
بلکہ زیادہ دور تک پانی نہ ہو وہاں ریل بنانا اور برابر سپاہیوں کے ذریعہ اوس کی حفاظت کرنا مشکل کام ہے -
عزت پاشا اور سلطان عبد الحمید خان کے جہاں دیگر بیشمار معائب بیان ہوں اس کارنامہ کو نہ بھولنا چاہئے -

حالت زمین و معدنی کیفیت ریل اس طرح سے ہے کہ جب کبھی کھڑکی سے دیکھا جاتا ہے تو ۲-۳ میل کے اندر ایک نصف دائرہ معلوم ہوتا
ہے یعنی تقریباً ہر جگہ چکر کھاتی ہوئی جاتی ہے آج عصر کے وقت ایک اسٹیشن پر غروب آفتاب کے بعد
پانی مسافروں کو کافی ملا - اور بعض میٹھے ہوئے سیاہ رنگ کے خیمے عربوں کے نظر آئے - پھر تقریباً ۶ میل تک تمام میل
ہر سیاہ پتھر یا ریت پھیلی تھیں جن کا عرض کئی میل تک تھا اور وہ دھوپ میں چمکتی تھیں - گمان غالب ہے کہ اس پہاڑ
میں لوہے خواہ کوئلے کی کان ہے جن کو ماہران علم طبقات الارض بآسانی معلوم کرسکیں گے - ہوا قدرتی طور پر گرم
و خشک ہے اور کوئی چرند یا پرند گھنٹوں تک نظر نہیں آتا -

معان مغرب کے وقت مشہور مقام معان پر ریل پہونچی - گویا ملک شام ختم ہوگیا - یہاں ریلوے اسٹیشن بڑا اچھی
تھی اور دوکان یا ماکولات و سگار وغیرہ بھی تھے اور بنگلے بھی بنے ہوئے تھے - مگر حاجیوں نے دوکان پر اسقدر ہجوم کیا
کہ خریداری میں مشکل پڑی -

رات کو ہمراہیوں کی بدتمیزی کی وجہ سے سخت تکلیف ہوئی ایک طرف سیتی کال کے حبشی زمین میں سو گئے

یہ سب لوگ مثل اہل ہندی اُردو بولتے ہیں بلکہ زبان اُن کی بہتر اور صاف ہے۔ ایک شخص کا باپ جو غدر سے لشکر کا کام
کرنے کے لئے مزدوروں کی حیثیت میں وہاں گیا تھا۔ کرامت علی نام تھا۔ وہاں اوس کی ثروت ہے ملکی اور دو کی
کی دکان بھی اہل ہندوستان کثرت سے ہیں۔ اور بمبئی کراچی شمالی ہند سے تجارت کے لئے گئے ہوئے ہیں۔ اکثر آمد
اہل فرانس کے بھی وہاں ہیں۔ ملکی انتظام کی تعریف کرتے ہیں۔ مگر ٹیکس بکثرت ہے مثلاً کتے پر ہر ماہوار گھوڑے
پر عدد ماہوار اسکے شاکی ہیں۔ وہاں کے باقی آدمی رنگوں کے ہیں وہ بوڑھے اور جاہل اور غالباً تجارت پیشہ
ہیں۔ اُردو بولتے ہیں۔

{ چہار شنبہ ۔ ۲۹ر نومبر سنہ ۱۹۱۱ء ۔ ۱ر ذالقعدہ سنہ ۱۳۲۹ھ }

آج ریل گاڑی میں نہ تو پانی ہے، نہ بیت الخلا لیکن غنیمت ہے کہ ریل بہت ٹھیرتی ہوئی جاتی ہے۔ عموماً سلسلہ پہاڑ
یہاں کی ریل گاڑیوں کے ملتی ہے بعض جگہ بڑے بڑے ٹنل بھی آتے ہیں۔ ابھی تک علاقہ ملک شام کا ہے۔ پہاڑ
غیر آباد ہیں۔ مگر بیچ میں زراعت کے آثار نظر آتے ہیں مٹی مثل ملک مالوہ کے نہایت زرخیز سیاہ و سرخ رنگ کی ہے۔
تمام فریقی غالباً ریل والوں کو کچھ دیکر بلا ٹکٹ کے بیٹھ گئے تھے کیونکہ ٹکٹ کل تقسیم نہیں ہوئے تھے۔ مگر اون سے
ٹکٹ دیکھنے کے وقت اگلے اسٹیشن پر کرایہ لیا گیا۔ ملک روس اور شام اور حجاز کل ملکوں میں یہ قاعدہ دیکھا گیا
کہ جسکے پاس ٹکٹ نہیں گاڑی میں اوسکو ٹکٹ دیدیتے ہیں اور دام مقررہ لے لیتے ہیں۔

حالت آج در راہ — آج صبح سے ۸ گھنٹے ہوئی تین چار چھوٹے چھوٹے اسٹیشن آئے صرف پہلے اسٹیشن پر پانی تھا باقی
پانی کم ہے فوج کے لئے ہیں دس بیس سپاہی ہر مقام پر غالباً بغرض حفاظت آج ہر جگہ ریل پر نظر آتے ہیں۔
تمام ملک غیر آباد تھا۔

آج ریل کی ہر گاڑی میں ایک درجہ زنانہ ہے اور ہر زنانہ درجے سے ملا ہوا زنانہ بیت الخلا بھی ہے جسکو یہ لوگ
نہایت کثیف کر دیتے ہیں۔ یہاں تک ایک ہندی الاصل بوڑھی عورت جو مالشمس سے آئی ہے ہمارے مردانہ
درجے میں آبیٹھی۔ ہر گاڑی میں ۱۰ درجے ہیں اور ہر درجہ میں ۶ مسافر ہیں۔ چڑھنے کی جو جگہ ہے ایک برآمدہ سا

روزنامچۂ سیاحت خواجہ غلام الثقلین

حصہ چہارم

بیرون دمشق سے بمبئی تک

{جس میں مدینہ منورہ اور قاہرہ کے حالات بھی شامل ہیں}

حجاز ریلوے۔ وقت بعد عصر

مغربی افریقہ کے حبشی خدا کا شکر ہے کہ جگہ مل گئی۔ میرے درجے میں ضلع مدہرا کا ایک مدراسی شخص ہے جو مسکین معلوم ہوتا ہے اور چھ حبشی مغربی افریقہ یعنی سینیگال کے ہیں۔ برابر کے درجے میں ایک ترک اور حبشیوں میں سخت جنگ و نزاع تقریباً دو ثلث ساعت سے ہو رہی ہے۔ میرے درجے والے صلح سے بیٹھے ہوئے ہیں۔ کیونکہ میں نے اول سے کہہ دیا۔ انما المومنون اخوۃ۔ والمسلم کل واحد لا یلزم للمسلم ان یوذی مسلماً۔ حبشی سب عربی بولتے ہیں اور بہت اچھی تلوار بعض کے پاس ہیں۔ یہ لوگ مالکی ہیں کہ ہاتھ کھول کر سب نماز پڑھتے ہیں۔ شملے کرتے اور سیاہ ماہات کی ایک قسم کا چغا دیر پہنے ہیں۔ بلند قامت ہیں اور بہت خشوع و خضوع سے مراد ہیں پیغمبر کی تعریف میں پڑھتے ہیں۔ یہ لوگ نہایت طویل سفر کر کے آئے ہیں اور سب عربی بولتے ہیں اور فرانسیسی بھی کچھ جانتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ ان کے ملک میں صرف کیتھولک اور مسلمان ہیں۔ بت پرست اب نہیں ہیں۔

اہل ماریشس برابر کے درجے میں چند لوگ جزیرۂ ماریشس سے (جسکو فرانسیسی میں ماریس کہتے ہیں) آئے ہیں۔ یہ ایک جزیرہ جنوبی افریقہ و مڈاگاسکر کے درمیانی سمندر میں ہے جسکو انگریزوں نے فرانسیسیوں سے چھین لیا تھا۔ یہ

تھے کہ جو سب مدینہ منورہ جانے والے تھے اور جنگل میں پھیلے ہوئے تھے۔ عثمانی - ایرانی - بخارائی - شامی - بعض مبتلا کا سکری و حبشی بھی تھے - معلوم ہوا کہ آج ٹکٹ نہیں ملا - قسم ہو آدمی ان کے لئے مگر ہے - ٹکٹ بہت ہو ماجار واپس ہو کر بھیجا جی مہدی طلادی کے مکان پر آیا - کرایہ گاڑی بھی آج کل بہت سستا ہے اور اسٹیشن دمشق سے بہت دو میل پر ہے - حاجی مہدی کے ماموں یہاں ریل پر ملازم ہیں اون کو ہم اشرفیاں دیں گے کہ وہ ہمارے لئے ٹکٹ خرید لیں - اس حدا کے اختیار معاملہ ہے -

[۹ ذلقعدہ ۱۳۲۹ھ ہجری = یکم نومبر ۱۹۱۱ء - سہ شنبہ]

آج صبح کو سید احمد یزدی پسر جناب سید کاظم یزدی مجتہد و حجۃ الاسلام نجف خانہ طلادی میں ہمارے مہمان تھے - وہ بھی حج کو جاتے ہیں - اونھوں نے کچھ عرصے بعد پہچانا - بالعموم اون کو معلوم ہوا کہ ایران کے خود غرض اور اسلامیت سے لاابالی ہیں - میں بھی کارہ ہوں تو بہت تپاک سے اونھوں نے استقبال کیا مگر کہا کہ ہمارے لئے نجف میں موجب حسرت آپ نے ایک کام کیا یعنی ایک تحریر نیا لفون کو دیدی - میں نے کہا کہ وہ تحریر میں نے نہیں دیکھی - شاید رد و بدل ہو گیا ہو - واقعی میرے روزنامچے سے نقل لی گئی تھی - مگر معلوم نہیں صحیح چھاپی گئی یا نہیں؟ - بہر حال ایران کے حالات کو دیکھکر میری رائے ہے کہ آزادی و مشروطیت بہت آہستہ آہستہ اس ملک کو ملنی چاہیئے تھی -

حج یا زیارت مدینہ منورہ

آج ظہر سے کچھ پہلے یا پیدل اسٹیشن پر آگیا - اول کسی نے کہا کہ لوگوں کے پاس ایک ہزار ٹکٹ ہو تو بھی آج ٹکٹ نہیں ملے گا - مجھکو بہت مایوسی ہوئی - مابعد ماموں حاجی مہدی نے کہا کہ شاید درجہ اول کا ٹکٹ جس کی قیمت تقریباً سوا سو روپیہ ہے مل جاوے - میں نے حساب کیا تو اسقدر روپیہ دینے کے بعد مکہ معظمہ جانا مشکل تھا اور میرے لئے حج بھی مستحب ہے اور زیارت رسالتمآب و حضرت سیدہ و ائمہ بھی - میں نے زیارت رسالتمآب کو ترجیح دی اور کہا کہ ٹکٹ لے لو - اگر خرچ نہ رہا تو حج مستحب کو ملتوی کروں گا - مگر ما بعد معلوم ہوا کہ صرف دوم درجے کا ٹکٹ غالباً مل جاویگا - اگر ٹکٹ نہ ملا تو لازم ہے کہ آج معظمہ کو بیروت جاؤں اور وہاں سے لوٹ کر [illegible]

۴۴

۴۴ [illegible] مدینہ منورہ کی زیارت سے مشرف ہو جاؤں - فقط (حصہ دوم [illegible])

دفن کرنے والوں سے جبراً سیکڑوں روپیہ وصول کرنا معروف ہے۔

تلفظ اہل شام اہل شام میں یہ خاص بات میں نے دیکھی کہ عموماً (ث) کا تلفظ مثل (ت) کے کرتے ہیں مثلاً کثیر کو کتیر۔ وارث کو وارت اور (ق) کی جگہ (الف) بولتے ہیں مثلاً عبدالقادر کو عبدالآدر۔ کتاب قدیم کو کتاب ادیم۔ اور بعض (ض) کا تلفظ سنی و شیعہ دال کے مخرج کے قریب کرتے ہیں نہ کہ زا کے قریب۔

لباس و شکل یہود و نصاریٰ و مسلمین سب کا لباس یکسان ہے یعنی بعضوں کا عربی۔ بعضوں کا انگریزی اور عورتوں کا عموماً لباس انگریزی ہے یعنی یوروپین۔ اور بعض عیسائی عورتیں بھی جب باہر جاتی ہیں برقع اوڑھکر جاتی ہیں مگر چہرہ کھلا رہتا ہے۔ رنگ کل اہل ملک کا گورا سرخی مائل ہے۔ اور لطف یہ کہ شکل و صورت میں یہود و نصاریٰ اور مسلمین میں کوئی صاف فرق نہیں اور سب خوبصورت ہیں۔ البتہ آنکھیں یہاں بھی اور اسلامبول میں بھی متعدد آدمیوں کی بگڑی ہوئی ہیں۔

خرید تحفہ جات آج میں "مغازہ" یعنی ایک عرب سیٹھ کی دوکان پر گیا۔ جہاں عمدہ اشیاء فروخت ہوتی اور ایک اپنے مہربان محسن کے لئے کچھ تحفے خرید کیے جو یہاں اور بیت المقدس کی صنعت کے متعلق ہیں۔ بڑی بڑی دوکانیں شامی صنعت کی موجود ہیں جن کا مال یوروپ و امریکہ جاتا ہے۔ ہمارے ہندوستان بھر میں ایسا انتظام بہت کم شہروں میں ہے۔

[دمشق ۸ ذیقعدہ ۱۳۲۹ھ = ۳۰ اکتوبر ۱۹۱۱ء۔ یوم دوشنبہ]

آج سامان خوراک وغیرہ سفر کے لئے لیا۔ جامع امویہ میں (جسکو عبدالملک ابن مروان نے شروع کیا اور ولید بن عبدالملک نے ختم کیا تھا) ایک دفعہ اور گیا اور ایک مختصر کتاب تاریخ اسلام مصنفہ صالح مہدی بک نامی مسمّیٰ بہ [illegible] الی تاریخ الاسلام خریدی اور مصنف کو نہایت سطحی نظر پایا۔ اگرچہ اوسنے آخر میں اخوت۔ حریت۔ عدالت۔ مساوات کو آجکل کی تہذیب کے موافق اسلام کا معجزہ ثابت کیا ہے۔ مگر عبارات اوس کے عدالت اور صداقت سے دور ہیں۔

قریب دو بجے سہ پہر حجاز ریلوے کے اسٹیشن پر محمد جلبادی آفندی کے ساتھ آیا۔ یہاں ڈیڑھ دو ہزار آدمیوں کا

ایک خوبصورت مسجد اور ایک قبہ سبز ہے جو جدید بنا ہے اور چاروں طرف عمارتیں موجود ہیں۔ یہاں حوض بھی ہے جس میں
پانی جاری ہے اور جس طرح مسجد راس الحسینؑ پر ایک شخص کٹورا لئے رہتا ہے جس میں چندہ ڈالا جاتا ہے یہاں بھی ایسا
ہی ہے اس کی شان مقبرۂ راس حضرت امام حسینؑ سے کم نہیں ہے اور مسجد و مقبرہ میں قالین کا فرش ہے اور بہت
سامان روشنی کا بھی ہے۔ یہاں کے گنبد و مسجد و عمارات متعلقہ سب کی چھت سبز ہے۔ میں نے زیارت کی اور
قرآن شریف جو رکھا رہتا ہے پڑھا۔ میری موجودگی میں اندازۃً (۵۰) دیگر زائر موجود تھے۔

سانحۂ حیات سیدہ زینبؑ

لوگوں کو تعجب ہوگا کہ حضرت زینب کہاں اور شہر شام کہاں؟ اس کا قصہ جس قدر مجھکو یاد ہے
یہ ہے کہ بعد امام زین العابدینؑ اور اہلبیت کی واپسی کے حضرت کے خلاف کسی نے یزید کے یہاں شکایت کی کہ
وہ سامان جنگ درست کر رہی ہیں۔ یزید نے دوبارہ آپکو دمشق میں طلب کیا۔ حضرت زینبؑ آپکی پھوپھی لے ساتھ
جانے پر اصرار کیا اور اس مقام پر جو دمشق سے ۴-۵ میل ہے پہونچنے کے بعد آپ حضرت زینب کو چھوڑ کر کسی چیز کی تلاش
میں گئے۔ مابعد ایک شقی نے کسی بات پر ناراض ہوکر اس مظلومہ مقدسہ و زکیہ نواسی رسولؐ کے ایک ہتھیار جس سے
آپ شہید ہوگئیں۔ اور یہیں دفن کی گئیں۔ بہرحال آپ کا انتقال اسی راستے میں ہوا۔ اور آپ کے روضہ مبارکہ پر
ہجوم رہتا ہے اور لوگ ضریح پکڑ کر بیحد گریہ کرتے ہیں جس سے سب پر رقت طاری ہوتی ہے۔

بعض لائق بزرگوں کا یہ خیال ہے کہ حضرت صدیقہ زینب کبریٰ کا مزار مبارک یہاں نہیں ہے۔

ظہرین کی نماز ہم نے اس مسجد میں جس میں روضہ واقع ہے پڑھی اور ڈیڑھ گھنٹہ ٹھیر کر رخصت ہوئے۔

روضہ کے گرد تبرکاً بہت سے مومنین نے اپنی قبور بنائی ہیں یا ان کے اعزہ نے دفن کیا ہے۔ عمارت چندہ
بہت ... برائے مرمت وغیرہ کے ۔ مانگتے ہیں۔ میں نے اول خدام کا مال سمجھکر صرف چند متلیک دیئے مگر بعد
... حضرت زینبؑ کو آپ نے کچھ نہیں دیا۔ میں نے کہا حضرت کو نعوذ باللہ میرے دینے کی کیا ضرورت ہے؟ تم
... نے کہا نہیں مرمت کے لئے۔ تب میں نے بھی موجودہ گنجائش کے مطابق کچھ چندہ دیا۔
مگر نصف ... سید ... خدام کہتے ہیں۔ بعض کی بدخلقی اور ...

ایرانی اور عثمانی حب وطن اور اس کا فرق

(دمشق - یکشنبہ، ۷ ذیقعدہ ۱۳۲۹ھ)

ایران کا حب وطن زیادہ تر لفاظی میں ختم ہو جاتا ہے لیکن عثمانی یعنی اس سلطنت کے ترک عرب مثل اہل یورپ کے سلطنت کے قیام کے واسطے خرچ بھی کرتے ہیں۔ اور عربی و ترکی اخبارات میں ہر شہر کے چندوں کی فہرست شائع ہوتی ہے بعض شہروں سے تیس ہزار روپیہ سے زیادہ اب تک بھیج چکے ہیں۔ اور ہر روز ہر جگہ چندہ جمع ہوتا ہے۔ برخلاف اس کے ایران میں جنگ ہوئی اور جنگ بھی ایسی جس میں بقول فرقہ آزادی، عزت، دحال و مال سب پر آفت تھی۔ مگر باوجودیکہ میں نے طہران کے اخباروں میں مضامین لکھے کہ صرف ایک ایک ماہ کی تنخواہ نائب السلطنت سے لیکر ماتحت تک دیدیں۔ مگر کسی نے نہ سنا۔ غرض نہایت سخت مرائط پر ملک کی حالت درست کرنے کے نام سے لیا تھا اس کا رو بار ڈالدیا۔ جس قوم میں اپنے خیالات کے پھیلانے کے لئے خرچ کرنیکا مادہ نہیں وہ قوم شاید ہی ترقی کر سکے۔ یہ لوگ اس قرض اور جنگ کو غنیمت سمجھے تھے اور محکمہ جنگ سے گھوڑے اور تنخواہیں لینے پر تلے ہوئے تھے۔ یہ سچ ہے کہ ایران میں افلاس زیادہ ہے مگر جو امرا ہیں انھوں نے بھی کسی طرف کوئی مدد نہیں کی۔

۷ ذیقعدہ ۱۳۲۹ ہجری = ۹ اکتوبر ۱۹۱۱ء یکشنبہ

حاجی ہے تو ڈیڑھا کرایہ لونگا

میں نے اس مبارک مقبرہ کی زیارت کو جانا چاہا۔ آج اتوار کی وجہ سے گاڑیاں عیسائیوں نے لے رکھی تھیں۔ حاجی ایران سے بیشمار آئے ہیں ان کی وجہ سے کرایہ زیادہ ہو گیا۔ آخر ڈیڑھ مجیدی (للعہ) پر گاڑی کی۔ مگر جب ایک گاڑی کو معلوم ہوا کہ میں حاجی ہوں تو کہا دو مجیدی سے کم نہ لوں گا۔ میں نے کہا ما قتل الحجاج ابا لک۔ حاجیوں نے تیرے باپ کو قتل نہیں کیا اور جانے سے صاف انکار کیا۔ یہ سب گاڑی والے ماشاء اللہ اپنے آپ کو سید اور اثنا عشری بتاتے ہیں اور حضرت زینب کی قسم کھاتے تھے۔ بہرحال اس گاؤں میں جو دمشق سے ۵ میل ہے بھی اجری گاڑی والا راضی ہو گیا۔ راستے میں ۱۰-۱۵ گاڑیاں ملیں جو واپس جارہی تھیں۔ ان میں سے اکثر عجم تھے جو اپنی عادت کے موافق ترکمانی اور بعض ترکی فیز پہنے تھے تا کہ اپنی قومیت و مذہب کو چھپا سکیں۔ مگر یہ ممکن نہیں —

قریہ سیدہ زینب یا مرقد حضرت زینب علیہا السلام

حضرت زینب کا مقبرہ جنگل میں واقع ہے اور اس کے متعلق

اس مین شک نہین کہ یہ خیال کہ سلطنت مستحکم اپنے مقام پر رہے اور دور کے ملک فروخت کر کے باقی مقامات سے جو ضعیف ہیں اون کو جدا کر کے فوجی بحری قوت درست کی جاوے کسی بُرے مدبر کا خیال ہے - اور اب تک پہلے ۳ سال مین گویا اسپر عمل ہا ہے - لیکن طرابلس الغرب کے مقابلے مین اینک وزارت عثمانیہ معاوضہ مالی لینے سے منکر ہے اور عرب خصوصاً اور عام مسلمان سخت ناراض ہین اور سب سے زیادہ خود سلطان - بہرحال عجیب پالیسی جو سلطان کی حالی ہے ایک سلطنت کے لئے مضر نہین ہے - مگر اسلامی حکومت کے لئے مضر ہے - کیا ممکن نہین کہ خود سلطنت عثمانیہ ان ملکون کو آباد کرے اور اون کی رونق مین اضافہ کرے -

جنگ کی خبرین کہتے ہین کہ حقیقی ہاسنا کی کارروائی باشارۂ انجمن اتحاد و ترقی اس غرض سے تھی کہ دولت عثمانیہ مجبور ہو کر طرابلس کو فروخت کر دے اور یہ ضعیف عرب علیحدہ ہو جاوے - مین نہین کہہ سکتا کہ یہ خبر کہان تک درست ہے - یہان جنگ کے متعلق عموماً مسلمانون کے موافق خبرین عربی اخبارون مین چھپتی ہن جن مین سے اٹلی کے نقصانات اور ملک اٹلی کی اندرونی شورش بخلاف جنگ کے پائی جاتی ہے -

اس مین شک نہین کہ عرب ذکر کے بڑی شجاعت ظاہر کر رہے ہین اور اہل مصر بھی اُن کو مدد پہونچا رہے ہین -

یہود دمشق مین اور قومی زوال کا باعث جہان مدرسہ علومیہ عثمانیہ ہے اوسی کوچہ کے قریب مدرسہ اسرائیلیہ عثمانیہ بہت بڑا اور عمدہ بنا ہوا ہے جس کے ساتھ ذات عثمانیہ اور انجمن ہے - یہود کی قوم مین جہالت اور سخت عیب ہن دیان ایسی توسیع اور ثروت کا قایم رکھنا اور ایک دوسرے کی امداد کرنا عمدہ صفات ہین - افسوس ہے کہ قانون عدل اون مین نہین یعنی غیر یہودی کو لوٹنا - کھانا اور وسیر فائدہ جس طرح ہو حاصل کرنا جائز سمجھتے ہن مسلمانون مین بھی بہت لوگ (خواہ شیعہ ہون یا سنّی ہون نمازی ہون یا وہابیہ ہون) اس طریقے پر عمل کرتے ہین - چونکہ یہ طریقہ تمدن اور عدالت کے خلاف ہے چند روزہ ترقی کے بعد پریشانی - ضعف - اخلاقی سیاہ حالی ہی ترقی کا راز اس آیت مین موجود ہے اِعْدِلُوْا هُوَ اَقْرَبُ لِلتَّقْوٰى - کہ اصل خوف خدا معاشرت مین منصفانہ برتاؤ سے معلوم ہوتا ہے -

ذخیرہ میں جن سکینہ کے تذکرے درج ہیں غلطی سے ان کو سکینہ بنت الحسین سمجھا جاتا ہے۔ حضرت سکینہ بچپن ہی میں شام میں دفن ہو گئی تھیں۔ قبر کا پرانا نشان موجود ہے۔ سکینہ نام کی بیبیاں بہت سی تھیں۔

قبر جناب سیدہ فاطمہ صغریٰ

اس کے بعد ایک مقام جو اوپر سے بالکل کھد گیا ہے اور قبر کا نشان اس وقت اس وجہ سے کہ تعمیر جاری ہے معلوم نہیں ہوتا۔ مگر سنگین چار دیواری و دیگر آثار اس کی بن چکی ہے۔ یہ قبر حضرت فاطمہ صغریٰ کی بیان کی جاتی ہے۔ اس کی تعمیر بھی حسب الحکم محکمہ اوقاف جاری ہے۔

قبر جناب ام سلمہ و ام المومنین ام حبیبہ

قبرستان کے دوسری طرف دو مختصر خوبصورت چبوترے ہیں جس پر ایک پتھر پر سنہری حروف میں لکھا ہے۔

"هذا مقام السيدة ام سلمة زوجة سيدنا محمد صلى الله عليه وسلم وجدد هذا المقام المبارك السلطان الغازي عبد الحميد خان ثاني خلد الله ملكه سنة ١٣٢٧"

اسی قسم کی عبارت دوسری زوجہ کی قبر پر بھی ہے۔ یہ دونوں مقامات مکمل اور درست ہیں۔ ان کی زیارت کر کے قبرستان لوٹ کر آئے۔

محمل شریف و ہمراہیان دولتی

آج محمل بازار میں سے گذرتا ہے اور شہر کے اندر عید کی سی کیفیت ہے۔ اول ہم کو گورنر شام کی سواری نظر آئی جو ایک معمولی ترکی گاڑی میں جس کے پیچھے دو سوار تھے جا رہا تھا۔ ہم نے معمولی اسلامی سلام کیا۔ گورنر نے جواب اسی طریقہ سے دیا جس طرح اپنے بڑوں کو دیتے ہیں یعنی سر جھکا کر سر پر ہاتھ لے گیا۔

۸ - ۱۰ گاڑیاں مشائخ اور عہدہ داروں کی پیچھے تھیں۔ مابعد کثرت سے افسران فوجی جس میں جنرل بھی تھے گھوڑوں پر جا رہے تھے لال کی وردی بہت عمدہ تھی۔ ان کے کوٹ پر سنہری کلابتون کا اعلیٰ درجے کا کام تھا۔ فوج کے سپاہی پولیس کے سپاہی اور سب کے بعد مدرسہ جنگی کے طلبا اپنی وردیوں میں جا رہے تھے۔

اس کے بعد ایک شیخ اونچی نمدی کلاہ اوڑھے سر لباس پہنے گھوڑے پر سوار آیا۔ معلوم ہوا کہ یہ فرقہ مولویہ کا سرگروہ ہے۔ فرقہ مولویہ خاص طور پر اپنی اونچی کلاہ سے جو تقریباً ایک فٹ ہوتی ہے اور اس کا رنگ کتھئی بھورا سا ہوتا ہے پہچانے جاتے ہیں۔ اس کے بعد ایک دوسرے مشائخ (شیخ) کچھ فاصلے کے بعد آئے جو سبز جبہ اور

۴۴ - ۵۰ گز کے فاصلے پر ایک کے مکان کے نیچے کچھ زمین بطور کھنڈر کے پڑی ہے اوس پر ایک تودہ آدم سے زیادہ اینٹون اور روڑون کا ڈھیر نظر آیا - ہمارے ساتھی حاجی مہدی ملایری نے کہا "ھذا یزید" مین نہ سمجھا - پھر معلوم ہوا کہ یہان یزید کی قبر تھی - جو شخص ادھر ہو کر گذرتا ہے لعنت کرتا اور ایک ڈھیلا اوسکی نفرت اور حقارت کا اظہار کرنے کے لئے پھینک دیتا ہے - چنانچہ شہر کے سبین کوئی کنکر نظر نہین آتی - ایک کنکر ہمنے بھی تلاش کر کے پھینک دی -

یہی شہر ہے جہان اوس کا یہ جاہ و جلال تھا اور اب اسی شہر مین اوس کا نام اور قبر اس حالت مین ہے - ۱۱ (ع)

باآلِ نبی ہر کہ درافتاد برافتاد

مقبرہ مسلمین | مقبرہ مین نہایت کثرت سے ہر قبر کے سرہانے سنگ مرمر لگے ہوئے ہین اور اون پر فارسی یا عربی طرف لوگون کے نام لکھے ہیں - معلوم ہوتا ہے یہان قبرون کے بنانے اور کتبے لگانے کا خاص شوق ہے - لیکن اکثر قبرین خام بھی ہین -

مقبرہ جناب سکینہ | حضرت بی بی سکینہ دختر خورد سال سید الشہداء اسی قبرستان میں مدفون بتائی جاتی ہین ایک جگہہ چارون طرف سے کھدی ہوئی تھی اور اوس کے گرد ایک چار دیواری سنگین ناتمام تھی جسکو بحکم سلطان صاحب محکمہ اوقاف بنایا جا رہا ہے - اندر سرداب مین ہم داخل ہوئے کوئی شخص یہان نہ تھا - قدیم دروازہ حجرہ اُکھاڑ کر نیچے رکھدیا گیا ہے اور اوس دروازے پر اُبھرے ہوئے حرفون میں لکھا ہے - "ھذا ضریح السیدۃ السکینۃ بنت حسین شہید کربلا" مابعد دوسری عبارت ہے -

ہمنے زیارت کی اس قبر و حجرہ کے مقابل دو قدم کے فاصلے پر دوسرا حجرہ یا سرداب ہے جسکے ایک دروازہ پر آہنی حروف مین مکتوب ہے - "ھذا البقعۃ المبارکۃ سیدہ اُم کلثوم بنت سیدنا علی" اور دوسرے کواڑ پر جو عبارت ہے لکھا ہے - "زائر این آستانہ مبارکہ صباح السلطنہ ۱۳۱۸ء" معلوم ہوتا ہے ایران کی کسی خاتون نے دروازہ لگایا ہے - خدا اوس کی مغفرت کرے -

چار دیواری ناتمام کوئی ڈیڑھ دو گز بلند ہے - اس قدیم قبر کے دیکھنے کے بعد کوئی شک نہیں رہ سکتا کہ آسمانی

اندر وہ مقام بنایا گیا جہاں سر مبارک دفن بتایا جاتا ہے۔ یہیں ایک خوبصورت کٹہرا لگا ہوا ہے اور ایک غلاف کسا اس کے اوپر ہے۔ اس پنجرے یا کٹہرے میں سنہری حرفوں میں لکھا ہے:-

"مرقد راس سیدنا الامام ابی عبد اللہ الحسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ"

اس اندرونی گنبد یا مسجد میں سنہری حرفوں میں چھت کے قریب آل بیت کی حدیث لکھی ہے۔ جہاں تک مجھ سے پڑھا گیا، الفاظ یہ تھے:- "عن ابن عباس[1] انہ لما نزلت لا اسئلکم علیہ اجرا الا المودۃ فی القربیٰ سئل عن رسول اللہ من ہؤلاء الذین وجبت مودتہ علیہ قال علی و فاطمہ و ابناہما"

(فی المسند الامام احمد)

اس کے بعد بھی طریقہ سنت جماعت کے مطابق دیگر احادیث فضیلت حسنینؓ میں لکھی ہیں۔ چھت کے نیچے تمام بیت خوبصورت سنہری حرفوں میں قل ھو اللہ لکھی ہے اور دیوار کے چاروں طرف ائمہ اثنا عشر (بارہ امام) کے نام لکھے ہیں اور سر مبارک کے مرقد پر نہایت قیمتی کپڑے پڑے ہوئے ہیں۔

سوق الحمیدیہ اس کے بعد ہم بڑے سقف بازار جس کو سوق حمیدیہ کہتے ہیں (یہ بازار سلطان عبدالحمید کے زمانہ میں بنائی گئی تھی) آئے۔ تمام بازار چھتا ہوا تھا، چھت لوہے کی محراب دار تھی۔ ایک دکان دیکھی جہاں بیت المقدس اور دمشق کی عمدہ مصنوعات رکھی تھیں اور قدیم قالین وغیرہ اشیاء۔ لیکن قیمت بہت طلب کرتے ہیں۔ فرانس اور انگلستان میں یہ سب چیزیں چلی جاتی ہیں۔

{دمشق ۲۸ اکتوبر ۱۹۱۱ء، ۵ ذوالقعدہ ۱۳۲۹ھ ہفتہ}

آج رات کو ذرا سی بوندوں سے سڑکیں گیلی ہو گئیں۔ ہم کل سے چلے۔

قبرستان باب صغیر اول قبرستان مسلمین کی طرف گئے۔ قبرستان کے داخلے سے قبل ایک گلی ہے اس کی دوسری طرف کو بھی

[1] اس حدیث کا ترجمہ یہ ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی کہ میں تم سے کوئی اجر نہیں چاہتا مگر محبت اقربا کی تو آنحضرتؐ سے پوچھا کہ یہ کون لوگ ہیں جن کی محبت واجب کی گئی ہے؟ فرمایا علی و فاطمہ اور ان کے دونوں فرزند (مسند امام احمد ابن حنبل)

خاص مسجد کے وسط مین ایک سبز گنبد ہے جو مقام یا قبر حضرت یحییٰ علیہ السلام بیان کی جاتی ہے۔ مگر بعض لوگ اس سے انکار کرتے ہین۔

مسجد سے باہر صحن بھی پٹی ہوئی مسجد کے برابر طول و عرض مین ہوگا۔ اندر مسجد مین اگرچہ کوئی نشان قدامت کا معلوم نہین ہوتا مگر صحن گلی کی طرف دلان و پتھر دیوار شرقی اور صحن کی غربی دیوار کے ستون صاف کہنہ معلوم ہوتے ہین وسعت مین یہ مسجد قسطنطنیہ کی ٹبری سے بڑی مسجد کی برابر بلکہ زیادہ ہے اور مسجد قرطبہ دین سے دوچند ہے لیکن گنبدون کی ترائی خوبصورتی قسطنطنیہ کے مقابل مین کم نہین۔

صحن مین حوض مختصر ہے اور پانی اوس مین جاری رہتا ہے۔ سبز دو معمولی گنبد ہین جن کو مقام حضرت عیسیٰ و مقام حضرت موسیٰ کہتے ہین اور کہا جاتا ہے کہ اب دولت عثمانیہ کے حکم سے اوس کی اندر کسی کو جانیکی اجازت نہین تمام مسجد مین قالین کا فرش ہے اور سب معمول خدا۔ رسول خلفاے اربعہ اور حسنین کے نام چھت کے قریب لکھے ہین

مسجد راس سیدنا الحسینؓ — خود مسجد امویہ کے اندر سے جاکر ایک دوسرا مقام ہے جس کو مسجد راس سیدنا الحسینؓ کہتے ہیں۔ تاریخ سے یہ بات ثابت ہے کہ مسجد کے دروازے پر جناب سید الشہدا کا سر لٹکایا گیا تھا۔ اور بعدہ صندوق مین محفوظ کیا گیا اور یہ امر بعد اختلاف ہے کہ دمشق مین دفن ہوا یا کربلا مین حضرت امام زین العابدین لے گئے یا قاہرہ مین دفن ہے بہرحال اس عمارت مین داخل ہونے سے قبل یہ عبارت دیوار مین منقوش پائی۔

"لِی خَمْسَةٌ اُطْفِیْ بِهَا حَرَّ الْوَبَاءِ الْحَاطِمَه
اَلْمُصْطَفٰی وَالْمُرْتَضٰی وَابْنَاهُمَا وَالْفَاطِمَه"

اندر اول ایک دالان ہے جس مین بہت سے خوبصورت کتبے پنجتن کے اسماء کے آویزان ہین ایک کتبہ یہ ہے:—

"اربعۃ مذہبۃ لکل غم وحزن
حب نبیؐ وعلیؓ وحسینؓ وحسنؓ" [1]

اِسی دالان کی طرف کھڑکی ہے جس مین سر سید الشہداء کا رکھا جانا بیان کیا جاتا ہے۔

[1] چار چیزین سب غم ورنج کو دور کرتی ہین۔ نبی۔ علی حسین وحسن کی محبت ۱۲ (منہ)

ضریح کے باہر کا کٹہرا معمولی لوہے کا بنا ہوا ہے جیسا لوگ اپنے مکانوں میں ولایتی لوہے کا لگاتے ہیں - مختلف جیزیں بطور تحفہ و آشنے اندر ضریح کے رکھے ہوئے ہیں اور باہر مسجد ہے اوس میں بھی کل فرش قالین کا ہے اور مسجد اور گنبد متصل ہیں -

جامع امویہ یہاں کی مشہور مسجد بنی امیہ کے زمانے سے چلی آتی ہے مگر اوس میں اسقدر تعمیر جدید ہوئی ہے کہ صرف ایک طرف پرانے پتھر نظر آتے ہیں باقی سب عمارت جدید ہے - اس مسجد کے چاروں طرف کی تصویریں میں نے خریدی ہیں - مختصر کیفیت اسکی یہ ہے کہ تین طرف چار درواز ہیں اور مدور دالان کی طرف بھی باہر سے آنیکا دروازہ ہے دلوار طول وغیرہ سنگ مرمر معلوم ہوتا ہے اور وسطی محراب کے دونوں طرف پہدرہ مندرہ گز انداز تک نہایت خوبصورت کام ہوا ہے اور پتھر کے اندر مختلف رنگ کے پتھر ملائے گئے ہیں - ایک منبر بلند بھی متصل اسی کے قریب ہے - مسجد میں آگے پیچھے تین دالان ہیں ہر ایک کا عرض کوئی ۲۰ گز کا ہوگا - کل عرض ۶۰ گز ہوا - طول قدم کے حساب سے جو میں نے پیمائش کی تو ۱۳۵ و ۱۴۰ گز کے درمیان ہے - تو بطور یہ کہہ سکتے ہیں کہ مسجد کے دالان کا رقبہ دس ہزار مربع گز ہے - گویا اسکے خام یا دو ایکڑ سے زیادہ - صحن میں دونوں طرف حجرے بنے ہیں ہر حجرہ ۲ گز لمبا اور کوئی ۲ گز چوڑا ہوگا - یعنی رقبہ کم ہزار گز سے زیادہ ہے جو خود ایک بڑا ہال ہے - مغربی دلوار میں کھڑکیاں بہت خوبصورت بنی ہوئی ہیں جنپر کلمہ آیات و احادیث لکھی ہوئی ہیں - ایک گھنٹہ بھی مسجد میں لگا ہوا ہے - بمبئی میں بھی گھنٹے مساجد میں ہوتے ہیں - ہماری طرف یہ رواج نہیں - بلکہ کچھ عرصہ پہلے تک مجکو معلوم ہے کہ بڑی بحث چلی تھی اور لوگ اس کو بدعت کہتے تھے - دو میں الماریاں بھی ہیں جن میں قرآن شریف و کتب بے ترتیب بھری ہیں کہ جس کا جی چاہے مطالعہ کرے -

ایک گوشے میں بیچ میں جگہہ چھوڑکر تقریباً ایکہزار آدمی جن میں جوان - بوڑھے - بعض عورتیں سب شامل تھے بیٹھے تھے اور ایک معمر ملا عربی میں وعظ کہہ رہا تھا - میں دوری کی وجہ سے اچھی طرح اوس کا تلفظ نہ سمجھ سکا - مگر کچھ احادیث کو زبانی بیان کرتا تھا اور مختلف دعائیں بتاتا تھا - نیز شعر کہنے کی مذمت بیان کرتا تھا -

کہا کہ آپ کو دمشق میں ایک انجمن بنانی چاہیے جسکے مقاصد یہ ہوں کہ (۱) اطفال کو تعلیم دے (۲) بیکاروں کو کام سے لگا دے (۳) فساد و عناد باہمی دور کرے (۴) چھوٹے چھوٹے فرقے علیے نُصیری اور درزی ہیں اُنکو آہستہ آہستہ ہدایت کر کے اثنا عشریت کی طرف لاوے اور ان فرقوں میں جو مخالفت سلطنت سی ہوا ور اکثر قتل ہوتے رہتے ہیں اوس کو دور کرے اور سلطنت کو بھی اون پر مہربان کرے - غرض دینی خدمت و اتحاد کا کام کرے -

اونھوں نے کہا کہ یہاں اہل اسلام میں تو نزاع ہے نہیں اور ایسی انجمن بلا اجازت حکومت قایم نہیں ہو سکتی اور اگر اجازت بھی ہو تو یہاں کے آدمیوں میں اسقدر عقل و تعلیم نہیں - مجلس روضہ خوانی اور نماز جمعہ جو ہمنے قایم کی ہے اوس میں بھی مشکل سے آتے ہیں اور سوتے رہتے ہیں - عموماً اپنے کاروبار میں مصروف ہیں -

خلاصہ کلام یہ کہ اس روشن خیال عالم کو بھی میں نے حسب معمول ترساں و تنگ خیال پایا - دین کے لئے زحمت اوٹھانا اور جو دینی کمزوری ایران میں واقع ہوگئی ہے اوسکو میں نے خوب سمجھا یا اوس کی تلافی کرنا اون کی جرأت و ہمت سے بالا ہے - اگر کسی کا فرزند وطن سے باہر سخت بیمار ہو جاوے اور اوس کو خدمت کے لئے طلب کیے تو آیا کیا وہ ایسے عذرات کرسکتا ہے؟ "(۱) میں کمزور ہوں - راستہ پُرخطر ہے (۲) کافی خرچ راہ موجود نہیں ہے اور لالہ جھگوڑی لال سے قرض لینے کی ضرورت ہے سنا مہ وہ نہ دیں (۳) قرض ملے بھی تو شاید چور راستے میں لے لیں (۴) چور نہ بھی لیں تو میرا جانا لڑکے کے لئے مفید ہو یا نہ ہو" خدمت اسلام کے بارہ میں ایسے ہی عذرات ہر جگہ سُنی و شیعہ دونوں میں پائے -

روضہ حضرت رقیہ

حضرت رقیہ جناب امیر علیہ السلام اور حضرت فاطمہ زہرا کی صاحبزادی یہاں مدفون ہیں اون کے مزار پر گیا - ایک خانگی مکان کا مختصر سا دروازہ ہے اوس کے اندر ایک مکان ہے اور ایک طرف مسجد اور قُبہ حضرت رقیہ کا سبز کا رنگ سفید و نیلی ٹائل لگے ہے گنبد مختصر مگر خوبصورت - اور گرداگرد عمارت دبل سنہری حرفوں میں لکھی ہے - نصر من اللہ و فتح قریب و بشر المومنین یا محمد لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ - گنبد کے اندر یا علی یا اللہ اور چاروں طرف یا علی مکتوب ہے - خوبصورت حروف کے کتبے بھی متعدد لگے ہیں جس میں اسمار پنجتن پاک و سلام محمد علی آل طٰہٰ و لیٰسین درج ہے -

اگر ۹ سال قبل بمبئی گیا تھا - اوس نے ایک معاوزہ (گنج) کرایہ پر لے لیا ہے اور خود رفوگری کا کام کرتا ہے -
اصل وطن بزرگون کا دلی بتاتا ہے مگر خود بمبئی کی پیدایش ہے - اُردو خوب بولتا ہے - تقریبًا اسی سال عمر ہے
وہ سنت جماعت ہے اور کہتا تھا کہ ہندوستان و افغانستان مین سنت جماعت اور شیعہ مین فرق نہین یہان
بہت فرق اور اختلاف ہے - مجکو اوس کے اس بیان سے تعجب ہوا - یہان کوئی فرق نظر معلوم نہین ہوتا
اور سنی شیعہ بہت صلح سے رہتے ہین - اگرچہ شیعہ قدرتًہ دبے ہوئے ہین مگر یار بسمطری حکومت کے عمومًا
مداح ہین -

طریقہ استقبال | تمام عرب مین اور خصوصًا شام و بیروت و حجاز مین جب کوئی شخص مکان یا دوکان مین داخل ہوتا ہے
تو کہتے ہین "اہلاً و سہلاً مرحبا" اور بہت تعظیم سے پیش آتے ہین - جب پانی پیتا ہے تو کہتے ہین ہنیًا (یعنی مبارک)
اور وہ جواب مین کہتا ہے ہناک اللہ - جب صبح کو ملتے ہین تو یہان بھی عراق عرب کی طرح کہتے ہین اور غالبًا حجاز مین
بھی صبحکم اللہ بالخیر والعافیۃ اور شام کو مسکم اللہ بالخیر والعافیۃ -

انگور شام میں | غالبًا دمشق سے بہتر انگور ایشیا کے کسی ملک مین ہون گے یہان ارزاں اسقدر انگور آتے ہین کہ
ہندوستان مین عمر کو مشکل سے ملین گے اور اسقدر شیرین نہ ہوں گے -

حمام | آج حمام مین گیا - اسلامبول کے حمام سے دوسرے درجے پر مگر بہت صاف اور مہذب تھا اور طریقہ وہی تھا
جو قسطنطنیہ کے حمام کا مین لکھ چکا ہون لیکن برخلاف قسطنطنیہ کے یہان میرے خیال مین اجنبی کو دیکھکر حمام والے
ٹھگنے سے پرہیز نہیں کرتے -

{ شہر دمشق - ۲۷ / اکتوبر ۱۹۱۱ء = ۴ / ذیقعدہ ۱۳۲۹ھ روز جمعہ }

آج کا تمام دن بھرنے میں صرف ہوا اور بہت تکان واقع ہوا -

مولانا سید محسن اور اصلاح عرب در شام | یہان امامیہ علماء میں ایک صاحب سید محسن ہین جنھوں نے مدرسہ علویہ عثمانیہ بھی قائم کیا ہے
اور ایک فنڈ جس سے مساکین اور یتیمون کی امداد کرتے ہیں اون سے ملاقات کرکے میں نے

دیگر تصنیفات سے کہ عوام کو آل سفیان نے یہ باور کرایا تھا کہ ہم نبی کے خاندان میں ہیں اور حسینؑ اور علیؑ دشمن رسول اور باغی ہیں۔ شہادت امام حسینؑ سے تا اون کا اسقدر مضمحل ہو دیا کہ عبد الملک ابن مروان نے (جو نہایت لائق خلیفہ بنی مروان کے گذرا ہے اور اوسنے ہوشیاری کی بہت کی) اپنے حکام کے نام فرمان جاری کیا تھا کہ لوگوں کو سمجھاؤ کہ جس خاندان نے حسینؑ ابن علیؑ واہلبیت کو قتل کیا وہ آل سفیان تھے ہم اون میں سے نہیں ہیں اور اس خون سے بالکل بری ہیں۔

ابریشم کے کپڑے اور تجارت

یہاں ابریشم کی تجارت ہوتی ہے۔ ریشمی کپڑے بہت کثرت سے مصر و عراق کو جاتے ہیں حاجی مہدی حلوائی کی دوکان بھی بازار میں اسی سال کی ہے۔ یہاں یہ عجب دستور دیکھا کہ نہ دوکان میں اور نہ مکان میں ملازم ہے۔ سب کام لوگ اپنے ہاتھ سے کرلیتے ہیں کاریگر جو ابریشم کا کام کرتے ہیں اون کو پوچھا گیا تو اونھوں نے مدد دی [illegible] اور لڑکے کی۔ [illegible]۔ اہل ہند کے لئے امر عجیب اگر ہے کہ اپنے بڑے تاجر خود اور اون کی عورتیں کل کام خدمتگاروں کا کرتے ہیں۔

لباس اہل دمشق

اہل دمشق میں عموماً جوان لوگ سر کی ٹوپی اور لباس مثل ترکوں کے رکھتے ہیں البتہ بعض سے زیادہ لمبی عمامہ رکھتے ہیں جس سے معلوم ہوجاتا ہے کہ یہ عرب ہیں۔

شہر ہر جگہ پر کیچڑ

آج تمام شب مینہ رہا جس کے باعث کیچڑ رہی اور اس وجہ سے میں باہر نہ نکلا۔ ہر گھر ہر بیت الخلا میں نہر جاری ہے اور اوسی سے صفائی ہے اور سڑک اگرچہ پتھر کی ہے مگر ہر جگہ کیچڑ ہے اور دلی کے [illegible] کی دالان کا بڑا بھی آدمی کھول جاتا ہے۔ کیچڑ عجب قسم کی ہے گویا مٹی میں کسی نے گوند ملا دیا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ تمام عمارتیں اکثر مقامات میں باوجود کثرت بارش قائم ہیں۔

عرب شامیان و ہندوستانی لوگ

ایک شخص سے ملاقات ہوئی جو یہاں کا عرب اور لساجی کی دوکان رکھتا ہے اور بہ زبان ہندی بات کرتا ہے اوس سے میں نے حال پوچھا۔ میں نے سنا کہ ایک چھوٹا قصبہ [illegible] دہلی سے نزدیک ہے اوس نے کہا پانی پت۔ سونی پت۔ مجھکو اس تفتیش پر تعجب ہوا۔ معلوم ہوا کہ چار سال [illegible] وہ پانی پت میں رہا اور محلہ انصار میں ٹھہرا تھا۔ ایک اور بڈھا ہندوستانی تاجر جسکو یہاں آئے ہوئے ۷۰ سال کے قریب [illegible]

اندر ہو شبہ کے لئے دنیا سے اوٹھ گئی۔ اوس کے بعد اسی سال تک مروان اور اون کی اولاد کا زمانہ آیا اور انصاف یہ ہے کہ آل مروان نے اہلبیت پر بمقابلہ آل سفیان اور آل عباس کے بہت کم ظلم کیا اور عمر ابن عبد العزیز نے پوری تعظیم و تکریم کی اس وجہ سے اون کی حکومت اسی سال تک رہی جو ظلم کیا وہ عموماً حجاج نے کیا۔ ما جو طریقہ لعن اہلبیت کا زمانہ امیر معاویہ میں جاری تھا قائم رہا۔ بہر حال کل بنی مروان و بنی امیہ اس ملک سے ابو مسلم خراسانی کے حکم سے نکال دیئے گئے یا قتل کئے گئے اور چند اندلس بھاگ گئے۔ مگر بنارس۔ دمشق۔ بغداد۔ اصفہان اور دہلی السبل کے اون شہروں میں ہیں جن کی آبادی پر بربادی کبھی غالب نہیں آئی۔ دمشق بھی بارہا برباد کیا گیا آخر میں تیمور نے برباد کیا بوجہ عمدگی اب پھر آباد ہو جاتا ہے۔

معدب اہل شام

اہل شام عموماً اب محب اہلبیت ہیں جیسا اہل کوفہ ہیں۔ پانچ ہزار آدمی جن کی مالی حالت اور تجارت اور اخلاقی حالت اچھی ہے۔ اپنے آپ کو شیعہ کہتے ہیں۔ باقی عموماً بنی امیہ سے حسن ظن نہیں رکھتے۔ میں نے حاجی ملساوی سے جن کا خاندان حلب سے آیا کہا کہ عموماً اہلبیت کے دوست دمشق کو شہر ملعون کہتے ہیں کہ اس نے اہلبیت پر ظلم کیا۔ مگر انہوں نے جواب دیا کہ اصل یہ ہے کہ یہاں کے لوگ صرف اسقدر واقف تھے کہ ایک خارجی نے بادشاہ پر خروج کیا ہے ہرگز واقف نہ تھے کہ نبی کے فرزند اور لوا سے سے جنگ ہے اور جب معلوم ہوا تو عموماً سب کو غم اور رنج تھا۔ تاریخ سے اس بیان کی صداقت معلوم ہوتی ہے۔ جب اہلبیت کو لائے اور حضرت علی ابن الحسین آگے آگے تھے ایک اہل دمشق نے کہا "شکر خدا کا جسنے تمکو مغلوب اور ذلیل کیا"۔ آپ نے فرمایا کیوں؟۔ اوس نے کہا کہ تمنے امیر پر خروج کیا اور بہرے دوست اس جنگ میں مارے گئے۔ میں خوش ہوں کہ تمہارا یہ حال ہوا"۔ آپ نے فرمایا کہ "تونے قرآن پڑھا ہے؟" اُسنے کہا "بیشک"۔ آپ نے پوچھا کہ یہ آیت پڑھی ہے لَا اَسْئَلُکُمْ عَلَیْهِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّةَ فِی الْقُرْبٰی"۔ اوس نے کہا "پڑھی ہے۔ مگر اس سوال سے کیا مطلب؟"۔ آپ نے کہا وہ قربیٰ ہم ہی ہیں"۔ اوس نے کہا "تم خارجی ہو تم کو قرابت اہلبیت سے کیا تعلق؟"۔ جب اوس کو معلوم ہوا کہ آپ حضرت رسول کے فرزند ہیں تو جزع و بکا کرتا ہوا مجلس یزید میں پہنچا اور اوس پر لعنت کی اور مارا گیا۔ اس سے معلوم ہوتا ہے اور

چراغ دو کانوں پر روشن تھے۔ تاہم بازاروں میں تاریکی نظر آتی تھی۔ ٹرم جاری تھی۔

مجکو سید ابوالفتوح نے بتایا تھا کہ محلہ حراب : منزل حلبادی میں ٹھیروں۔ اسٹیشن سے قریب ۲½ میل پر یہ محلہ واقع ہے۔ میں نے دریافت کرکے مکان کا پتہ لگا لیا۔ ایک مختصر دروازے میں سے ایک شخص نے جسکی آواز عورت کی سی معلوم ہوتی تھی کہا کون ہے؟ اور کس نے پتا بتایا ہے؟ میں نے جواب دیا۔ اوسنے کہا حلبادی یہیں ہیں۔ اسپر ایک لڑکا جس کی عمر برادر غلام المسطفیٰ سے کمتر تھی آیا اور میرا اسباب اندر مکان کے لیگیا۔ مکان ایک دو منزلہ محل تھا جس کی تعمیر اور فرنیچر میں ۵۰ ہزار روپیہ کم صرف ہوا ہوگا۔ اوس نے میری بہت خاطر کی اور ایک بڑا کمرہ مجکو رہنے کو دیا اور کہا کہ میرا کام حجاج کی خدمت نہیں بلکہ تاجر ہوں۔ بعض حجاج ایرانی بوجہ ہم مذہبی میرے یہاں آجاتے ہیں۔ آپ ہمارے مہمان ہیں۔ اوس کا ایک چھوٹا بھائی بھی خدمتگار کی طرح کام کرتا تھا۔ یہ لوگ اور کل اہل شام و حجاز ملازم نہیں رکھتے خود کل کام کرتے ہیں۔

[۲۶ اکتوبر سنہ ۱۹۱۱ء = ۳ ذیقعدہ سنہ ۱۳۲۹ء۔ شہر شام]

شہر دمشق اور اوسکی کیفیت

یہ وہی شہر ہے جس کو اہل شام عروس البلاد اور جنت فی الارض کہتے ہیں اور اس کی خوبی کی وجہ سے ابوسفیان نے کہ اول بیٹے فرزند سفیان و مابعد امیر معاویہ کے لئے یہ ولایت بغرض حکومت حاصل کی تھی ورنہ دھمکی دی تھی کہ میں رئیس اہلبیت علیؑ ابن ابی طالب کی امداد کرکے خلاف پر حملہ کروں گا۔ گو بقول مورخ طبری حضرت امیرؓ نے ابوسفیان کی صلاح نہ مانی اور اسلام کو ضعیف کرنا اور جنگ خانگی منظور نہ کی مگر اس طرح شام کا ملک ابوسفیان کے خاندان کو مل گیا۔ اور اگر ابن زیاد کی شقاوت سے اہلبیت شہید ہوتے تو بنی اُمیہ کی سطوت اور تعداد کی وجہ سے ممکن ہے کہ آج تک یہ ملک اون کے ہاتھ میں رہتا۔

اس شہر میں آل نبیؐ بازاروں میں پھرائی گئی اور سر مبارک سیدنا حسین علیہ السلام کا نیزہ پر اور مسجد کے دربر آویزاں کیا گیا۔ اسی شہر کی نسبت حضرت علی ابن الحسین سے جب پوچھا گیا کہ سب سے زیادہ روحانی تکلیف آپکو کہاں پہونچی ہے؟ فرمایا "الشام الشام" لیکن بنی اُمیہ میں بنی سفیان کی حکومت معرکہ کربلا سے چار برس کے

سلطنت اور پاس کے عیسائیوں سے جنگ کرتے رہتے ہین بعض یوروپین مصنفون نے ان کے متعلق کتابین لکھی ہین
سہ پہر طبنان کے سمندر کے کنارے کنارے چلے جاتے ہین سمندر نظر آتا ہے اور آب ہوا اور مقامات
بلندی و مضبوطی کی وجہ سے وہان کے لوگ دولت عثمانیہ سے کم ڈرتے ہین - بہرحال ایک شخص* نیلا لہنگا
مع پائجامہ پہنے ہمارے پاس بیٹھا تھا باقی عرب اوس کیساتھ کسیقدر سختی سے سلوک کرتے تھے اوس کے جانے کے
بعد ایک عرب نے (جو ترکی لباس مین تھا اور شاید مدارس کا انسپکٹر تھا) کہا مین اس کو پہچانتا ہون یہ ضرور
درزی تھا - ایک نوجوان عسکری نے کہا درزی ملعون ابن ملعون ہین اور دوسرے نے کہا کلب ابن کلب - یہ جبل
لبنان ایک گورنر کے ماتحت ہے جس کا تقرر بنظر عیسائی رعایا سلطان کے بمنظوری بعض دُوَل ہائے یوروپ لازم
ہے - کیونکہ ۱۸۶۰ء مین یہان درزیون نے بہت عیسائیون کو قتل کیا تھا - اوس وقت سے یوروپ کی مداخلت ہے
بار بار ٹکٹ دو - روس اور عثمانیہ ہر جگہ یہ لغو رسم دیکھی کہ ایک شخص آتا ہے اور تقریباً ہر اسٹیشن کے بعد ٹکٹ دیکھتا ہے
جسکے پاس ٹکٹ نہین ہوتا اوس سے نقد قیمت لیکر ٹکٹ دیدیا ہے - تقریباً ۲ گھنٹے مین ۷ دفعہ ٹکٹ دیکھے گئے -
تقریباً ½ ۵ بجے دمشق مین پہونچے - یہان کے حمال اور گاڑی اور خچر والے جو اسباب لاتے ہیں بنسبت ہمارے بیروت کے
شہر دمشق جسکو عرب شام کہتے ہین اوس سے ۱۵ - ۲۰ میل کے فاصلے سے چشمے پانی کے کثرت سے تھے اور
شہر کے باہر بڑی بہار سبزہ کے رہنے کی موجود تھی - اگرچہ بیروت کی بہت بڑی سنگین کچہریون کے مقابل
مین کم خوبصورت ہے ، شہر کے شروع ہی سے نہایت سر وبالی کی نہرین جاری ہین اور ایک ندی ہوجاتی ہین - مگر معلوم
ہوا کہ ۷ ندیان اس شہر مین آتی ہین -

دمشق بہت بڑا شہر ہے اور رونق مین دلّی سے کم نہین - آبادی ڈیڑھ لاکھ سے زیادہ ہے اور بازار مسقف
ہے جسقدر لمبا اور چوڑی اور شاندار چھت نہ بغداد مین ہے نہ طہران مین - مغرب کے وقت جب مین داخل ہوا کھانا لو

---

* کہتے ہین کہ علامہ بستانی مسیحی اڈیٹر دائرۃ المعارف مصر نے ان کے حالات و عقائد مین آرٹیکل نہی عربی انسائیکلو پیڈیا
دائرۃ المعارف مین لکھے تھے - وہ اوسی وقت مار دیا گیا - (منہ)

آج صبح مین ریل مین سوار ہوا اور حسب معمول حمالون کو سخت ایذا رسان پایا اور یہان کے ایک اور مسافر نے بھی تاریخ متوالی
مزدوری مقررہ سے دینے کی صلاح دی اُس وقت میرے پاس کافی نقد تھا - مین نے دیدیا - کرایہ درجہ معمولی کا
بیروت سے دمشق تک علاوہ اسباب کے ۲ مجیدی ہے - اور ریل شارع عام کی سڑک پر کھڑی رہتی اور وہین سے گذرتی
ہوئے مالک فرانسیسی کمپنی ہے اور شرط یہہ ہے کہ رعایا و عثمانی ملازم کئے جاوین - چنانچہ اکثر عیسائیون کو ملازم
رکھا جاتا ہے - ایک ترک نے اس کو مین روزنامچہ لکھ رہا ہون بیان کیا کہ ⅔ عیسائی آبادی بیروت مین ہین -
لیکن لحاظ رعب ایک مسلمان دس عیسائیون کی برابر ہے - اسی طرح قوم درزی (دیگر طرح اسمعیلی اہالی جبل لبنان)
بڑی رعب ہے -

حالتِ ملک — بیروت سے سلون تک زمین زرخیز اور باغ بکثرت ہین - زمین پہاڑی ہے جبل لبنان کے اسٹشن تک
سہابت اعلیٰ درجے کے سواظر ہیں - لاکھ کے قریب اسی لنبی کیاریاں کٹی ہین - یہ سب ملک جبل لبنان کے نام سے منسوب ہے
جس مین عیسائی کثیر ہو لیک گورنر رضامندی دول اور یا مقرر ہوتا ہے - جگہہ جگہہ اسٹشنوں کے پاس بہت سے
خوبصورت بنگلے بنے ہوئے ہین - لوگ اور سپاہی جو مین نے دیکھے وہ عموماً وجیہہ اور مضبوط تھے اون مین مسلمان
اور عیسائی اور درزی سب کی شکلین یکسان تھین - ان پہاڑون مین زیتون اور انگور کے باغات بکثرت ہین -
اور ریشم کے کارخانے - ہوٹل بھی ہر اسٹیشن پر ہین اسٹیشن چند چند میل کے فاصلے پر ہین - اور پہاڑون کا منظر کئی
گھنٹے تک بہت عمدہ نظر یا رشت یا گیلان کے موافق ہے - انگور دینک کے چالیس میل گذری ہوئی پر ارسل غلہ کی کاشت
کے جلاجاتا ہے - اور کوئی آرٹنک نہیں ہے نہ نخلستان ہین -

دروزی — وہ قوم ہے جو اس نواح مین بکثرت ہے - یہہ عربی بولتے ہین اور خلفائے فاطمیین مین ایک ظالم بادشاہ
حاکم باللہ کو کہا جاتا ہے کہ خدا کا اوتار مانتے ہین اور دیگر عجیب عجیب عقائد رکھتے ہین مثلاً سلمان فارسی اور حضرت خضر
کو بھی منجملہ ۵ خداؤن کے مانتے ہین - دیگر مذاہب سے متنفر ہیں اور اپنے مذہب کو سخت چھپاتے ہین اور اکثر

* یہان کا ہمیشہ یہہ قاعدہ ہے اور مصر کا بھی کہ لوگ ہمیشہ مسافر کے خلاف اور حمالین اور دلالون کے موافق ہوتے ہین - ۱۲

محمد باقر آفندی نے دو شخصوں سے میری ملاقات کرائی جن کے نام مفصلہ ذیل ہیں اور یہ جب ایک عالیشان بلدیہ قہوہ خانہ میں موجود تھے جو شل طہران کے باغ میں واقع ہے اور فوارہ چھوٹتا رہتا ہے اور برقی روشنی اور بینہ کرسیاں ہر جگہ بچھی رہتی ہیں۔

(۱) حاجی علی آفندی زین ساکن صیدا (تریبنر) ولاتِ بیروت

(۲) حسن رشید آفندی۔ ادکات سروت۔ (ادکات وکیل یا بیرسٹر کو کہتے ہیں)۔

یہ دونوں جبل کے رہنے والے ہیں اور اول الذکر ایک معمر بزرگ ہیں جن کا بیٹا ایک مشہور عربی رسالہ عارف نکالتا ہے۔ اونھوں نے جبل میں عدم اتفاقی اور عام افلاس کا ہونا تسلیم کیا۔ مگر کہا کہ سر اب لاکھ آدمیوں میں مشکل دس پڑھتے ہیں بالتہ علوم جدیدہ سے غافل ہیں۔ میں نے اون کو سمجھایا کہ اسلام حقیقی اور صحیح کے معنی یہ ہیں کہ اخلاق اعلیٰ ہوں اور لوگوں کے اقوال سے عین مدام نہ ہو۔ امر بالمعروف نہی عن المنکر اور جہاد قلبی یا جہاد اکبر آجکل واجب کفائی نہیں بلکہ واجب عینی ہے۔ لازم ہے کہ وہ ایک انجمن مقاصد ذیل کے لئے بنا دیں۔

(۱) تعلیم اطفال قابل تعلیم (۲) تہیۂ کار برائے بیکاران (۳) تہذیب اخلاق اندرونی (۴) رفع نزاع باہمی

اونھوں نے اپنی نوٹ بک میں یہ سب باتیں لکھ لیں اور انجمن بنانے کا وعدہ کیا اور کہا کہ آپ جبل میں چلیں میں تین۔ چار دن کے لئے جانے پر راضی تھا۔ لیکن وہ کہتے ہیں کہ مختلف مقامات میں پندرہ دن رہنا لازم ہے۔ حج کے قرب کی وجہ سے اسقدر وقت میرے پاس نہ تھا۔ مگر مکاتبت کا وعدہ کیا۔

یہ لوگ حضرت ابا ذر صحابی رسول کی وجہ سے قدیم زمانے سے اہلبیت کے معتقد ہیں اور ایک رسالہ بھی نکالتے ہیں۔ محمد باقر آفندی نے عاملانہ غلطی کی کہ ان سادہ لوگوں سے کہنا شروع کیا کہ تم مثل انجمن اتحاد و ترقی کے اتحاد پولیٹیکی میں داخل ہو جاؤ یعنی اپنی شخصیت چھوڑ دو۔ یہ ممکن نہیں۔ اوّل اصلاح اندرونی لازم ہے تاکہ اتحاد عمومی کے فوائد کوئی گروہ سمجھ سکے اور اوس میں مناسب طور پر شریک ہو سکے۔

{ ۲۵ اکتوبر ۱۹۱۱ء = ۲ ذی القعدہ ۱۳۲۹ھ۔ در ریل براہ دمشق }

ہین کہ دس پندرہ لاکھ یا زیادہ کی حیثیت رکھتے ہین ورنہ عوام ایران بہت مفلس ہین - مگر دولت عثمانیہ مین تجارت
ترکوں کے ہاتھ مین نہین اور عرب تاجر بعض بعض ضرور متمول ہین مگر درجہ دوم کا تمول رکھتے ہین یعنی دس لاکھ روپیہ
کی حیثیت سے زیادہ نہین ہوں گے -

ایک ایرانی اہل قران اور اتحاد اسلامی

نوجوان ایڈیٹر البلاغ محمد باقر سے معلوم ہوا کہ اون کے باپ مرزا باقر شہرستانی طہران سے آئے
تھے مشہور عالم اور تصانیف گذری ہین - اونھون نے انگریزی مین امام حسن و امام حسین کے حالات
کی تفصیل بھی واقعہ کربلا کے ساتھ حالات کی بابت شایع کی تھی - آخر مین اونھین نے یہ طریقہ اختیار کیا کہ قرآن اور متواتر
احادیث صحیحہ جو سب فرقوں مین مانی جاتی ہین تسلیم کی جاوین باقی کسی چیز کی ضرورت نہین - یہ نوجوان (جسکو مین نے
عربی مین گھنٹہ بھر تک اپنے مقاصد اصلاح و ترقی اخلاق اسلامی کی بابت سنائے) چاہتا ہے کہ مکہ مین ہر سال حج
ایک کانفرنس سب فرقون کے اتحاد کے لئے قائم ہو - مگر مین نے سنایا کہ اس مجمع مین غیر اسلامی حکومتین ضرور
حائل ہون گی - افسردہ خلافت عثمانی کو بحیثیت سیاسی چمکانا چاہتا ہے - مگر جب قلوب مین خلافت کا اعتقاد
نہین ہی سوائے عثمانی اتراک کے اور اب کہ پارلیمنٹ کی وجہ سے اون کے عقائد مین ضعف ہو گیا ہو تو یہ مصنوعی جوش
حاصل بھی ہو سکتا ہی یا نہین ؟ -

محمد باقر آفندی نے اپنا مذہب تقریباً اثنا عشریہ بتایا - مگر اپنا مشرب اتحاد اسلامی بتایا ہے کہ فرقوں کے وجود کو منعدم
خیال کرنے مین مین کچھ مفید نہین سمجھتا - مگر ملک شام نے ترکی بنا دیئے -

خیالات عرب اہل شام

یہ ملک کے باعث اہل شام ایک بڑی زبان کا سلسلہ ہے جس مین تمام عرب قومیت کے ہم نوا
مرد و زن و اطفال سکے رہتے ہین اون کے درمیان اصلاح و اتفاق کے لئے انجمن قائم کرنے کی غرض سے یہ جانے
پر ملتا رہتا - مگر محمد باقر آفندی نے کہا کہ مین نے بہت کوشش کی اور تحریرین لکھین کچھ نفع معلوم نہین ہوا
اون کے عوام مین اختلاف ہے درمیان شیعہ اور سنی کے باہم سخت عداوت ہے اور بسبب تعصب کے
ہین - اور محمد باقر دیگر پہلوؤں سے اون کی حالت سے تحت -

باقاعدہ تیار ہو چکا ہے۔ گو اٹلی پر حملہ ہمارے خیال میں بھی تھی۔ ہم نے غلطی اور دھوکا کھایا اور اپنے دوستوں فرنچول
اطمینان۔ بحری جنگ ہم سے نہیں ہو سکتی۔ مگر ہم دوسرے وسائل اختیار کریں گے۔ گو اٹلی کے عزم سے ناواقف رہنا خود
ایک بھاری غلطی بمنزلہ جرم ہے۔

ہندوستان عرب و شام و ایران کے ادنیٰ طبقہ کا مقابلہ

جسقدر حصہ سیرگاہوں کا میں نے دیکھا ہے اوس کے لحاظ سے میں کہہ سکتا ہوں کہ شام کے عرب درجہ ادنیٰ کے ہند و ایران و عراق و عرب سے زیادہ خوشحال ہیں اور ان سب ملکوں کے عوام ہندوستان سے زیادہ ذلیل ہیں اور زندگی ہیش سے گذراتے ہیں اور زیادہ قہوہ او کسل تاش وغیرہ کے لئے معتاد بنے ہوئے ہیں۔ بلحاظ مالی حالت کے میں ہندوستان کے عوام کو سوائے ایران کے سب سے پست درجہ رکھوں گا اور شام کے عوام کو اول درجے اعلیٰ۔ اور قفقاز و حولی روس کے عوام کو سب سے بالا۔ مزدوری پیشہ لوگ سیرگاہوں میں بہت کچھ کما لیتے ہیں۔ ہندوستان کے عوام میں ہنود بھی پست درجہ میں ہیں۔ مگر مسلمان ان سے بھی گرے ہوئے ہیں۔ بیکار بیٹھکر وقت ضائع کرنے میں ایران و ترک عرب کو میں نے یکساں پایا۔ ہر وقت چاء اور تاش کے پتے تمام شام اور اسلامبول میں نظر آتے ہیں۔

خواص کے تمدن کا مقابلہ

یہ سچ ہے کہ ایران و عرب و عثمانیہ میں ایسے بڑے بڑے ملاک نہیں جیسے ہماری ہندوستان میں راجہ صاحب محمودآباد یا راجہ صاحب نانپارہ ہیں اس لئے ہندوستان کے عام مسلمانوں کا افلاس چھپا ہوا ہے۔ نہ ایسے حال میں ان ملکوں میں کوئی تاجر مثل کریم بھائی ابراہیم بھائی کے ہے۔ البتہ ایران میں ایک عمدہ رسم ہے یعنی ہر شہر میں سلطنت کی طرف سے ایک شخص جو متمول تاجر ہوتا ہے ملک التجار تسلیم کیا جاتا ہے مگر ایران میں عام افلاس بہت ہے، کوئی دولتمند آدمی یا جماعت روپیہ سے یہاں بھی ایک بڑی جمعیت پیدا کر سکتا ہے۔ اور ہر صاحب اثر کے گرد کھانے اڑانے کے لئے بھوکوں کا ایک خاصا مجمع رہتا ہے۔ بالکل اسی طرح جیسے مشہور ناول نویس لیور بھنگری نے کتاب ہنڈنس میں انیسویں صدی کے اواسط لندن کے مقیمان آئرلینڈ کی حالت بتائی ہے کہ ہر بھوکے سے بھوکے آئرش کے کچھ اور بھوکے ہم وطن متوسل ہوتے ہیں۔ ایران میں مختلف شہروں میں بعض ایسے ملک التجار

اون لوگون نے کہا کہ چونکہ یہان سامان رکھا گیا اس کا کرایہ - مجکو ایک شخص یافا مین بتا چکا تھا کہ ہر شخص سے بطور ناجائز یہ لوگ لیتے ہین - اور اگر میرے پاس نقد باقی ہوتا تو شاید دے دیتا - مگر مین نے قطعاً انکار کیا - آخر اونھون نے سامان جانے دیا -

حجاج نے جو کچھ حالت بیان کی اور خود میرا تجربہ بمعاملگی اور فیلن اور رذالتی کے معاملہ مین ان بنا در شام کے آدمیون کو نمبر اول اور ایرانیون کو نمبر دوم دئیے سہاوت پر تیار ہے عراق عرب کے لوگ اور مزدور ایرانیون سے قدرے کم خراب ہین - اگرچہ عرب کا لہجہ قدرتی طور پر سخت ہوتا ہے -

بعض چیزون کی ارزانی یہان یورپین چیزین بہت سستی ہین - چنانچہ ایک لڑکا ایک بہت مختصر نوٹ بک مع ایک پنسل کہ جس کی قیمت ہندوعراق عرب مین ار سے کم نہین) دونون چیزین کو بیچ رہا تھا - اسی طرح ایک چاقو جو ہمارے یہان ۸ر سے کم مین نہین آئیگا ۵ مین خرید اگیا - بمبئی مین تقریباً ایسا ہی ارزان ملیگا -

بیروت مین تقریباً میل تک برابر سمندر کے کنارے سڑک پر ماکولات کی بہت صاف و خوشنما دکانین موجود ہین -

سدتار ترقی کیجتی ہی ایک نئی بات مین نے یہان دیکھی جو نہ طہران اور نہ اسلامبول مین دکھی گئی - وہ یہ کہ اخبارون کے ساتھ خواہ مخواہ جداگانہ بعض لڑکے بند لفافے جن پر ٹیلیگراف لکھا ہوتا ہے بیچتے پھرتے ہین - ان کی قیمت ہمارے ار کی برابر ہے اور یہی قیمت یہان اخبارون کی ہے - مین نے ایک لفافہ لیا اوس مین یہ تار تھا کہ اٹلی نے نئی شرائط صلح پیش کی ہین جس مین سلطنت عثمانی کی سیادت مذہبی طرابلس پر منظور کی گئی ہے - ٹرکی عالی نے انکار کیا - لڑائی شدت سے جاری ہے - اٹلی والون کا سخت نقصان ہوا - نیز اس نقصان سے شہر روما مین بیچینی ہے -

شوکت پاشا کا اعتراف غلطی اخبار روائے عام پھر خریدا اوس مین شوکت پاشا وزیر جنگ نے کسی اخبار نویس سے ظاہر کیا کہ جس جس سلطنت سے احتمال جنگ تھا سب کے لڑائی کا نقشہ ہمارے یہان اس ڈھائی برس مین

مقبرہ حضرت علی بلخ مین

ایک عجیب حکایت جو اس افغانی نی بیان کی اوس کا بیان بھی ضروری ہی وہ یہہ کہ پانچسو سال قبل امیر تیمور یا اوس کے فرزند کے زمانے مین ایک ہرن کے پناہ لینے سے ایک ٹیلے پر ایک قبر کا پتہ ملا تھا - اور اوس پر لکھا تھا "ھذا قبر امیر المومنین علی ابن ابی طالب" اوسپر عمارت بنا دی گئی - بعد احمد شاہ دُرانی نے اوسپر شاندار عمارت قایم کی - آخر مین دوست محمد خان نے عمارت بنوائی - امیر عبدالرحمن خان جب ترکستان سے آیا تو اوس نے طلائی گنبد بنایا اور کہا کہ امیر المومنین نے مجکو بشارت دی ہے کہ تو تیس سال حکومت کریگا اور اوس کی علاوہ ازین - ۳۰ دن تک بہت بڑا میلہ ہوتا ہے - اس کو روضہ سخی جان کہتے ہین کیونکہ حضرت علی سخی تھے - بہت سے قرآن خوان مقرر ہین اور مدرسہ بھی بہت بڑا اس روضہ سے متعلق ہے اور بہت سے بیمار اور مفلوج کسی اکر چالیس دن کے اندر صحت پاکے فیضیاب ہوئے ہین"-

ظاہر ہے کہ یہہ قصہ بالکل فرضی نہین ہے اور بلخ مین کوئی مقبرہ ہے جو منسوب امیر المومنین کی طرف ہے جیسا قاہرہ مین امام حسین کا سر مدفون بیان کیا جاتا ہے - اور لوگ جن سے مین نے دریافت کیا اُنھون نے بیان کیا کہ مزار شریف افغانستان کا مشہور مقام ہے -

{ بیروت - ۲۴ اکتوبر ۱۹۱۱ع }

زیادہ ستانی وسے اکالی

صبح کو دو گھنٹے دن چڑھے بیروت پہونچے ایک شخص آکے طے کر گیا کہ حسب دیگر ہندی وغیرہ حاجیون میری تین کشتیان آئیوالی ہین اونکین روانہ ہون - ۲ قروش (۴ /) فی نفر لون گا بہت سے لوگون نے منظور کیا اور کنارے پر جب آئے تو اوس کے ایک ساتھی نے اس ۱۰ منٹ کے سفر کیلیئے ۵ قروش (۱۲ /) فی نفر طلب کیئے - مین نے دیگر ہندوستانیون کو بھی منع کر دیا اور اس خیانت کے قبول کرنے سے انکار کیا - اسیر صاحب کشتی نے میرا اسباب روک لیا مین نے پولیس عثمانی کو اطلاع دی - اوس نے یہہ طے کیا کہ ۲ ½ قروش فی نفر دیئے جاوین - میرا مال کسٹم (کمرگ) مین سے گذرتا ہے سامان کو دیکھا تو اوس مین کوئی محصولی چیز نہ تھی اوس پر بھی دو ہندوستانیون کے سر ملنے لگے - مین نے کہا رسید دو - ورنہ مین نہین دون گا - اور کس بات کے دون؟

یافا سے جہاز پر سوار ہوئے جو خدیو کا ہے اور اوس مین ہندوستانی بھی ہین - جہاز پر غالباً جنگ اٹالیہ کے خوف سے جھنڈا انگریزی ہے - لیکن ایک دوسرا جہاز بھی خدیو کا ہے جس مین سیکڑون عثمانی جھنڈیان لگی ہین - اور کہا جاتا ہے کہ اوس مین محمل شریف شام کو جا رہا ہے - حیفہ پر مصری لوگ اتر گئے - کیونکہ مصر کے لوگ یہان سے مدینہ منورہ کو جاتے ہین - راستہ قریب ہے -

تاتاریان کریمیا

ہمارے جہاز مین کریمیا کے تاتاری ہین اور عموماً بہت پابند مذہب اور نمازی ہین قد ان کے بلند ہین اور معلوم ہوتا ہے کہ انھون نے کبھی کسی تنگی کو نہین دیکھا ہے - افغانون کی پابندی مذہب اور وہان کے اسلام خالص کی بہت تعریف کرتے ہین کہ خدا نے اس سلطنت کو بچا رکھا ہے -

افغانستان کے سیاسی حالات

ایک قندھاری افغان سے جہاز مین ملاقات ہوئی اور وہان کے کچھ حالات معلوم ہوئے - بعض باتین پہلے بھی معلوم تھین لیکن بعض نئی ہین ان کا ذکر دلچسپی سے خالی نہوگا - اگرچہ کل باتین صحیح نہین ہو سکتین اور مبالغہ بھی اون مین ضرور ہوگا -

" افغانستان مین دو لاکھ فوج ہے - لعل کی کان بدخشان مین ہے - پوستین - پٹو لیدہ عمدہ ہوتا ہے اور امیر نے اوس کو باہر لیجانے سے منع کیا ہے یعنی ایسے پوستین پر قیمت کی برابر محصول ہے - اس لئے ہندوستان مین صرف چوری چوری یہ مال لیجاتے ہین - امیر حبیب اللہ خان خود کام نہین کرتے بلکہ سردار نصر اللہ خان و سردار عنایت اللہ خان (پسر امیر) جو کچھ کرتے ہین اوس پر دستخط کر دیتے ہین - ملاؤن کی طاقت افغانستان مین امیر عبدالرحمن خان کی زندگی مین کم ہو گئی تھی اور اب بھی ہے - جب امیر عبدالرحمن خان نے افغانی فوج کو انگریزون سے لڑنے کو منع کیا تھا تو قندھار کے ملاؤن نے کفر کا فتویٰ دیدیا تھا اور اس وجہ سے بہت سے قتل ہو گئے اور بعض بھیس بدلکر بھاگ گئے - چار برس تک یہ حالت رہی - مابعد امیر نے نماز روزہ کا جبراً حکم دیا اور ملاؤن کو راضی کیا

افغانستان مین محصول عشر یعنی دسوان حصہ پیداوار کا لیا جاتا ہے اور ہر اونٹ کی مادہ پر ایک روپیہ کابلی

(۹ر) اور ہر دو گایون پر عہ/ اور ہر ۵ بکریون پر عہ/ لیا جاتا ہے -

اور جسنے پرسون دھوکا دیکر مجیدی لی تھی رشید آفندی افسر پولیس سے معلوم ہوا کہ دوسنے آج مجیدی دینے کا وعدہ کیا - جن نے حسین کو بھیجا تھا وہ رشید آفندی سے نہین ملا - مجھہ سے رشید نے دریافت کیا کہ کہان آپ کی امانت بھیجون ؟ - مین نے کہا کہ میرا قیام ایک جگہ نہین اور یہہ مجیدی کہان کہان لیکر پھرونگا - مگر دھوکہ باز یہودی کے پاس رہے سے مسلمان کو مل جاوے تو بہتر ہے - چنانچہ مین نے عربی مین ہر کی عبارت لکھکر اون کے حوالے کی - چونکہ وہ ریلوے پولیس کے افسر یہان ہر وقت موجود رہتے ہین اس لئے اوس مکار سے ضرور وصول کر لین گے - اونھون نے مشکل سے منظور کیا - شکریہ ادا کیا -

حالت ملک از یروسلم تا یافا

یروسلم سے یافا کی طرف تقریباً ۲۰ - ۲۵ میل تک پہاڑون کو کاٹ کر ریل بنائی گئی ہے - اور پہاڑون کے درمیان اندر سے راستہ جاتا ہے - پہاڑ اسقدر ہرے تو نہین مگر منظر تقریباً ایسا ہی ہے جیسے راہ بھوپال مین جو حصہ انڈین مڈلینڈ ریلوے کا گذرتا ہے اوس کا منظر ہے اس دو دن مین بارش ہوگئی ہے - اور یہ ملک کی مثل وسط ہند کے زرخیز معلوم ہوتی ہے اور اس ساڑھے تین گھنٹے کے سفر مین چار پانچ اچھے آباد قصبے نظر آئے جن مین اکثر مکانات پختہ بنگلہ نما بنے ہوئے ہین اور ملک کی حالت بُری نہین معلوم ہوتی یعنی افلاس کا زور نہین ہے - ریل مین بعض جوان یہودی عورتین ساتھ تھین - یہ ممکن ہے کہ وہ پیشہ ور بدکار رہی ہون یا اتفاقیہ اگرچہ لباس مہذب سادہ تھا لیکن معلوم ہوتا ہے کہ حیا و عفت کی اس قوم مین قابل افسوس کمی ہے -

یافا کی سرا

یافا کی سرا جس مین حاجی اور بخارا کے رہنے والے زائر زیادہ ٹھہرتے ہین اوس مین اس شب مقیم ہون منزل ایک بے جا اگرچہ کمرہ ملا ہے اور برخلاف اور لوگون کے مالک خان (یعنی سرا) ایک معقول آدمی ہے جس نے ہر طرح تواضع کی - یہ فارسی خوب بولتا ہے اُردو سے بھی نابلد نہین اس کے ملازم البتہ جھپٹے ہین اور اصل کرایہ سے صرف چہار چند کے طالب تھے - مگر دوسنے اگرچہ حسب قرار داد مناسب تھا وہی کرایہ ظاہر کیا اوس کا مالک عبدالقادر نامی بہت معقول آدمی ثابت ہُوا -

{ ۲۳ اکتوبر ۱۹۱۱ء - دوشنبہ جہاز خدیوی سر راہ بیروت }

مسلمان خدام کا جو بیان کیا ہے اُس کی کیفیت پڑھنے سے میرے دل پر سخت چوٹ لگتی ہے یہ کہنا کہ عیسائی حریص اور لالچی نہیں ہیں جھوٹ ہے۔ مگر ان کی حرص ایک ترقی کے ساتھ ہے اور اولوالعزم ہمارے بڑے ہیں کہ ملک کے ملک نگلے چلے جاتے ہیں اور اربوں روپیہ کھینچے ہیں اور بمنزلہ مزدوروں کے کام میں مصروف ہیں ہماری حرص میں دنائت اور کمینہ پن ہے اور ہمارا عیب بالکل کھل گیا ہے بھیک مانگنے پر اصرار کرتے ہیں اول نمبر عربوں کا ہے۔ گو یا اکثر عرب اسی لئے پیدا ہوئے ہیں۔ عراق عرب سامرہ و بیت المقدس و شام دونوں جگہ یہی کیفیت دیکھی۔ دوسرے درجے پر ایرانی ہیں گر وہ مانگنے میں شدت اور حکومت نہیں کرتے۔ عثمانی ترکوں میں فقیر بہت کم دیکھے گئے اور پیچھا نہیں کرتے ہندوستان کے مسلمان گداگری میں ممتاز ہیں مگر اپنی تعداد کے لحاظ سے نہ کہ سختی لہجہ کی وجہ سے۔ اگرچہ ہندوستان کے بعض لوگ بھی سخت بےحیائی سے مانگتے ہیں۔ آخر مسلمانوں کو کب ہوش آئیگا کہ اسلام محض مراسم عبادات اور زبانی اظہار عقیدت کا نام نہیں بلکہ عمل و اخلاق بھی ساتھ ہیں اور ہمارا فرض ہے کہ اپنے اعمال سے اسلام کو بدنام نہ کریں بلکہ اس کا نام بلند کریں لیکن بات یہ ہے کہ بہت سے عیوب تنگی معاش سے پیدا ہوجاتے ہیں۔ جائز ذرائع معاش کو ترقی دینے کے لئے مسلمان اہل رائے کوئی کوشش کہیں نہیں کرتے۔

[اندرون مسجد اقصیٰ۔ ۲۲ راکتوبر ۱۹۱۱ء = ۲۹ شوال ۱۳۲۹ھ]

ارادہ ہے کہ آج شام کو یافا پہونچ جاؤں ورنہ کل دوپہر کو پہونچا تو شاید جہاز نہ ملے۔ یہاں مسجد اقصیٰ میں صرف چار پانچ طالب علم اور معلم نظر آتے ہیں۔ البتہ مرد اور عورتیں زیارت کے لئے ہر وقت آتی جاتی رہتی ہیں۔

یہ ظاہر کرنا بھی لازم ہے کہ اس گنبد صخرہ (جس میں ہیکل انبیاء بنی اسرائیل ہے) کی تعمیر بالکل اسلامی معلوم ہوتی ہے کیونکہ اندر باہر آیات و عربی کی عبارات لکھی ہیں لیکن یہاں یہود و نصاریٰ نے زیارت کو آدمی

کتب خانہ مسجد اقصیٰ معلوم ہوا کہ مسجد اقصیٰ کے متعلق ایک کتب خانہ ہے جس میں سب زبانوں اور سب علوم کی کتب ہزار ہا تعداد میں ہیں۔ مگر یہ کتب خانہ محاذ مسجد میں نہیں۔

رشید آفندی و اسمٰعیل سودی اسمٰعیل سودی بس کو میں مسلمان اور حاجی اسمٰعیل اور ان کے لوگوں کے کہنے سے سمجھا تھا

مانگنا شروع کردیں - لوٹتے وقت ہم نے شمعیں واپس کیں اور کوئی ۳۰ کے سکّے منبر پر رکھدیے - مادری نے خاموشی سے قبول کیئے نہ کچھ زبان سے مانگا نہ جھگڑا اور نہ اعتراض کیا -

میوہ یروشلم و غذا یہان کے میوؤن مین انار اچھا خاصا ہوتا ہے - اور خربوزہ کی بابت مین ہر شخص کو سفارش کرون گا کہ وہ ضرور کھائے بشرطیکہ املی یا کھٹائی کھانیکا شوقین ہو - مین نے اسقدر ترش اور بدمزہ چیز ابتک نہ چکھی تھی - غالباً کچے خربوزہ کو جوش دیکر یہ عجیب شے بناتے ہین - اشیاء خوردنی یہان زیادہ گران ہین -

[مسجد اقصےٰ عصر - ۲۱ اکتوبر ۱۹۱۱ع]

عصر مسجد اقصےٰ مین آج مین نے مسجد اقصےٰ مین نماز ظہر بن فرست محراب حضرت عیسیٰ و حضرت موسیٰ علیہم السلام ادا کی اور مشہور دعاے عدیلہ کبیر اور عدیلہ صغیر جس مین عقاید اسلام مفصل درج ہین پڑھی اور دعاے متبرک موسوم دعاے اسماء متبرکہ جس مین انبیاے بنی اسرائیل کا ذکر ہے اور بہن دعا من صحیفہ سجادیہ (از امام زین العابدین علی ابن الحسین) اور سورہ دہر اور سورہ انا فتحنا اور سورہ جمعہ پڑھین اور چونکہ مین قبر سے زیارت امام رضا علیہ السلام (مدفون مشہد یعنی طوس قدیم) سے محروم ہون وہ دعا بھی پڑھی - اور ایک ضروری تجویز کے پہلے حصے کا مسودہ لکھا -

ہندی زائر امرتسر کے رہنے والے سات زائر جن مین سے ایک درویش ہا پیادہ تھے آج مسجد اقصےٰ سے باہر ملے یہ لوگ آج ظہر کے وقت پہونچے ہین انھون نے بہت مسرت ظاہر کی اور خاصکر درویش نے - اور جس نے نام بتایا تو امرتسر کے ایک حاجی نے پہچان کر کہا کہ آپ پانی پت کے رہنے والے ہین؟ یہہ لوگ تکیۃ الہنود مین ٹھہرے ہین جو یہان ہندیون کے لئے مقرر ہے -

° صخرہ جس کو تخت رب العالمین کہتے ہیں اور جہان غالباً قدیم ہیکل بنی اسرائیل کا تھا اوس کی زیارت کو یہود اور مسیحی علما اور راہب بکثرت آتے ہین اور عیسائی زوار بھی -

عیسائی راہب اور مسلمان خدام کے اخلاق کا مقابلہ اور میں نے عیسائی راہب کنیسا صدیقہ مریم علیہا السلام اور

ساتھ تھا۔ اوسنے باہر نکلکر مجھ سے کہا کہ "منجملہ ان خدام کے چند روز ہوئے اہل یورپ کے ہاتھ بعض مقدس چیزین فروخت
کر دینے پر چند لوگ ناخوش ہوئے تھے اور اب بیروت مین قید ہیں (اخبارون مین بھی کچھ ایسی خبرین مین نے
دیکھی تھین) اوس نے یہ بھی کہا کہ یہان کے سب لوگ شرابخوار اور بدکار ہین اور باہر کے لوگ ان مقامات کا
احترام کرتے ہین یہ لوگ کوئی احترام نہین کرتے۔"

حالت عام یروشلم یروشلم دیکھنے سے صاف ایک قدیم شہر معلوم ہوتا ہے بعض بازار قدیم زمانے کی طرح مسقف ہین
اور بعض کھلے ہین۔ بیرونی مقامات مر صفائی بھی قابل تعریف ہین۔ لوگ عموماً اچھے ہین اس شہر کے
باہر کئی سو بنگلہ نما عمارتین ہین چند منزلہ وہ ستیوت یہود کے مکانات ہین۔ سنر شہر کے باہر یہودیون کا بستی لگاگ
(مسجد) پہاڑی پر سنہری گنبد والا چمکتا نظر آتا ہے فرزہ کستھولک (نمر البسیوس) کا ایک شاندار گرجا بھی ہمارے
راستے مین پڑتا ہے۔

مقام سیدنا داؤدؑ ایک مکان جسکو مقام حضرت داؤدؑ کہتے ہین شہر کے کنارے پر فصیل کے پاس واقع ہے یہان
چند عرب استقبال کر کے ہم کو لیگئے۔ دروازہ کھولا اور ایک کمرہ جس مین مکلف فرش فالس کا تھا دکھایا کہ یہ
مقام حضرت داؤد علیہ السلام کا ہے اور اوسی وقت نہایت بے صبری سے بخشش کیلئے ہاتھ پھیلا دیا۔ ہم کئی آدمی تھے
ہر ایک کو کچھ کچھ دیکر ٹالا۔ یہہ عمارت معمولی ہے کچھ شاندار نہین ہے اور شاید معمر بھی نہو مگر یہہ کل پیغمبرون کے
اور مقدس بزرگون کا مقام ہے کسی عمارت کو خفیف سمجھنا نامناسب ہین۔

مقام حضرت مریمؑ اس کے بعد مسجد اقصیٰ سے جنوب کو ۲/۳ میل پر حضرت مریمؑ کا مکان ہے جو بالکل عمارتین آجکل واقع
ہے۔ اندر سیڑھیون سے اترکر داخل ہوئے۔ یہ گرجا روسی یعنی گریک چرچ سے متعلق ہے۔ پادری نے مجکو اور میرے ساتھی
کو ایک ایک موم بتی دی۔ ہم اندر گئے جہان دن کو بھی اگرچہ بہت سے قمقمے روشن تھے لیکن سخت اندھیرا تھا۔ ہم نے
قیمتی کپڑے اور پردے آویزان دیکھے اور حضرت عیسیٰؑ اور حضرت مریمؑ کی تصویرین۔ مقام نہایت خاموش تھا۔ پادری ہم
ساتھ اندر نہین گیا۔ یہان ایسا نہین کرتے کہ چارون طرف لوگ مثل گدون کے گھیرے رہین اور درمیان دعا کے بھیک

سلطان محمود خان کی بنائی ہوئی ہے -

اس مسجد میں جو زیادہ کی گئی ہے سلاطین عثمانیہ کی عادت کے مطابق علاوہ خلفا کے وہ تمام نام لکھے ہیں جو عشرہ

عمر رسول یا عشرہ مبشرہ تمام برادران سنت جماعت عموماً جمعہ میں پڑھتے ہیں -

طرف قبلہ سنہری حرفوں میں لکھا ہے .... اللہ - محمدؐ

اوس کے مقابل یعنی دیوار شرقی کے عرض میں .... حسنؓ حسینؓ

دیوار طرف راست پر .... ابوبکرؓ - عثمانؓ - حمزہؓ - طلحہؓ - عبدالرحمنؓ - سعدؓ

دیوار طرف چپ پر .... عمرؓ - علیؓ - ابعباسؓ - زبیرؓ - ابوعبیدہؓ - سعیدؓ

مسجد سے نکلکر طرف شمال مغرب کے گنبد صخرہ سے دو دروازے جدید تعمیر کئے ہیں جو کہا جاتا ہے کہ حضرت سلیمانؑ کے زمانے کے ہیں مگر اندرونی حصہ جو بند ہے حضرت سلیمانؑ کے زمانہ کا بتایا جاتا ہے - دروازوں کا نام باب التوبہ اور باب الرحمۃ ہے -

صخرہ کے شمال میں اوس بلند کرسی پر ایک اور گنبد چاروں طرف سے کھلا ہوا ہے جس میں لوگ زنان میں کر داخل ہوتے ہیں اس کو حضرت سلیمانؑ کی عدالت یا کچہری کا مقام بتاتے ہیں - یہ مقام بہت لست ہے اور گویا کھلے ہوئے حوض میں بنا ہوا نظر آتا ہے -

مقام سلیمانؑ اوس ہی کے گنبد شمال کی طرف ہٹکر ایک مقام سلیمان ہے جسکو بعض لوگ کہتے ہیں کہ آپ کی قبر ہے اور بعض کہتے ہیں کہ مکان ہے - یہ عمارت معمولی ہے اور فرش بھی معمولی ہے - رنگمار کے کسی شخص عزیز سالم نے ایک بڑا امانت کا سرذہ کچھ آیات لکھکر اوس کی دیوار پر ڈالدیا ہے ایک مختصر محراب جانب قبلہ ہے جس پر لکھا ہے - انہ من سلیمان وانہ بسم اللہ الرحمن الرحیم - ۱۳۱۱ھ

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اس مقام کی طرف گویا حال ہی میں دو سو برس کی کم ہوئے توجہ ہوئی -

ایک معقول عرب کی رائے اہل قدس کی نسبت جس وقت میں عاد معراج میں بیٹھا تو ایک حلیم یا دیندار عرب شیخ سے

چنانچہ کل ریل میں ہمارے ساتھ تھے اور ایک یورپین عورت بھی ایک روسی کیساتھ تھی راستے میں [illegible]

اون لڑکے اور لڑکیوں کو جو اسٹیشنوں پر موجود ہوتے ہیں بانٹتی آئی تھی نالائق تبرک کے لئے [illegible]

مولوی مختار احمد صاحب سہارنپوری نے بیان کیا تھا کہ وہ ایک روسی مسلمان کے ساتھ تھے - وہ تمام راستے [illegible]

کربلا تک راستے میں سب پھینکتا آتا تھا اور اپنی جیب جو روپئے سے بھری تھی وہ خالی کردی اس سے دینے والوں

کے حسن اعتقاد کا تو پتہ چلتا ہے لیکن ان مقامات کے رہنے والے بے غیرتی اور سستی اور گداگری میں کامل ہو جاتے ہیں

صخرہ یا ہیکل قدس قدیم

صخرہ وہ گنبد ہے جس میں مجاورین نے بتایا کہ تخت رب العلمین موجود ہے - اگرچہ میں بحث ابھی
کے معنی نہیں سمجھا - کیونکہ زمین و آسمان سب اوس کے تخت و کرسی میں وسع کرسیہ السموات
والارض - یہ عمارت ایک بڑے میدان میں واقع ہے جسکے چاروں طرف فصیل ہے اور اندر عمارت صخرہ اور دیگر
عمارات وہ [illegible] و گنبد بنے ہوئے ہیں جن کا ذکر آئندہ کرونگا - صخرہ کا گنبد نہایت خوبصورت ہے اور سنہری کام
اوس کے اندر بکثرت ہے۔ اگرچہ قسطنطنیہ میں بعض مساجد کے گنبد اس سے بھی بڑے تھے مگر اس کی شان جدا ہے صخرہ
کی عمارت ایک بلند پلیٹ فارم پر واقع ہے جو اندازاً ۵۰۰ گز لمبا چوڑا ہے اور گنبد کے بیچ میں کٹہرا قد آدمی
بالاتر لگا ہوا ہے کہ اندر داخل نہیں ہوسکے - چاروں طرف عبارت کندہ ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ سلطان
صلاح الدین نے (بعد عبد الملک ابن مروان کے) اس عمارت کی تجدید کی - اسی گنبد میں ایک مقام خدام نے بتایا
کہ ایک سفر نصف گز لمبا اور نصف گز چوڑا ہے جس میں میخیں نظر آتی ہیں - یہاں کے لوگ کہتے تھے کہ یہ میخیں
جب غائب ہو جاوینگی تو دنیا متزلزل ہو کر قیامت آجاویگی - گویا ان میخوں پر دنیا کا مرکز قائم ہے - !!

مقام معراج

صخرہ کے گنبد کے نیچے وہ مقام ہے جہاں آنحضرت صلعم نے نماز پڑھی ہے اور جہاں سے معراج کو تشریف
لے گئے - یہ تہ خانہ ایک چٹان کے نیچے ہے اور اس کی چھت بعض پہاڑی کی چٹان ہے - اس میں ایک مقام
حضرت ابراہیمؑ کا بنا ہے اور ایک حضرت [illegible] کا مقام ہے اور ایک سوراخ کھلا ہوا ہے جسکے اندر سے بیان کیا جاتا ہے
کہ آپ معراج کو تشریف لے گئے - گنبد کے اندر لالچی خدام نے اسقدر ہجوم کیا کہ میں عاجز ہو گیا - اونکو [illegible] لے نماز و دعا کا

کہنا ہے۔ اور اگرچہ اداوالون کی پوری تقلید کرتا ہے یعنی وہان کے آدمیوں کی طرح صاف لباس نہین رکھنا
گرقدرے کارگزار ہے۔ اوس کی زبان سمجھ مین نہین آتی۔ مقامات مقدسہ کے معمولی آدمیون کی طرح طماع ہی

[۲۱ اکتوبر ۱۹۱۱ء = ۲۸ شوال ۱۳۲۹ھ]

یروشلم

آخر کار مین اوس شہر مین پہونچ گیا جس کی بابت ایک پیغمبر نے کہا "اے یروشلم۔ اے یروشلم! تو اپنے پیغمبرون کو سنگسار کرتا ہے اور بدمعاشوں کی عزت کرتا ہے"۔ یہہ شہر جس مین ہزارون پیغمبر گذرے ہین۔ جس مین سید رسول قتل ہوئے اور بزرگون پر مظالم گذرے جس مین بیت المقدس تعمیر حضرت سلیمانؑ اور مسجد حضرت خلیفہ ثانی اور حسب ظاہر قبل زمانہ حضرت عیسیٰؑ بھی موجود ہے اور جو ایک نقطہ ہے جہان تمام سامی مذاہب (یہودی و مسیحی و مسلم) آکر مل جاتے ہین یہی شہر ہے جسکے واسطے تمام یورپ نے ملکر حملہ کیا اور سو برس تک اوسکو مسلمانون سے لے لیا اور مابعد سلطان صلاح الدین ایوبی نے چھین لیا جسکے لئے تیسری جنگ صلیبی ہوئی تو برسون تک رہی اس شہر کے واسطے کم از کم دس بیندرہ لاکھ شجاعان فرنگ جنگ اور وبا اور بھوک کی وجہ سے کئی سو سال کے اندر ہلاک ہوئے اور اس سے نصف تعداد مسلمان بھی ہلاک ہوئے۔ یہی شہر ہے جسکے جھگڑے سے روس نے جنگ کرمیا ۱۸۵۳ء مین کی تھی یعنی سبزہ سید مسیح کی کنجیون کا جھگڑا روسی اور فرانسیسیوں کے راہبون میں تھا جسکی وجہ سے تمام یورپ جنگ مین مبتلا ہو گیا۔

یہان تمام فرقہ ہائے مسیحی خصوصاً گریک چرچ (روسی) اور کیتھولک کی بڑی بڑی جائدادین اور عمارات اور مسیحی زوار کے قیام کے بڑے بڑے مقامات موجود ہین۔ روسی لینی گریک چرچ کے پادریون کی سیاہ عبائین جو اکثر عرب کے شدہ علماء سے ملتی ہین اور ایک خود کی شکل کی سیاہ ٹوپی کثرت کے ساتھ بازارون مین ہر وقت نظر آتی ہے اور بقول اوس حجازی عرب کے جو حجاز کی حیثیت سے ملا ساماں لاتا تھا تمام شرف اور شکوہ یہان عیسائیون کے ہاتھ مین ہے دوم درجہ یہودی ہین کہ ان کے بڑے بڑے مقامات ہین اور مسلمان سب سے کم ہین مگر حکومت مسلمانون کی ہے اور عیسائیون یا یہود کو کسی قسم کی مذہبی تعصب کے الزام دینے کا موقعہ حاصل نہین — ہر در یورپ کے یہان زائر آتے ہین

فوراً کہا "ہے"۔ اوسنے کہا "ذرا مجکو دیدو۔ کرایہ اسکا دینا ہے۔ ابھی لوٹا دونگا"۔ مین نے دیدی۔
لطف یہہ کہ یہہ وہی شخص ہے جسنے اوڈیسہ مین دو تین دفعہ مجکو اور میرے ساتھیون کو دھوکہ دیکر زائد روپیہ وصول
کیا۔ اور جو اوس ہوٹل کا شریک ہے جس مین ہم تین دن رہے۔ جوکچھ وصول اسنے اور اوسکے یہودی ساتھی نے
وصول کیا ہے اور اسی نے میری پاس پورٹ کو روکوا دیا تھا اور امداد کرنے سے انکار کیا تھا۔ حیفا اوڈیسہ کے حالات
مین لکھ چکا ہون۔ بہرحال مجکو مابعد انتقام نہ لینے کا افسوس ہوا اوس وقت مین نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے
اس مقولے پر کو عمل کیا کہ "جو تیری عبا اوتارے اپنی قبا بھی اوسے دیدے" اور شیخ سعدی کا اس شعر پر عمل کیا

نکوئی با بدان کردن چنان است ÷ کہ بد کردن بجائے نیک مردان

مابعد اوسنے کہا کہ حمیدی بیت المقدس پہونچکر دونگا۔ ہاں کچھ نہ دی اور کہا یہاں نہیں ہے۔ گھر پر
لیکر دونگا۔ مجکو یہ بھی معلوم نہیں کہ یہ یہودی ہے یا مسلمان۔ عورت بے پردہ اوس کے ساتھ یہودیت
نماز پڑھتا نہین ہم سے کہا گیا تھا کہ وہ حاجی آفندی رضا پاشا عثمانی ہے۔

عثمانی پولیس کی شرافت

مین اس شہر بزرگ مین اوس کو کہان تلاش کرتا۔ اسی حیرانی مین ایک پولیس افسر سید آفندی
جو عموماً سب ترکی پولیس افسرون کی مانند ایک فدا اور وجیہہ جوان تھا آگیا اور چونکہ عربی دان تھا
تمام حال اوسنے کرایہ والے سے طے کرا، اور اوس شخص کا پتہ لکھکر اوسکو کہا کہ کل صبح تک حمیدی مجکو پہونچا دو اور مجھ
سے کہا کہ کل آپ صبح کو تھانہ سے منگوا لیجئے گا یا مین خود آؤن گا۔ مین نے شکریہ ادا کیا۔ تمام عثمانی پولیس کو مین نے
ہر جگہ نہایت خلیق انسان پایا۔ وہ شخص آخر کار یہودی نکلا اور آج ہفتہ کو وہ اپنی دوکان یا مقام پر نہ ملا۔

ٹھہرنے کا مقام ملگیا

رات کا اندھیرا ہوگیا۔ تلاش کرتے ہوئے ایک شخص کے پاس پہونچے جو راستے مین جا رہا تھا اور
حسن کا نام ایک شخص نے "سید محمد سادہ انصاری" آپ کو مکرر یافا مین الفایہ ملاقات ہوگئی تھی بتایا کہ میرا حوالہ
دینا وہ آپ کو ایک کمرہ مناسب کرایہ پر خاص حرم سے متصل مکان مین دیگا۔ واقعی اوسنے ایسا ہی کیا ایک اچھا کمرہ
جسکی چھت برج نما ہے رہنے کو دیا اور چارپائی خود دینا کرلایا۔ یہہ شخص بیادا کا رہنے والا ہے۔ ہمدرد مستعد مولوی

دہقان عورتیں نیلے لباس اوڑھنیاں پہنے اکثر نظر آتی ہیں اور کسی قسم کا پردہ اون میں معلوم نہیں ہوتا۔ ان کی شکل ہمارے یہاں کی گوجریوں اور ہائیوں سے مشابہ ہے اور زیورات کی وضع سے کبھی دھوکا ہوتا ہے کہ ہم کہیں ہندوستان ہی میں تو نہیں پھر گئے۔

جہاز پرنس لیوپولڈ میں بعض ترکوں سے (جو اناطولیہ کی طرف سے آتے تھے) ملنے کا اتفاق ہوا۔ اون کے مزاج نماز گزار اور قرآن خوان پائے گئے۔ شامی عربوں میں یہ بات نہیں دیکھی۔ لیکن میرے ساتھی ساتھی چند نوجوان تھے اسلئے قاعدہ عمومی نہیں۔ عربوں میں صلّ علی النبی بات بات پر تیزی کلام اور غصہ فرو کرنے کے لیے کہا جاتا ہے۔

لب لہجہ و تجربہ — سید ابوالنبوع جو سال گذشتہ حج کو گئے تھے عربوں کے اسلام کی بات کہتے تھے کہ بس صلّ علی النبی کے سوا اونھوں نے اسلام سے کچھ نہیں سیکھا۔ ایک موقع پر ایک شخص اور اوس کی قوم قبیلہ نے پانچ سات آدمیوں کو قتل کر دیا۔ نوجوان سید نے عرب سے دریافت کیا کہ ان آدمیوں کو کیوں مار ڈالا؟ اونھی کہا وجہ بتاؤنگا مگر اول کہو صلّ علی النبی۔ بعد صلوٰۃ کے آپ نے فرمایا کہ شیطان نے اس شخص کو ورغلانا کہ مزدوری اپنی کم دی (مثلاً ۸ کی جگہ ۷ دیئے) اور سر ہوگیا میں نے اور میرے ساتھیوں نے اوس کو اور اوس کے ساتھیوں کو مار ڈالا۔ کہو صلّ علی النبی۔ معاملہ ختم ہوگیا۔ کیا خوب کہا ہے مولانا حالی قبلہ نے

خندہ زن ہے اس مسلمانی پہ کفر ! جیسی ہے حالی مسلمانی مری

ایک عادت یا ملکہ عادت — اس سفر میں علاوہ ایک نیولین کے تھ صندوق میں تھا۔ ریل میں میرے پاس صرف ایک مجیدی (نقد) اور ایک روپیہ سے کم کا خوردہ تھا۔ سٹیشن ما فاہر ایک شخص جو قسطنطنیہ سے بیروت تک جہاز میں ساتھی تھا وہ گھبرایا ہوا آیا اور بولا کہ "آپ کے پاس ایک مجیدی ہے" ! عادۃً جھوٹ لفظ گویا میری زبان سے نہیں نکلتا۔ اور اگر کبھی ایسی ہی ضرورت ہو تو اس مشکل سے نکلتا ہے گویا گلا گھٹتا ہو بلکہ وکالت تک جب کوئی کمزور وسیلہ کسی مقدمے میں بظاہر زور شور سے بیان کرتا ہوں تو روحانی تکلیف ہوتی ہے۔ بہرحال میں نے

یہان آکر کہا کہ مین یہہ کرایہ نہین لیا چاہتا ہون - مین ایک شخص کو کرایہ دیکر چلا آیا کہ اوس کو دیدے -

ایک صاحب انصاری ملے اونہون نے بابت مناسبت بیت المقدس (جو یہان صرف قدس کے نام سے مشہور ہے) کے ٹھہرنے کی بابت دین اور حال بھی ریل تک ساتھ کر دیا - اونہون نے کہا کہ یافا مین (جسکو انگریزی جغرافیون مین جافا اور بیدرگاہ جیروشلیم لکھا جاتا ہے) سب جو اور چھوٹے ہین - بغیر مقرر کئے ہرگز کوئی کام نہ کیجئے گا - ٹامس کوک اینڈ سنز کا بڑا دفتر یہان موجود تھا اور اوس کے آدمی اور کشتی بھی تھی - معلوم ہوا بات یہ ہے کہ یورپ سے بہت کثرت سے لوگ زیارت کو آتے ہین اور اس لئے اس بندرگاہ کے لوگون مین مجاوروں اور ٹھگون کے سب عیوب موجود ہین -

حالات یافا

قصبہ یافا نہایت آباد و با رونق شہر ہے اور عمدہ کوٹھیان اور بازار اور کارخانے بھی موجود ہین - مثل ہندوستان کے یہ دلدارے یہان بکثرت بکتے تھے - ایک آنہ کو ٹکٹ لونڈا آتا ہے - ترکاری بھی تھے مگر بیرنگ رہنے مین نے بلاجون - ممالون - دلالون - صرافون تقریباً سبکو یہان اور بیروت مین اور روس مین ایسا دیکھا اور لالچی پایا کہ عراقی عرب کتنی عتبات کے خدام میرا رحمت بھیجنے کو جی چاہتا ہے - لڑکے تو اسٹیشنون پر ہین وہ بھی مکار ہین اور سفر کردہ تجربہ سے زیادہ مانگتے ہین مگر سب کے چور نہیں ہین -

یہان سے عثمانی ریل بے اسمبل دوسرے درجے کا ٹکٹ لیا [1] - یہان کھڑکی ٹکٹ نمبر دو کے نیچے ایک صراف بھی بیٹھا رہتا ہے اور صرافی کی لوٹ بھی متواتر جاری ہے - سفر ۴ گھنٹے کا ہے اور گاڑیان روس کی گاڑیون سے زیادہ بھی ہوئی اور صاف ہین اور اسٹیشن بھی ہماری ہندوستان کی کالکا ریلوے کے اسٹیشنون سے زیادہ خوشنما ہین اور عجیب بیا دیر کی منزل مین عمارت بنی ہے جس مین نمائش اسٹیشن ماسٹر رہتا ہے - کیونکہ بنچے چھپت سر نظر آتے ہین - یہہ ملک تمام یروشلم اول رتیلا اور بعد پہاڑی ہے - زیتون کے باغات جگہ جگہ ملتے ہین - مگر ہندوستان اور ایران کے شمالی اور مشرقی صوبہ کے مقابل ہے - زمین کم زرخیز کی ہے مسلمان

---

[1] کرایہ ہے (۵ فرانک) ۱۲ (منہ)

اونھوں نے پوچھا کہ "انت موسکوی"۔ مین نے کہا "استغفر اللہ انا مسلم" اسپر وہ نادم ہوئے۔

رعایاے انگریزی کی عزت

مین نے ہر ملک مین دیکھا ہے کہ انگریزی رعایا ہونا عزت کی بات ہے۔ اور انگریزی جاننے سے یہ فائدہ ہوا کہ مین نے بائسکل سے کہا کہ سیر پانی کہاں ہے؟۔ اوس نے بتایا اوس کا نل گمڑا ہوا تھا فوراً مرے کہنے پر اوسنے درست کرنیکا حکم دیا۔ مگر جنوبی روس میں رعب انگریزی کی کوئی پرواہ نہین کرتے۔

جہاز صرف پانچ فٹ تک جاتا ہے۔ بہت صاف اور مختصر جہاز ہے۔ زائران بیت المقدس کیلئے بہت موزون ہے۔ مسافر زیادہ آگئے۔ کپتان نے مجکو اور بعض اور مسلمانون کو ایک صاف جگہ دیکر ہوا کے خوف سے پردہ ڈلوا دیا۔

{ ۳۰ اکتوبر سنہ ۱۹۱۱ء = ۷ اپریل سنہ ۱۳۲۹ھ }

حیفے کا نظارہ

رات بھر سخت ہوا رہی گر شکر ہے کہ طبیعت برہم نہیں۔ اگرچہ جہاز حرکت اور ہیجان کی حالت مین تھا صبح کو ایک دو گھنٹہ بعد از طلوع آفتاب حیفے کا بندرگاہ آیا۔ یہی شل بیروت کے بلندی پر واقع ہے۔ اور روس اور عثمانیہ کے حسب دستور شہر اماکن دیکھے یعنی یوروپ کی وضع پر بنگلون سے مرکب ہے اور تمام مکانات کے چراغ سمندر سے روشن معلوم ہوتے تھے۔ حیفے مین اس موسم پر قرنطینہ مقرر ہو جاتا ہے۔ کیونکہ مصر و افریقہ کے حاجی سادہ اسی راستے سے آتے ہین اور یہان سے مدینہ منورہ کو جاتے ہین۔

قسم کھانیکی عادت

ایرانیوں اور عراق عربون کی طرح شام کے جو عرب ہمارے ساتھ ہیں ان میں بھی قسم کھانیکی عادت بکثرت موجود ہے۔ بحیات الٰہی عام قسم ہے۔ دو شخص جو بظاہر مفلوک مزدور تھے باہم کر رہے تھے۔ سادہ فرنگیوں کی برائی بھی اون مین سے ایک نے یہہ معمولی فقرہ کہا مگر قسم کھا کر باللہ العلی العظیم افکار الدوہ الافرنج شر من افکار المسلمین" یعنی قسم خدا کی فرنگیوں کے خیالات مسلمانوں سے بُرے ہیں۔"

یافا

۱۰ بجے کے بعد جہاز سے لو بولڈ سے اُترے۔ اُترتے وقت ملاحون کی جنگ سخت پریشان کرنے والی تھی ایک شخص نے سخت اصرار و جنگ کی کہ صرف میری کشتی پر تم کو جانا ہوگا۔ تم ہندی - ہندی میرے تابع ہین میرا سردار جو کرایہ مناسب سمجھیگا لیگا۔ مین نے بالکل انکار کیا۔ دوسرے شخص کی مناسب کرایہ مقرر کرکے آیا اوس کے شریک نے

قبول وزارت سے انکار کیا - جب تک کہ انجمن اتحاد و ترقی معاملات مین دخل دینا ترک نہ کرے - مگر محمد سعید پاشا پھر اُنکی امداد سے
وہ وزیر ہوا - مگر اخبارات کہتے ہین کہ سعید پاشا کی وزارت چل نہ سکیگی -

ایڈیٹر البلاغ سے ملاقات

مین دفتر روزنامہ "رای عام" مین گیا - ایڈیٹر موجود نہ تھے واپس آیا - ان دونون ادیبون کی کوٹھیان اور مکانات ابھی شاندار معلوم ہوتے ہین - بکثرت رونق مین گویا بغداد سے ٹکر ہے -

راستے مین مجلہ "رسالہ معتقد" کا دفتر ملا - اوس مین ایڈیٹر سے ملاقات کی - تقریباً ۲۴ - ۲۵ برس کا ایک نوجوان ترکی ٹوپی پہنے دفتر مین موجود تھا اور بیروت اخبار البلاغ درست کرنے مین مصروف تھا - شکل سے بہت سمجھدار معلوم ہوتا تھا - اوسنے بیان کیا کہ بیروت مین تیس ہزار مسلمان اور تیس ہزار عیسائی سب عرب ہین - مسلمانون کے اخلاق خراب ہین - اور مدنی فی المعاشرت کے معنی سے ناواقف ہین مگر بیروت مین ابھی یہ بات ہے کہ مسلمان علانیہ شرب خمر نہین کرسکتا - ہان دمشق وغیرہ مین البتہ نہین ہمارے ہندوستان مین اس عمر کے ایڈیٹر کی شاید ہی کوئی وقعت کرے - اعمال اور اخلاق زمانہ کے باوجود بھی غیرت اسقدر موجود ہے کہ اگر اسلام کو کوئی برا کہے تو جوش مین آجاتے ہین - اس نوجوان کا نام محمد باقر ہے اور اس کے باپ نے طہران سے یہان ہجرت کی فارسی سے بالکل نابلد ہے - رسالہ عربی نہایت اعلیٰ درجہ کا نکلتا تھا اب اخبار مین بدل ہوگیا ہے - اوسکے بعض مضامین مفید، فصیح اور نشہ انگیز اور جوشیلے نکلتے ہین کہ اون کا ترجمہ بالکل بھی جوش دلانے کے لئے کافی ہے -

یہان دو اعلیٰ درجے کے کالج ہین جو فرنچ اور امریکہ والون نے قائم کئے ہین - محمد باقر آفندی سے دوبارہ ملاقات کا وعدہ کرکے واپس آیا -

دفتر جہاز سے یافا جانے کے لئے ٹکٹ خریدا - یافا سے چند گھنٹے کا راستہ بیت المقدس کا ہے -

{ جہاز مسیجر مرٹیانم کمپنی (انگریزی) }

ورود الی بیت المقدس

مین سویرے جہاز پر آگیا - کسی سے تقاضہ نہ [illegible] منٹ مین پہونچا اور آرام سے بیٹھ گیا -
جہاز پر کچھ مسکین عرب مسلمان سوار ہین جو بیروت کے علاقے کے رہنے والے ہین - بیت المقدس جانے کی دھن

کیونکہ نسلیں مخلوط ہوگئیں اور بدل گئی ہیں -

محکوم بنایا گیا کہ مسلمان عورتیں ایسا پیشہ نہیں کر سکتیں اور علانیہ کریں تو مار ڈالی جاویں - مگر مرد تمام فسق و فجور

میں مبتلا ہیں - شراب بھی یہاں بکثرت پیتے ہیں -

شہر بیروت اب رات کو صبح بیروت میں نے دیکھا - پولیس کی عمارت نہایت عالیشان اور مضبوط ہے - بازار

ہیں مختصر سیدھی با تکلف - ہوٹل بہت ہیں - شاندار عمارتیں نظر آتی ہیں - ایک قہوہ خانہ ایک پُر فضا چمن میں واقع

تھا اور بیچ میں فوارہ ایک حوض میں چھوٹتا تھا اور چاروں طرف کرسیاں بچھی تھیں اوس میں میں نے اور مکہ معظمہ کے

ایک نوجوان پنجابی مطوف نے جسکے باپ نے راولپنڈی سے ہجرت کی تھی چاء لی - اسنے مجھ سے اُردو میں باتیں

کرنی شروع کیں اور اسقدر بے تُکی اُردو بولنے سے مجبور ہو گیا تھا کہ بات کو گھبرا کر اوٹھتے وقت کوئی اُردو لفظ زبان سے

نکل جاتا تھا تو ساتھی ہنسا کرتے تھے - اب اُردو بولتے بولتے زیادہ تر فارسی اور بعض عربی فقرے مُنہ سے نکل جاتے

ہیں - کیونکہ قسطنطنیہ میں اور نیز راستے میں عربی کی مہارت بھی کرنی پڑی - اگر ایک سال ہندسے باہر آدمی رہے تو

نتیجہ یہ ہوگا کہ زبان تو نہ بھول جاویگا مگر مہارت جاتی رہیگی - اس لئے جو لوگ انگلستان سے آتے ہیں اور اُردو بھول جاتے

ہیں اوس کو تصنع پر محمول کرنا غلط ہے -

اندر سے بھی بیروت شاندار شہر ہے - اور شہر کے بڑے بازار خاصے صاف ہیں - فٹن گاڑیاں اور ٹرام بھی چلتی ہے

ریل کی مال گاڑیاں اور مسافر گاڑیاں اوس سڑک کے ایک حصے کی آہنی ریل پر چلتی ہیں جسپر لوگ اور معمولی گاڑیاں آمد و

رفت رکھتی ہیں - خطرہ کا احاطہ نہیں ہے -

عربی اخبار یہاں عربی روزنامہ رائے عام اور مفید کے سوا البلاغ - لسان حال اور کئی اخبارات شائع ہوتے

ہیں - سعید حقی پاشا کی وزارت کو اور خود حقی پاشا اور انجمن اتحاد و ترقی کو الزام دیتے ہیں کہ طرابلس کو فوجوں اور رسد

سے خالی کر دیا گیا - آج تار میں خبر تھی کہ سفیر انگلستان و جرمن و فرانس نے تاکیداً صلح کا پیغام سلطان کو دیا ہے - اور

لاہور میں مسلمانوں نے حکومت برطانیہ سے التجا کیا کہ اٹلی کو سمجھاؤ - یہ بھی خبر مشہور ہے کہ تمام مدبرین نے مثل کامل پاشا

فرصت ملنے پر ایک مہذب دولت کو ضرور اس طرف توجہ کرنی چاہیے۔

عربی اوپیرا یا تھیٹر خانہ

اگرچہ میں ایسی چیزوں سے ہمیشہ علیحدہ رہا ہوں نہ اس وجہ سے کہ مجھکو گانا برا معلوم ہوتا ہے۔ بلکہ یہہ تماشہ ضروری اور نیک کاموں میں مخل ہوتا ہے تاہم نئی چیز سمجھکر یہاں کے تھیٹر میں گیا۔ مگر دراصل وہ یورپ کے نمونے پر اوپیرا یعنی گانے اور ناچنے کا ہال تھا۔ ہر شخص سے اوسط ۸ قرش لئے گئے۔ ہر گانے اور ناچ کے آخر میں گانیوالی عیسائی یا یہودی عورت گردش لگاتی ہے۔ اور ہر شخص کم از کم ایک سکہ (درسے کچھ زیادہ کا) اوس کو دیتا ہے۔

گانا عربی میں ہوتا ہے۔ گانے والیاں مسلمان نہیں ہوتیں۔ البتہ ایک مغرب مسلمان شامی عرب اور ایک مصری عرب تھا۔ مصری اپنے فن میں اوستاد تھا مابعد غالباً ایک یہودی عورت جو بہت سجے ہوے طور پر آخر تک بیٹھی رہی تھی بغداد کے لہجے میں عربی اشعار نہایت عمدہ لحن میں پڑھتے جو بلا تشبیہ ایک عمدہ قاری کی قرات معلوم ہوتی تھی۔ دو یہودی یا عیسائی عورتوں نے۔ یورپ۔ عربی اور ترکی طریقے سے عمدہ قسم کا رقص کیا جو ہندوستان کے مقابلہ میں نیز اوس شکل تھا۔ لباس بھی اگرچہ کم قیمت کا تھا مگر ہنسٹ کی وضع کا تھا۔ ایک مسلمان شامی عرب نہایت بڑا کالر لگا کر نیشنل وضع میں بیٹھا تھا اور ستار بجاتا تھا۔ لباس اور وضع سے گویا دربار خلافت سلطنت کا اتاشی معلوم ہوتا تھا۔ مگر لباس کا شوق یہاں سبکو ہے۔ مختلف قسم کے باجے چار مرد اور دو عورتیں بجاتی تھیں۔ جن میں صرف ایک آواز نکلتی تھی مصری مغنی نے حسن کی شکل والی ہندوستانوں کی سی تھی اور کوٹ بھی چھوٹا انگریزی تھا۔ یا لیلیٰ کو کوئی پچاس مرتبہ بچا یک طرز نقفے سے ادا کیا۔ ایک عرب شیخ نے آخری گانے والی پر گیلری کے جوش اور ربع مجیدی اور نیم مجیدی پھینکنی شروع کی جس سے کوئی ہزار پانچ سو یا دس کو ہل کئے ہونگے۔ یہہ یہاں خاص فیاضی سمجھی جاتی ہے۔

یہاں کے یہود و عیسائی عموماً عرب ہیں اور مجھکو یہہ دیکھکر کمال تاسف ہوتا ہے کہ زر پرستی اور ہوا نفسانی نے اولوالعزم پیغمبروں کی اولاد کو بھی اس درجے تک پہونچا دیا۔ کم از کم جو منسوب بنی اسرائیل ہیں اور کبھی خدا کی منتخب قوم اور نسل تھے وہ تماشے پر آمادہ کرتا ہے۔ مگر کیا وہ پیغمبروں کی اولاد ہے؟ مجھے اس میں بہت شبہہ ہے

ڈاکٹر نے حسب قاعدہ ڈاکٹران سلطنت عثمانیہ مرض کے پہچاننے کے لئے مسافروں کی آنکھوں پر نظر ڈالی۔ اترنے کی اجازت دی۔ یہیہ سرحد کہ ہوچکا تو اب حمالوں میں جنگ شروع ہوئی اور ان لوگوں نے اس گھبراہٹ میں غریب حاجیوں سے جو کتنے دام لئے۔ پھر دو گھنٹے انتظار کرنے پر ۱۲ بجے کے بعد زینہ چھوڑا گیا اور عند اللہ اکر کے (۱۰۸) گھنٹے کے بعد اس نلیط جہاز سے نکلے مگر سخت زحمت اور کوشش سے کیونکہ زینے پر سواری کے ساتھ حاجی ٹوٹے پڑتے تھے۔

حجاج محصول سے معاف حجاج کے لئے (کمرگ) یعنی محصول جنگی نہیں ہے۔ مگر اترنے کے بعد ہم سے ایک صندوق دکھا کر زحمت جنگ کے لئے جندیہ مانگا۔ میں نے بھی بخوشی اوس میں کچھ دیا۔ ہوٹل میں آیا۔

سمندری حمام سمندری حمام میں آدھ آنہ دیکر شیرین پانی کے نل سے غسل کیا۔ بیروت کو اچھی طرح سے نہیں دیکھا مگر کنارے پر عمارتیں شاندار ہیں۔ متعدد عربی اخبار روزانہ شائع ہوتے ہیں۔ شہر کی گلیوں میں صفائی کم ہے۔ عیسائی زیادہ اور باثروت ہیں۔

ہوٹلوں میں کھانے کے دام قسطنطنیہ سے بھی ڈیوڑھے ہیں۔ ایک عجیب بات یہاں یہہ ہے کہ قسطنطنیہ میں ایک مجیدی کے (۱۶۰) سکے یعنی آدھ آنہ ہوتے ہیں اور یہاں (۱۴۰) اور ایک قرش جو دوسری جگہ ۲ پیسہ کا ہے یہاں ۱۰ پیسہ کا ہے۔ یہاں سے بنے کہ نکندے کھانے کے سبب معرکہ کندوں کے زیادہ قیمت لیتے ہیں اور کھانا برادہ سے ہیں ان سے پرہیز لازم ہے۔

اخبار کا مطالعہ جس قدر بڑا اخبار طہران و قسطنطنیہ میں ارکو ملتا ہے۔ یہاں بیروت میں ویسا اخبار ایک پیسہ روزانہ ملتا ہے۔ چنانچہ اخبار الراسیے عام میں نے خریدا۔ پہلا ہی مضمون سخت پرجوش اور اسلامی تھا۔ ٹرکی بولی کے مقابلے میں جنگ کی ترغیب تھی۔

سکوں کا الٹ پھیر سکوں میں یہاں اور فرق پایا گیا۔ ایک تانبے کا قدیم سکہ ریال نامی ہے۔ جو کبھی سوا قرش (۲) اور کبھی ڈیڑھ قرش (۳ر) میں چلتا ہے۔ مجیدی کے ۱۹ قرش ہوتے ہیں اور طرف ۱۷ قرش تانبا اور دیکر عثمانی سکے مثل جیش کے قسم میں ہر جگہ گھٹتے بڑھتے رہتے ہیں۔ اسی طرح خوردہ گھٹتا رہتا ہے۔ مگر بڑھتا نہیں!

کرو - واقعی اس کا اعلانیہ جبر وہی یورپ کی اکثر سلطنتوں کی خفیہ سازش سے اب تک سلطنت عثمانیہ براہ طرابلس
تہذیب و تمدن کے زمانہ میں نہ ہوا تھا - کیونکہ ٹری پولی خالص اسلامی ملک ہے - رعایا سلطان سے ناخوش
نہیں - ملک میں امن ہے - صرف اس بنا پر اٹلی نے فوجیں وارد کی ہیں کہ یہ ملک اٹلی کے لئے سود مند ہے
اور بوجہ سمندر سلطنت عثمانیہ جنگ نہیں کر سکتی - باوجود اس کے وزرا اور معتبرین عثمانیہ نے صرف اتنا کیا
کہ اخباروں کی آزادی بند کر دی شاید بعد اس کے کوئی فکر کریں - یا ملا سے سوالی کو روپیہ اور افسر دیکر اٹلی کی آبادی
بر جوشقی افریقہ میں ہے ناخس کریں یا شیخ سنوسی کو ہمراہ کر کے جنگ کی تدبیر نکالیں -

ایران و ترکستان کی عمدہ چیزیں

اس سفر میں رشت (گیلان) کے چاول کھانے کا بار بار اتفاق ہوا - ہمدوستان میں بھی اس کی
چاول ملنے ناممکن ہیں بہت خوش مزہ اور خوشبودار ہوتے ہیں اور پلاؤ اور خشکہ دونوں عمدہ پکے
ہیں - دوسری چیز بخارا کے خربوزے ہیں جو بخارائی رفقائے سفر ساتھ لائے تھے - اول کاسال ہے کہ یہ تمام سال جو وہاں
بہت لے وقعت ہیں اور عوام کے کھانے کے قابل ہیں لیکن لوگ بھی اسے دستر خوان پر رکھتے کہ مصری کی مانند معلوم ہوتے تھے
تیسرا ایک حلوا جس کو اس سیات کہتے ہیں اور سفید ہوتا ہے اور گوند بھی اس میں ہوتا ہے ہمدوستان کی سب مٹھائیوں
سے اور حلوا سوہن سے زیادہ لذیذ پایا گیا -

اہل بخارا کی ایک عادت ان لوگوں کے عمل سے معلوم ہوئی یعنی کھانا کھانے کے بعد ہاتھ اٹھا کر خدا کا شکر ادا
کرتے ہیں اور دعا کرتے ہیں کہ ہم کو اسی طرح مدام رزق دے -

{ ۱۷ اکتوبر ۱۹۱۱ء پنجشنبہ - جہاز سیس گال - براہ بیروت }

تمام دن راہ میں گذرا - رات کو بارش ہوئی - ہجوم باس اور کثرت مسافرین سے ادا کئے گئے مجبور ہو کر میں عرشے سے تحت ادنیٰ میں

ملک شام میں داخلہ

{ ۱۸ اکتوبر ۱۹۱۱ء - چہارشنبہ - بیروت - ہوٹل عثمانی }

آج صبح سات بجے دن کے جہاز بیروت کے پاس آگیا - مگر دو تین گھنٹے بعد معائنہ ڈاکٹر کے بھی یہاں اترنے کی اجازت
نہ ہوئی - اول خبر تھی کہ ہم ۲ گھنٹے کا قرنطینہ ہوگا - ہم سب اپنا اسباب باندھ کر بیٹھ گئے - پھر معلوم ہوا کہ قرنطینہ نہیں ہے

شکست قیمتِ یاقوت رائقیِ لب	پریشیں زلفِ تو با چنبر گستہ مشکِ ختن
ز معجزے کہ کلامت گہر فشان گردد	شکستہ عشقِ تو عقل و خرد بود لیکن
مَن این سر کوئے خود اے گل بورہ رقیبان را	برار حیف کہ گلشن بود بزاغ و زغن
بنوش بادۂ گلرنگ و چہرہ گلگون کن	نشین بجای بس و طرفِ کلاہ زر شکن
بجور و ظلم مکن خو ستمگرا کہ ہنوز	نرفت از لب جان پرور تو بوئے لبن
بسا دلشوقیِ دم قرزالو بر مسیحا دم	بخضر عمر دگر بخش تو ز چاہِ ذقن

{دوشنبہ ۱۶ اکتوبر ۱۹۱۱ء جہاز سینی گال براہ سرو}

جنگ کی وجہ سے ہماری زحمت — اس جہاز پر اسقدر ہجوم کی علت آج معلوم ہوئی رسلطنت عثمانیہ کے جہاز کرایہ میں سب لیکر حاجیوں کو لیجایا کرتے تھے لیکن اس دفعہ اٹلی کے جہازوں کے خوف سے وہ حرکت نہ کرسکے اور اس فرانسیسی جہاز میں تکلنا ہجوم ہوگیا - حالت یہ ہے کہ کوئی صندوق اسباب کا ایسا نہیں - کوئی رستا جہاز کا ایسا نہیں جہاں حاجی غرمت بیٹھا ہوئے گھاس تو جانوروں کے لئے رکھی ہوئی ہے جب وہ کم ہوتی ہے تو لعض آدمیوں کو لیٹنے کے لئے جگہ ملتی ہے - غلاظت اسقدر ہے کہ اگرچہ ہم کا کمرہ تمام کمرے من ہی مگر نا ک جو ہوا جو آمد و رفت کی وجہ سے باہر ہوگیا ہے اس کی لو بدین برابر آتی رہتی ہیں - یہاں تک کہ ہم نے وضو بند کیکے اس جہاز پر تیمم سے نماز شروع کردی - ایک اور تکلیف جو ہم کو اس جنگ کی وجہ سے ہوئی وہ یہ ہے کہ بجائے دو دن اور دو شب کے جہاز چار دن اور چار شب میں پہونچے گا - کیونکہ شب دویم و سویم راستے میں قیام کیا - روشنی کے منار بحکم دولت عثمانیہ سب جا موقوف کردئے گئے ہیں -

سلطان رشاد کی شرافت و غیرت — مشہور ہے اور میں نے بیروت اسلامبول میں بھی سنا تھا کہ سلطان رشاد المعاف محمد خامس نے وزراء سے کہدیا ہے کہ اگر تم نے طرابلس الغرب (ٹریپولی) کے بچانے کی کوئی فکر نہ کی اور اس کو مفقود کیا تو میں کہ سلطنت مفوضہ میں من مستعفی ہو جاؤنگا - ترکی جیسے سلطان کی غیرت

[جہاز سینی گال - براہ بیروت - یکشنبہ ۱۵ اکتوبر ۱۹۱۱ء]

رات بھر جہاز ایک مشہور بندرگاہ ازمیر نامی کے کنارے کھڑا رہا - بارش آئی اور بیچارے مسافر جو چھت پر تھے سخت اذیت میں رہے - رات کو تمام مکانات ازمیر روشن تھے - شاید یوم ولادت سلطان کی وجہ سے ایسا کیا گیا تھا - کنارے کا نظارہ نہایت خوبصورت تھا - ایک تارپیڈو کشتی عثمانی بھی رات کو گذری - غالباً اس تلاش میں جا رہی ہے کہ اطالیہ کا کوئی جنگی جہاز غرق کر کے اٹلی کی بزدلی کا قدرے انتقام لے - یہاں کی حالت موسم عجیب ہے - ہوا بالکل گرم ہے اور حبس ہو گیا ہے - دوپہر کا کس پھینکنے کے قابل ہو جاتا ہے اور جب بوندیں پڑنے لگتی ہیں تو سردی ہو جاتی ہے -

کتاب قلمی نظم ہای پارسی و کلام ان میں

ہمارے رفیق مرزا رضا مترجم کے پاس ایک خوشخط قلمی کتاب منظوم بطور کشکول کے ہے جس میں مختلف شعرا کی غزلوں اور مخمسوں کا انتخاب ہے - اس سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ بخارا میں کس قدر فارسی شاعر اس زمانہ حال میں گذرے ہیں - میں نمونے کے طور پر ایک غزل ان میں مشہور رباعی گو کی نقل کرتا ہوں -

روز محشر عاشقان را با قیامت کار نیست	کار عاشق جز تماشای جمال یار نیست
از سر کویش اگر سوی بہشتم می برند	پای ننہم گر در آنجا وعدۀ دیدار نیست
آرزوی جان من در بر دلم وصل اوست	جز وصال او بما چیزی دگر در کار نیست
بر طرف ہر سو کہ می بینم بسوی این و آن	غیر از دلدار ما چیزی دگر در کار نیست
یا الٰہا این کمین در بستر خود خفتہ است	ای طبیبا گوشۀ ابروش بیمار است

بخارا کا شاہزادہ امیر فارسی شاعر

میر بخارا کے شاعروں میں سے حیا کا کلام لکھتا ہوں - یہ امیر بخارا حالیہ کا چچا تھا اور اسکو مرے بیس تیس سال گذرے ہیں -

سمن عذار و صنوبر قدی و غنچہ دہن	کرشمہ سازی و عاشق کشی و سیمین تن
نزادہ مادر ایام چون تو ماہ وشی	ندیدہ دیدۀ دوران بعاشقی چو من

لینا نہین چاہتا۔ مگر معتبر ذریعے سے تو کچھ مجکو بعض مشہور اکابر بلحاظ مستند علماء ایران کے تمامی خلاف
معلوم ہوئے اون کی بابت بس اتنا کہنا کافی ہے کہ "چور کی مان گھٹلے مین سر دے اور روئے"

الغرض اظہار کے قابل حالات نہین ہین اس لیے مین افسوس کے ساتھ لا مذہبی کے اہلی بانیون کو ملزم
قرار دیتا ہون -

جہاز کی حالت ہمارا جہاز "سینی گال" بعد عصر روانہ ہونے والا تھا۔ مین ½ ۵ بجے دلال کے تقاضے سے سامان
لایا۔ جہاز بہت بڑا ہے اور علاوہ درجۂ اول و دوم کے درجہ سوم مین دو منزلہ کٹکس تماشبیون کی سی بنی ہوئی
ہین اور خالی جگہ کہیں بھی نظر نہ آئی۔ راستہ ہمیں کو کمین سب پر نشین۔ ایک کابین مین ۴-۵ آدمی تھے
اوس کے مقیم ایرانی خادم سے ہمارے دلال نے کچھ کہا کابین کا ہم جنس تھا اور اس نے اپنے ہان جگہ دیدی۔
ورنہ سخت دقت ہوتی۔ اوس کے مالک اسکندریہ مین آئے تھے حاجیون کو اسقدر تکلیف ہے اور اسقدر کرایہ
اون سے لیتے ہین کہ کوئی حد نہین بس نظارہ کے مسلمانون کی مالی ملت کا ثبوت یہیں کہ ہر سال بیشمار مسلمان
ہر ملک سے روانہ ہوتے ہین مگر یہ قوم ایسے کام کو بھی انجام نہین دیسکتی جس مین اون کا اپنا آرام۔ مالی فائدہ اور ثواب
آخرت بھی ہے۔ جہاز کثیف اور بیت الخلا قابل نفرت۔

اسکندریہ کی صفائی و خوراک اسکندریہ کی نظافت۔ کمروں کی کثرت و عمدگی جو شئے دیکھی ہان اور ترتیب کیا لکھا کرتے
ہیں۔ مین نے ۴-۵ میل کے علاقے مین سواء الوب سلطان کے قصبے مین کہیں یہ حال نہ پائی۔
بلکہ غیر معمولی عمدہ صفائی دیکھی۔ اور یورپین روس کے حوالی مشہور شہر اوڈیسہ سے کمتر صفائی نہ تھی۔ بلکہ
شہر بازار اور راستے زیادہ صاف تھے۔ ہوٹلون مین کھانے بہت صاف اور سر فہرست ہوتے ہین ایک
فہرست میز پر لکھکر رکھدیتے ہین ہر کھانے کی قیمت مقابل مین لکھی ہوتی ہے جس کھانے کو حکم دیا جاتا ہے
مہیا کرتے ہین اور مابعد قسمت کی میزان کرکے قیمت لیتے ہین۔ پانی عمدہ اور صاف بند بوتلون مین بسا
ہوتے جو سر بمہر شیشون مین بھر کر سامنے رکھدیتے ہین۔ ایک شخص نے ۳۰ روپیہ ماہوار مین دو وقت اعلی درجے

کہ ۱۵۷ فرانک سے کم نہین لیتے- اور کہا کہ اگر چار دن بعد جاؤ گے تو جہاز ٹھیرتا ہوا آٹھ دن مین پہونچے گا-
روپیہ لیرا نہ تھا ہنڈی تھی- مگر بیروت مین لینی منظور تھی- آخر ممدوح نے کا ایک طلائی تومان دیا- دلال نے اپنا
کمیشن ۵ فرانک (سے) بظاہر معاف کیا- مین نے اپنا ایک آہنی صندوق جو زاید تھا- کیونکہ سفر یوروپ کی
نیت سے دوسرا صندوق خریدا تھا اوس کو ہدیہ دیا- دلال موصوف روپیہ یعنی ۷ اشرفی فرانسیسی اور
اور ۳ مجیدی لیکر گیا- اُمید ہے کہ صبح کو ٹکٹ لادے- مگر لطف یہ ہے کہ اب اسقدر خرچ باقی ہے کہ ممدوح کے اصلی
سکے کو اگر عثمانی سکہ کر لیا جاوے تو بیروت سے اُترکر حمال کا کرایہ بمشکل ادا ہو سکتا ہے- اور جا، جہاز مین آب نی
محال ہوگی- مگر سفر زیارت نبی مین سب مشکل سہل ہے -

من کہ ملول بودمے از نفسِ فرشتگان
قال و مقالِ عالمے می کشم از برائے تو

[۱۳ اکتوبر ۱۹۱۱ء - روز جمعہ از اسلامبول درجہاز]

ٹکٹ ملگیا مگر کس طرح؟

آج کئی گھنٹہ انتظار کے بعد دلال جی آیا آپ مجکو بُرا کہین یا بھلا مگر مین نے ایک کام کیا- یعنی
تیسرے درجہ کا ٹکٹ لے لیا ہے- کیونکہ درجہ اوّل کی قیمت ۱۶۸ فرانک کردی گئی ہے- تیسرے درجہ کے ٹکٹ
اصلی (۳۰) فرانک ہے مگر اس اسلامی حکومت مین بھی بدمعاشون اور حیلہ بازون کا ایک گروہ ہے جو فرانسیسی
کمپنی کے جہاز کے کل ٹکٹ شروع مین خرید لیتے ہین اور پھر ۸۰ فرانک کو بیچتے ہین- میرے ہاتھ سو فرانک (۸۰)
روپیہ مین ایک دوسرے مالک نے فروخت کیا- یہان تک تو ٹھیک تھا کہ درجہ سوم کا ٹکٹ تگنی قیمت کے فرق بکتا
ہے- مگر ایک اشرفی زائد ہماری دلال نے براہ دوستی خود رکھی یا دوسرے کو دی- بہرحال بیاذن کی اسلامی ہمدردی
تھی جسکا شکریہ ادا کیا-

اس وقت یہ سطر لکھ رہا ہون تقی زادہ ملاقات کو آئے- مجکو تقی زادہ جیسے فہیم اور نیک طبیعت لوگون
کو دیکھکر سخت افسوس ہوتا ہے کہ باوجود دینی تعلیم پانے کے رسمی اسلام سے گریزان ہیں اور اس کی وجہ یہ ہے کہ
ایسے مُلاؤں کی زبردستی اور مظالم اور خودغرضی مدت تک دیکھ چکے ہین کہ اسلام کا نام سے کیا کرتے ہین- مما نام

ہرگز مربوط نہیں بلکہ اون کا مضحکہ کرتا ہے - مین اس آخری رائے کو اس لئے قبول کرتا ہون کیونکہ جو لوگ ہمیشہ معاشرت دیکھتے ہین وہ بہتر واقف ہوتے ہین -

تضییع وقت اسلامبول مین

مین متاسفانہ دیکھتا ہون کہ ہمارے ہوٹل کے شاندار قہوہ خانے مین اور دیگر ہوٹلون مین ایک بات یعنی اخبار بینی کے سوا جس کا شوق یہان بہت ہے وہی کیفیت تضییع اوقات کی ہے جو طہران مین ہے [1] - سیکڑون ہزارون آدمیون کو اور کچھ کام بجز شطرنج و گنجفے کے معلوم نہین ہوتا - بعض لوگ جو کلاہ ترکی کے گرد مختصر سفید عمامہ بطور رکھتے ہین جو علامات مشائخ و علما کی ہے وہ بھی اسی مین مبتلا ہین - البتہ ایک بات یہان قابل تعریف ہے یعنی بلحاظ شہر کی وسیع آبادی کے جو ایک ملین سے زیادہ بیان کی جاتی ہے - فقرا اور سائلون کی تعداد سڑکون پر بہت کم معلوم ہوتی ہے -

مسئلہ طرابلس الغرب و باہمی اختلاف

شہر طرابلس پر کئی دن سے اٹلی نے قبضہ کر لیا ہے جنگ خشکی مین جاری ہے - مگر دولت عثمانیہ کچھ نہین کر سکتی - جس لئے تہران مین ہوتے وزیر اعظم کے نام ایک خط انگریزی مین روانہ کیا تھا کہ آپ کو چاہیے کہ مسلمانان عالم کے جو نائب موجود ہین اون کا جلسہ کیجئے تمام مسلمانان عالم کی تجارت اٹلی سے بند کرا دیجیے اور اہل طرابلس کو حکم دیجیے کہ وہ اٹلی کو بالکل بائیکاٹ کرین کسی قسم کی امداد انتظام مین نہ دین - مین نے یہ بھی لکھا تھا کہ آپ فوج نہین بھیج سکتے - روپیہ اور اسباب مالی لینڈ اور سوڈان مین بھیجکر ملا کی مدد سے اٹلی کے خلاف تیار کرین اور سہ باب مشکل نہ ہوگی " مگر افسوس ہے کہ اسپر عمل نہ ہوا نہ ہو سکا در نہ صلح کے وقت بہت اچھا معاوضہ اٹلی والونکو دیکر طرابلس کو بچا سکتے تھے - مگر یہان آجکل حربی (فوجی) حکومت ہے - مجھے خوف ہے کہ مسلمانون مین جوش پیدا نہ ہو - اعلانات و اشتہارات شایع کرنے کی اجازت بھی لے لی گئی ہے - سلطنت بھی خوف سے کہ مسلمان عیسائیونکو قتل نہ کرین خود مسلمانون کو دباتی ہے - حتٰی کہ اخبارون نے زور دیا کہ اٹلی کے باشندون کو ملک سے نکال دیا جاوے - تاجرون نے اون سے لین دین بند کر دیا - سفیر جرمن نے وزیر خارجہ سے ملاقات کر کے کہا کہ یہ دپ پر ترکی کے نحص

[1] مختصر ایک مثال ہے کہ شام و مصر کے ممالک و ہندوستان ہون بہ نسبت ایران کی زیادہ تضییع اوقات کی عادت ہے - (مصنف)

آپ لوگون نے کہاں سے یہ خیال لیا ہے ؟ - آقاے تقی زادہ نے کہا کہ ضرور تا ایران نے ہم کو یہ خیال ست بتایا۔
مجکو معلوم نہ تھا کہ بہائیوں کا یہ عقیدہ ہے - اس کے بعد مین نے یہ دریافت کیا کہ یہ مواد جو قانون اساسی مین ہے کہ
خلاف شریعت کوئی قانون پاس نہ ہونا چاہیئے - اس کی بابت آپ کا کیا خیال ہے ؟ - ادھون نے کہا کہ اس مین
کسیقدر ترمیم کی ضرورت ہے - مگر جو لوگ اسلام خواہ ہین اور جو لوگ آزادی خواہ ہین ممکن ہے کہ دونون متفق ہو جاوین
اور جبتک مذہب اسلام شیعہ کو اکثریت ہے شیعیت کے موافق قانون ہونا چاہیئے -

میرے خیالات کو ادھون نے دریافت کیا - مین نے کہا کہ ایک ایسی انجمن قائم کرنا چاہتا ہوں جو ایک طرف اخلاق
حالات درست کرے اور دوسری طرف اسلام کو ہنود کی سب قومون اور بدھوؤں مین شائع کرے کیونکہ ایران
مین اسلام کمزور ہوتا جاتا ہے ادھون نے کہا خود مرکز یعنی نجف یا کاظمین ایسے علماء طیار کرنے کی سعی کیون نہین
کرتے جو علوم جدید سے واقف ہوں - موجودہ مجتہدین کے بعد جو لوگ ہین وہ جدید خیالات کے بہت زیادہ
حامی ہین -

مین نے بہائیون کی تعداد کی بابت سوال کیا - ادھون نے کہا ان کی تعداد مجھے معلوم نہین طہران
مین مین نے ایک کو بھی نہین دیکھا ۱۱ - نمبر ۳ - ۴ آدمیون کو سُنا ہے - مین نے کہا تعجب ہے کہ
آپ سیاسیات مین داخل ہو کر اس فرقہ کی تعداد سے ناواقف ہین - میرے اندازہ مین پچاس ہزار اور ایک
لاکھ کے درمیان ہون گے - تقی زادہ نے کہا کہ خود بہائی پانچ ملین بعض دو ملین کہتے ہین مگر تعداد ایک لاکھ
ہنوز نہ ہوگی - بعض دیہات و قصبات مین کل بہائی ہین -

مین نے سمجھا تھا کہ ڈاکٹر سٹا اسلام کے لئے کچھ کام کرین - مگر تقی زادہ نے کہا وہ سیاسی فرقہ ہے جس طرح
مثلاً مصور کو اوس کے مذہب سے سوال کرنا اوس کو مذہب کے موافق یا خلاف سمجھنا ٹھیک نہین ایسی ڈاکٹر سٹا کی ہے
مجکو آج تقی زادہ کے طبعی ہونے مین بھی شبہ پیدا ہوا اور بابت کسقدر اندیشہ ہوا - کیونکہ وہ ایک ایسے
زمانے کا منتظر ہے کہ ایران کا مذہب اسلام نہ رہے - مگر سید ابوالفتوح کہتے ہین کہ وہ لاابالی ہے اور بہائیون سے

اپنی قوم سے امداد نہ لوں غیروں سے طلب امداد مناسب نہیں۔ دوسرے سلطنت کی سردی دیکھکر اندیشہ ہوا کہ لندن ویمبوارک میں بھی یہی حالت رہی تو بیمار ہو جاؤں گا۔

جہاز کی تلاش — کوئی زمانہ ان سلا۔ یہاں کے کالج کے طلبا میں سے ہوٹل کے قہوہ خانہ میں ایک عربی یا مصری طالب علم سے پوچھا کہ بیروت جانے والے جہاز کی تاریخ کیا ہے؟ وہ بیچارہ مع اپنے دوست کے ترشح کی حالت میں جہاز و ٹکٹ والوں کے پاس لیگیا۔ معلوم ہوا کہ دوشنبہ کو ایک جہاز جاتا ہے اور ایک کل جاتا ہے مگر اوس میں سب جگہ بھر گئی ہے۔ لیکن خاص درجہ اوّل میں جگہ لیں تو اس ۳ دن کے سفر جہاز کے لئے ایکسو دس ۱۱۰ روپیہ دیئے جاویں۔ ریل سے بھی راستہ ہے۔ مگر حلب کے بعد ایک دو دن گاڑی میں جانا پڑتا ہے تب دمشق تک پہونچیں گے اور ۸ دن لگتے ہیں۔ اسلئے کوئی بات طے نہ کی۔

ملاقات بالی بالنعی زادہ — کل میں نے جناب نعی زادہ سے وعدہ کیا تھا کہ دو ساعت بعد ظہر ملاقات کروں گا۔ مگر بوجہ ترشح و سردی و رفیق کے نہ آنے کے نہ جا سکا۔ بالعبد اونھوں نے پیغام بھیجا کہ منتظر ہیں۔ عصر کے بعد گیا اور پھر چند منٹ ملاقات میں طولانی گفتگو ہوئی۔ فرقہ ڈیماکراٹ کے اس مسئلہ کے کہ روحانی اور سیاسی دولت کو بالکل جُدا کیا جاوے اونھوں نے اوّل یہہ معنی بیان کئے کہ انتظامی معاملات اور اجرائیات میں مُلا لوگ جو دخل دیتے ہیں اون کو روکا جاوے۔ میں نے قبول کیا۔ لیکن کہا کہ اگر اس فقرے کے وسیع معنی لئے جاویں تو یہہ بھی ہو سکتا ہے کہ سلطنت کا کوئی مذہب ہونا چاہئے۔ یا قانون اساسی کا یہ دفعہ کہ "شاہ ایران کو لازم ہے کہ مسلمان اور مروّج کا مذہب اثنا عشری باقی رہے۔" نعی زادہ اور اون کے ایک ساتھی نے جو پالیمنٹ میں ممبر بالیمنٹ ایران تھے کہا کہ سب مذہب برابر ہیں اور اس دفعہ کے صرف یہہ معنی ہیں کہ ایران میں اکثریت شیعہ مذہب کی ہے اس لئے اوس وقت تک بادشاہ مسلمان رہیگا۔ کیا ایران کو حق نہیں کہ اپنا مذہب بدل دے۔ میں نے کہا کہ بیشک قانونی حق ایران کو حاصل ہے اور یہہ حق بھی حاصل ہے کہ اپنی گردن ہر شخص آپ کاٹ لے۔ مگر سوال یہہ ہے کہ فرقہ ڈیماکراٹ کے ذہن میں کیا خیال ہے۔ یہ اصول کہ تفرقہ روحانی اور سیاسی الگ الگ رہیں

اور زبان قدیم فارس سے بھی ماہر ہے - کتاب جاماسپ حکیم تیا (جو مذہب زردشت کے خلفا و اولیا میں سے ہے) اوس کی بہت سی باتین اسلام کے متعلق بھی ہین منجملہ اون کے ایک عجیب فقرہ ادھم بیگ نے پڑھکر سنایا جس کو مین مسلمانون کی عبرت کے لئے یہان نقل کرتا ہون :—

"دادگرے است کہ پیمبرے از تازیان برانگیزاند و برے آئینے دہد بہین ترین آئین ہا - سوگند آن آئین چنین آن آئین را بہم زنند اگر بہ آئین گروش نشان دہی نمی شناسد۔"

(ترجمہ) "عادل خدا ہے جو عرب مین ایک رسول کو کھڑا کریگا - اوس کو ایک قانون عطا کریگا جو سب قوانین سے اعلیٰ و برتر ہوگا - اوس قانون (مذہب) کے رو سے اوس کو اس الٹ پلٹ کرین گے کہ اگر تو وہ جب قانون (مذہب) کو بتایا جاوے تو وہ اوس کو شناخت نہ کریگا۔"

نفعی زادہ اور اسلام

نفعی زادہ کے متعلق راقم کی یہ رائے ہے کہ وہ ایک بیک سمت نوجوان ہے جس کا دماغ تاریخ الفلاسفر السہ اور تاریخ مبادی یوروپ پڑھنے پڑھنے سے واقعات اور اصول اسلام سمجھنے سے قاصر ہوگیا ہے مگر خیال اوس کے مذہب کی نسبت یہ ہے کہ غالباً وہ بہائی نہین ہے اگرچہ امکان ہے کہ طبعی مذہب ضرور ہے مجھ سے اونھون نے کہا کہ آپ کی رائے وہی ہے جو بعض بڑے مسلمان مصلحین مثل شیخ جمال الدین و محمد عبدہ کے تھے کہ اسلام مین وہ سب باتین ہین جو ترقی کے لئے لازم ہین اونھین کی اشاعت کافی ہے - آپ ایک اصلاح مذہبی کی بنیاد کیون نہین ڈالتے؟ - مین نے کہا کہ اصلاح اخلاق مسلمین اسلام ہی اصلاح ہے رہا نئے نام سے فرقہ قائم کرنا نہ مین اس کو جائز سمجھتا ہون نہ اس قابل ہون البتہ ایک انجمن اخلاقی اصلاح کی غرض سے قائم کرنا چاہتا ہون

پنجشنبہ - ۱۱ اکتوبر ۱۹۱۱ء قسطنطنیہ - ہوٹل سترت

امریکہ کا سفر ملتوی

آج سخت سردی رہی اور دن بھر ترشح رہا - مین نے کل یوروپ و امریکہ چلنے کے لئے سامان خرید لیا تھا یعنی اس سفر کے لائق صندوق و بوٹ وغیرہ - اور ارادہ آج روانہ ہو جاتا - مگر یکایک دو وجہ سے خیال بدل گیا - اول یہ کہ جس اسلامی کام کے لئے مین امداد چاہتا ہون جب تک پہلے وہ قائم نہ ہو جاوے اور خود

دیگر سلاطین کے ساتھ مجبوری فروخت ہوتی ہیں۔ یا ایسی تصاویر جن میں مضحکہ اور مزاح کیا گیا ہے یعنی چہرہ بنایا ہے جس میں ناک کان آنکھیں سب برہنہ عورتوں کی بار قاعدہ عورتوں کی ہیں جن کے ہاتھ میں آلات غنا ہیں یہ تصویریں علانیہ بکتی ہیں۔ مطلب ان تصویروں کا یہ ہے کہ سلطان مخلوع ان چیزوں میں مبتلا تھے۔ میں نے دریافت کیا کہ ان سے ملنے کی اجازت ممکن ہے یا نہیں؟ تو ایک ایرانی نے کہا کہ وہ زندہ نہیں ہیں۔ دوسرے شخص ترک نے کہا کہ زندہ ہیں مگر ملنا محال ہے۔ میں بھی ایسا ہی سمجھا تھا کہ ملنا ممکن نہیں لیکن سلطان معزول کی ایسی ہتک جیسی تصویروں سے ظاہر ہے عثمانی اور اسلامی مصلحت کے خلاف ہے

طونسی نوجوان اور یہود

نوجوان طونسی عرب جو ہوٹل میں مقیم ہے بہت شاکی ہے کہ ان ترکوں کے دل میں عرب کی دوستی نہیں۔ ہم اس محبت سے یہاں آئے مگر یہاں کی حالت اب کچھ اور ہے۔ اسلام کی علامات نظر نہیں آتیں۔ نیز انھوں نے کہا کہ ہم ہندوستان وغیرہ کے حالات سے واقف ہیں مسلمانان ہند ہماری حالت سے واقف نہیں۔ میں نے قول کیا۔ حجۃ اللہ البالغہ مصنفہ شاہ ولی اللہؒ کی وہ تعریف کرتے تھے۔ اگرچہ کہتے تھے کہ دلائل فلسفیانہ اوس میں زیادہ ہیں۔ یہ کتاب واقعی اہل ہند کے لئے مایۂ ناز ہے۔ اور ٹیونس کے یہود کے سخت شاکی تھے اور کہتے تھے کہ مراکو میں بھی یہودی فرانس کے دست و بازو ہیں اور فرانس کو مراکو میں اپنی ترقی تجارت کے لئے یہودی بلاتے ہیں۔ اس میں شک نہیں کہ یہود کا اندرونی اثر یورپ میں سب سے [illegible] اور نوجوان ترکوں میں اور بھی زیادہ۔

اس ٹیونسی شریف عرب کو یہود سے بڑی نفرت ہے۔ وہ کہتا تھا کہ مجھے دو قوموں سے محبت ہے (۱) مجھے کہ وہ اہل بیت سے محبت رکھتے ہیں اور علوم عربی کو انھوں نے رواج دیا (۲) [illegible] روس کے اور یہود کے دشمن ہیں۔ [illegible] کے نام اور حالات سے وہ واقف تھا مگر اسعد [illegible] نے اُس کی تفسیر لکھی تھی اور ترجمہ

تعریف ترکی از سید مرزا ابوالفتوح طہرانی

نوجوان مجتہد کتاب "مسالک الامام فی سیاسۃ الاسلام" کے مصنف ہیں۔ زبان ترکی، عربی فارسی اور علوم دینی حدیث و فقہ سے کوئی واقف ہے اور [illegible] قانون اسلامیہ میں زیر طلب

مین نے کہا "اس مین شک نہین کا ایک گروہ قتل پر آمادہ رہتا ہے"۔

آقاے نقی زادہ اور سید ابوالفصیح نے کہا "وہ آوارہ اور بدمعاش ہین کسی حزب یا فرقے کی طرف سے مجاز نہین ہین"۔

قسطنطنیہ کا عجائب خانہ علتقات

پرانی یادگارون کا عجائب خانہ - ہمراہی سید ابوالفصیح دیکھا - جسمین سے اور (بازار) دیکھے لئے جاتے ہین - تصاویر قدیم - ظروف قدیم - سکہ ہاے قدیم - راداب واسلحہ قدیم - تابوت قدیم - ایسی بڑی سنگین تصویرات ہین کہ جن کو بغیر مشین کے اٹھانا محال ہے - ناٹ کی ریزنگون تک کئی لاکھ چیزین اس عجائب خانہ مین ہون گی - ان کے تفصیلی حالات لکھنا ایک سال کا کام ہے - اسیریا (سریانی) یونانی رومی - قونیہ کے عربون کی اشیا اور بعض چیزین جو ایران سے لائی گئین (الگ اسلامی حصے مین) یہ سب موجود ہین - عجائب خانہ کی الماریون کے سامنے محض ہم ایک سرے سے دوسرے سرے تک ایک طرف گذر گئے اور دوسری طرف کی الماریون کے سامنے کو لوٹ گئے یہ چکر دو میل سے کم کا نہ ہوگا اور ایک گھنٹہ سے زیادہ محض سامنے آہستہ آہستہ گذر جانے مین صرف ہوا - عمارت بھی بہت بڑی ہے اور متعدد کمرے اس کے اندر ہین -

اس عجائب خانہ سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ بت تراشی - سنگتراشی - ظروف سازی و اسلحہ سازی اتا ہین - جو سب چیزین مال اور نہرون کے کھودنے سے نکلی ہین ان سے قدیم قومون نے کسقدر ترقی کی تھی - اور زمانہ کیسے رنگ بدل چکا ہے - جو شخص قسطنطنیہ آوے لازم ہے کہ یہ عجائب خانہ جسکو یہان موزی کہتے ہین ضرور دیکھے - بعض حصون کی تصویرین کتاب کی شکل مین مطبوعہ ہین اور حالات بھی فرانسیسی مین درج تھے سو جگہہ مین کہین ایک جگہ ترکی نام بھی درج ہوگا - اکثر چیزون پر فرانسیسی مین مختصر حالات لکھے تھے کہین کہین ترکی مین بھی - وہ ظاہر ہے کہ ترک اسکو بہت کم دیکھتے ہین - اکثر دیکھتے ہین اور فہرست وغیرہ سالے کتاب کا کام عیسائیون کے سپرد ہے - حفاظت مسلمان سپاہی کرتے ہین -

سلطان عبدالحمید خان معزول

شہر مین سلطان معزول کی تصاویر کہین آویزان معلوم نہین ہوئین - البتہ البم مین

سنت ۱۸۹۰ اور استبداد کے بدولت تھی جس کا نتیجہ انقلاب فرانس اور خونریزی و جنگ ہائے طویل تھی اور موجودہ مطلق العنان خواہش سامانہ بد وضعی کا کمزور عقیدہ مذہبی فرانس کی لامذہبی کا نتیجہ ہے - برخلاف اسکے جرمن اور انگریز دین پر قائم ہیں اور مذہب کی حمایت کرتے ہیں اون کی ترقی بدولت ہے"۔

آقائے تقی زادہ نے زبر کی مادی مثال کو صحیح نہیں سمجھا اور جرمن و انگلستان کی ترقی کے لئے دوسرے اسباب بیان کئے اور کہا کہ "مذہب اسلام اچھی چیز ہے مگر وعظ و نصیحت سے پھیلنا چاہیئے جیسا کہ مکہ میں پیغمبر نے پھیلایا دوسرے دن لوگوں کو مجبور کیا جاوے کہ ہمارے ہم خیال ہو جاؤ"!

میں نے مثال دی کہ ڈیماکرات کو لازم ہے کہ کوشش کریں کہ علمائے نجف سے اور خود بھی باہم مصالحہ کریں مگر تقی زادہ کی کوئی زیادہ خواہش مصالحت کی معلوم نہ ہوئی۔ تقی زادہ نے یہ بھی کہا کہ عیسائی پادری بے حد روپیہ خرچ کرتے رہے اور یورپ میں اپنی زبردست طاقت کو قائم رکھا - یہاں تک کہ گیلیلیو کو بھی یہ کہنے پر مجبور کیا کہ زمین گردش نہیں کرتی ہے مگر دنبرد - رحمت وغیرہ کی بات (یہ وہی علماء ہیں کہ جن نے اپنے رسالہ اسباب ترقی ایران میں ڈیماکرات کو ان کا مقلد بتایا تھا) حق تھی اسلئے پھیل گئی۔

آخر میں میں نے سوال کیا کہ آیا یہ سچ ہے کہ ڈیماکرات قائل ہیں کہ مخالفین کو قتل کر دیا جاوے - اور آپ نے فتح طہران کے وقت سپہدار کو تار دیا تھا کہ چند ہزار آدمیوں کو پھانسی دی جاوے تو ایران کی آزادی محفوظ ہو گی ورنہ نہیں - کیا قوت کی حکومت کے بعد ارتجاع (واپسی خیالات سابقہ) ضرور نہیں ہے۔

تقی زادہ نے جواب دیا کہ "میں نے ایسا نہیں کیا اور اصولاً بھی میں خلاف ہوں کہ لوگوں کو قتل کیا جاوے - اصول ڈیماکریسی کے یہ بات محض خلاف ہے اس وجہ سے بھی کہ بالعموم یقیناً لوگ دوسری طرف چلے جاتے ہیں - میں مجاہد ہوں اگر میرا مسلک قتل ہوتا تو ضرور ظاہر کر دیتا اور اس کے دلائل بھی بتلا دیتا"

(نوٹ) اس قول کی درستی میں شک نہیں کہ تقی زادہ اگر قتل کو مفید سمجھے تو اس کو علانیہ ظاہر کرنے کی جرأت رکھتا ہے -

تعداد تین چار ہزار سے زیادہ نہیں۔

پھر میں نے کہا کہ ایران کی ترقی کے لئے لازم ہے کہ باہمی خانہ جنگی موقوف ہو اور وہ اپنی طاقت کو درست کرے۔ طاقت بلا اتحاد درست نہیں ہو سکتی پس لازم ہے کہ تمام محبان وطن اس طرف متوجہ ہوں اور آپس میں لڑنا چھوڑ دیں۔ اور یہ اتفاق نہیں ہو سکتا جب تک علماء کو موافق نہ کیا جاوے۔ ایران اس وقت تیار نہیں کہ علماء کا جوا اتار دے۔ اگر اس بات پر زور دیا گیا تو ضرور باہمی جنگ ہوگی۔ اور یہ بات ایران کے استقلال و آزادی کے لئے سخت مضر ہے۔

آقائے تقی زادہ نے کہا کہ "بیشک مخالفت اس اندازہ تک کہ اس میں قتل اور خانہ جنگی ہو درست نہیں۔ ہر ملک کی ترقی جیسا کہ یورپ کی تاریخ پڑھنے سے معلوم ہوگا اس بات پر منحصر ہے کہ جو شخص جو رائے رکھتا ہو اس کو آزادی سے ظاہر کر سکے اور اظہار رائے میں کوئی مزاحمت نہ ہو اور ایک قوت اس حریت رائے کی معاون ہو۔ میرا مقصد یہ ہے کہ ایران میں افکار کے اظہار کی آزادی ہو خواہ کوئی شخص مذہب غالب یا خیالات غالب کے خلاف رائے ظاہر کرے یا مخالفت۔ علمائے مذہب اس قدر زیادتی کرتے ہیں کہ جہاں کسی شخص نے خلاف رائے ظاہر کی تو سمجھتے ہیں کہ مذہب نابود ہو جاویگا دلائل سے رد کرنے کی بجائے اس کو جبراً ساکت کر دیتے ہیں۔"

میں نے کہا "عامہ خاصکر ایران کے لوگ علماء سے اس قدر وابستہ ہیں کہ ان کی مخالفت کو نہیں سمجھ سکتا ہوں۔ لیکن فقہا کی اطاعت نہ کرنا اور بات ہے اور اسلام کے اصول و عقائد کا انکار کر دینا دوسرا امر ہے۔ اگر آزادی افکار کی محافظ جماعت پیدا کی جاوے تو دوسرا فریق بھی اپنا گروہ قایم کریگا اور خانہ جنگی کی صورت ہوگی۔ ان جھگڑوں کو ابھی ملتوی رکھنا مناسب ہے۔"

تقی زادہ نے کہا کہ "فرقہ غالب دلائل کا جواب کیوں نہ دے۔"

میں نے کہا یہ صحیح ہے لیکن وہ کہیں گے کہ اول زہر خورانی کی اجازت دی جاوے۔ اور مابعد کہا جاوے کہ تریاق بھی کھلا دو تو یہ درست نہ ہوگا۔ علاوہ ازیں اصل و عقیدہ آزادی افکار تاریخ فرانس میں [illegible]

ارادہ ملاقات ترک کردیا تھا۔ حمام سے واپس آنے کے بعد میں نے دیکھا کہ نقی زادہ (آقا سید حسن اللہ وہانی فرقہ ڈماکراٹ ایران) ملاقات کے لیے کچھ عرصہ سے منتظر ہیں اول سے اوس وقت سیری گفتگو متعلق بہ اصلاح داخلی مسلمانان (دشمن کی ضرورت) کو اونھوں نے تسلیم کیا۔ مکان پر تو خود نہونے کی معذرت کی اور وعدہ کیا کہ مغرب کے بعد آوین گے۔ چنانچہ بعد مغرب وہ ہوٹل میں آئے۔

نقی زادہ کی عمر ۳۲ سال سے زیادہ نہ ہوگی۔ بلند قامت اور مضبوط جوان ہے۔ آواز دھیمی ہے اور لفریزیں بری بھی نہیں اور مزاج میں بظاہر مسکنت اور غربت معلوم ہوتی ہے۔

مغرب کے بعد دو گھنٹے کے قریب اون سے گفتگو ہوئی۔ جونکہ موجودہ ایرانی بالٹکس میں وہ اہم شخص ہیں۔ اور اگرچہ (جسا کئی مگہ اون کا ذکر اوپر آیا ہے) آج کل وہ نکالے ہوئے ہیں۔ مگر فرقہ ڈماکراٹ انکو اُن کو لیڈر مانتا ہے۔ اور اخبار ایران نو میں بھی غالباً او نکھین کے اکثر مضامین چھپتے ہیں۔ یا اون کی رائے کے موافق اڈیٹ ہوتا ہے اسلیئے اون سے جو گفتگو ہوئی اوس کا پورا حاصل لکھتا ہوں۔

مین نے نقی زادہ سے سوال کیا کہ آیا آپ ایران کی ترقی اس طرح چاہتے ہیں کہ اوس کا مذہب اسلام رہے اور اسلام کی ترقی ہو یا خواہ اسلام ہو یا نہ ہو بلکہ ترقی کرے۔؟

جواب۔ ترقی ایران کی بنا دایران کی محبت پر ہے اوس کی ہر چیز کی ترقی مقصود ہے اس میں مذہب اسلام بھی شامل ہے جو ایران کا مذہب ہے۔

مین نے کہا کہ ایران میں بہت سی جراید ایسی ہیں۔ یہ ظاہر ہے کہ اون کی ترقی مقصود نہین ہے۔

جواب۔ نقی زادہ نے تسلیم کیا کہ ایسا ہی ہے۔

شام کو اول یہ گفتگو ہوئی کہ ایران میں اصل مشروطہ خواہان کی تعداد کس قدر ہے۔ اونھون نے میری رائے سے اتفاق کیا جو لوگ مشروطہ کو پسند کرتے ہین اون کی تعداد کل صوبون اور شہرون میں ملا کر ایک لاکھ یا کچھ کم و بیش ہوگی۔ البتہ جو لوگ مشروطہ کے لیئے فداکاری اور لڑنے مرنے اور جان و مال سے خرچ کر رہی ہیں ایکی

رسالے اسی بدعادت کے موافق اپنے فرقے کی غلط تعداد بتاتے رہتے ہیں۔ مجکو بھی اس معاملہ اور ہر معاملے میں مبالغہ اور
جھوٹ اور بلا تحقیق بات سے نفرت رہی ہے۔ میں نے اون کو بتایا کہ دراصل اثنا عشری شیعوں کی تعداد ہند میں دو ملین
مشکل سے ہے۔ اگرچہ خواہ میں تعداد ایک ثلث ضرور ہو گی۔ سزاوں کا خیال تھا کہ نوجوان ترک کوشش کریں گے کہ البانی
مثل اُن کے ہو جاویں اسی وجہ سے مدارس ترکی قائم کرتے ہیں۔ میں نے کہا کہ آپ کیوں اون کے مذہب کی حفاظت
کی کوشش نہیں کرتے۔ نئی قسم کی تعلیم پا کر ایسا نہو کہ وہ اسلام سے نکل جاویں۔ اوںھوں نے ایک مسکت جواب دیا
"ہمیں اور بہت سے کام ہیں"۔ سید ابوالفیض ح نے کہا کہ آپ ہندوستان میں اُن کی تشکیل دیکر اس کریں۔ میں نے کہا کہ
یہاں سے آگے گنٹے کے راستے رحمت اللہ محمد بیٹھے ہیں اور بہت کام کر نہیں سکتے تو ہندوستان سے یہ کیسے ہو سکتا
ہے؟ (مگر بعد اس انہوں نے اقرار کیا کہ بہ شوق حاصل کریں کہ تعلیم انہیں کے ہاتھ میں رہے)

صرافی صرافی کا معاملہ یہاں بہت سخت ہے ایک اشرفی تھماؤ تو دو قرش (۲ ر) صرافی لیں گے۔ ایک مجیدی
میں کبھی ایک آنہ کبھی ۲ ر۔ ربع مجیدی (۱۰ ر) کو بھناؤ تو ۱ ر لیں گے دوکاندار کہدیتا ہے کہ میرے پاس خوردہ نہیں
اور اکثر صرافی دیکر خوردہ کرتا پھرتا ہے۔

قسطنطنیہ - ۱۰ اکتوبر ۱۹۱۱ء - ہوٹل مسرب - چہارشنبہ

حمام اسلامبول ایک حمام میں گیا جو یہاں سے قریب ہے۔ واقعی قابل دید جگہ ہے۔ تمام فرش سنگ مرمر کے ہیں
بجائے حوض کے جس میں عراق عرب اور ایران میں مہینوں کی کثافت و غلاظت پڑھتی رہتی ہے چھوٹے چھوٹے
سپید پتھر کے حوض تماشکے سے ہوئے ہیں جن میں گرم و سرد دونوں قسم کے نل سے پانی بہتا ہے۔ معقول چوبی جوتہ پہننے
کو ملتا ہے۔ اعلیٰ درجہ کے تول (تولیے) باہر موجود رہتے ہیں۔ اوپر کی منزل کپڑے اتارنے اور پہننے اور آرام کرنے
کے لیے بنی ہوئی ہے جس میں کوچیں بچھی ہیں۔ فضول تصاویر رستم اور دیوؤں کی دیواروں پر بنی ہوئی ہیں۔ اس میں
شک نہیں کہ اُجرت بھی بہ انعام زیادہ لیتے ہیں۔ مگر قسطنطنیہ کی حیثیت و اخراجات کے مقابل زیادہ نہیں۔

ملاقات الہی زادہ الہی زادہ ہوٹل کے قریب رہتے ہیں ایک دو دفعہ ملاقات کو گیا۔ کارڈ چھوڑ آیا مکان پر نہ ملے۔

اور تعلیم نوجوان ترک دخل کرنا چاہتے ہیں مصالحت کی شرائط میں انھون نے تعلیم کو اپنے ہاتھ میں رکھا ہے۔ اسی طرح
السانی ارلونت (جو نصف سے زیادہ امامیہ مسلمان اور نصف سے کم رومن کیتھولک ہیں) اونھون نے بھی اس تعلیم اور
لادریت کی تبلیغ کے خلاف بغاوت کر کے مدارس کا انتظام اپنے ہاتھ سے نہیں دیا۔

خوشی کی بات ہے کہ اس طرابلس کے معاملے میں یمن کے امام یحییٰ* اور سب شیعون نے نہ صرف ہمدردی کا تار دیا بلکہ
اسلام کی حمایت میں جنگ کے لئے آمادگی ظاہر کی جیسا کہ اخبارون سے معلوم ہوتا ہے۔

انجمن اتحاد و ترقی

کہا جاتا ہے کہ انجمن اتحاد و ترقی کی خفیہ انجمن میں یہود اور ارامنہ کا بہت زور ہے اور چونکہ یہان
بظاہر لباس و عادات میں فرق نہیں اور نوجوان ترک گویا ایک دولت عثمانی (بجائے دولت اسلامی) کے قایم کر رہے
ہین† اس لئے مجکو اس امر کے یقین کرنے کی کوئی وجہ نہیں۔ اگرچہ مخالفون نے مبالغہ ضرور کیا ہوگا۔ وہی ٹیونسی عرب جو
ایک سال سے طرابلس سے ہجرت کر کے چلے آئے اور اب یہان ہوٹل میں مقیم ہین اس انجمن کے جلسہ سالونیکا سے لوٹ کر
آئے ہین اون سے حالات پوچھے گئے تو اونھون نے کہا کہ یہود نہایت بد اور ہمارے دشمن ہین۔ ان کا یہ کہنا تھا کہ سب
سے لوگوں کے چہرون پر ہوائیان اڑنے لگین اور پریسیڈنٹ نے کہا کہ کسی گروہ پر حملہ نہ کرو۔ یہ سب سچ ہے لیکن اگر
یہودی سچے دل سے مسلمانون کی امداد کرین تو مدد لینے مین کیا مضائقہ ہے؟۔ مگر ایسا نہ کرو کہ وہ یہود کے یہود رہین
اور تم اسلام کھو دو'

شیخ اسد اللہ مقانی سے ملاقات و گفتگو

جناب شیخ اسد اللہ نوجوان مجتہد سے پھر ملاقات ہوئی۔ مسائل متعلق بہ ایران و اسلام میں گفتگو ہوئی
دو ماہ ہندوستان میں رہکر اور جاہل لوگون سے مبالغہ آمیز باتیں سنکر اون کا خیال ہندوستان
مین مسلمانون کی تعداد اور مسلمانون مین شیعوں کی تعداد کے متعلق بہت مبالغہ آمیز تھا۔ مصری اخبارات
پالیٹکل وقعت بڑھانے کے لئے بہت بڑھا چڑھا کر مسلمانان ہند کی تعداد لکھدیا کرتے ہین۔ اسی طرح بعض شیعہ

---

* امام یحییٰ در مدینہ یمن کے متعلق مزید اطلاع آخر جلد کے ختم پر بتاریخ ۱۲ دسمبر ۱۹۱۱ء ملیگی۔ (منہ)

† مزید حالات کے لئے دیکھو روزنامچہ ۱۱ دسمبر سنہ ۱۹۱۱ء۔ (منہ)

نویرالادکار - استامبول (در یونانی) علمدار - اقدام مشہور روزانہ اخبار ہین - علاوہ اس کے زبان یونانی و فرانسیسی و جرمنی مین اور مرکب زبان یعنی انگریزی و جرمنی و فرانسیسی مین بھی اخبار نکلتے ہیں - آخرالذکر کا نام لیوانٹ ہیرالڈ ہے جو سب سے ادنے درجہ کا ہے - تمام سگار فروشون کی دوکان پر اخبارات بکتے ہین - تمام کتب فروشون کی دوکانون پر بکتے ہین حجام - نان فروش - قہوہ خانہ ہر جگہہ پڑھنے کے لئے موجود رہتے ہین - یہان تک کہ بیرون شہر ایوب سلطان جس کی وضع گاؤن کی سی ہے وہان بھی قہوہ خانہ مین اخبار موجود تھا

ہوٹل وغیرہ کے خدام اخبار فروش مسنحد مین ہوٹل وغیرہ عموماً مسیحی ہین جن کو یہان رومی کہتے ہین - لباس صاف اور سر برہنہ رکھتے ہین - خوب کام کرتے ہین - ان کو کم از کم مین نے اپنے ہوٹل مین زیادہ متخلق اور مدیانت نہیں پایا - اگرچہ غیر معمولی کام کرنے پر انعام کی تمنا کرتے ہین اور صرافی بھی خوب کماتے ہین -

اسلامیت کا ضعف جو کچھ مین نے دیکھا - شنا اور ایک نوجوان طبیعی عالم اور دیگر آدمیون سے گفتگو ہوئی اوسکی بنا پر کہہ سکتا ہون کہ واقعی اسلامیت کی شان کم از کم قسطنطنیہ اور طبقہ حاکمہ مین بہت ضعیف ہے - اور لامذہبی یا مذہب سے بے پروائی (بوجہ قرب یوروپ) ایران سے بھی زیادہ ہے -

شہری ایرانیون کے بچون کو ابتدا مین مذہب سے مانوس کیا جاتا ہے - اسلئے باوجود لامذہبی کے اون مین بوئے دین باقی رہتی ہے - یہان کے اکثر "منورالادکار" کچھ فلسفہ اشعریت کی سختی کے باعث کچھ خلقی آرام طلبی سے خود اسلام کو منزل کا سد راہ سمجھنے لگے ہین - کم از کم فقہی اسلام کو اکثر جواب دے چکے ہین اور یہ بیچارہ اسلام ترکون مین سب جگہہ سے زیادہ دہم توڑ چکا ہے - مگر غلط فہمی نہ ہونی چاہیئے یہ حالت طبقہ حاکمہ کی ہے عام قوم درست اور صحیح العقیدہ ہے - مجکو اس کی بھی شکایت نہیں - اگر تصدیق رسالت ہر زور سے قایم رہین اور حرارت دین رکھتے ہون - مگر (ع)

دل ہمہ داغ داغ شد پنبہ کجا کجا نہم

جدید تعلیم عرب مین اسلامی حرارت بہت زیادہ ہے - یمن کا بڑا حصہ حسین ایک ثلث شیعہ (زیدیہ) اور ایک ثلث اہل حدیث اور ایک ثلث شافعی ہے - اون مین سے زیدیان نے یہہ قائدہ اوٹھایا ہے کہ جس قسم کے مکاتیب

ترکوں کی اقتصادی و مالی حالت

جہاں نئے ترکوں میں (جو ترک ینگ یعنی نوجوان ہیں) یہ عمدہ صفت ہے کہ انھوں نے اپنی فوجی حالت کو بہت درست کیا ہے جیسا بتاتے ہیں۔ رشوت دینا ستانی کو کم کیا ہے وہاں یہ عیب بھی ہے کہ مسلمانوں کی مالی حالت روبہ زوال ہے۔ جائداد غیر ملک والوں کے ہاتھ برابر فروخت کرتے رہتے ہیں اور بغرض عیاشی روپیہ بیچے جاتے ہیں اور بیہیں اڑا دیتے ہیں۔ سب تجارت غیر قوموں کے ہاتھ میں ہے۔ زراعت بھی اعلیٰ درجہ کی نہیں اور قومی امتیاز کم ہو جانے سے خاص مسلمانوں کی دولت و عصبیت کی حفاظت بھی مشکل ہے کہا جاتا ہے کہ سلطنت نے بعض اعلیٰ درجے کے مکانات و محلات و یادگار رہے سلاطین سلف کو یہود وغیرہ کے ہاتھ معمولی قیمت پر فروخت کر دیا ہے اور نیز بعض کا سودا جاری ہے۔ ایک محل جو سلاطین سلف کی بہت معتبر یادگار تھا اوس کے فروخت پر فوج والے بگڑ گئے اور معاملہ ملتوی کیا گیا۔ مگر مفلسی سب کچھ کراتی ہے۔

عجائب خانہ

یہاں کا عجائب خانہ دنیا کے مشہور مقامات میں سے ہے اور بڑی لمبی عمارت ہے۔ میں اوس کے دیکھنے کو گیا۔ مگر شام ہو گئی تھی۔ کل پر رکھا۔ دلے باہر سر کٹی ہوئی بہت سی مورتیں رومی اور یونانی زمانے کی قدیم پڑی تھیں اور بعض مدور لمبے ستون قدیم عمارتوں کے جن پر لاطینی زبان میں بڑی بڑی عبارتیں درج تھیں موجود تھے یہاں دیکھ کر تعجب اور افسوس ہوا کہ جہاں عجائب خانہ کا بیرونی احاطہ ہے اوس کا جنگلا بنانے کے لئے قدیم زمانے کے اس یادگار ستونوں کو کاٹ کاٹ کر لگایا ہے اور اون میں سوراخ کر کے لوہے کی سلاخیں احاطہ کی حفاظت کے لئے نصب کی ہیں گویا ستونوں کا کام لیا گیا ہے۔ یقین ہے کہ اب اس طرح قدیم یادگاروں کو ضائع نہ کیا جاوے گا ایک پتھر زیادہ سے زیادہ پچاس روپیہ میں بن سکتا تھا بلکہ لوہے کا ستون دس روپیہ میں اور یہ ایک ایک پتھر پانچ پانچ ہزار روپیہ میں بھی اہل علم کے لئے سستا ہے۔ کیونکہ سب پر قدیم تاریخی کتبے درج ہیں جو کٹنے سے الٹ پلٹ ہو گئے ہیں۔

روزانہ حالات و شوق اخبار بینی

یہاں اخبار بینی کا از حد شوق ہے۔ ملکہ مثلاً خود باب عالی کے ایک دو میل کے حلقہ میں دو سو مقام اخبار بینی کے لئے ہیں۔ عیاح۔ تھیٹر تھنس۔ تعلیمات۔ کمرانہ۔ تول۔ سرداں حقیقیہ

نیز علماء طرابلس نے دفعتہً جہاز میں بہت سے لوگوں کو۔ بلکہ ان میں اور اعلیٰ طبقہ کے ترکوں میں اس شکل میں
لباس میں مطلق فرق نہ تھا لیکن اُن کے ساتھ عیسائی ممبروں اور بچوں سے گفتگو سے معلوم ہوا کہ وہ سلطان کی
یورپین اور عیسائی یونانی نسل کی رعایا ہیں۔ الغرض کامل یقیناً اور یہ ترکوں میں سے اور اسی وجہ سے
ہونے میں سادگی اور سیاست کا جوش ضائع نہیں ہو سکتا۔ ہمارے بھی بالکل ترک معلوم ہوتے ہیں آج
تک مسلم قوم میں اسلامی حمیت و عصبیت کا جوش باقی یا قائم رہنا دشوار معلوم ہوتا ہے اور یہ خطرہ بھی مسلمانوں کے
لئے ایراق وغیرہ سے کم نہیں۔

مسجد سلطان احمد آج کا دن دراصل ہمارے استقلال میں دن کا بڑا حصہ صرف ہوا۔ وہ بیمار ہوگئے۔ یہ تمام مسجد سلطان احمد
ثانی پر نسبتاً پاسے کی یادگار میں بنائی گئی ہے اور کل راستے میں رہ گئی تھی دیکھنے کے لئے گیا۔ بیرونی احاطہ
مسجد بہت وسیع ہے اور مسجد کی کرسی بھی بلند ہے۔ اس کی وضع دیگر مساجد سلطانی کی مانند ہے اور گنبد
ایاصوفیہ سے کمتر ہے۔ مگر بحیثیت مجموعی خوبصورتی میں ایاصوفیہ سے بہتر ہے۔ چٹائی کا فرش بچھا ہوا تھا اور
ایک حصہ میں قالینوں کا انبار لگا ہوا تھا جس سے معلوم ہوتا ہے کہ صفائی کی غرض سے قالین اٹھا لئے گئے۔
قالین کا فرش کل مسجد میں یا کسی حصہ میں ہوتا ہے۔ اس مسجد میں مختلف زاویے عبادت کے لئے نہیں ہیں
بلکہ یکسر نماز کی جگہ ہے۔ ۴۰-۵۰ نمازی موجود تھے ۳۰-۴۰ حملہ بخارا کے تماشا کے لئے آئے تھے۔
مسجد کے بالائی گنبدوں کے گرد اور ستونوں کے گرد نہایت خوشخط سنہری حرفوں سے جو دو دو گز لمبے ہوں گے
آیات قرآنی و نقش احادیث لکھی ہوئی ہیں۔ بالائی روشن سبز رنگ اور سرخ رنگ کی ہمیٹ کی مانند ہے
حرم کعبہ کا ایک خوبصورت دستی نقشہ بھی ایک جگہ لٹکا ہوا ہے۔ مسجد کے ستون جو گنبد کے نیچے ہیں ان میں کے بڑے
ستونوں کا محیط ۲ گز سے کم نہ ہوگا۔ اس مسجد میں یقیناً گنبدوں کے نیچے بیس ہزار آدمی نماز پڑھ سکتے ہیں اور
اس سے زیادہ بیٹھ سکتے ہیں۔ آصف الدولہ کے امام باڑہ کے دالان سے ان میں کی ہر مسجد میں گنجائش زیادہ ہے۔
مگر وہاں ستون نہیں یہاں ستون بکثرت ہیں۔ اس لحاظ سے امام باڑہ آصف الدولہ کی تعمیر بھی لاجواب ہے۔

کے بعض مدارس و مکاتب کو بھی بہت کچھ دیا تھا۔

تجارت و مسلمان

دولت عثمانیہ کی تجارت عموماً اور قسطنطنیہ (جو اس قابل ہے کہ دنیا ے قدیم یعنی یوروپ ایشیا وافریقہ کی بوجہ مرکزیت منڈی بن جاوے) اوسکی تجارت خصوصاً غیر مسلمین کے ہاتھون مین ہے۔ چھوٹی تجارت یعنی کتب فروشی اسلامی کتب کی ایرانیون کے ہاتھ مین ہے۔ البتہ بعض خوردہ فروشی مگر وہ بھی بہت کم ترکون کے پاس ہے۔ یہہ تمام عالیشان عمارتین جن کی قیمت سے ایک بڑی ریاست خرید سکتے ہین تقریباً سب عیسائیون کی ملکیت ہین۔ اور کیون نہ ہو کہ زمین کی قیمت یہان بمبئی سے بھی بہت زیادہ ہے۔!!

مدرسہ حربیہ

ایک عالیشان مدرسہ جسکا احاطہ بھی خاصا بڑا اور عمارت خوبصورت دو منزلی وسیع ہے اس حصۂ شہر مین واقع ہے۔ افسوس! جس وقت ہم پہونچے مغرب کا قریب تھا اور اوس کا زبردست آہنی پھاٹک بند تھا۔ مگر صحن و عمارت کی شان باہر سے صاف معلوم ہوتی تھی۔ لوڑنگ بھی نہایت شاندار ہے۔ اسی طرح آج صبح کو مین نے مدارس قسطنطنیہ مین نہایت کثرت سے طلباء کو جاتے دیکھا۔ سب کی ایک مخصوص وردی تھی اور لباس فوجی وردی کے مشابہ تھا۔ البتہ یہہ لڑکے بوٹ مختلف رنگ کے پہنے ہوے تھے۔ ان مدارس کو مدارس رشدی یعنی ابتدائی مدارس کہتے ہین اور ان پر فی طالب علم دولت عثمانیہ بہت خرچ کرتی ہے۔ ترکی طلبا اور ایرانی طلبا دونوں کا لباس اچھا ہوتا ہے۔ مگر ترکی طلباء عام طور پر مثل سپاہیون کے خوشنما لباس پہنتے ہین۔ باب عالی یعنی وزارت خانہ کی عمارتون کو بھی باہر سے دیکھا وہ طہران کی دربار تجارتخانہ سے زیادہ شاندار تھین۔ مختلف عمارتین دور تک چلی گئی ہین۔

فوجی سپاہی

فوجی سپاہیون کو آج مین نے سلطان ایوب اور دوسری جگہ جاتے دیکھا تو تعجب ہوا کہ اُن کی شکل اسقدر شاندار اور رنگ گورا نہین جیسا افسرون کا یا عام عثمانی کا معلوم ہوتا ہے۔ بظاہر یہہ وجہ ہے کہ اسلامبول کے ترکون مین کا کیشیا اور یہان کے یونانیون کا میل بہت ہے اور یہہ غریب سپاہی باہر کے مختلف اقوام کے کاشتکار ہین جو عموماً کم رو ہین۔

بلکہ لبعض لحاظ سے بہ زیادہ آراستہ ہے۔ دو شمعین مسی ہ کے سرہانے یعنی قبلہ رُخ محراب کے قریب رکھی ہین جن کا طول چھ چھ گز اور محیط دو دو گز ہوگا۔ ۵-۶ آدمی ملکر اس موم بتی کو بمشکل اُٹھا سکینگے۔

تربوز و خربوزے و میوہ | اسلامبول مین ملی طا موزہ مین نے خربوزے و تربوز دونون خرید ے۔ اتفاقاً دونوں پھیکے اور خراب نکلے۔ عام طور پر میوہ یہان عمدہ نہین۔ پانی بھی ا مزہ نہیں ہوتا۔ بوتلون میں بند کرکے پانی رکھتے مین۔ البتہ باہر سے عمدہ خربوزے منگائے جاتے ہین۔

جانے اور آتے وقت ہم جہازون کے کارخانون کے پاس سے گذرے جہان جہازون کی مرمت ہوتی ہے۔ دو تین تار پیڈو کشتیان اور متعدد جہاز موجود تھے۔ مگر نہایت افسوس ہے کہ بحری قوت اس قابل نہیں کہ ٹرکی طرابلس الغرب (کہ یہی صرف ایک مملکت منجملہ بہت سی افریقہ کی حکومتون کے باقی تھی) بچا سکے۔ اگرچہ تخت نشینی سلطان عبدالحمید خان صرف ایک جنگی جہاز ٹرکی ہر سال بناتی تو آج اوس کی طاقت ۳۵ برس کے بعد اٹلی کے لڑنے کے لئے کافی ہوتی۔

بازار غلاطہ | مالدہم بازار غلاطہ مین سے گذرے۔ بازار پل کے دوسرے کنارے پر ہے۔ ٹنل کے اندر ہوکر پل سے دوسری طرف جاتے ہین اوس کو موغلی کہتے ہیں۔ یہ سب حصے اور گلیاں ہین جو سب لندن اور پیرس کی نظیر ہیں اور سب جگہ یورپین تجار و سفرا اور یورپین قومون کے پوسٹ آفس ہیں۔ جو حصہ مین نے دیکھا وہ میل سے کم لمبا ہوگا دونون طرف نئی وضع کی عالیشان اور بلند عمارات واقع تھیں کہ اُن میں سے ہر ایک عمارت کو اگر فروخت کیا جاوے تو اوس کے خرچ سے ایک یونیورسٹی بن سکتی ہے۔ بالکل ایسا ہی ایک دوسرا بازار پشت پر واقع ہے۔ جس حصہ قسطنطنیہ مین میرا قیام ہے اوس میں بھی ہوٹل بکثرت ہین بلکہ قدم قدم پر ہوٹل ہین۔ مگر غلاطہ اور موغلی یعنی فرنگی حصہ کے ہوٹل بمبئی کے عام ہوٹلون سے زیادہ شاندار اور بڑے ہین اور کہا جاتا ہے کہ پانچ لیرا دوسو لیرا (اشرفی) تک بعض ہوٹلوں کا کرایہ و خوراک ہے۔ کچھ عرصہ ہوا ان مین سے ایک ہوٹل مین حضور بیگم صاحبہ بھوپال چند ہفتے پہلے ٹھہرائی گئی تھیں اونھون نے قسطنطنیہ کے مصیبت زدگان آتش کی امداد کی تھی اور ان

فاتح نے دریافت کیا تو انہوں نے حضرت عالم الدین رسد (کنیت حضرت ابو ایوب کی ہی) کی قبر کا صحیح پتہ بتایا - ایوب سلطان اب گویا ایک قصبہ سمندر کے کنارے آباد ہے -

مقبرہ حضرت ابو ایوب مقبرہ کے گرد چار دیواری اندر دروازوں پر بہت خوبصورت تحریرین صحابی موصوف کی تعریف و توصیف میں لکھی ہوئی ہیں اندر صحن کافی ہے اوس کے اندر دوسرا احاطہ ہے جس میں اکثر سلاطین عثمانیہ کی قبریں اور ان کے گنبد ہیں - خود حضرت ابو ایوب انصاری کا گنبد اگرچہ بمقابل دیگر مساجد اسلامبول کے بہت چھوٹا ہے مگر گنبد اور گرد کی عمارتیں مثل عروس کے آراستہ ہیں بہت اعلی درجہ کے قالین بچھے ہیں اور آٹھ بڑی بڑی شمعدان کہ ایک شمع کو ایک آدمی بمشکل اٹھا سکتا ہے سامنے رکھی ہیں چاروں طرف بڑی بڑی رحلوں پر پرانے قلمی قرآن رکھے ہیں تاکہ جسکا جی چاہے پڑھے - ضریح میں اشعار فارسی و ترکی صحابی موصوف کی تعریف میں لکھے ہوئے ہیں - یہ مقام بہت پر رونق ہے ضریح میں شعر لکھے ہوئے ہیں جن میں پہلا شعر یہ ہے ؎

مشہد پاک علمدار رسول ؛ ظاہر و باطن گلزار نعیم

یہ گنبد سلطان سلیم ثالث کا بنایا ہوا ہے جس کا نام ترکی عمارت کے درمیان آہنی حروف میں کٹا ہوا ہے بعض کتبے بہت خوبصورت لکھے ہوئے ہیں جیسا ایران و عراق عرب میں مقدس مقامات پر لگائے جاتے ہیں ان میں قصاید احادیث و حالات حضرت ابو ایوب درج ہیں - ایک کتبہ ہے (۱) یا حبیب رسول اللّٰہ -

(۲) لا اسئلکم علیہ اجراً الا المودۃ فی القربٰی

(۳) اسمائے آنحضرت و خلفاء اربعہ -

(۴) ایک طولانی حدیث حلیہ و شمائل رسالتمآب میں از علی ابن طالب علیہ السلام درج ہے -

مسجد سلطان محمد فاتح روضہ موصوف کے احاطے میں اور مقابل اس سے بھی زیادہ شاندار عمارت مسجد سلطان محمد فاتح ہے یہ گویا فتح قسطنطنیہ کی یادگار ہے اور ہر سلطان کے لیے لازم ہے کہ اس مسجد اور روضہ پر آ کے اور اسکی کمر سے شمشیر حکومت باندھی جاوے - اس مسجد کے گنبد کی خوبصورتی بھی دوسری مساجد پر قیاس کرنی چاہیے

کتب کی منڈی ہے جس میں کہیں پرانی کتاب فرانسیسی کی اور لغات فرانسوی بھی لٹریچر اور قانون عثمانی کی حد تک ملتی ہیں مگر زیادہ تر دینی کتب ہیں۔ میں نے نہج البلاغہ چھاپہ طہران نہایت خوشخط اور مجلد دو ہی کتب فروش سے ۳ پیسے طلب کئے۔ مگر جب میں نے پھر کہے تو اس نے کہا کہ میں اٹھ ماذکا قیمت دینے کے لئے بھی آمادہ ہوں اور اسی قیمت پر یہ کتاب دیدی۔ بمبئی میں ۱۵ روپیہ سے کم میں نہیں آسکتی۔ اکثر اس کتب فروش ملکہ اصر مناسب پرانی ہیں مگر ترکی لباس میں۔

دخانی کشتی مالعدہم علاطہ کے پل پر واپس آئے۔ اور وہاں سے دخانی کشتی میں بیٹھکر مقبرہ حضرت ابو ایوب انصاری کی طرف روانہ ہوئے۔ یہ ایک بستی ہے جسکو "ایوب سلطان" کہتے ہیں۔

قسطنطنیہ کے سمندر کے کنارے جس طرح بمبئی میں شہر کے کنارے ریل چلتی ہے یہاں جہاز متعدد محلے میں سب میں ہر وقت آتے جاتے رہتے ہیں گویا ایک ڈاک دن بھر چلتی رہتی ہے۔ کرایہ بھی زیادہ نہیں۔ ایک طرف کرایہ درجہ اول کا ایوب سلطان کا ہم نے ۳ رتی آدمی دیا۔ حالانکہ ۳ جگہ اور چہار بیچ میں ٹھہرا۔ قسطنطنیہ کے دو حصوں کے درمیان پل واقع ہے جو نہایت آباد ہے۔ لیکن ہر دفعہ جب گذریں دس پارہ (۱۰) ہر شخص کو دینا پڑتا ہے۔ البتہ جو سپاہیوں اور طلباء کے لئے اگر وہ پاس دکھا دیں ٹکٹ ضرور نہیں پل کے بیچ میں اور کناروں پر ۳-۴ آدمی محصول وصول کرتے رہتے ہیں مجکو اطلاع ملی ہے کہ اس کا ٹھیکہ سلطنت کی طرف سے ستر ہزار لیرا عثمانی یعنی تقریباً دس لاکھ روپیہ سالانہ پر سال گذشتہ میں دیا گیا تھا۔

جامع ابو ایوب سلطان حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ کا شمار نہایت مقبول و محترم صحابہ میں ہے اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انہیں کے مکان میں مدینہ میں آکر مقیم ہوئے آخر زمانہ خلافت جناب امیرؑ میں وہ صفین و نہروان میں سواروں کے افسر کئے گئے تھے حالانکہ بہت معمر تھے اور خلافت حضرت امیرؑ میں یاد پڑتا ہے کہ کچھ عرصہ گورنر مدینہ میں بھی رہے۔ ان کی عمر آنحضرت ہی کے زمانہ میں پیغمبرؐ خدا سے زیادہ تھی۔ قسطنطنیہ کے اول محاصرہ میں کہا جاتا ہے کہ وہ زیر دیوار شہر سپرد ہوئے اور ایک کتبہ بھی لکھا ہے کہ بعد فتح قسطنطنیہ یعنی سنہ ۱۴۵۳ء میں ایک بزرگ نے سلطان محمد

بیچ میں جگہہ مشکل سے ملتی ہے۔ اس لئے ابتدائی مقام روانگی پیل خانہ سے سوار ہوے۔ تمام مساجد سلطانی یہان ایک
وضع کی ہیں صرف فرق گنبدون کی اندرونی ساخت اور آرائش کا ہے۔ مسجد سلطان بایزید تک پہونچنے میں بہت
بڑے اور چوڑے خیابان (درختون والے بازار) میں سے گذرے جو نیم مغربی اور نیم مشرقی قطع کا تھا اور ایک جسقدر بازار
ہمنے دیکھے سب بازارون سے زیادہ چوڑا ہے۔ اس مسجد کا گنبد بھی بہت وسیع اور خوبصورت ہے۔ اور طہران۔ قزوین۔
قسطنطنیہ میں جیسا عام دستور ہے اوسی طرح یہان بھی مسجد سے باہر عالیشان صحن ہوتا ہے جس مین وضو کے لئے اگر ایران
وعراق وعرب مین حوض ہین تو یہان نل لگے ہوتے ہین یہان لوگ برابر چہ نیان لیکر آتے ہین۔ اندرون گنبد گویا اصل
مسجد ہے جس مین عبادت مخصوصہ کے لئے زاویے بنے ہوئے ہین۔ قسطنطنیہ کی ہر مسجد مین اللہ رسول چارون خلفا اور حسنین
کے نام ضرور ہونگے اور حضرت بلال حبشی کے نام کا بھی کتبہ کہیں دیوار مین کندہ ملیگا۔ یہی سبب کیوجہ سے اس مسجد مین بھی
سلطان بایزید پسر سلطان محمد فاتح قسطنطنیہ کی مسجد کا گنبد بھی واقعی قابل دید ہے۔

قسطنطنیہ کا سوختہ حصہ

سانحہ ہمارے اہل ملک کو ایک مدت تک ذہن مین آنے سے تقریباً ایک سال پیشتر آتشزدگی [illegible] زمین
ہوئی کہ دو میل لمبا حصہ شہر کا جلکر خاکستر ہوگیا۔ صرف پتھر کے حصے کی اینٹ اور پتھر باقی رہ گئے ہین وہ بھی منہدم
ہوتے جاتے ہین۔ غالباً ۸ ہزار گھر جل گئے۔ اور ایک لاکھ سے زیادہ آدمی بے گھر ہوگئے اور کیمپون مین خیمون
مین جاکر پناہ گزین ہوئے یا اپنے دوستون کے پاس۔ مین بھی مخصوص طور پر اس حصے کو جو سمندر کے کنارے
شاداب آباد ہے دیکھنے گیا۔ لیکن نصف میل سے زیادہ دیکھنے کو جی نہ چاہا۔ اس ویرانے کے درمیان تھوڑے
سے فاصلے پر ایک اور عالیشان مسجد سلطان مصطفیٰ کی ہے جو جلنے سے بالکل بچ گئی۔ اس مین لکڑی کا کام بہت
صرف نیم ہے اور کہیں کہیں کمرون مین لوہا ہے۔ اس مسجد کی کرسی اتنی ہے جسقدر مساجد دیکھی ہین سب سے بلند
اور دو تین قدم سے زیادہ ہے۔ اس مین بیشمار زیادہ تختی کہ کتبے اوس کی طرف دیوارون کے قریب لگے ہوئے تھے
جن مین سے ایک پر لکھا تھا " یا حضرت مولانا روم"۔ [illegible] تھا۔ مگر [illegible] بہت کم۔
سلطان بایزید کی مسجد سے نکلنے کی ایک [illegible] کا [illegible] ہے۔ مشرقی اور [illegible]

ہیں شیعہ بھی ہیں لیکن سنت جماعت بھی محب اہل بیت ہیں اور کوئی ایسا نہ ہوگا جو امیر شام کو سخت الفاظ میں یاد کرتا ہو۔ مجھے تعجب ہوا کہ اس مجمع میں کسی نے بھی اس مقولہ پر اعتراض نہیں کیا۔ برخلاف اس کے ہمارے ہندوستان میں اسقدر تعصب ہے کہ یزید تک کو برا کہنے سے بعض لوگ برا مانتے ہیں۔ مابعد مجھکو معلوم ہوا کہ قسطنطنیہ وشام میں نہایت کثرت سے رسائل جواز لعن بر امیر معاویہ عربی و ترکی میں لکھتے ہیں اور عام طور پر لوگوں کا رجحان بنی امیہ کے خلاف اور اہلبیت کے موافق ہے۔ بکتاشی جو مشہور فرقہ صوفیہ کا ہے اور اکثر معزز عثمانی اسلامبول اوس کے مرید ہیں۔ اوس میں اور غالی شیعہ میں محض ایک باریک فرق ہے۔ مولوی فرقہ بھی صوفیوں میں یہاں عوام میں کثرت سے ہے اور اس فرقہ کے لوگ بھی متشیع ہیں۔ فرقہ بکتاشی علوی بھی کہلاتے ہیں۔ فقہی شیعہ یہاں بہت کم ہیں مگر اس کے ہمدرد لاکھوں۔ تربیتی بعض شیعہ جو اپنے بے وقوفی سے بعض بدنام جنرل بر اسقدر دریدہ بھاگ سے فرقہ ہندوستان میں سخت مختل ہوگیا اور عوام اس سے نفرت کرنے لگے۔ برخلاف اس کے شام وعتابہ میں اس کا زور بہت زیادہ ہوگیا ہے۔ اور غالباً اسی کو توڑنے کے لئے تحفہ اثنا عشریہ کا عربی ترجمہ نصاب میں بھی میں داخل کیا گیا تھا۔

مجکو مذہبی عقاید سے اس سفرنامہ میں کوئی تعلق نہیں۔ مگر جس قوم کی جو کیفیت معلوم ہوئی اوس کا درج کرنا لازم ہے۔ ایرانیوں کی تعداد جو اپنی ٹوپی سے صاف پہچانے جاتے ہیں یہاں ۵ ہزار سے کم نہیں۔ اور یہاں بھی وہی حال ہے کہ ایرانی وطن سے نکل کر بکار گذار ہوجاتا ہے۔

[قسطنطنیہ ہوٹل سرب - ۸ر اکتوبر ۱۹۱۱ء]

اگرچہ میرا سفرنامہ شہر کی حالات اور عمارتوں کی کیفیت کے لئے نہیں اور اگر شہر اسلامبول کی پوری حقیقت بیان کی جاوے تو کئی جلدوں کی ضرورت ہے۔ تاہم آج میں نے پہلے دن سید ابوالفتوح کی مہربانی اور رہنمائی سے اس شہر کی کسیقدر سیر کی کیونکہ پھر بھی تحصیل بہت طول ہوگئی اسلئے مختصر کیفیت لکھتا ہوں۔

سلطان بایزید — اول ٹریم میں بیٹھکے سلطان بایزید کی مسجد دیکھنے گئے۔ ٹریم اسقدر بھری ہوتی ہے کہ راستے کے

(۲) ایک فریق لبرل ہے جو مختلف قوموں یعنی مثلاً عرب حجاز - عرب شام و یمن و عراق - کردستان وغیرہ سب کو ایک حد تک آزادی دینا چاہتے ہیں اور عدم مرکزیت کے قائل ہیں یعنی سلطنت کی سب قوت ایک جگہ ہونی چاہیئے - اس میں زیادہ تر عرب داخل ہیں - یہ لوگ اسلام پر بھی زور دیتے ہیں *

(۳) ایک فریق سوشیالسٹ ہے جس کی پارلیمنٹ میں دو ممبر ہیں - یہ چاہتا ہے کہ اراضی و ثروت بطور مساوات لوگوں میں تقسیم ہو اور مزدوروں کے حقوق روز بروز بڑھائے جاویں -

(۴) دکتناسیون - یہ چوتھا فریق ارامنہ کا ہے جو آرمینیوں کی ترقی چاہتے ہیں - ارمنی اب بہت ہوشیار ہو گئے ہیں - انھوں نے اہل یوروپ پر بھروسہ کرنا چھوڑ دیا ہے - سلطنت عثمانیہ کے ارامنہ کو خود عثمانیہ کا خیر خواہ ظاہر کرتے ہیں - اور ایران کے ارامنہ ایران کے حامی و خیر خواہ ہو کر کام کرتے ہیں - ایران میں اپنی فوجی طاقت درست کر رہے ہیں آئندہ زمانے میں ممکن ہے کہ ایک مختصر آزاد حکومت کی بنیاد ڈالیں کم از کم اون کے مخالف یہی مشہور کر رہے ہیں -

مسلمانوں کا اعتراض اٹلی کی حرکت پر

آج شب جب میں ہوٹل سترت سی باہر سڑک کے کنارے جہاں عموماً کرسیاں پڑی رہتی ہیں بیٹھا تھا - اتفاق سے اوس وقت اسقدر قومیں جمع تھیں (۱) مسٹر ہندوستانی (۲) عجم (۳) کرد (۴) ٹیونسی (۵) عرب (۶) طرابلسی (۷) عثمانی ترک - اون میں سے یہ تحریک پیش کیا کہ اٹلی کی خلاف تمام مسلمانان عالم کو بائیکاٹ کردینا چاہیئے - اور احمد فواد آفندی سے بھی مشورہ ہوا کہ ایک عام جلسہ کیا جائے جس میں مختلف لوگوں کے لوگ ہوں اور اٹلی کی کارروائی کے خلاف اعتراض کریں - شاید یہ سوال جلسہ قرار پائے چار دن دیگر میں نے قیام کیا - یہاں کے پولیٹین اور ممبر پارلیمنٹ ایسے کاموں کی بخوف دول یوروپ ہمت نہیں رکھتے - صرف چاہتے ہیں کہ باہر کے مسلمان ایسا کام کریں -

مدرسی طریق و فراخدلی

اسی میں الافواہی جلسہ مختصر میں جو ہوٹل مسرت کے باہر جمع تھا طلیوسی عرب سے سال کیا کہ پولیس

---

* مابعد بر خلاف انجمن اتحاد کے ایک انجمن ائتلافی فرقہ ائتلاف و ترقی قائم ہوئی ہے جس کا ذکر ترکستان نامہ - (مسہ)

گنبد بزرگ کے سامنے حسب معمول بڑے بڑے حرفوں میں جو عرض خود قد آدم سے ڈیوڑھے ہیں مدور نگین دائرے آویزاں ہیں۔ اول پر اللہ - محمد اور خلفائے اربعہ اور امام حسن امام حسین کے نام آویزاں ہیں اور دوسرے گنبد جو اور دن میں بھی ایسا ہی ہے - تمام اسلامبول بلکہ کل سلطنت عثمانیہ میں یہی دستور ہے عمارت اسقدر بزرگ اور عالیشان ہے کہ محض اس کے دیکھنے کے لئے دور سے سیاح قسطنطنیہ آویں تو بیجا نہیں۔ گنبد کے بیچ میں بس میں جگہ جس طرح ایران کی مساجد میں بھی اکثر دیکھا گیا ہے مربع بر کٹ مار ادیہ عمداً گانہ نماز کے لئے بنے ہوئے ہیں یہ بطور کٹہرہ کے ہیں اس میں حدا نماز پڑھنے یا درس دینے کی جگہ ہے۔ میں نے دیکھا کہ ایک شخص ممبر کے قریب گرجا کی طرف رخ کئے کوئی دو سو آدمیوں کے سامنے نہایت رو بستہ کھڑا کر سینچے۔ ہے تعمیر کی میں تو میں نہیں سمجھا - مگر درس کا لفظ آنے سے میں نے خیال کیا کہ یہ لیکچل معاملات کا ذکر بھی ہے - تمیمہ سر پر بندھا ہوا تھا اور بہت جوش سے گفتگو کرتا تھا - سامعین کی تعداد کوئی دو سو ڈھائی سو ۲۵۰ ہوگی آس کا قریب کوئی مندرہ قدم پر ایک اور معمر ملا بیٹھا متانت اور سہولت سے وعظ کر رہا تھا۔ یہ قرآن کی آیات بھی پڑھتا جاتا تھا اور مشکوٰۃ شریف کا نام بھی لیتا تھا اور نماز پر زور دیتا تھا - کوئی پچاس ساٹھ آدمی یہاں بھی بیٹھے تھے لیکن معلوم ہوتا تھا کہ بہت سے مسجد میں ہیں۔ وضو کے لئے ایک خوبصورت پتھر کا گول مٹکا اندر لگا ہوا ہے جس کا طول دو میں ایک ہاتھی سے کم نہیں ہے -

پولیٹکل پارٹیاں اسلامبول میں سلطان کے متعلق پولیٹکل پارٹیاں ہیں - (۱) ایک حزب غالب کہلاتی ہے یعنی فرد اتحاد و ترقی - یہ وہ انجمن ہے جسے گویا دستوری حکومت قائم کی ہے اور سب قوموں کو جو اس عالیشان سلطنت میں ہیں کھچڑی کر کے ایک قوم عثمانی بنانا چاہتی ہے اس طرح کہ سب اپنے اپنے مذہب پر بھی قائم رہیں اور سلطنت کا مذہب بھی اسلام سمجھا جاوے اور بس - لوگ حلانکہ اسلامی سررو ہیں تھے مگر دیکھتے ہیں کہ ان کی آزادی و مساوات کے ساتھ موافقت نہیں ہو سکتی باہم خوش ساتھ تو ہیں داخل حالات سرکاں بتاتی نہیں پولیٹکل وجوہ سے اور دیں سیر بنتی بھی کھتی تھی لوزنے کی اصل نہ پا سکیں آمادہ ہیں -

مین نے وہان کے مسلمانون کی اخلاقی اور اقتصادی کیفیت دریافت کی۔ ٹیونس کی بابت اُنھون نے کہا کہ زر و
ثروت یہود کے ہاتھ مین زیادہ ہے اور حکومت باسم بے ٹیونس ہوتی ہے اور اوس کے دو وزیر بھی ہین - فوج بھی
ہے - تمام کاغذات پر مُہر بھی حضرت بے صاحب کی ہوتی ہے - فرانس دعدالتین اور ٹکٹ بے ٹیونس کے ہین
مگر لینے کے لیئے بعض دن مقرر ہین کہ وہ محکمۂ عدالت مین آتے ہین - بغیر مُہر ہے کاغذون پر دستخط کردیتے ہین
باقی تمام حکام اور سب حکم فرانس کا ہے - خدیو مصر کے مقابل بھی بے کی حکومت لاشے اور برائے نام ہے -
اہل فرانس کے برتاو کی نسبت اونھون نے کہا "کلہم حسن ظالم - خداع - لعنہم اللہ و خذلہم اللہ"
یعنی برتاو مین سخت مکار اور ظالم ہین - خدا اون کو تباہ کرے - ہندوستان کے مسلمانون کی اس پالیسی پر کہ وہ
ہنود سے علیحدہ ہین اونھون نے بھی مثل تمام عرب و ایرانی اور ترکون کے اعتراض کیا - باہم غلطی پر ہین یا یہ لوگ
خودغرض ہین یا ہماری حالت سے واقف نہین ہین - بہر حال ہندون سے اتفاق کے خواہشمند ہین - اخلاقی حالت
شہرون کی اُنھون نے خراب بتائی گرد یہات کی اخلاقی حالت اچھی ظاہر کی - جہالت زیادہ ہے مگر اسلامی
عصبیت بھی موجود ہے - دوسرے ٹیونسی نوجوان عالم نے جن سے مابعد ملاقات ہوئی بیان کیا کہ ٹیونس و شمالی افریقہ
مین اون سب لوگون کا مذہب اوزاعی تھا - تا آنکہ ایک شخص نے الجزائر مین مذہب حنفی جاری کیا - اس کے بعد ایک
دن مین سوا الجزائر کے تمام ممالک شمالی افریقہ مالکی ہوگئے - البتہ ٹیونس مین شیعہ بھی بکثرت ہین - شیعہ اسمٰعیلیہ
نہین بلکہ شیعہ امامیہ اثنا عشریہ ⁂

[۷ اکتوبر ۱۹۱۱ء - ہوٹل مسرت - اسلامبول]

مسجد ایا صوفیہ | آج مین نے مسجد معروف بہ ایا صوفیہ دیکھی - اس مسجد کی کرسی مطلق نہین - چارون طرف گیلریان
گنبد سے پیوستہ ہین اور بیچ مین ہال ہے - مگر گیا ہال یا دالان کہ مسجد جامع کا دالان جس کا حال مین نے اوپر
بیان کیا اوس سے بھی طول مین بہت ڈیوڑھا اور عرض مین دوگنا ہے اور نہایت بلند گنبد ہے - چنانچہ اس مین مع
گرد کے عمارات کے ایک وقت مین بیس ہزار نمازی آسکتے ہین -

مین نے کہا حضرت مبالغہ عجم کو چھوڑکر واقعات سے بحث کرنی چاہیئے - اوخھون نے کہا کہ طرابلس اٹلی لئے لیتا ہے مگر کوئی عام جوش ترکون مین نہین پایا جاتا - بلکہ مسیحی یعنی رومیون مین جوش زیادہ ہے - بہرحال ہم نے کہا کہ طہران مین ایثار سلے النفس کا پتہ نہین اور محکو طہران مین ایسے آدمی نہ ملے جو محض خالص نیت سی خدمت ملک کے واسطے کام کرتے ہون اعلیٰ ترین سے لیکر ادنیٰ ترین تک سب ذاتی غرض مین سرشار ہین - حتیٰ کہ اصلی مشروطہ خواہ وکلاے مجلس اور وزرا کو اگر بادشاہ سابق یقین دلادے او ضمانت دیکر دلو دے کہ تنخواہ ملیگی تو یہ سب کل مشروطیت کو سلام کہہ دین اور روس کی ہمزبان ہوجادین - عثمانیہ مین بھی اخلاق فرنگ ٹہرتے گئے ہین یعنی مثل یورپ لیکن اُن کی جنگی قوت زبردست ہے - آپکے پاس قوت جنگ نہین اور نہ دولت اس طرف توجہ کرتی ہے - کل اوخھون نے ملاقات کا وعدہ کیا - اور رات کو لوٹ کر مین نے ہوٹل مین آرام کیا -

قیمت اجناس خوردنی

سب سے سستا مقام مین نے اس سفر مین کرمانشاہان پایا - اوسی کے قریب کاظمین - پھر کربلا - پھر نجف - طہران نسبتاً گران ہے اور قسطنطنیہ طہران سے بھی گران تر ہے - پختہ گوشت اور کباب یہان بہ نسبت طہران کے بہتر ہین - مگر چاول اور پلاؤ خراب اور میوہ کم ہے - سرخ جسطرح طہران و ایران مین قریب ہیت کے ہے یہان دوا کے لئے بھی اس موسم مین نظر نہین آئی - ایک آدمی متوسط صبح کا کھانا دونون وقت کھانا چاہے تو کاظمین مین دونون وقت ۵ ریز مین اچھی طرح سیر ہو سکتا ہے - کربلائے معلےٰ مین ۹ ریز مین اور نجف اشرف مین ۸ ریز مین - طہران مین ۱۵ ریز مین اور قسطنطنیہ مین ۱۲ ریز مین - یہ ظاہر ہے کہ بڑے شہرون مین کھانیکا معیار بھی کسی قدر زیادہ ہے یعنی کھانا اسقدر سادہ نہین ہوتا اور تکلف زیادہ ہے - اور قسطنطنیہ کا کھانا تو نہایت عمدہ ہے

حالات ملک ٹیونس وتیرہوتی وسلطہ بلاد العرب

ان دونون ملکون کی زبان عربی ہے اور وہان کے افریقی باشندون نے بھی قدیم سے یکسر عربی زبان اختیار کر رکھی ہے یہان تک کہ عرب شمالی افریقہ متمدن ملی صرف ایک قوم ہوگئے ہین ایک عرب باشندۂ ٹیونس سے جو تین سال سے طرابلس مین ہجرت کرکے آگئے تھے اور اب ایک ماہ سی اسلامبول مین آئے ہوئے ہین ہوٹل مین اتفاقی ملاقات ہوا -

جوتہ صاف کرنیوالے

طہران و باکو و داوڈ سہ و اسلامبول مین بکس لئے ہوئے بیشمار آدمی رہتے ہین ما گست لگاتے ہین اور جسکا جوتہ سیاہ یا دوسرے رنگ کا ہو اوس کو صاف کرتے اور اوسپر نیا رنگ پھیر کر درست کر دیتے ہین یہ سب سامان اور شیشیان بکس مین ان کے پاس ہوتی ہین۔ لطاہر تمام یوروپ میں ایسا دستور ہے اس سے آدمی کو نہ خود جوتہ صاف کرنیکی زحمت نہ ملازم رکھنے کا بھاری خرچ اوٹھانا پڑتا ہے۔ قہوہ خانے مین ایک شخص آیا اور میرے جوتے کو جو صاب کے ساہ و سپید تسموں کا تھا کسقدر درست کیا۔ مین نے اوس کو ۲ پارہ (ار) دیا جسکو اوس نے شکریہ کیساتھ قبول کیا۔ کیونکہ یہان عموماً ۱ پارہ کا دستور ہی یعنی ۔ر کا۔ یہ شخص ایرانی تھا اور ترکی لباس پہنے تھا

خطوط وطن

آج مین نے ایک خط سردار غلام السبطین کے پاس روانہ کیا کہ مجکو زائد خرچ نیو بارک بھیجین کیونکہ کل طامس کوک کے دفتر سے معلوم ہوا کہ سب سے قریب راہ لیوربول و لندن ہو کر ہے لہذا واپسی کے لئے مزید خرچ کی ضرورت ہوگی۔ چونکہ دوبارہ یوروپ و امریکہ آنا بہت دشوار ہے اسلئے چاہتا ہون کہ یہ ممالک بھی دیکھ لون ان مین دینی خدمت کرسکون کل مولانا عالی قبلہ کو بھی خط روانہ کیا۔ نیز اپنے معمر محرر وکالت شیخ صادق علی اور لالہ کلیان سنگھ کو کارڈ بھیجا۔

ایڈیٹر روزنامہ شمس آقا سید ابو الفتوح

بخت مین روزنامہ شمس مین نے دیکھا تھا جو فارسی مین نہایت اعلی درجہ کے کاغذ پر چھپتا ہے اور تصویرین بھی اوس مین ہوتی ہین اوس کے ایڈیٹر سے ملاقات کی۔ یہ اسلامبول ہراد ایرانی ہین جنہون نے ایران کی شکل نہین دیکھی لہذا بہت حسن ظن رکھتے ہین۔ ایک نوجوان ابو الفرح طہرانی دفتر مین موجود تھے دونون ترکی لباس مین تھے۔ مین نے جو کچھ ایران مین کیا اوس کا خلاصہ بیان کیا۔ اپنا رسالہ اسباب رفاہ ترقی ایران دیا اور ایران کی اصلی حالت کا نقشہ کھینچا۔ ابو الفتوح طہرانی اور ایڈیٹر نے قبول کیا مگر کہا کہ سب جگہ مسلمانون کی یہی حالت ہے اور اگر آپ قسطنطنیہ مین بھی مثل طہران کے ڈیڑھ ماہ قیام کرین تو اس سے بدتر برگون کو پائین گے خود غرضی اور خرابی اور بد اخلاقی یہان بھی ایسی ہی ہے۔ بلکہ سید ابو الفتوح نے کہا بہت زیادہ ہے۔

---

۱ ملک شام اور مصر کے تمام شہرون اور بندرگاہون مین بھی یہی دستور ہے ۱۲ (منہ)

اوڈیسہ میں صرف ایک مقام پر ایک بوڑھے روسی کو ایسی میز پر لکھنے کا سامان لگائے دیکھا تھا مگر یہاں کثرت سے ہیں
قہوہ خانے ہر حیثیت کے کثرت سے ہر جگہہ پھیلے ہوئے ہیں اور کھانے کے مقامات اور میوہ کی دوکانیں بھی ہر
جگہہ ہیں۔

وردیاں فوجی وردی۔ پولیس کی وردی۔ بحری فوج کی وردیاں۔ مدرسہ کے طلباء کی وردیاں سب صاف اور
عمدہ ہیں۔ میں آج اپنے رفیق سالق (اہالی ایران) کی تلاش کرنے محلہ والدہ خان میں گیا۔ راستے میں
جا بجا پولیس سے پتہ دریافت کیا اور سب نے بہت کشادہ پیشانی سے پتہ بتایا جسکو میں اشارہ سے سمجھا۔ چونکہ
میرے لباس ترکی پر سیاہ نخفی عبا ہے اسلئے لوگ مجکو عرب سمجھتے ہیں اور بعض لوگ عربی میں جواب دیتے تھے۔

ملاقاتیں خان والدہ (محلہ ایرانیان) میں گیا وہاں چند ایرانیوں کو سکار بیٹھے پایا۔ ایک ترک تبریزی
دلال جہاز جو راہ میں جہاز سے اترتے وقت مجکو ملے تھے اور جنھوں نے مہربانی سے عارضۂ تحمالی ادا کردی تھی
ملاقات کو ہوٹل میں آئے اور میں نے ترکوں کے اخلاق کی تعریف کی تو انھوں نے قبول کیا اور اپنی ایرانی قوم کے
متعلق اظہار تاسف کرتے تھے۔ معلوم ہوا کہ تقی زادہ مشہور لیڈر ڈماکراٹ قریب سکان میں مقیم ہیں۔ اون کو
اپنا رسالہ بابت اسباب ترقی و رفاہ ایران نیز لیکچر نجف اشرف بھجوایا۔ نیز مشہور مجتہد آقا اسد اللہ کو بھی جو حرار
میں سے ہیں روانہ کیا۔ روزنامۂ نظام کے دفتر میں گیا۔ کارڈ چھوڑ کر آیا۔ ایڈیٹر مکان پر نہ تھے۔ یہہ روزنامہ
حامی اتحاد یعنی انجمن اتحاد و ترقی کا ارگن ہے۔ برخلاف دیگر بعض اخبارات کے جو محض اسلام خواہ سمجھے جاتے ہیں۔

قسطنطنیہ کے بازار والدہ خان سے آتے وقت بہت سے بازاروں سے گذرا۔ میں نے قسطنطنیہ کو بہت صاف اور
بارونق شہر پایا۔ اہل یورپ کے بینک بھی یہاں بکثرت ہیں۔ اٹلی۔ روس۔ جرمنی۔ انگریز۔ امریکہ ان سب کے
بینک۔ ڈاک خانے اور سب کے کارخانے بھی ہیں۔ دوکانوں میں بھی مثل بمبئی کے بہت کثرت سے مال بھرا ہوا ہے۔
مگر سب دوکاندار ایک قیمت نہیں کہتے۔ ہندوستان کی طرح قیمت چکانے کی ضرورت ہے۔ دوکاندار زیادہ تر غیر مسلم
نظر آئے۔ اور زیادہ ثروت انھیں کی ہے خدانخواستہ اگر حکومت چلی گئی تو ترک مثل ہندی شریف مسلمانوں کے مفلس بیچارے بن گئے۔

بھی شامل ہین کوئی مسجد اندر سے اس مسجد کی مانند خوبصورت نہین اس کی تعمیر مین سر سے نزدیک پندرہ بیس
لاکھ روپیہ سے کم نہ لگے ہون گے - مگر مسجد مین نہ صحن ہے نہ حوض ہے بلکہ گنبدون کا سلسلہ ہے - گنبد وسطی کا ستون
بطور اندازہ ۵ گز لمبا اور اسیقدر چوڑا ہے اور مسجد کا طول و عرض تقریباً مساوی ہے - کرسی سڑک سے کوئی ۵
گز ہوگی - رنگین اور خوبصورت آئینے ہزار دان کی تعداد مین بطور کھڑکیون کے چارون طرف لگے ہین - بانی مسجد
سلطان احمد ہین - اس کو سلطان احمد ینی جامع کہتے ہین - ترکی مین ینی کے معنی نئی یا جدید کے ہین سلطان
موصوف کی ایک اور مسجد اس سے متصل بنائی ہوئی ہے - جامع یہان مسجد کو کہتے ہین - گنبد وسطی مین اسماء ذیل
لکھے ہین - اللّٰہ - محمد رسول اللّٰہ - ابوبکر عمر عثمان علی حسن حسین - سب کے نام کے
اور حسین کے نام پر رضی اللّٰہ عنہ لکھا ہے - دروازہ مین داخل ہونے کے بعد ایک عجیب عبارت دیوار پر کھدی ہوئی
ہے یعنی " یا حضرت بلال حبشی رضی اللّٰہ عنہ" تمام دیوارون پر سبز و سفید چینی کا کام ہے - تیس چالیس آدمی
زیادہ تر بیرونی نفتی و ترکستانی مسافر یا محتاج جگہہ جگہہ بیٹھے تھے - منبر اسقدر بلند ہے کہ شاید ۲۰ سیڑھیان
چڑھنے کے اور خطیب اوپر تک پہونچتا ہے - مگر مابعد دیگر مساجد کے منبر اس سے ڈیوڑھے - دوگنے بلند اور خوبصورت پائے
گئے - منبر پر سرخ مخمل کا فرش ہے اور مسجد مین بہت صاف فرش سینٹل پالش کے سے لوہے کا ہے - مسجد سے واقعی
اسلامی شان نمایان ہے †-

زینہ مسجد پر باہر کتب فروش مذہبی کتابین بیچتے ہین جو متداول کتب کے مقابل کم درجے کے کاغذ پر اور بدنما
چھپی ہوئی ہین -

حجامون کی کثرت مسجد سے باہر ایک نئی بات دیکھی جو ہمنے اب تک کہین نہین دیکھی تھی یعنی دس بیس کرسیان
پڑی تھین جن پر سپید کپڑے ڈھانکے ہوئے تھے اور لوگ مطالبہ کرتے تھے کہ آیئے اور حجامت بنوایئے - نیز بہت سے
لوگ بیچون بازار مین بیٹھے اور ایک دو عمدہ میز و کرسی پر کاغذ و لفافے و قلم دوات لیئے بیٹھے تھے تاکہ خط لکھین تا

† اس کے بعد جسقدر مساجد اسلامبول کا ذکر ہے ان مین سے ہر ایک اس مسجد سے بڑھکر ہے - منہ

‡ مصر کے شہرون اور شام مین بھی یہ خط نویس کرسی میز پر بکثرت نظر آئینگے - (منہ)

یا قسطنطنیہ یا ایک ملک اسلامی کو منتظم کرنا محال ہے"

جسقدر باتین اونھون نے بتائین وہ سب درست اور بجا خود صحیح ہین اور مجکو تعجب ہے کہ اسقدر روا قفیت اور باعلم مجتہد اسنا وقت اس قوم کے لئے بہم کر رہے ہین جو اغراض ذاتی مین اسقدر مبتلا ہے۔ اگر ہمارے ہندوستانی مسلمین کے پاس اسقدر جبہ علما ہون تو شاید لوگ بہت جلد اصلاح کی طرف آمادہ ہوجاوین اور نہ عالم نجف اشرف سے سنا جتہا دلیکر آئے ہین مگر تمام آسال سوا ایران نہین گئے نہ حالات جدیدہ سے کافی واقف ہین

ایران کا آیندہ مذہب — ایران کے مذہب آیندہ کے متعلق آن سے گفتگو ہوئی مین نے کہا کہ ایرانی متامل المزاج ہین اونھون نے قبول کیا اور کہا کہ آن کو لوگ فرانساوبال مشرق کہتے ہین۔ اونھون نے بہائیت کی بابت کہا کہ لوگ اسکو قبول نہ کرین گے۔ اور کوئی قوم آمادہ نہین کہ مرزا حسین علی بہا کو خدا کا مظہر مانلے۔ اور ایک تنظرہ ظرف ہے کہ ایران کی تاریخ پڑھ پڑھکر ایرانیون مین عرب سے اور ضمناً اسلام سے عداوت پیدا ہو کر ایران کی شاہزادیاں اور بادشاہزادیان مدینہ مین جاکر فروخت ہون اور جو مظالم اور شان وشوکت تاریخ مین سلاطین عجم کی قبل از اسلام کے بیان کی جاتی ہے وہ باقی رہے اور یہ سلطنت مفرور ذلیل وزیر یا راجا نب ہو۔ مگر صاحب موصوف نے کہا کہ یہ تو خلاف قیاس ہے کہ یہ لوگ مذہب اہل السنن کو ترجیح دین اور نہ زردشتی ہونا ممکن ہے۔ لامحالہ بیچ وتاب کھاکر شیعیت ہی مین رہین گے۔ مگر آزادخیالی کے ساتھ میرا ذاتی خیال بھی ایسا ہی ہے۔ لیکن اگر بہائیون کو دیریدہ کام کرنیکا موقع دیا گیا تو اندیشہ کرتا ہون کہ ایک بڑی جماعت بہائی نہ ہو جاوے۔ اور وہ حب وطن او رحب ایران کے بہانے سے آگے جاکر غالب آجائین۔ بہرحال ہمارا ذاتی فرض یہ ہے کہ اسلام کو دہریوں اور لامذہبون کی دستبرد سے بچادین اور اہل اسلام کو جاہل علما کی لے پروائی اور خود غرضی کا شکار نہ ہونے دین۔

[قسطنطنیہ درمینی جامع ۱۳ شوال ۱۳۲۹ھ = ۷ اکتوبر ۱۹۱۱ء]

ینی جامع — ایک نہایت عالیشان اور خوبصورت گنبد جسکے گرد چارون طرف خوشنما گیلریاں سی ہوئی ہین ینی مسجد ینی جامع ہے۔ اسکا صحن مدرسہ مساجد مین نے دیکھی ہین جس مین دہلی کی جامع مسجد اور بھوپال وطہران کی مساجد

حجۃ الاسلام آقا شیخ اسد اللہ جوان عمر ہیں اور ان کی سیاسی معلومات بعید ہیں - اونھون نے ایران کے متعلق بیان کیا کہ وہان اسلامیت صحیح کبھی نہ تھی اور علماء دنیا کے حالات اور ایجادات و اختراعات حالیہ اور شوکت غیر مسلمین اور علوم جدید سے بیخبر تھے اور اب بھی بیخبر ہین - لوگون مین ظلم کرنے اور ظلم سہنے کی عادت تھی - بادشاہ سے لیکر فراش تک کسی قانون کا کوئی محکوم نہ تھا - بجز اس کے کہ لوگون کو مارے - لوٹے - اپنا عیب جمائے اور جان و مال و آبرو پر قابض ہو - نیز ایران کے سرحدی دشمن روس وغیرہ مہلت نہین دیتے کہ وہ فوجی اور مالی حالت درست کرے - اس وجہ سے جو خراسان مین نے بیان کی وہ لازمی ہین اور ایکدن یا ایک سال یا چند سال مین اصلاح نہین ہوسکتی - مین نے کہا کہ علماء یا احرار کا کوئی گروہ متوجہ نہین کہ اس قوم کی اخلاقی حالت کی درستی کی طرف قدم اوٹھائے -

ایثار علے النفس کا یہ نہیں اور روس وغیرہ دشمنان سرحدی جو کچھ خرابی کرتے ہین تو بتوسط اہل ایران کرتے ہین - مجتہد موصوف نے کہا کہ "مثلاً جو شخص ساری عمر پلاؤ کھانے کا عادی ہو ایک بار اوس سے کہا جاوے کہ نان خشک کھاوے اور پیچھے ہوی ہر وقت اوس کو پریشان کرین کہ پلاؤ لاؤ تو وہ خشک کھانا کبھی منظور نہ کریگا" لہذا موجودہ نسل سے ایسی امید نہین نئی نسل آوے تو ایران کی حالت درست ہونیکی امید ہو - ایران کی مالیات کا یہ حال ہے کہ ٹکڑے ٹکڑے ہین - بختیاری - قشقائی - شیخ محمرہ - رئیس کرد - جو جن کے پاس نوٹ ہے وہ آمدنی کا بڑا حصہ خود رکھ لیتے ہین کہ ہم فوج کو تنخواہ دیتے ہین - یہ فوج خود اون کی ذاتی ہے اور حکومت کی مطیع نہین رہتی اسی طرح طہران مین بموجب معاہدہ کا سہ کی فوج جو ناصر الدین شاہ نے روسی افسرون کے ماتحت برقرار کی تھی وہ بھی اپنے آپ کو باوجود ایرانی ہونے کے روسی سمجھتے ہین - علماے دین کا حال یہ ہے کہ دنیاے اسلام یا دنیاے شیعہ کو ادارہ کرنے (منظم کرنے) کی لیاقت تو بجاے خود بڑے سے بڑے مجتہد کو اگر کہا جاوے کہ جو چیز خود اوس کے دائرہ عمل مین ہے یعنی فصل خصومات شرعیہ (دیوانی و فوجداری کے فیصلے) ایک چھوٹے سے گانون کے مقدمات بطور خاتمہ چلے کرے کہ مابعد جھگڑا نہ رہے اور ایک گانون کے محکمہ عدالت کا کام قابل اطمینان کیفیت تو تعین کرسکے - برسون اون کا فیصلہ غیر قطعی ہوگا اور جھگڑا باقی رہیگا - پھر آن سے یہ امید رکھنا کہ اہل شہر مثل طہران

کی رائیں اور نہایت مفصل حالات یہاں کے اخبارات شائع کرتے ہیں مثلاً صباح (جو آرمینیوں کا ارگن ہے) اقدام (جو اعتدالی ہے) اور تنظیمات وغیرہ ان سب میں مضامین چھپ رہے ہیں - انگریزی - جرمن اور فرانسیسی میں لیونٹ ہیرالڈ جو صرف دو ورقہ اور مختصر ہے ہفتہ میں دو دفعہ شائع ہوتا ہے - کل کوئی نئی خبر سُنتے ہیں نہیں آئی مشہور ہوا تھا کہ افریقہ میں ریگستان کے قریب جو علاقہ اٹلی کا ہے اوسپر ترک حملہ کرنیوالے ہیں - اٹلی کے اخبار کہتے ہیں کہ باربرداری کے جہاز ترک کہاں سے لائیں گے اور اگر لائے بھی تو ہمارے جنگی جہاز اون کو غرق کر دیں گے - طرابلس کے لوگوں میں بھی بڑا جوش ہے - اٹلی کی حرکت علانیہ ڈاکوؤں اور قزاقوں کی سی ہے یعنی کوئی پردہ اوس کی ناشایستہ کارروائی پر نہیں ہم تو ایسا ہونے سے خوش ہوں تاکہ ہمارے غافل مسلمان بھائی سمجھیں تو سہی - اور اپنی حالت درست کریں اور دوسروں کی دستبرد سے بچیں - بقول مولانا حالی (ع) دھندلے سے کچھ نشان ہیں پڑ رہے کہ مٹتے جائیں -

ٹوپی درست کرنیکے کارخانے

میں بازار میں جا رہا تھا کہ ایک ترک دوکاندار نے آواز دی کہ آفندی ادھر آؤ! - میں نے کہا کیا ہے؟ - اوس نے کہا کہ اپنی ٹوپی درست کرالو - میں نہ سمجھا اوس نے کہا کہ ایک مسی سکہ (۱۰) لوں گا ناپنے کے بڑے بڑے قالب رکھے تھے جن کو اول دیکھکر میں تعجب کرتا تھا کہ یہ کیسے برتن ہیں - نیچے بطور انگیٹھی کے ایک صندوق تھا جس کے مختصر سوراخوں میں سے آگ مل رہی تھیں - اوسپر اوس نے قالب رکھکر ٹوپی کو گرم اور سخت کیا اور اوس کا پھندنا کتر کر الگ کر دیا - یہ پھندنا واقعی بُرے طور پر چہار میں خود ہم نے بیچ میں سی دیا تھا - پھر اوس نے اوس کو درست کیا میں نے مطالبہ سے زیادہ اوس کو دیا جس پر وہ مشکور ہوا - ٹوپی بظاہر بالکل نئی ہو گئی ورنہ میرا ارادہ نئی ٹوپی خریدنے کا تھا - بڑے بڑے شہروں میں اگرچہ اخراجات زیادہ ہیں مگر کیسی سہولت اور کفایت بھی میسر ہو سکتی ہے -

آقا شیخ اسد اللہ مجتہد اور ایران کی حالت کا استفسار

مطلع الشمس کے دفتر میں سہ شنبہ آقا شیخ اسد اللہ مامقانی سے جو معروف مجتہد اور اسلامبول میں جناب اخوند کے نائب ہیں ملاقات ہوئی - اون سے معلوم ہوا کہ نجف اشرف میں جو گفتگو صبح کے اور آقا سید محمد پسر جناب سید کاظم طباطبائی کے درمیان ہوئی تھی اوس کو وہاں چھاپ دیا گیا ہے -

تصویر سلاطین عثمانی اور اخبارات کی کثرت

آج ایک ترکی کتب خانہ سے ایک البم جس مین نہایت عمدہ تصویرین کل سلاطین عثمانی یعنی عثمان خان سے لیکر محمد رشاد خان تک کی ہین خریدا - اخبار یہان کثی بکثرت لڑکے لئے پھرتے ہین اور انکی اشاعت نسبت طہران کے زیادہ ہے - یوروپین حصے مین مذہبی پابندی نماز وغیرہ کی کم دیکھنے مین آئی طہران کا سا نقشہ ہے بلکہ طہران سے بھی کم مذہب پر عمل ہے -

قسطنطنیہ و طہران کے کتب خانے

جس حصے مین باب عالی کے قریب ٹھیرا ہون نہایت کثرت سے کتب خانے یعنی کتب فروشون کی دوکانین ہین اور بہت آراستہ شیشے کی الماریان ہین جن مین کتابین لگائی گئی ہین - عموماً تاریخ پالٹکل اکانمی - فن جنگ - فن طب - ناول و افسانے - لغات - تراجم از لسان فرانسہ - جغرافیہ اقتصادی قانون مال - تاریخ مالیہ عثمانیہ اسی قسم کی کتابون پر میری نظر پڑی - معلوم ہوتا ہے کہ ترکون نے اپنے لٹریچر کو بہت ترقی دی ہے - اور وہ کتابون کو مثل یوروپ کے خوشنما کر کے چھاپتے ہین - ایک ہمارا مفلس ملک ہے کہ عموماً کتابین بدنما چھپتی ہین - ادھر کا کاغذ یہان ہمیشہ دبیز ہوتا ہے - ایران مین بھی ایسا ہی ہے - اکثر جدید قسم کی کتابون کی تقطیع یا تو جیسی ہوتی ہے یا ۱۸ × ۲۲ کے ورق کے آٹھوین حصے کی برابر اور دوسرے لفظون مین عصر جدید سے کم یا جیسے کتاب سیرۃ النبی مولفہ مولوی خواجہ غلام الحسنین صاحب کی تقطیع - ایرانی کتابون کا بھی ایسا ہی عمدہ دبیز کاغذ ہوتا ہے مگر مذہبی کتب سستے اور خراب کاغذ پر نظر آئین - یہان ہر جگہ ٹائپ کا چھاپہ ہے -

حب وطن

جو نوجوان ترک ہوٹل کے کمرے مین ہمراہ شریک ہے اوس کو مین نے ایک کتاب دکھائی جس مین مختلف زبانون کے فقرے اور الفاظ وغیرہ بالمقابل ترکی زبان کے لکھے ہین - اوس مین ایک لفظ اٹلی (ملہند نثری) انگریزی مین لکھا جو فرانسیسی مین اٹیمیون تلفظ رکھتا ہے - وہ مقابلہ کر رہا تھا کہ تیسرے کالم مین اطالیہ مین ہی لفظ المیترلون تلفظ رکھتا ہے - یکایک اُس نے کتاب پر ایک گھونسا مارا مجکو تعجب ہوا - مگر اوس کے ہنسنے سے مین سمجھا کہ اطالیہ کی زیادتی اور جنگ کے باعث حب وطن کا جوش ظاہر کر رہا ہے مین نے بھی ایک گھونسا مارا - کیونکہ آپس مین باتین کرنا ممکن نہ تھا اور کہا اطالیہ مردود ! — ابھی تک جنگ کی خبرین عموماً کم آتی ہین - البتہ یوروپ کے اخبارون

ہندوستان اور ترکون کے تعلقات کی بابت دریافت کیا جس کا صحیح جواب مین نے دیا مسلمانون کی حالت بھی اون کو سمجھائی - اس نوجوان (احمد جواد آفندی) نے نوجوان ترکون اور انجمن اتحاد و ترقی کی بہت تعریف کی اور کہا کہ وہ واقعی اصلاحی طور پر کام کرتے ہین - اہل یورپ ان کو ہر لحاظ مین بدنام کرتے ہین کیونکہ یہ لوگ یورپ مین ہر خوف نہین کرتے مگر احکام اسلام پر جو آن کا عمل کم ہے اوس کا جواب مشکل سے ملتا ہے -

جنگ ترکی و اٹلی

| ایک ہفتہ سے جو طرابلس پر جنگ اٹلی و ترکی جاری ہے اوس کی تفصیل بہت آج معلوم ہوئی - اول اٹلی نے اعتراض کیا کہ ترکی فوج طرابلس مین زیادہ ہے اور حکام ہماری رعایا کے حقوق کا لحاظ نہین کرتے اس سے ہم لوگون کو اور ہمارے تجار کو نقصان پہونچتا ہے اور اون کو خوف ہے لہذا فوج اوٹھائی جائے ترکی نے کہا کہ ہم خود امن کے ذمہ دار ہین اور کسی غیر سلطنت نے بدامنی کی شکایت نہین کی اٹلی نے جواب دیا کہ ہم ۲۴ گھنٹے مین فوج کی واپسی کا حکم نہ ہوا تو پھر جنگ سمجھی جائیگی - مدت سے بحرۂ روم کے جنوبی ملک طرابلس پر اٹلی کا دانت ہے اور اب ترکی فوج وہان بڑی خالی ہے اور یمن مین فساد دب گیا - اٹلی کو خوف ہوا کہ یہی موقع ہے ملک ہاتھ سے نکل جائے کا ہے فرانس و جرمن مراکو مین پھنسے ہوئے ہین اور شاید آن سے کچھ در پردہ سازش کر لی گئی - غرض ۲۴ گھنٹے سے بھی قبل اٹلی کے بیڑے نے ترکیات کی دو چیزانی اور جہاز ترکی سامان جو بحر ایڈریاٹک مین تھی ڈبو دیئے ایک کشتی بحکم بندرگاہ میں آگئی اور طرابلس پر اٹلی نے گولہ باری شروع کردی جو ابتک جاری ہے - ترکون نے بھی کئی جہاز اٹلی کے ڈبو دیئے اور کچھ گرفتار کر لئے - ظاہر ہے کہ اٹلی کی بحری فوج ترکی سے سات گنی زیادہ ہے مگر ترکی مصر مین ہو کر فوج طرابلس مین لیجانا چاہتے ہین اور کوئی وجہ نہین کہ خدیو جو سلطان کے ماتحت ہے یا انگریزی گورنمنٹ مانع ہو پیغام یہان سے گیا ہے اور مصر کے مقیم افسرون کی جانب سے اجازت بھی آگئی ہے ترک دبنے والے نہیں اور لڑنے کے لئے تیار ہین - یورپ مین اخبار عموماً اٹلی کی زیادتی پر معترض ہین - مگر یہ ظاہری اور زبانی باتین ہین دل مین سمجھتے ہین کہ ہماری بدنامی کے بغیر یہ ملک بھی ایک یورپین طاقت کے ہاتھ آجائے تو بہتر ہے - دوست پھر نہ کہیں منہ میرا اگر جانیں کہ مین آن سے کیا کہتا رہا اور آپ کیا کرتا رہا ؟

مین جانتا ہون یعنی انگریزی - فارسی - ہندی - عربی اون سے بالکل نابلد ہے - مگر نہایت خلیق ہے - لباس قسطنطنیہ کے ترکون کا مثل ایرانیون کے عمدہ ہے بلکہ اسلامبول مین لوڑکون کی ہر شئے ایرانیون سے صاف اور ستھری نظر آتی ہے - لیکن بہت سے لوگ جو ترک معلوم ہوتے ہین ہیچ میکل عثمانی یا غیر مسلم ہین -

شہر اسلامبول

شہر اسلامبول جسقدر مین نے آج دیکھا رونق مین اوڈیسہ کلکتہ - بمبئی سے کم نہین - تمام راستے آدمیون سے بھرے رہتے ہین - دوکانین شاندار ہین اور سڑک پتھر کی ہے جسپر گاڑیان نے تکلف چلتی ہین یوروپین حصے مین خاصکر سامان اور عمارات اون تمام شہرون سے زیادہ شاندار ہین جو میری نظرون سے گزرین - یوروپین تاجرون اور بنکون کے کارخانے اور سفراے سلاطین کی کوٹھیان ہین - اور اسلامبول کے درمیان ٹنل ہے جسکے اندر دو منٹ مین ریل چلتی ہے - یہ ٹنل سمندر کے نیچے بنائی گئی ہے ٹنل سے پہلے پل آتا ہے وہ بھی سمندر پر بنا ہوا ہے - اس کو غلاطہ کا پل کہتے ہین -

مجکو آج روسیہ کی سخت ضرورت تھی - اتفاق سے لوزباشی حاجی علی (جو مدینہ منورہ بھی رہ چکے ہین اور آج دعوت کے وقت کہتے تھے کہ اہل ہند فلفل احمر کے بہت شائق ہین - یعنی ہمارا مرچ کا شوق دنیا کو معلوم ہے) حسب وعدہ ۳ بجے سہ پہر کو نہ پہونچ سکے - ۴ بجے کے وقت کوک کمپنی کے بند ہوجانیکا اندیشہ تھا اور خرچ کے لئے پیسہ باقی نہ تھا - اس سفر مین جیسے اور اتفاقات حسنہ توفیق الٰہی سے پیش آتے ہین ایک یہ تھا کہ جب مین لوزباشی موصوف کے انتظار مین ہوٹل کے قہوہ خانے مین بیٹھا ہوا تھا جہان بڑا مجمع رہتا ہے اور جو مثل ایک عالیشان ڈرائنگ روم کے ہوتا ہے جس مین خاصی ارزان قیمت پر چاء قہوہ شربت سگار وغیرہ مل جاتا ہے - مین بھی آج کئی دفعہ جی گھبراتا تو وہان چلا گیا - ایک ترک لڑکے نے دوسرے نوجوان سے کہا ان سے انگریزی مین بات کرو انگریزی دان ترک کے ملنے سے بڑی مدد ملی - وہ بیچارہ مجکو طامس کوک کے دفتر مین جو قسطنطنیہ کے دوسری طرف ہی لیگیا پل کا کرایہ جلتے وقت تو بہ مجبوری اوسنے خود دیا اور صرف مین میرے پاس جو اسرالی سکہ تھا اوس کے بدلنے سے انکار کیا - مگر آتے وقت بھی سخت اصرار سے خود کرایہ دیا اور کہا کہ آپ ہمارے مہمان ہین - اس نوجوان نے مسٹر نال

سرتاؤ کیا۔ ملکہ سمت اصرار سے ایک ہوٹل میں مجکو اپنے خرچ سے کھانا کھلایا۔ اس کا نام حاجی علی ہے اور یہہ لوزانی کے شہدے
پر سرفراز ہیں۔ انھوں نے بہت سے عربی اخبارات بھی مجکو دئیے جن سے دنیا کی کچھ حالت معلوم ہوئی اور یہہ بھی پتہ
چلا کہ ۴-۵ دن سے درمیان ترکوں اور اٹلی کے طرابلس الغرب (ٹری پولی) کے معاملے میں حالت جنگ ہے۔ مگر جیسا
میں نے ظاہر کیا اور ترکوں نے قبول کیا۔ ترکی کے پاس سامان بحری استعداد کم ہے کہ اٹلی سے ایک روز بھی جنگ
نہیں کر سکتے۔ اور یہہ جنگ چونکہ متعلق بہ ٹری پولی ہے اسلئے بحری ہے۔ حاجی علی لوزانی بھی ہراسیان ہے
کہ جنگ کیسے ہوگی۔

ترکوں کی معاشرت اور اخلاقی حالت

یہاں کوئی فارسی نہیں سمجھتا۔ عربی میں جس طرح ہو سکا میں نے گفتگو کی۔ حاجی علی اور ایک بحری
فوج کے اتالیق سے سوال کئے جن کا جواب ملا۔ ملت ترکی قوم میں اسلامی حرارت ہے لیکن
جو لوگ بر سر حکومت ہیں عموماً طبعی مشرب ہیں اور آزاد خیال ہیں۔ شراب بہت عام ہے۔ میں نے سپاہیوں کی
بابت پوچھا کہا گیا کہ وہ بھی اکثر پیتے ہیں ایک ایک حوض پی جاتے ہیں۔ انھوں نے میرے سوالات جوابات میں
کے بابت تھے شکر جواب دیا کہ ترکوں میں تین قسمیں ہیں (۱) الاعلےٰ۔ وہم فی الختم۔ یہ ختم ہیں (۲) الادنےٰ
وہم فی الجسم۔ وحشیوں ادنے جسم میں وحشی ہیں۔ (۳) الاوسط۔ ان کی حالت اچھی ہے۔ مزید معلوم ہوا کہ اعلیٰ لوگ
شراب۔ زنا۔ اعمال خلاف وضع فطری وغیرہ میں مبتلا ہیں۔ میں نے کہا کہ مسلمان ہندوستان میں مبتلا ہیں۔ ایک
فقہا جو حالت زمانہ سے بے خبر ہیں۔ دوسرے مقلدین یورپ جن میں اسلامی حرارت نہیں۔ میرا مقصد ہے کہ ایک متوسط
گروہ پیدا ہو جو علوم یورپ سے واقف ہو اور اسلامی عصبیت یعنی رگ غیرت رکھتا ہو۔ انھوں نے کہا خدا ایسا کرے
اور تم کو توفیق دے۔ خود شیخ الاسلام سابق (جو چند روز قبل تک تھے) کی نسبت عجیب خبر مجکو سنائی گئی کہ
وہ بھی آزاد مشرب ہیں اور شراب پیتے ہیں مگر امید کرتا ہوں کہ اس خبر میں مبالغہ ہوگا۔

ما مریدان رو بہ سوے کعبہ چون آریم چون ٭ رو بسوے خانۂ خمار دارد پیر ما

میرے ساتھ کمرے میں ایک نوجوان ترک ہے اہل کی طرز معاشرت بمنزلہ ٹولی کے بالکل بے دین ہے۔ اور باوجود

شہر قسطنطنیہ

۱۱ شوال ۱۳۲۹ھ - ۱۳ اکتوبر ۱۹۱۲ء

الحمدللہ کہ مین آج قسطنطنیہ پہونچا ۳ گھنٹے تک سامنے عالیشان کوٹھیان اور قصر جن کی وضع بمبئی کے ملابارہل اور کمسالاہل کے مکانون کی سی تھی - اسلامبول کی ۶ - ۷ پہاڑیون کی تلہٹی ہیں اور بلندی پر نظر آتے تھے اور بعض مساجد نہایت خوبصورت تھین - قسطنطنیہ کا بندرگاہ واقعی بینظیر ہے - ہر طرف سے سوائے ایک راستے کے محفوظ ہے - بعض مکانات اور قصر ایسے بڑے تھے کہ ہیں نے دوسری جگہ نہین دیکھے - غالباً یہ سب سے بڑا مکان دولمہ باغچہ (سلطانی محل) سمندر کے کنارے ہے - ۹ بجے دن کے ایک ترک ملاح مجکو کشتی مین بٹھاکر کسٹم مین لایا جہان ایک ایرانی نے (خدا کرے دلال نہ ہو) اخلاق سے اسباب کا معائنہ کرایا - اوسنے مہربانی کرکے حمالی مین بھی ایک مجیدی ادا کردی کیونکہ میرے پاس کچھ نقد نہ تھا - اور مین نے ایک طلائی تومان اون کے پاس امانت رکھوا دیا - نام اور ولدیت وعمر وغیرہ لکھکر محرر دفتر نے پاسپورٹ واپس دیا - وہان سے ہوٹل مسرت مین جس کا پتہ شیخ حسن کروُنے (جو منجانب دولت عثمانی کربلا مین واعظ ہین) بتایا تھا آیا - پانچوین منزل پر ایک کمرہ جس مین کوئی اور صاحب بھی شریک ہین میسر آیا - مگر ہوٹل عالیشان اور صاف ہے اور جگہ جگہہ گھنٹیان لگی ہوئی ہین اور ٹیلیفون بھی ہین - بباعث نہ جاننے زبان کے کچھ زیادہ فائدہ اس انتظام سے نہین ہوا -

ایران کا مرکز یہان ایک کاروانسرائے اور محلہ ہے جو "خان والدہ سلطان" کے نام سے مشہور ہے - مین عمداً وہان نہین گیا تاکہ ترکون کی حالت اور معاشرت کو سمجھ سکون -

ہر ہوٹل سے ملاہوا ایک قہوہ خانہ ہوتا ہے جس مین لوگ بیٹھکر اخبار پڑھتے ہین - رسالہ کا ایک افسر علمی لباس پہنے ہوئے بیٹھا تھا - معلوم ہوا کہ وہ عربی جانتا ہے - اوس سے باتین ہوئین - اوسنے چاء کی دعوت کی اور طامس کوک اینڈ کمپنی کا پتہ لگانے کے لئے اور مختلف دفاتر مین میرے ساتھ جانے مین ازحد اخلاق وشرافت کا

بندر پوتی تمام بندرگاہوں کی دولت سبب دولتی و تجارت کے تمام شہروں سے زیادہ ہوئی ہے خصوصاً کہ پوتی میں بازار
کے اثر سے ایرانی بہادر کی بارونق ہیں۔ اسی طرح بندر پوتی غار کی شاندار تکلّا اور عمارتیں رکھتا ہے۔ یہ بستی ایک
چھوٹی سی پہاڑی پر جو بیضوی دائرے کے طور پر واقع ہے۔ عمارتیں اور سرائے نکلے عمدہ امیدار واقع ہیں مسلسل
مکانات اگرچہ بین لوجہاز سے نظر نہیں آتے۔ ہم لوگ ڈیڑھ دن کا لنگر لیکر چلے۔ جہاز نے ۳ دن سے لئے
ساتھی سخت پاکباز اور پابند طہارت و نجاسات ہیں جو ہندی لیعنی الحق میراں کے درجے تک پہنچ گئی ہے۔ مثلاً
جو شخص ایسے آدمی کے پاس بیٹھے اور کھائے پیئے جو ہندوان کے زاہد کا نہ ہو وہ بھی ناپاک ہے۔ پر توبہ کے اسی سلسلے
کو طول دیکر وہ اسے کو کیسے پاک سمجھتے ہیں۔ مگر بعض مواقع پر اہل کتاب کے مال یا غیرہ خریدنے کو جائز سمجھتے
ہیں بشرطیکہ بالعموم منہہ کو پانی کے ترشیدوں سے پاک کرلیں۔ بہرحال عموماً نان پاؤ اور سرکا دریا بر گذرے ہے۔ اس
نیز نقطہ سفر کی تکلیف یادرکھنے کے قابل ہے۔

کریمیا کے ترک کا اخلاق اور اوس کی محبت آج نوتوں ترک کریمیا نے آکر ملاقات کی۔ کہا میں تمہاری کتاب میں کچھ عبارت لکھنا چاہتا ہوں
میں نے کہا بخوشی۔ مگر آپ کی عبارت کون سمجھیگا۔ اگر عربی میں لکھئے تو بہتر ہے۔ انھوں نے
کہا میں عربی نہیں جانتا۔ خیر میری نوٹ بک میں ایک ترکی عبارت لکھی ہے جس کا ملخص جس قدر میں سمجھا ہوں یہ ہے
کہ روس سے اسلامبول جاتے وقت میری ملاقات جناب علامہ الثقلین آفندی سے ہوئی جن کی معلومات بہت وسیع
ہے اور وہ ہندوستان سیر آتے ہیں لیکن مجھکو سخت افسوس ہے کہ اون کی زبان نہیں سمجھ سکتا اور اون سے باتیں
نہیں کر سکتا۔

کریمیا کے مسلمان ان کا نام محمد فلاحی ہے اور ان سے معلوم ہوا کہ کریمیا کی کل آبادی تخمیناً بیس لاکھ آدمیوں کی ایک کم
کے قریب یا بارہ مسلمان ہیں اور اپنے مذہب میں پختہ ہیں۔ لیکن بعض آدمی روسی عورتوں کے عشق کی وجہ سے
کبھی کبھی عیسائی ہو جاتے ہیں۔ جنگ کریمیا کے بعد ۲ لاکھ سے زیادہ مسلمان بلاد عثمانیہ کو چلے گئے۔ لباس تاتاریوں
کا جداگانہ ہے لیکن جو مدارس میں تعلیم پاتے ہیں اون کو روسی لباس پہننا پڑتا ہے۔

اسا شہنشاہ قبول کرتا تھا۔ ایک زمانہ تھا کہ خان کریمیا زار روس کے مورثوں سے کبھی کبھی خراج وصول کیا کرتا تھا
بالعدو دولت ماسکو نے سب روس اور تاتاری خان کریمیا کو مغلوب کر لیا۔ تلک الایام نداولها بین الناس
۔ زمانہ نے سکو ہم آدمیوں میں چکر دیتے ہیں۔ بقول میر تقی مرحوم سہ

سب کا اوسکے بگاڑ ہے منتسب !! اتفاقات ہیں زمانے کے

بندر وارنا — جہاز گیارہ بجے کے قریب بندر وارنا میں پہونچا اور رات تین ساعت سے کھڑا ہے۔ بندرگاہ قریب ہے
اکثر عمارتوں پر چونے کی سفیدی ہے اور دو منزلہ سہ منزلہ بنگلے بمبئی کے کرایہ کی عمارتوں کے طرز پر بنے ہوئے ہیں۔
تجارت بھی کافی اور خاصی معلوم ہوتی ہے۔ ہم کو کنارے پر جانے نہیں دیا۔ یہ بلگریا کا بندر ہے۔ قلیوں اور دوسرے
سب آدمیوں کے سروں پر ترکی ٹوپیاں ہیں۔ ان میں نصف سے زیادہ یہود معلوم ہوتے ہیں اور نصف سے کم
بلگیری مسلمان اور ترک مسلمان۔ یہود کی پہچان یہ ہے کہ کمر میں ایک کپڑا بندھا ہوتا ہے اور اکثروں کے ہاتھ میں
الگ تسبیح جس میں ۵۰ - ۶۰ دانے سفید اور موٹے موٹے ہوتے ہیں۔ بلگریا کے آدمیوں میں ابھی وہ رعونت نہیں
آئی جو ایک آزاد یا مطلق العنان قوم میں ہوتی ہے اور جسم کے اعتبار سے بھی شاندار نہیں ہیں اس لئے ان کی ہمت
کہ وہ روس کی اعانت سے ۱۸۷۷ء میں آزاد ہو گئے اور بھی قابل تعجب ہے۔ بندرگاہ بلگریا کا فاصلہ روس کے
بڑے بندرگاہ اوڈیسہ سے گویا ۱۲ - ۱۶ ساعت کا ہے۔ یہاں روس آسانی سے اپنی فوج اوتار سکتا ہے لیکن اب
کہ عثمانی بحری طاقت بھی ترقی کرتی جاتی ہے دولت عثمانی بھی ہر وقت وارنا پر زمانہ جنگ میں قبضہ کر سکتی ہے۔

[۱۰ر شوال ۱۳۲۹ھ = ۲ر اکتوبر ۱۹۱۲ء]

مقابل بندر لوغار — ہمارا جہاز ایسا منحوس واقع ہوا ہے کہ ہر بندرگاہ پر ۱۲ گھنٹے قیام کرتا ہے۔ کل نصف شب کے
بندر وارنا ہی پر ٹھیرا رہا۔ آج صبح لوغار پر پہونچے اور ابھی تک اسباب اوتارنا بھی شروع نہیں کیا۔ حالانکہ ۳ گھنٹے
گزر گئے ہیں۔ شام کو روانہ ہوا تو غالباً کل صبح ہم قسطنطنیہ میں پیادہ ہو سکیں گے اس سفر میں گویا ۳ دن زاید
ضائع ہوئے۔

سمجھی اور ہم کو دفتر سے باہر ٹھیرایا اور پاسپورٹ پڑھکر ایک حصہ مین دیر تک کچھ لکھا اور مُہر کرکے (۱۰) منٹ مین مصنف
ہمارے حوالے کیا - اس انتظار مین ہم سوائے اسکے اور کچھ نہ کرسکے کہ خدا سے دعا کرین کہ اس روسی کے دل مین رحم
ڈالے کہ مسلمانون کی طرح ہم کو ایذا نہ دے - آخر دعا قبول ہوئی اور ہم جہاز مین سوار ہوئے جس کا نام الکرنڈر
ہے - جہاز میں سوار ہوتے ہی سر مین درد شروع ہوا - ایک گھنٹے بعد کھانا کھایا مگر وہ سب استفراغ مین نکل گیا -

{جہاز الکرنڈر - بحر اسود - قریب یالٹا - ۹ رشوال ۱۳۲۹ھ = یکم اکتوبر ۱۹۱۱ء}

جہاز مین بوجہ تلاطم سمندر تمام شب گزشتہ اور کل سہ پہر تک ازحد تکلیف رہی - سر مین چکر - بدن مین درد -
اور طبیعت زندگی سے بیزار - اب ۱۲ گھنٹے کے بعد بستر سے اوٹھا ہون اور کل سہ پہر کا روزنامہ لکھا - دوسرے لوگ مجھ سے
بھی زیادہ پریشان تھے - ہمارے ساتھ اوپر کے حصے مین بہت سے بلگیری ہین جن مین سے ہر ایک کے ساتھ ایک ایک
دو دو بندر ہین - یہ لوگ کم رو اور غلیظ ہین - صرف قومی اتفاق اور کثرت گرمی دل کیوجہ سے ۳۵
سال قبل بلگیریا آزاد ہو گیا ہے اور اب دو لاکھ فوج جرار رکھتا ہے اور اس مختصر ریاست کی قوت بالفعل ایران
بلکہ علاوہ چین و جاپان و ٹرکی - افریقہ و ایشیا و جنوبی امریکہ کی ہر دیسی حکومت سے زیادہ ہے -

کریمیا اور اسلامی حکومت ایک نوجوان جو کریمیا کا ترک ہے جہاز مین میرے پاس آیا اور پوچھا کہ تمھارا مذہب کیا
ہے آیا سُنّی ہے؟ - مین نے کہا ہان - پھر مین نے کہا "اتحاد اسلام" - وہ بہت خوش ہوا اور ترکی مین اوسنے کچھ
کہا جس سے مین سمجھا کہ وہ کہتا ہے کہ مسلمان ایک ہو جاوین تو کوئی اون کا مقابلہ نہیں کرسکتا - اوس نے
دریافت کیا کہ تم ہندوستان مین علوم حاصل کرتے ہو؟ - انگریز ممانعت تو نہیں کرتے؟ - مین نے کہا ممانعت کجا
امداد کرتے ہین - اس سے یہ پتہ لگا کہ روس علوم کی تعلیم مین مارج ہوتا ہے - معلوم ہوتا ہے کہ ملک کریمیا کے تاتاریون نے
بطبع ترکی لباس اختیار کیا ہے - یہ ملک جو جزیرہ نما ہے روس و گلستان کے جنوب مین بحر اسود کے شمالی کنارے پر
ایک جزیرہ نما ہے - اسے مین سو سال قبل خان کریمیا کی عملداری مین تھا - اب بھی بہت سے تاتاری اوڈیسہ
مین نظر آتے ہین - مگر اکثر نے روسی لباس اختیار کر لیا ہے - خان کریمیا ایک حد تک سلاطین عثمانیہ کو

اور اوسنے درخواست کی کہ عمامہ سر پر نہ رکھین -

اوڈیسہ بوقت شب آج دن کو ہمارون کے ادارۂ مرکزی کی تلاش مین یہان کے بڑے بازارون اور سڑکون پر گئے اور رات کو برقی روشنی کی حالت بھی دیکھی - واقعی یہان کے بازار بزرگی وخوبصورتی اور صفائی مین کلکتہ اور بمبئی سے کم نہیں بلکہ ہوٹلون کی خوبی اور دوکانون کے اسباب بمبئی مین بہتر ہین - البتہ اوڈیسہ کی آبادی ۳ لاکھ سے زیادہ میرے اندازہ مین نہ ہوگی اور سڑکون پر مثل دہلی کے ہجوم بھی نہین -

ایک ہوٹل نہایت ہی اعلی درجے کا ہے جس مقام مین ہم کو بلا کے روسی منیجر نے ہمارے ساتھیون کو کمرہ دکھایا اور کہا کہ دو کمرے آپ لوگون کو دیتا ہون اور ہر شخص سے ۸ روزانہ لون گا - واقعی ایسا ارزان ہوٹل مین دیکھا گیا اگر ڈیڑھ روز کے لیئے انتقال مکان مشکل تھا - اور اس عالیشان مکان مین جانے سے محروم رہے -

آج کا تمام دن جھگڑے مین گذرا اور جگہ جگہ اسباب لیجانا - ٹھہرجانا - اوتارنا - حمالون اور گاڑی والون سے معاملہ کرنا - دزدھنی کو اپنے سے وفوی کا انعام دینا - ایک نالائق یہودی رعایائے عثمانی سے عربی مین مباحثہ کرنا - غرض اسی مین شام ہوگئی -

[اوڈیسہ - ۷ ر شوال ۱۳۲۹ھ = ۲۹ ر ستمبر ۱۹۱۱ع]

علاء الدولہ و مظالم اور ظلم السدی آج تمام دن ہوٹل مین رہا - ہمارے ساتھیون مین مرزا حاجی ایک معقول جوان ہے جو علاء الدولہ کے مصاحبون مین رہچکا ہے جو قصے اوسنے بیان کئے اون سے اوس مشہور سابق گورنر اور وزیر کے اعلی انتظامی قوت اور سخت مظالم آشکار ہوئے - ان قصون سے جو نتیجہ دیدہ ہین اوس سے مین یہ نتیجہ اخذ کرتا ہون کہ شخصی حکومت کے زمانے مین ایران مین بیحد مظالم ہوتے تھے - کوئی قانون وقاعدہ نہ تھا - اور زمانہ مظفر الدین شاہ سے بدامنی - مثل ڈاکہ جاری ہے - نیز اس وقت ظلم ورہزنی بعینہٖ ایران مین کم ہے - مگر اجرائے حکومت مین ایسے لوگ نہایت کم ہین جنہون نے شخصی غرض کو چھوڑکر مشروطہ قائم کیا ہو - طبیعتون مین وہی زرپرستی اور حب جاہ باقی ہے - مین جو اس وقت روزنامچہ لکھ رہا ہون - سید محمد طباطبائی کے بھانجے یعنی سید محمد رضا طباطبائی

سب کے پاسپورٹ واپس دیئے پھر سامان خود اوٹھا کر باہر کے پھاٹک اور سڑک کے پاس لائے - اور حاجی عبداللہ خان ایرانی
جوان نے بطور انعام کے دو منات لیئے اور باقی لوگون نے فرضی نام سے کرایہ ایک شب کا نصف منات ہم مین سے
ہر ایک سے لیا اور جہاز پر روانہ کر دیا اور ہم نے اون کے پنجے سے نجات کو غنیمت سمجھا -

ایک ارمنی کی چالاکی

آخر ہم جہاز پر گئے وہان کہا گیا کہ "جگہہ نہین ہے" ایک ارمنی بدمعاش حمال یہہ کہکر ساتھ ہوا کہ یہہ
دھوکے باز ہین - افسر جہازات کا کارخانہ ڈیڑھ میل ہے وہان چلو ٹکٹ ملجائیگا - چنانچہ وہان لیگیا افسر نے بھی انکار کیا
چونکہ ہمارے آنے کے دو ڈھائی گھنٹے کے بعد تک لوگ ٹکٹ خریدتے رہے اور ان مین سے اکبر بابا اور ٹوبالسک تک کے
حاجی ہین جنکے چہرے مغلی اور حبشی وضع کے ہین اور سر پر کلاہ ترکی ہے - چنکہ ہم کو ٹکٹ نہین ملا اسلیئے مین سمجھتا
ہون کہ جن بدمعاشون کے پنجے مین ہم پھنس گئے تھے اونھون نے ٹیلیفون سے کہدیا تھا کہ ہم کو ٹکٹ نہ ملے - کیونکہ ہم اون کے
شکار نہین بنے اور ہمکو ہلاک کرتے - مین مصلحت تھی کہ دوسرے بخاری معزز جو آئے تھے وہ بھی ہماری بری حالت دیکھکر
بدگمان و مخالف نہ بن جاوین - یہہ بخاری لوگ لقمۂ تر تھے اور ہم لقمۂ سخت پھر یہہ ارمنی حمال بھی دزدی مین
شریک تھا ہم کو ایک ہوٹل مین ڈال گیا اور دلالی کے لالچ مین اون کو کہہ گیا کہ ہم سے چند کرایہ لیوے - کیونکہ
وقت تنگ ہوگیا تھا اور شام کو کہین آرام کرنا ضرور تھا -

ہوٹل یا فحش خانہ

جہاز سے لوٹتے وقت ارمنی نے ایک ہوٹل کا پتہ بتایا جس کا نام ہوٹل لورہے جسکا مالک عباس
عثمانیہ حاجی اسمٰعیل بتایا گیا - مگر یہ شخص ملا بعد ایک یہودی نکلا جسنے ایک کمرے کا کرایہ اول مبلغ عہ کے قریب بتایا
اور جب ہم تھکے ماندے تمام اسباب سمندر پر سے لاکر مغرب کے قریب پہونچے تو مبلغ صہ کرایہ مانگا - ہمنے انکار کیا
مگر نہ وقت جا سکتا تھا اور نہ اونھون کا بھاری اسباب اجازت دیتا تھا کہ باہر جاوین - یہین رہ گئے - مابعد فوراً
معلوم ہوا کہ یہہ ہوٹل برائے نام ہے دراصل خفیہ فحش خانہ ہے اور اکثر کمرون مین رنڈی اور یہودی عورتین بریم خادم
موجود ہین - شاید بعض جاہل مسلمان زیادہ نرخ کی وجہ سے یہان ٹھیرتے ہین - یہ شخص ہم مین سے بعض لوگون کے
عمامے دیکھکر چاہتا تھا کہ ہم یہان قیام کرین کہ اس کے مکان کی شہرت اور بدنامی دوسرون تک نہ پہونچے

استانبول اور عیسائی اسٹامبول کہتے ہین یہی اصلی قدیمی نام ہے-

{ شنبہ ۷ر شوال ۱۳۲۵ھ = ۲۸ر ستمبر ۱۹۱۱ع }

مخالفت دو غریب رات کو حاجی عبداللہ سے جو ایک نئے فیشن کا طہرانی نوجوان ہے اور ۱۵ سال سے یہان مقیم ہے بہت بحث ہوئی اوسنے کہا کہ کوئی کمپنی تم کو نہ لیجاویگی اور تھرڈ کلاس کا ٹکٹ نہ دین گے- دوشنبہ کو شاید رہائی ممکن ہے مین نے بہت اصرار کیا کہ کوئی شخص ہم کو مجبور نہین کر سکتا کہ حاجی جہاز مین جاوین اور سیدھے جدہ کو روانہ ہون- اور مین نیویارک جاتا ہون- مگر اوسنے کوئی شافی جواب نہین دیا- لہذا ہمارے پاسپورٹ لیلئے گئے اور آج صبح کو اس غلط کے موافق کہ ہم باہر جا سکتے ہین جب احاطہ کے دروازے پر جو بہت بڑا ہے پہونچے تو روسی سپاہیون نے روکا- مین نے بُہتیرا کہا کہ مین اس وقت مکہ کا عازم نہین ہون- ہمارے ساتھی نے کہا مین تاجر ہون اور مینے کہا کہ دھوکا دیکر یہان لائے ہین- مگر کسینے قبول نہین کیا اور نہ ہماری زبان کوئی سمجھا- افسر کا حکم ہم سے طلب کیا افسر ترکی نہین سمجھتا تھا- ہمارا ارادہ ہوا کہ اس سے جھگڑا کرین تاکہ مجسٹریٹ کے سامنے جا سکین- مگر ایک ارمنی دوکاندار جو کسی قدر انگریزی سمجھتا تھا اوسنے کہا تھوڑی دیر توقف کرو- جب یہان کا پولیس افسر آویگا تو مین اوس سے کہون گا وہ اجازت دیگا- اس مین کوئی شک نہین کہ بیچارے حاجیون پر یہان بہت سختی ہے اور اون سے آمد و رفت جہاز کے واسطے تقریباً ۱۱ عثمانی لیرا یعنی ۱۶۵ روپیہ لیتے ہین- حالانکہ دوسرے جہازون مین تھرڈ کلاس مین اگر جاوین اور آزاد ہون تو ۴۵ روپیہ سے زیادہ نہین لے سکتے[1]-

بخارا و سائبیر کے حاجی تھوڑی دیر کے بعد ایک قافلہ بخارا کے حاجیون کا اس مکان مین داخل ہوا- اوس کے بعد سے اون لوگون کے خیالات بالکل بدل گئے- اون کو غلطی سے ہمارے کمرے کے برابر جگہ دی گئی- اوس وقت ایک نے آکر کہنا شروع کیا کہ ہم تمھارے ہمدرد و غمخوار ہین اسباب جلد جمع کرکے نیچے لیچلو اور زور دو کہ ہم باہر جاتے ہین ہم افسر سے تقاضا کرینگے کہ اندیشہ بلوہ کا ہے اجازت ملجاویگی- مین تو ہم وطن و ایرانی ہون- تھوڑی دیر کے بعد دو ایرانی آئے اور ہم ر

---

[1] اصل یہ ہے کہ حاجیون پر دنیا مین تقریباً ہر جگہ کچھ نہ کچھ سختی کی جاتی ہے- سمجھ مین نہین آتا کیون؟ - ۳ (منہ)

میں آئے۔ یہاں کی ٹریم وے نہایت خوبصورت اور عمدہ ہے اور سڑکین کلکتہ اور بمبئی کی بڑی سڑکون کی مانند اور مکانات بھی نہایت عالیشان ہین۔ البتہ مثل باکو کے صفائی نہین کیونکہ تجارت بہت زیادہ ہے۔ یہان بھی ایران کی طرح ہل بھی گھوڑون سے چلاتے ہین اور بار برداری کی گاڑیان بھی گھوڑون کی ہین۔ چھکڑے بہت بڑے بڑے اور موزون ہین ہمارے یہان کے چھکڑون کی طرح نہین بلکہ چھکڑہ جس کام کے لئے بنا ہے اوس کے واسطے موزون ہے۔ جو ڈاک گاڑی (لوستہ) ایران مین ہے وہ بھی یہان کی گاڑیون یعنی چھکڑون کی نقل ہے بعض جگہہ عورتین سامان کی چھوٹی گاڑیان چلاتی نظر آئین۔ مکانات سڑک کے ہر دو طرف نہایت عالیشان ہیں۔ کوئی ادنے درجے کا مکان نہیں۔ اصل اوڈلیسہ خاصی بلند پہاڑی پر واقع ہے۔ اوس کے اوپر گرد دائین اور بائین مثل دوسرے درجہ کے شہرون کے آبادیان ہین جس مین بیشمار کارخانے ہین۔ محمد علی شاہ مخلوع نے اس شہر کو اپنے قیام کے لئے اختیار کیا تھا۔ مگر چند ماہ پہلے اوس کی بدبختی اور روسی تجار کی حرص کہ وہ تخت نشین ہوگا تو روس کا نفوذ اور اثر اور تجارت ترقی پائیگی۔ باعث ہوئی کہ وہ وارد ایران ہو۔ اور غالباً بعد گرفتاری قتل کیا گیا۔

چونکہ ہم روسی زبان سے واقف نہین اخبارات نہ پڑھ سکے۔ معلوم نہین کہ اس عرصے مین ایران مین کیا واقعات گذر گئے۔

ظلم و دھوکا — جس مکان مین ہم ٹھہرے ہین وہ بھی ایک بڑی دو منزلہ عمارت مثل ہوٹل کے ہے اور اس مین بخارا کے سات آٹھ حاجی بھی ٹھہرے ہین اور کچھ ایرانی سبزوار کے بھی آتے ہین۔ یہ مکان سلطنت روس کی طرف سے بنا ہوا ہے اور بقول حاجیون کے ایک شاندار قید خانہ ہے کہ حاجیون کے لئے بنایا گیا ہے۔ کرایہ اور روشنی کے دام نہ دار دہین لیکن جو اس مین داخل ہو اوس کو باہر نکلنے کی اجازت نہین اور لازم ہے کہ ایک خاص کمپنی کے جہاز مین روانہ ہو اور زیادہ کرایہ دیا جائے۔ یہان منتظم چند روسی و ایرانی مسلمان ہین جو بظاہر خدا ع ہین صحن وسیع ہے۔ زار نکولس کی یادگار عمارت مین نیویارک امریکہ جانا چاہتا ہون اور کل کے جہاز مین جانیکا ارادہ تھا معلوم نہین کہ ہم پر کیا گذرتی۔ روپیہ بھی فعلاً کافی باقی نہین ہے۔ اور باقی ہُنڈی صرف اسلامبول سے مل سکتا ہے۔ واضح ہو کہ قسطنطنیہ کو جملہ مسلمان

مین روپیہ ایران میں قران اور انگلستان مین پونڈ۔ روبل سو نصف ایک سکہ پیلی ست ہے اس کے معنی پچاس
کے ہین یعنی روسی پچاس پیسے۔ تانبے کے سکے کو جس مین ایک سو روبل کے مساوی ہونے ہین کوپک کہتے ہین
دو کوپک ہمارے دو پیسون کے مانند ہے۔ ایک سہ کوپکی بھی تانبے کا سکہ ہوتا ہے اور پنج کوپک بھی۔ لیکن ۵ کوپک
چاندی کا سب سے چھوٹا سکہ بھی مثل ہماری دوانی کے ہوتا ہے۔ اس سے دوگنا دست کوپک (۵ کوپک) محض چاندی کا
سکہ ہے۔ پھر ۱۵ کوپک اور بیس کوپک کا نقرئی سکہ ہے۔

نقرئی سکہ روبل = ۵ ۳/۴ قران ایران = عہ

" " پیلی ست = ۱۲ار ہندوستان و (۵۰) سکہ مسی روس

" " دست کوپک = ۲/۱ ر = (۲۰) سکہ مسی روس

" ۱۵ کوپک = ۱۴ار (تقریباً) = (۱۵) سکہ مسی روس

" ۱۰ کوپک = ۲؍ر (تقریباً) = (۱۰) سکہ مسی روس

" پنج کوپک = ۱ار (تقریباً) = (۵) سکہ مسی روس (تانبے کا بھی ہوتا ہے)

تری کوپک = ۳ کوپک = ۳ر ہندوستان و ۳ شاہی ایران (تانبے کا سکہ ہے)

دوا کوپک = ۲ کوپک = ۰ر صد دینار ایران

کوپک = تقریباً ایک ڈبل پیسہ ہندی اور ایک شاہی ایرانی

طلائی سکہ ست روبل (۵ روبل) = ہجر یا نصف لیرا + لیرا روس = ۱۰ روبل

لیکن در حقیقت روسی اشرفی کا بھاؤ گھٹتا بڑھتا رہتا ہے آج کل عہ کو آتی ہے۔ تانبے کے سکون پر جلی حروف
مین عدد لکھا ہوتا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ کتنے پیسے یا کوپک کے مساوی ہے۔ کوپک سیاح اس حساب کو نہ سمجھینگے
انکو بہت دقت اوٹھانی پڑیگی۔ لہذا تفصیل مناسب معلوم ہوئی۔

عالیشان اوڈیسہ | شہر اوڈیسہ کے بہت بڑے حصے کے اندر گذرتے ہوئے تقریباً ۳ میل راہ طے کر کے ہم مسافرخانہ

روسی شہرون مین تاتاریون کا بیل صاف معلوم ہوتا ہے بعض مسلمان ترکی کلاہ والے اور بھی نظر آتے ہین - ہمارے ساتھی صبح سے شام تک بجاسات طہاراتین غور و فکر و مباحثہ کرتے ہین - خاصکر دو ملا جن کا وسواس زبردست ہے -

روسی دوکاندار یہ عموماً ایماندار پائے گئے - ہر چیز کی جو قیمت کہتے ہین وہی لیتے ہین اور اوس سے زیادہ جو کچھ ہو واپس کر دیتے ہین - مگر ہوٹل والے ایسے نہین کہ اون پر اطمینان ہو سکے - ریل کے علاوہ نے خلیق اور بے تکلف ہین - نماز مین اگر ہم مصروف ہون تو ریل کو ۳-۴ منٹ روک لیتے ہین - اکثر نماز کے دیکھنے کے لئے ہجوم ہو جاتا ہے -

تربوز روس مین بھی عراق عرب کی طرح بہت عمدہ ہین اور بڑے بڑے انبار ہر جگہ بازارون مین جو سٹیشن سے باہر ہین پائے جاتے ہین اور جس کو دیکھئے ایک تربوز لئے جاتا ہے سٹیشن پر ہم نے ایک تربوز ۵ رکو اور سٹیشن کے باہر اوس سے بہتر ۲ر کو خریدا - [اوڈیسہ - کنارہ بحر اسود جمعہ ۵ شوال ۱۳۲۹ھ = ۲۷ ستمبر ۱۹۱۱ء]

روس کی جنتری روس کی تاریخین یورپ کی دوسری تاریخون سے دس بارہ دن کمتر ہین - کیونکہ روس نے چار سال قبل پوپ گریگوری کی اصلاحی جنتری اختیار نہ کی تھی اس لئے یہان کے اخبارون سے صحیح تاریخین معلوم نہین ہوتیں روس کی قدامت پرستی کی یہ اولے مثال ہے -

آج صبح ۹ بجے اوڈیسہ کے اسٹیشن پر پہونچے - تھوڑی دیر کے بعد ایک شخص آیا اور ہمارا اسباب اٹھا کر باہر لایا - چند یوروپین حمال عمدہ کپڑے پہنے باگج (یعنی گاڑی سامان) سے ہمارا صندوق لائے - جس گاڑی مین سامان لادا اوس کا مالک ایک بڈھا ارمنی روسی ہے - اوس سے اور ہماری مہمانخانہ والون سے جو ۳-۴ ترک تھے سخت لڑائی ہوئی اونھون نے کہا کہ سامان ہم تیری گاڑی مین نہ لیجائینگے - وہ اکیلا سامان کو لٹا رہا اور لڑ رہا کہ میری گاڑی سے سامان نہ اوتارو - قریب تھا کہ اسی کشمکش مین میرا آہنی صندوق صدمہ اوٹھاوے - کیونکہ گاڑی والا بری طرح اوس سے اپٹا ہوا تھا - کہ ایک پولیس افسر آیا اور اوس نے ارمنی کے خلاف فیصلہ دیا - غرض حاجیون کا یہ مہمان نواز و ہمدرد مسلمان سمجھ تارام تمام دو گھنٹی آخر سب مہمانون کو دلوا کر ایک عالیشان مکان کی طرف لیگیا -

روسی سکے یہان روسی سکون کا مختصر حساب لکھتا ہون - روس کا رائج الوقت سکہ روبل ہے جیسے ہندوستان

ا (۹۰) سال کی بیان کی جاتی ہے لیکن ہمارے رفیق سید محمد رضا سخت مستبد اور بادشاہ پرست ہین مگر ذرا ڈرے ہوئے۔ ایک ایرانی ان مین اسقدر ترسان ہے کہ جہان پولیٹکس مشروطہ پارلیمنٹ کا نام آتا ہے تو کہتا ہے "ول کن ول کن آغا" جانے دو ہم کو ابھی گرفتار کر لین گے۔ سید محمد رضا نو سخت دشمن مشروطہ کے ہین۔ اسی طرح شریعت مدار سبزواری کے فرزند آغا مرزا مرتضی بھی ہین۔ حاجی خان و حاجی محسن دوسرے دو ساتھی مشروطہ خیالات کے لوگ ہین۔

ملازمان روسی ریلوے کی رشوت ستانی

شام کو ہم جب دوسری ریل مین سوار ہوئے تو حسب معمول وہان شب خوابی کا ٹکٹ نہ تھا۔ شب خوابی کا ٹکٹ یورپ کی ریلون مین ہوتا ہے جسکے معنی یہ ہین کہ کل بنچ ٹکٹ والے کا ہو جاتا ہے۔ ہمکو ہر شب تقریباً ۱ر اسکے لئے دینے پڑتے تھے۔ ایک شخص نے عملہ ریلوے میں سے تقاضا کرنا شروع کیا کہ مجھے کچھ دو۔ ہم اوس کے "ا کو" نہ سمجھے۔ پھر اوسنے دق کرنا شروع کیا اور دوسرے آدمیون کو ہمارے بنچ پر بٹھا دیا اور کہا کہ اسقدر جگہ تم نے کیون لی؟ ہمارے رفیقون نے اوس کو ایک روبل (عہ) دیا تب کہنے لگا کہ آرام سے سو جاؤ۔ مگر رات کو اوس گاڑی مین کوئی پچاس ساٹھ آدمیون کی جمعیت آ گئی (غالباً کوئی برات ہوگی) جسکے سبب ہمارے درجے والوں مین اسکو بیٹھنا پڑا۔

اسٹیشن یکاتری نسلاؤ

رات ۲ بجے یکاتری نسلاؤ پر پہونچے۔ سردی اسقدر سخت ہے کہ پانوں برف ہوئے جاتے ہین۔ خاصکر اسلئے کہ گرم جراب میرے پاس نہین کیونکہ ہندوستان سے لیکر نہ نکلا تھا اور طہران مین سردی شروع نہ ہوئی تھی۔ دو تین گھنٹے آسمان کے نیچے ایک بنچ پر آرام کیا کیونکہ ویٹنگ روم کی زمین اور بنچین آدمیون سے پر تھین۔ یہان ایک نوجوان ترکی مسلمان ملا جو حافظ قرآن ہے اور یہان مسلمانون کی بستی مین قرآن شریف رمضان مین پڑھنے کے لئے استانبول سے آیا ہے۔ اوس سے معلوم ہوا کہ بندرگاہ اوڈیسہ یہان سے ۳۶ گھنٹے کا راستہ ہے اور وہان سے قسطنطنیہ ۲۴ یا ۲۷ گھنٹے کا۔

[پنجشنبہ ۳ شوال ۲۹ھ = ۲۶ ستمبر ۱۹۱۱ع]

یہ اسٹیشن بہت بڑے مقام کا ہے کیونکہ صبح سے دو گھنٹے کے اندر ۳۰-۴۰ ٹرین مزدورون کی او طلبا کی باہر سے آ چکی ہین۔ ریل کے باہر ۲۰-۲۵ کرایہ کی گاڑیان (جو عموماً پرانی وکٹوریا گاڑیان تھین) اور ۸-۱۰ ٹریم کار موجود ہین

ہوتے ہین - کارخانے ہر جگہ بکثرت ہین اور اکثر مکانات مین زیادہ تر لکڑی لگی ہوئی ہے - جیسے کیمبل کی ہین -
باکو سے یہان تک اوس کے مردون اور عورتون دونون کا لباس (غالباً سخت جاڑے کی وجہ سے جو ابھی سی یہان
شروع ہو گیا ہے) بہت قیمتی دیکھنے مین آیا - یہان تک کہ ریل کے حمالون کے کوٹ بھی عمدہ سلے ہوئے اور اعلے
بانات کے ہین - کم درجے کے لباس کا آدمی کہین کہین ترکستان کا مسلمان جو بخارا وغیرہ سے آتا ہے - یا کوئی مسلمان گداگر
نظر آتا ہے - یا ایسا ہی یہودی جو روپیہ خرچ کرنا نہین چاہتا وہ معمولی خراب لباس پہنے ہوئے ملیگا -

نور اسلام اور ایک مسلمان نما یہودی بزرگ

پچھلی شب کو جب ہم ۵-۶ گھنٹے تک ریل بدلنے کے لئے پلیٹ فارم پر ٹھیرے رہے ایک شخص
جس کی ڈاڑھی لمبی اور سفید اور چہرے کی وضع بالکل مسلمانی تھی کسقدر میلے کپڑے پہنے پھر رہا
تھا - ٹوپی بھی اوس کی ایرانی نما ترکی تھی - بار بار مین چاہتا تھا کہ اوس سے گفتگو کرون اور پوچھون کہ کہان کا
مسلمان ہے؟ کیونکہ سفر مین زبان دان کا مل جانا بہت غنیمت ہے - مگر جس چیز کو لوگ نور اسلام کہتے ہین وہ اوس کے
چہرے سے ظاہر نہ ہوتا تھا - آخر جب ریل مین سوار ہوا تو ہمارے ایرانی ساتھیون سے معلوم ہوا کہ الشبائی روس کا
یہودی تھا -

ایک خلیق روسی نوجوان

ہمارے ساتھ ایک نوجوان روسی ہے جو بہت کوشش کرتا ہے کہ گفتگو کرے مگر ہماری زبانون مین سے
ایک نہین جانتا اور نہ ہم اوس کی زبان جانتے ہین - بیچارہ بہت کوشش کرتا ہے - مین چند لفظ فرانسیسی کے جانتا
ہون - اور وہ بھی کم کم فرانسیسی جانتا تھا اس سے کبھی کبھی مطلب معلوم ہو جاتا تھا اوس کا نام میلا قنیرون ہے - روس
بھی عجیب ملک ہے جس مین غیر زبان جاننے والے گویا مفقود ہین -

چار ایرانی رفیق

ہمارے ساتھی چہار ایرانی ہین ایک ساتھ کے مسائل یاد کرتے اور اون کے متعلق بحث کرتے رہتے
ہین - اس مین کتاب کے چار سو پانچ سو احکام درج ہین - ان مین ایک صاحب سید محمد رضا مشہور ایرانی مجتہد کے برادر زادہ
ہین - سید محمد طباطبائی جو مشروطہ اور پارلیمنٹ کے ابتدائی اور خالص النیت بانیون مین سے ہین اور بوجہ عمر رسیدگی
اب باہر نہین جاتے - سید موصوف کی شہرت اور منزلت بھی سید عبد اللہ بہبہانی سے کم نہین بلکہ زیادہ ہے - اون کی عمر

مین ایک عرب موچی سے بنوایا تھا - بالعدا وس کے پاؤن مین ٹھیک آیا - دوکاندار سے مین نے خرید لیا - ایران مین بھی
اس کا ماتم ایک دو آدمیون نے کیا - مگر روس مین عام ہجوم تھا -

راستے کی حالت آج صبح سے دوپہر تک جسقدر زمین کاکیشیا کی آئی وہ بلند ہموار سطح تھی - پہاڑون مین زمین
زرخیز ہے - مگر زراعت اور آبادی کم ہے - جنگل بھی کہین کہین ہے - مکانات ہمارے دیہات اور ایران کے دیہات
سے کسقدر بہتر ہین - کیونکہ عموماً دیوارون پر سپیدی ہے -

روس کی ریل دوپہر کے بعد سے زیادہ آباد مقام اور شاداب کھیت آنے شروع ہوے - گاڑی مین ایک ایک
گھنٹے کے فاصلے سے ایک روسی جھاڑو دیتا تھا - اسٹیشنون پر عموماً سب گاڑیون کے بند رہتے تھے اور گاڑی کے اندر سے
راستہ چلتا رہتا ہے - بلکہ میرا خیال ہے کہ گاڑی مین جوان آوارہ عورتین بھی بے تکلف پھرتی رہتی ہین اور لوگون سے
مذاق کرتی ہین - گاڑی صرف بڑے بڑے اسٹیشنون پر ٹھہرتی تھی اور وہ بھی کم - ایک مقام پر ہم کو خربوزے اور تربوز
نظر آئے جو ایک قفقازی ترک فروخت کر رہا تھا - مین زبان نہ سمجھتا تھا ایک بڑا سا تربوز لیا اوس نے جو قیمت
بتائی وہ بھی نہ سمجھا - مین نے بطور امتحان ایک چھوٹا سکہ (۳ ریا ۱۵ کوپک دیا) اوس نے غل مچایا کہ ٹھیرو!
اور ہم کو پیک واپس دینے چاہیے - مین نے ایک خربوزہ اور لیلیا اسپر بھی وہ ایک خربوزہ اور دیتا تھا - مگر
مین جلدی سے چلا آیا کہ گاڑی روانہ نہ ہو جائے -

راستے مین قفقاز کا اسٹیشن بہت بڑا اور عالیشان تھا - عموماً ریل کے اسٹیشن ہماری ایسٹ انڈیا کے
متوسط اسٹیشنون سے زیادہ خوش قطع ہین اور روشنی بھی زیادہ ہے - مین یہ روزنامچہ اسٹیشن روستوو سے
لکھ رہا ہون جہان سے ایک ریل شمال یعنی جرمن کو جاتی ہے - ایک باکو یعنی خلیج کاسپین کے کنارے کو اور ایک
جس مین مین سفر کرون گا اوڈیسہ کو کنارہ بحر اسود تک ملا دیتی ہے وہان سے ان شاء اللہ اسلامبول روانہ ہونگے

[چار شنبہ ۳ شوال = ۲۵ ستمبر ۱۹۱۱ء اسٹیشن لگاترگ]

ملک کی حالت بر سر راہ آج صبح سے لستہ بڑے بڑے شہر اور آبادی آنے لگی - اب ہم گویا یورپ مین روس مین داخل

(مضمون فارسی)

(۴) پس مبدا الوجود در تجسم و شکل و تعبیہ و تکیف نباشد۔

(۵) مبدائیت مساوی وحدت است۔ چنانچہ جمیع اعداد مسبوق است بہ واحد و واحد با ہیچ عددے مسبوق نیست کہ مبدا الوجود مسبوق نیست لیکن ولے جمیع اشیاء مسبوق است بمبدا الوجود۔ پس واحد است بہ وحدت حقیقیہ پس واحد محقق است و مبدائیت معتبر است عین ذات واز و منفک نشود۔ کما قالو ادا القصف الذاتیۃ ادائمت وجبت پس صحیح است کان ھو علی ما ھو علیہ من الازل الی الابد کان اللہ ولم یکن معہ شئی۔ والاٰن کما کان۔

"ریاد کوہ (ملاساقت بہ مراقبت) "

(ترجمہ)

(۴) پس مبداء وجود میں شکل و جسم تعبیہ اور ایک کیفیت سے دوسری کیفیت میں جانا ممکن نہیں۔

(۵) مبداءیت کی تعریف میں وحدت اایک ہونا شامل ہے جس طرح سب عددوں سے اکائی پہلے ہے اور اکائی سے پہلے کوئی عدد نہیں۔ اسی طرح مبداء وجود سے پہلے کوئی چیز نہیں ہے اور سب چیزیں مبداء وجود کے بعد ہیں۔ پس خدا واحد ہے وحدت حقیقی سے پس وحدانیت اوس کی حقیقت اور مبدائیت صفت ہے جو عین ذات ہے۔ اور اوس سے جدا نہیں ہوسکتی جیسا کہا گیا ہے کہ صفت ذاتی جب اسکا دائمی ہونا ثابت ہوگیا تو وہ ضروری ہے پس یہہ قول صحیح ہے کہ وہ جیسا کچھ کہ ہے ازل سے ابد تک تھا خدا اور نہ تھی اوس کے ساتھ کوئی چیز اور اب بھی ایسا ہی ہے جیسا کہ تھا"

• در مقام یاد کوہ - ملاقات بمراقبت

{ سہ شنبہ ۲ ر شوال ۱۳۲۹ ہجری = ۲۶ ر ستمبر ۱۹۱۱ء - ریل میں تعقاد کا کھیل }

خودلی کا تماشا | کل شب میں جو ماکو میں ریل کے دنگل میں تھا تو میرے جوتے کے دیکھنے کے لئے روسی سپاہیوں اور افسروں کا ایک ہجوم آتا رہا اور اوس کو ہاتھ سے دیکھتے رہے۔ اوٹھاتے رہے قیمت دریافت کرتے رہے اور مثل ہے - یہہ جوتہ سنہرا اور سیاہ چمڑے کے ٹکڑوں سے مثل جارخانہ کے خوبصورت بنا تھا اور کسی ترکی افسر نے ادرنہ

(مضمون فارسی)

جائز نشود که این موجودات عالم موجود باشد۔ حالانکه
این موجودات موجود است پس باید مبدأ وجود موجود
باشد ازلی و او را اولیت نباشد۔

(۲) و باید مبدأ وجود لامکان باشد بجهت آنکه
اگر مکان در وجود مقدم باشد بر مبدأ الوجود۔
این باطل است و خلاف فرض مبدائیت است
زیرا که مبدأ الوجود آن است که از و متقدم چیزے
نباشد و مسبوق به غیر نشود۔ پس مکان در وجود موخر
از مبدأ الوجود مے شود پس مبدأ الوجود بالذات
لامکان میشود و مستغنی از مکان می شود۔

(۳) و هم مبدأ الوجود مرکب نیست زیرا که مرکب
مسبوق است به اجزاء مثل سکنجبین به سرکه و انگبین۔
و لے مبدأ الوجود با چیزے مسبوق نیست پس نسبت
ترکیب بر او جائز نیست۔ خواه حقیقت خواه اعتباری
چون او را ترکیب جائز نیست بسیط محض میشود و تجسم
و تشکل و تغیر و تغییر و تبدل اجزاء و اعضاء که ترکیب
حاصل مے شود۔

(ترجمہ اردو)

تو وہی خرابی لازم آوے گی کہ عدم وجود کا منبع نہیں ہو سکتا
ورنہ یہ ہو نہیں سکتا کہ موجودات عالم موجود ہوتیں لیکن
عالم موجود ہے پس لازم ہوا کہ اول کا مبدأ (منبع) ایسا
وجود ہو جو ازلی ہو اور اس سے پہلے کوئی نہ ہو۔

(۲) یہ بھی چاہیئے کہ وجود کا مبدأ مکان نہ رکھتا ہو
کیونکہ مبدأ الوجود سے اگر مکان مقدم ہو تو یہ باطل
ہے اور مبدأ ہونے کے مفروضہ کے خلاف ہے۔ کیونکہ
مبدأ الوجود وہی ہے جس سے پہلے کوئی چیز نہ ہو۔
پس مکان کا وجود بعد مبدأ الوجود کے ہوا۔ پس
مبدأ الوجود کی ذات لامکان اور مکان سے
مستغنی ہوئی۔

(۳) نیز مبدأ وجود مرکب نہیں ہو سکتا کیونکہ مرکب
سے پہلے اجزاء کا وجود لازم ہے۔ مثلاً سکنجبین سے پہلے
سرکہ اور شہد۔ مگر مبدأ وجود سے پہلے کچھ شئی نہ تھا
پس اسکو مرکب کہنا غلط ہے وہ محض بسیط ہوتا ہے
اور تجسم اور تشکل اور تغیر اجزاء یا مرکبات کے تغیر و تبدل
سے پیدا ہوتا ہے (جسکے اجزاء نہ ہوں اور جو بسیط ہے
اس میں یہ باتیں نہیں ہو سکتیں۔)

ملا مناف

ملا مناف ایک نہایت باخبر ملا ہین انکی تعلیم نجف اشرف کی ہے بلدہ اردبیل کے رہنے والے ہین-
اسلیئے اُمید ہے کہ طہرانیون کی طرح خودغرضی مین مبتلا نہین اور فلسفہ سے بخوبی واقف ہین- باکو مین تجارت کرتے
ہین مجھ سے ملاقات کے لئے آئے- اونھون نے مذہب کے متعلق یہ خیالات ظاہر کیے کہ حلال و حرام سب حسن و قبح
عقلی انسانون کی بہبود کے لئے ہے اور اخلاق بھی اسی بنیاد پر ہین- علماء نے صرف جزئیات مسائل فقہ پر توجہ
کی ہے اور ایک ایک مسئلہ مین سے پانچ پانچ سو مسائل بنائے ہین- تمدن تعلیم اور اخلاق کو ضروری نہ سمجھا قرآن
شریف اور نہج البلاغۃ کو نہ سمجھا جس کی یہ حالت ہوئی ہے- ان کی رائے تھی کہ مکہ معظمہ مین ہر قوم کے بڑے آدمیون
کی کانفرنس ہونی چاہیئے تاکہ وہ غور کرے کہ اسلامی اصلاحون کی ضرورت ہے- مگر یہ سب حضرات سیاست (پولیٹکس) کو
دوسری چیزون پر مقدم سمجھتے ہیں اور یہ مسلک میرے خلاف ہین- میں اخلاقی اصلاح کو مقدم سمجھتا ہون آج ملا مناف نے
مہمانخانے مین کاغذ لیکر ایک مختصر مضمون متعلق بہ توحید مجکو لکھکر دیا اون کا مضمون حکیمانہ اور عالمانہ ہے- اس لیئے انکی
عبارت نقل کرتا ہون- استدلال واقعی مختصر اور صحیح ہے- اونھوں نے نہج البلاغۃ کے بعض حصص کی شرح بھی کی
ہے جسکے چھپوانے کے لئے مین نے اون پر تاکید کی-

مقالہ ملا مناف در توحید و ثبوت وجود الٰہی

(اصل مضمون فارسی)

(۱) بدانکہ عدم مبدأ وجود منشأ اثر نمیشود
بالبداہت مبین مبدأ این وجودات باید وجودے
باشد کہ اورا اولیت نباشد زیرا کہ اولیت آنجا فرض
میشود کہ معدوم شود- بعد ازان موجود شود تا اورا اول
داشتہ باشد- واگر مبدأ وجود معدوم فرض شود ہمان
محذور لازم مے آید کہ عدم مبدأ او وجود نمیشود پس

(ترجمہ اُردو)

(۱) جاننا چاہیئے کہ عدم سے وجود اور علامات
پیدا نہیں ہوتے اور یہ کلمہ بدیہی وظاہر ہے پس
لازم ہے کہ ان موجودات کا مبدأ (منبع) ایسا وجود ہو
کہ اوس سے پہلے کچھ نہ ہو کیونکہ کسی وجود سے قبل دوسرا
وجود اوس وقت مانا جاتا ہے کہ بعد معدوم ہونے
کے موجود ہوا ہو- اگر وجود کا مبدأ ار معدوم مانا جاوے

حمال نے کہا کہ مجکو ہر روپیہ دو مین ٹکٹ لیکر اسباب ریل مین رکھون گا اور اسباب تلوادون گا ۔ ہمنے انکار کیا ۔ اسپر اوسنے سب حمالون کو بہکا دیا اور ریل کے باہر مزدورون کو بھی نہ آنے دیا ۔ یہ روس کا ایک حیلہ باز یہودی حمال سیغۂ ریل کا تھا جس سے تکرار کرنی پڑی ۔ آخر ہم خود اوٹھا کر سامان دوسرے درجے مین لے گئے ۔ یہان ٹکٹ خریدنے کا یہہ طریقہ ہے کہ کھڑکی کے سامنے آدمی گھنٹہ دو گھنٹہ پہلے سے آکر جمع جاتے ہین ۔ اور پولیس قطار باندھ دیتی ہے ۔ نمبروار ہر شخص کھڑا ہو جاتا ہے اور کھڑکی کے سامنے سے ٹکٹ لیتا ہوا گذرتا ہے اس سے ہجوم نہین ہوتا اور کمزور آدمی کو دقت نہین ہوتی ۔ مجکو بھی کھڑا ہونا پڑا ۔ مگر ایک دوسرے جہانگانے کا شخص جو ایرانی حاجیون کے لئے ٹکٹ لینے آیا تھا ۔ وہ مجھ سے ادھر تھا اوس کو روپیہ بتا دیا اوسنے ٹکٹ لا دیا اور اسباب کا ٹکٹ بھی حاصل کیا ۔ اس خدمت کے عوض اونہون نے نہایت کراہت سے ۸ روبل سلامتی وصول کیا ۔

راہ سفر کی تبدیلی اب تک میرا ارادہ تھا کہ یہان سے الیکزنڈر امرچادربس کا ٹکٹ لون گا ۔ وہان سے برلن ۱۴ گھنٹے کا راستہ ہے اور برلن ۶ چھ گھنٹہ کا ۔ وہان سے امریکہ جانے کے لئے جہاز لون گا ۔ مگر یہان کے حالات عجیب لکھے کہ لوگ ڈاکو ہین اور زمانہ خراب جاننے کی وجہ سے لوٹنا چاہتے ہین تو ارادہ بدل دیا اور اوڈیسہ کا ٹکٹ لیا تا کہ وہان سے قسطنطنیہ کو روانہ ہون ۔ ساتھی چند ایرانی ہین جو معتبر شخص ہین ۔

قواعد و کرایہ روسی ریل روسی ریل کا کرایہ نسبت ہندوستان کے گران ہے مثلاً اوڈیسہ تک مجکو ۱۷ روبل (۲۶ روپیہ) دینے پڑے اور ایک صندوق اسباب کے لئے ۵ روپیہ ۔ گاڑی میں ایک درجے سے دوسرے درجے مین راستہ ہے اور دو دو بنچ اوپر نیچے لگے رہتے ہیں ۔ جو شخص سونے کے لئے کرایہ زیادہ دیتا ہے اوس کو پورا بنچ مل جاتا ہے ۔ اس بنچ کا نام کارت پلاس یعنی جائے خواب ہے ۔ روسی عموماً برخلاف انگریزون کے ملنسار ہوتے ہین ۔ مین نے شاید ایرانیون کی بابت لکھا ہے کہ اون کے گھرون مین مالکہ نہایت سستے ہوتے طاقون مین کبھی اوگالدان نہین ہوتا ۔ جہان تھوکا جوتی ۔ انگوٹھے سے مٹا دیا ۔ روسیون کی حالت اس معاملے مین اس سے کچھ بدتر دیکھی مگر غنیمت ہے کہ ریل مین قلی رہتے ہین اور برابر جھاڑو دیتے رہتے ہین ۔

غزل مرزا عبد الحسین مظفر

(۱)	کس نیست کہ مارغمے از یار ندارد	گل نیست کہ زخمے ز دل زار ندارد
(۲)	در میکدہ دیدیم کہ شیخ از سرِ مستی	خرقہ رہا فگندہ و دستار ندارد
(۳)	این زہد ریائی بخدا و رز تقوی است	اے بیخبران این سخن انکار ندارد
(۴)	عامی نکند فہم گر این مسئلہ معنی نیست	اعمیٰ خبر از لذت دیدار ندارد
(۵)	غیر از تسلیم و رضا ہیچ متاعے	در کوے خرابات خریدار ندارد
(۶)	تا قلب مظفر شدہ مرآت معارف	شاہش ہمہ روز و ہمہ شب تار ندارد

اشعار کی شگفتگی - خیالات کی بلندی اور زبان کی خوبی تعریف سے بالا ہے -

[۲۹ ر رمضان ۱۳۲۹ھ]

مرزا علی اکبر آج افسوس ہوا کہ مرزا علی اکبر مرو کو روانہ ہو گئے - مجکو جہاں تک اتفاق ہوا - راستبازی درست معاملگی اور لیاقت واقعی میں ان کو میں نے ایرانیوں میں فرد پایا - دروغگوئی وحیلہ سازی دوسروں کی طرح ان میں نہ تھی -

۲۳ ر ستمبر ۱۹۱۱ء = یکم شوال ۱۳۲۹ ہجری

روز عید اور ملاقات با کونسل ایران آج عید کا دن ہے - نمازعیداں بھی ہر مسجد میں ہوئی ہے - ایک مخصوص مقام میں - مار دید کیلئے کونسل ایران کے یہاں گیا - وہاں بیشمار ایرانی ملاقات کو آئے تھے - کونسل کا مکان بہت آراستہ تھا اور قچقاری لباس میں جو یہاں عمومًا پہنا جاتا ہے بہتیں پُرتکلف عبا و تصویر لینے کے قابل تھی - ہر تسخدم موجود تھے - کونسل نے بہت تعریف کے ساتھ لوگوں سے ملاقات کی تقریب کی اور سب برانوں کی طرف سے میرا شکریہ ادا کیا کہ میں وہاں آیا - اون کی مبالغہ آمیز تعریف کے اعادہ کی ضرورت نہیں -

مرزا محمد حسن کے پاس بھی بازدید کے لئے گیا -

شہر باکو کے حمال ایرانیوں کی طرح قفقازی حمال اور اہل شہر بھی مسافروں پر مہربان نظر آئے - مثلاً ریلوے اسٹیشن کے

چین کے مسلمان ایک تو دولت (سلطنت) کے شکار ہیں۔ دوسرے داؤن کے فتنہ میں مبتلا

فرنگی قوموں کے شکار ہیں۔ تاہم سرکار روس کم ہیں اور سب لوگ کچھ نہ کچھ کام کرلیتے ہیں۔ ہندوستان و ایران کی

طرح انگریز وسیع پراگندہ ہیں۔ روس کی پارلیمنٹ میں چالیس مسلمان ممبر [illegible] کیونکہ اس پارلیمنٹ میں [illegible]

میں (لاکھ) مسلمان ہیں اور دو تین ممبر تھے۔ اس وقت ۹ ممبر ہیں۔ یہ ممبر ترکستان اور داغستان سے ہیں

اسلام کے لیے جوش سے کام کرتے ہیں اگرچہ پارلیمنٹ (دوما) میں [illegible] کرتے ہیں۔ ایران کے

[illegible] کی بات میں نے دریافت کیا تو انھوں نے ایک سوالات بڑی [illegible] کی قوم نہیں [illegible] کو پہلے

البتہ بعض [illegible] لیکن [illegible] پارلیمنٹ [illegible]

سے نکل جاوینگے۔

ایک فصل کے اخلاق ایران کے متعلق جناب آخوند محمد کاظم کی خدمت میں [illegible]

کیا اور جناب آخوند کو لکھا کہ ایک اسلامی مشن کی سرپرستی جو ہند میں قائم کیا جاوے منظور فرماویں۔

مرزا ابو الحسن میں [illegible] مرزا ابو الحسن سامنے بیٹھے تھے [illegible]

[illegible] ایران کے سیکرٹری [illegible]

[illegible] (فرانسیسی) [illegible]

[illegible] انھوں نے [illegible]

ہیں اور [illegible] انھوں نے [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

ایک کتاب روسی حروف ابجد کی ساخت کے لئے چہی اور ایک ڈکسنری انگریزی سے روسی کی اور حرف سناسی کو ساتھ رکھ لی واسطے جس لفظ کی ضرورت ہوگی ڈکسنری سے اوس کو نکال کر مطلب حاصل کرنیکی کوشش کرونگا۔

آج تار کے ذریعہ طہران سے خبر آئی ہے کہ محمد علیشاہ کو کل سب کے روبرو قتل کیا گیا۔ چونکہ مسلمان اخبارات بوجہ تعطیل جمعہ ہفتہ کو شایع نہیں ہوئے اس واسطے یہ خبر ابھی شایع نہیں ہوئی۔ شاید النواہ کے روزنامہ میں مفصل شایع ہو۔ میں آج یہاں کی سنہ کی روٹی کہ انے اور مرطوب ہوا سے کسیقدر بیمار رہا۔ مگر ڈاکٹر علی اکبر نے بذریعہ غذا علاج کیا۔ حالت بہتر ہے۔ اس ہوٹل میں اول بار ہمکو اسبات کا اتفاق ہوا کہ ایک یوروپ (روسی) لڑکی جھاڑو دینے اور صفائی کے کام پر مقرر ہے۔

۳۰ رمضان ۲۹ھ = ۲۳ ستمبر ۱۹۱۱ء

ایرانی کونسل و اڈیٹر ارشاد

آج فتح الملک کونسل ایران اور اون کے ساتھ مہدی بیگ حاجی زادہ اڈیٹر اخبار کبیر ارشاد ملاقات کو آئے۔ کونسل ایران اون اشخاص میں سے ہیں جنہوں نے ۷-۸ برس قبل مکتب ایران یہاں قایم کئے تھے آدمی مہذب اور واقف ہیں اور اول ملاقات کے لئے بڑے بڑے آدمیوں کے یہاں نہیں جاتے۔ یہاں کے اکثر مسلمان نو وضع خونی سہدت کے اثر میں ٹوپی بھی یہودیوں کی رکھتے ہیں اول یہ سمجھا کہ مہدی بیگ یہودی ہیں کیونکہ کاکیشائی مسلمانوں کا رنگ عام روسیوں سے بھی زیادہ کھلا ہوا ہے۔

مسلمانان کاکیشیا کیسے ہیں

ہمنے ان سے مقاصد متعلق اصلاح تمدن انکو سمجھائے اور یہاں کی حالت کی بابت سوالات کے جوابات کا خلاصہ یہ ہے کہ یہاں مسلمان اعتراف عیسائی میں ضرور ملا ہیں اور شراب پیتے ہیں۔ مگر بالاعلان نہیں پیتے اعمال قوم لوط اب بہت کم ہوگئے ہیں۔ یہاں کے مسلمان سنی بھی ہیں اور شیعہ بھی ہیں اون سے بھی باہمی اتحاد ہے۔ جھوٹ کی عادت عدالت سے باہر کم ہے عدالت میں جھوٹ زیادہ بولتے ہیں۔ عام طور پر مسلمانوں میں اتفاق ہے مگر کینہ و انتقام کی عادت بہت زیادہ ہے۔ اور ایک شخص اگر مارا گیا تو اوس کے بدلے اوس کے خاندان کے دوسرے شخص کو مار ڈالتے ہیں اور پھر یہ سلسلہ انتقام ختم نہیں ہوتا۔

بہت بڑا حصہ بند تھا - کیونکہ جمعہ کا روز تھا - نصف شہر سے زیادہ عالیشان عمارتین اور بازارون پر مسلمانون کے نام
لکھے ہین - اور ہر شخص کے نام کے بعد آوقف کا لفظ ہے - یہ سب جمعے کو دوکانین بند کرتے ہین - اخبارات بھی شنبہ کو
نہین نکلے - کیونکہ جمعہ کو تعطیل تھی -

محمد علی شاہ کی گرفتاری اور مُہمل صلح با سالار الدولہ

جو ترکی اخبار ہمنے پڑھا اوس مین یہ خبر درج تھی کہ محمد علی مرزا گرفتار ہو کر بحکم وزراء فوراً مارا گیا
اور قم کے قریب سالار الدولہ سے صلح ہو گئی ہے اور پارلیمنٹ نے اوس سے مصالحت کا پیغام
جاری ہی نہ منظور ہو گیا ہے کہ سالار الدولہ تمام عساکر کا سردار با تحت وزیر جنگ مقرر ہو - اور ایک لاکھ تومان سالانہ
اوس کو دیئے جاوین -

اگر یہ دونون خبرین صحیح ہین تو ایران خوش قسمت ہے - کیونکہ مستبد اور مشروطہ دونون مین اتفاق ہو جاویگا
اور دونوں طاقتین یکی ہو جاوین گی - البتہ ڈیماکراٹ کی طاقت کم ہو جاویگی - اور یہی منشاء غالباً گورنمنٹ
طہران کا ہے -

سید صالح (اعضاء الملۃ) کی روسی دالی سے بہت بددلی -

[شہر باکو - ۲۲ ستمبر سنہ ۱۹۱۱ء = ۲۹ رمضان سنہ ۲۹ھ]

کتب فروش ترکی

فارسی مین سررشتہ تعلیم کے متعلق مشتمل کتب حساب و جغرافیہ و تاریخ و طبیعیات و ابتدائی درسیات
کی لکھی گئی ہیں - مین چونکہ زیادہ وزن بباعث پوسٹ نہیں لاسکتا تھا لہذا کم کتابین خریدین - آج ایک کتبخانہ
مادوکاں کتب فروش موسوم بہ جنبا ایک قفقازی مسلمان تاجر کی دیکھی - ترکی کتابیں اوس مین کثرت سے ہین
اکثر سلطنت عثمانیہ اسلامبول کی چھپی ہوئی اور بہایت صاف ٹائپ اور عمدہ کاغذ پر چھپی ہین - مصری یا ہندی کتب
کے مانند ہین - اسلام کی کئی مختصر تاریخین - عالم کی کئی تاریخین مثل یوروپ کے صاف چھپی ہوئی موجود تھین - اخلاق
نحوی کے متعلق کتابین تھین -

بےزبانی اور روسی انگریزی کی سستی

یہان فارسی زبان کا رواج نہین ہے - اسلیے مجکو سفر مین تاسرحد بہی دقت ہو گئی

جسے آج ہم لوگ اٹھ ہوے تقابلات کرکے دکھایا گیا [illegible]

دو ماہ سمد کی پڑھے کے نشان بہت ہوتا ہے ہیں۔ [illegible]

رفتی ریشمی مرہاد سے شہر الیشیا کے نے نمبر شہر ان [illegible]

تونصوبلی اور بمبئی کلکتہ کی برابر ہے یا زیادہ۔ البتہ یہ کی وسعت مرتبہ [illegible]

درمیان ہے۔

یہاں کے لوگ عموماً مسلمان ہیں۔ ہم بھی ایک بڑے ہوٹل میں ٹھہرے ہیں اسلامی ممالک [illegible]

مارک شل یورپ کے ہے مگر عمارتیں کا انتظام زیادہ خوشنما ہے روسیوں کی کل [illegible]

جیسی ہم نے تصویروں میں دیکھی ہے عموماً چہرا چکلا ڈاڑھی ٹھوڑی پر سیلی ہوئی ہے تاتاری [illegible]

صاف معلوم ہوتا ہے بیشتر کی پولیس ٹوپی ساہ کوٹ پہنے ہوئے ہے اور ان کے تمدن [illegible]

ہیں کسی قسم کی بدامنی نہیں دیکھی گئی بعض مسلمان نمازی منامات خوشنما [illegible]

کارتوس باندھے ہوئے ہمنے دیکھے جس طرح ایران میں اکثر کارتوس باندھنے پر لوگ [illegible] کرتے ہیں۔

غلام سرکہ میں سیاحوں کو صلاح دوں گا کہ اس شہر کو بھی ضرور دیکھیں کہ یورپ کے شہر [illegible]

اسٹیشن شہر کو
واپسی حالات

ہم ریلوے اسٹیشن پر گئے کہ ریلوے کا ٹکٹ خریدیں۔ یہاں فارسی زبان بہت کم لوگ جانتے [illegible] ایک شخص سے پوچھا اوس سے ہم کو لیکر بڑے بڑے کاغذ کے تختے دکھائے جیسے ہندوستان کے ریلوے اسٹیشنوں پر [illegible] ہیں تہران میں کرایہ درج نہ تھا۔ صرف وقت کی اطلاع تھی وہ بھی اودیسہ تک کی کرایہ کی بابت اوس نے بتایا کہ کچھ ہے پوچھو تحریر نہ رکھتا۔ واپس آکر ایک اسلامی مہمانخانہ میں کھانا کھایا۔ وہاں ایک نوجوان [illegible] تھا اس سے مسلمان شہر کے حالات دریافت کیے اوس نے کہا کہ یہاں مسلمان مرد عموماً آوارہ ہیں مگر کوئی [illegible] ہے۔ معمول مسلمانوں میں خاص ہے۔ آپس میں ایک دوسرے کے قتل کرنے کے لئے آمادہ رہتے ہیں [illegible] آمادہ ہیں جو لوگ شراب نوشی کرتے ہیں اور جو فرنگی مآب ہیں اون میں اسلامی حرارت کے آثار کم ہیں تعجب ہے آج بادارکہ

روزنامچۂ سیاحت خواجہ غلام الثقلین

حصۂ سوم

باکو سے بیروت و دمشق تک

[جس میں قسطنطنیہ کے حالات بھی شامل ہیں]

[۲۱ ستمبر ۱۹۱۱ء]

بیرون باکو رات کو ہوا تُند تھی۔ جہاز ہلتا تھا۔ چونکہ سامنے کی ہوا تھی اسلئے جہاز کی رفتار قاعدے کے موافق کم ہو گئی تھی۔ بجای صبح پہونچنے کے اُمید ہے کہ ۹ بجے کے بعد جہاز باکو پہونچے گا۔ یہ شہر ملک کا کیشیا کا مشہور بندرگاہ ہے اور مقام حکومت بھی ہے۔ بہت سی فوج سلطنت روس کی یہاں رہتی ہے تاکہ خونخوار قبائل کو زیردست رکھے۔ مگر اب کی عام طور پر اطلاعات ہیں کہ رعایا بدمست ہے۔

رات کو مقام لنکران سے کچھ قیدی روس کے سپاہی لائے۔ یہ سپاہی اور روس کے باقی لوگ چونکہ خود کُل یا نصف درجہ ایشیائی ہیں اہلیان کے لوگوں سے زیادہ بے تکلف اور مساویانہ سلوک کرتے ہیں۔

باکو جاتے وقت جہاز سے ہم کو کئی میل پر آگ کے شعلے سے ایک بلندی پر نظر پڑے۔ معلوم ہوا کہ مٹی کے تیل کی ایک کان جل گئی ہے اوس کا دھوان اور شعلے دُور تک نظر آتے ہیں۔ اگر جلد فرو نہ کی گئی تو لاکھوں کا نقصان ہوگا اور عجیب نہیں کہ شہر تک آگ لگ جاوے۔

شہر باکو کی صفائی باکو منجملہ اور آٹھ شہروں کے ہے جو اس خلیج کے کنارے ایران سے روس نے لے لئے ہیں۔ اور اس خلیج کو اب بحر و لغو سمجھ کر ایران نے دیدیا تھا۔ شہر قدیم اور ارک جو ایران کا دارالحکومت تھا اب تک باقی ہے یہ لوگ


حصّہ دوم
متعلق بہ ایران (عراق عجم)
ختم ہوا
فقط

(۳) ستارخان پاسی در	منفور تو غلردن نوروپ
(۴) ظالم علی باردن دورویپ	سرکردہ زرلےک درویپ
(۵) ستارخان چجوب الوانہ	گوز سری نزر حسرانہ
(۶) حکم ایدوب حسین خانہ	توپلری چکسین ستانہ

ترجمہ اشعار بالا

(۱) ستارخان کیسا الیس محل ہین - اور اوس کا حقہ جادی کا ہے۔

(۲) ستارخان سے لڑکون کی شادی ہین کی - بلکہ قوم کے لڑے کو [illegible] ہے۔

(۳) ستارخان برآمدہ مین ہے - اور اپنی مونچھیں ترا شیدہ رکھتا ہے۔

(۴) مجیب جسگہ سے اپنے مونچھین کاٹی ہین - سردار اسلام کا ہے مونچھیں کیون نہ کہتے ؟

(۵) ستارخان کا محل کیساعالیشان ہے - اوس کی آنکھین [illegible] کیسی ہین -

(۶) حسین خان کو اوسنے حکم دیا ہے کہ میدان مین توپ لاوے -

آخر [illegible] کی مین توپ [illegible] گئے تو بہت ترمیم کئے گئے تھے اور [illegible] کرانا ہین [illegible] کے لکھنے مین ترکی [illegible] غلط القلم ہو گیا ہو لیکن [illegible] مین ترکی ہے۔ [illegible] اپنے قلم سے [illegible] روزنامچے مین سنہ نقل کر دیے تھے۔

ایران کا دورہ [illegible] [illegible]

ان کا قول تھا کہ اسا ایران کی حالت ہے غنیمت ہے سب پہلے سب مدنظمی (ارشاد) تھی ان کو دیکھا ... ہے آپ نے

اپنے مقالے میں لکھا ہے کہ بہائیوں کو آزادی ملے - اور ضرور ہے کہ ان کو تاریخ کی اجازت نہیں ہے - یہ لیجئے کیسا

ہے ؟ اور آزادی بھی اوس وقت ملنی چاہیئے جبکہ ملک میں قانون ہو جاوے - یہین سے کیا سمجھتے ہیں کہ

کہ مجکو اسلام سے تعلق ہے یہ کہ مشروطہ ہے ؟ ایک ایرانی نے جو دشت کا رہنے والا ہے کہا کہ یہ شخص

(... الملک) جو دو سال تک انزلی کا گورنر رہا ہے بہائی ہے - اور بہائیون کو جب تک دلیل صاف ملے نہ پائے

ظاہر ہو یکا حکم نہیں - میں اور ڈاکٹر علی اکبر بھی ایرانی کی باتوں سے سمجھے کہ وہ بہائی ہے مگر ... ہے وہ میرا

نوجوان جو کچھ رہا تھا کہ بہائی کہتے ہیں اور عجب کرتا تھا کہ یہ سب ساتھی اعضاد داد ڈاکٹر کیسے ...

حلب میں فرقے کے بعض عقائد کا ذکر ہم نے کیا تو ناراض ہوتا تھا اور کہتا تھا کہ یہ سب اتہام ہے ... بیضے

بعضوں کیا کہ یہ بھی اوسی گروہ میں سے ہے - ۱۱ -

ترکی میں شمالی ایران کا وطنی گیت

رات کو شہر اردبیلی ترکوں کے ایک لڑکے نے کچھ اشعار ترکی زبان میں گانے شروع کئے جو بعض عشقیہ تھے اور بعض پولیٹیکل جس میں ستار خان کے کارناموں کا ذکر تھا - موقف جنگ میں جاتے ہے - سنگر (مورچوں) میں یہ شعر پڑھا کرتے تھے - یہ لڑکا رنگ کی ٹوپیاں اور ایک کوٹ پہنے تھا جو کمر کے ... سے پھٹا ہوا تھا جس میں پچاس ساٹھ پیوند تھے - جب یہ لڑکا اشعار پڑھتا تھا ایک باجا (ہارمونیم) بجتا تھا اور تمام روسی افسران جہاز اور سپاہی اور ایرانی جمع ہو کر سنتے تھے - میں نے اس لڑکے کو ایک کوٹ دیا چونکہ اوسنے جرأت کیساتھ روسی جہاز میں شعر پڑھتے تھے جس میں روسیوں کی لعنت دشمنان سنا اس کی عملداری بھی - یہ لوگ خوش ہو کر کہنے لگے کہ بہت اچھا انعام دیا گیا ہے -

اشعار ترکی جو لڑکے نے گائے

(۱) ستار خان نون ابوان لاری — کموشدن دی قبلان لاری

(۲) ستار خانوں خردر منو — فدا اسے در اغلان لاری

چونکہ یہہ سرحد روس ہے لہذا یہان سامان کا معائنہ کیا جاتا ہے۔ ایک ارمنی کہتا تھا کہ استرا ایران میں چند روز قبل نو ۹ آدمی شاہ سیون قبیلے کے سوار داخل ہوئے۔ دولت کی طرف سی جو حاکم تھا اوس کے پاس آٹھ سات سوار تھے وہ بھاگ گیا۔ یہ قبیلہ محمد علی شاہ کا طرفدار ہے اون کی طرف سی مجلل السلطان جو ملازم شاہ مخلوع ہے یہان بھیجا گیا اوسنے لوگون پر جرمانہ کرنا شروع کیا بعض وجوہات یہہ تھین کہ میرے آنے پر روشنی نہین کی قالین کا فرش راستے مین نہین بچھایا۔ مکانات کو آراستہ نہین کیا۔ لہذا اسقدر جرمانہ ہر شخص دے۔ تین دن کے بعد اوس نے اعلان کیا کہ قصبے کو چراغان کرو۔ محمد علیشاہ طہران مین دوبارہ تخت نشین ہو گئے ہین۔ کہتے ہین کہ روس شاہ مخلوع کی حمایت کرتا ہے۔ مگر بظاہر دولت روس اس لڑائی مین کسی کی طرفدار نہین۔ اس بدبخت جنگ سے ایک تہائی رعایاے ایران لٹ کر تباہ ہو گئی یعنی خالقین سرحد عثمانیہ سے شاہرود قریب مشہد مقدس وافغانستان تک۔ مگر بہت کم لوگ طہران مین اس کی پروا کرتے ہین۔

ہزاری مشروط ایرانی جہاز پر

استرا روس کی بندرگاہ سی ۲۵۔ ہم شخص اردبیلی کے جہاز مین داخل ہوئے۔ یہ بادکوبہ بغرض مزدوری جارہے ہین مجبوری اور قزاقی مین مبتلا ہین یہان کی شکل بہت کچھ افغانستان کی سرحدی قبائل سے مشابہ ہے اور مضبوط ہین اور مثل کچیاریون کے افیم یا بھانڈو کے شایق نہین۔ اکثر شاہ پسند ہین۔ مگر شکایت کرتے تھے کہ جب سے شاہ سابق کے آدمی یہاں تبوودن آئے ہین جو کچھ رعیت کے پاس دیکھتے ہین لوٹ لیتے ہیں۔ ایک شخص آیا اور اوس نے دھوکا دیا کہ مین حاکم ہون دس بارہ ہزار روپیہ وصول کر کے لیگیا۔ یہ لوگ ہم سے بہت خلق و محبت سے پیش آتے ہین اور چہیوے وغیرہ کھاتے ہین ہم کو بھی دیتے رہتے ہین اور ہم بھی اون کے ساتھ ایسا ہی کرتے ہین۔

حفیہ بہائی

جہاز مین ایک جہد بہئیس برادر سردار منصور ہین۔ سردار منصور کچھ عرصہ قبل کابینہ اعتدال مین وزیر پوسٹ آفس تھے اور اسٹھاکر بیطے کے خوف سے پیرس مین پڑے ہوئے ہین۔ سردار منصور نے میرا رسالہ پڑھنے کے بعد ملاقات کی خواہش کی۔ مادہ شنیم کے متعلق کسقدر لطف بحث ہوئی۔ مگر بالآخر دونے ایکدوسرے سے معافی مانگی۔ چونکہ یہہ رشت کے رہنے والے ہین اسلئے ان کی فارسی میری سمجھ مین کم آئی اور اسی طرح میری فارسی بھی اون کی سمجھ مین نہ آئی تھی

کہا کہ کوئی چوری نہین ہوئی محض دیوالہ بننے کے لئے یہ تدبیر کی تھی سوداگر کو خسارہ ہو گیا تھا۔

خوش لباس مفلس مجکو پہلے شبہہ تھا اور اب یقین ہو گیا کہ لوگون کے بیان کرنے سے کہ طہران مین ہزارہا خوش لباس اور تعلیم یافتہ نوجوان اور بوڑھے بالکل مفلس و بیکار ہین۔ معاش کا کوئی ذریعہ نہین رکھتے۔ ایران مین یہ مرض مثل ہندوستان کے بلکہ ہند سے بدتر ہے۔ کیونکہ زراعت و کارخانون مین دار الحکومت کے لوگ مصروف نہین۔ تجارت و دفاتر سرکاری مین کہان تک سما سکتے ہین۔ میرا خیال روز بروز قوی ہوتا جاتا ہے کہ لامذہبی اور مالی ترقی اہل اسلام کے لئے صمیم قلب سے کوشش کرنا اور ایک منتظم جماعت قایم کرنا اولین مطالبت یعنی فرائض مین سے ہے۔

استرا ایران مین آج صبح یہ روزنامچہ لکھ رہا تھا کہ ایک ناخدا کپتان آکر روسی زبان مین پوچھنے لگا "مہ کیا ہے" ایک شخص نے سمجھایا انگریزی سے کہا کہ میرا ذکر بھی اپنی کتاب مین لکھو کہ مین جہاز کا ایک افسر ہون۔ میرا نام ... ہے۔ مین نے ہنسکر کہا کہ ضرور تمہارا ذکر درج کرونگا۔ یہ ارمنی روسی ہے اور روس کا خیرخواہ نہین۔ کیونکہ ایک قالین ارمنی مسافر کا ہمارے یہان ڈال گیا کہ تم اسکو رکھ لو تاکہ محصول نہ لگے۔ اسی ارمنی ہم وطن کے پاس دو قالین نیچے جو قابل وصول تھے اس وقت ڈیڑھ گھنٹہ طلوع آفتاب کو گذرے ہین بندرگاہ انزلی جہاز کھڑا ہے۔ آبادی بندرگاہ کا طول مع متعلقات کے دو میل سے زیادہ ہے۔ اور جہان تک نگاہ پہاڑون پر پہونچتی ہے سب درختون سے پوشیدہ ہین اور نہایت پرفضا منظر ہین۔ بنگلے اور کوٹھیان بھی نظر آتی ہین۔ یہ بھی ایران کے ان ... بندرگاہون مین سے ہے جو بحیرۂ خزر کے کنارے پر باقی ہین۔ سابقاً تقریباً وہ تمام علاقہ جو بحیرہ کیسپین (خزر) کے تین طرف تھا ایران کے ماتحت تھا۔ معاہدہ ترکمانچی کے رو سے جب عباس مرزا فرزند فتح علی شاہ قاچار نے سنہ ۱۸۲۸ء مین شکست کھائی تو تمام کاکیشیا جس مین ۱۹ شہر تھے روس نے لے لئے اور اسی قسم کے اختیارات ایران مین حاصل کئے کہ ایران کو ترقی کی شکل دیکھنی پھر میسر نہ ہوئی۔

استرا روس و استرا ایران — سرحد ... شاہ کی ... استرا ایران سے متصل استرا روس ہے کہ وہ بھی دو میل کے قریب طول مین ہے اور دونون کے درمیان لکڑی کا بڑا پل ہے۔ کوٹھیان اور بنگلے دونون آبادیون مین نظر آتے ہین

سچ ہے کہ آخرکار اوس کو شکست ہوگی۔ لیکن اسد غفلت اور علما کے لٹنے اور شاہ ہونے سے اسد رب بے پروائی قابل حیرت ہے۔

[۱۱ ستمبر ۱۹۱۱ء = ۲۷ رمضان ۱۳۲۹ھ]

ناصر الدین شاہ کے زمانے کی پولیس کا ایک عجیب قصہ

رات سردی تھی۔ مگر بخیر زائد تکلیف کے کٹ گئی۔ مرزا علی اکبر جو میرے ساتھ ہین اون کے والد حاجی مرزا ابراہیم خان زمانہ ناصر الدین شاہ مرحوم مین ایران کے انسپکٹر جنرل پولیس تھے۔ کینٹ ایک باسلیقہ آدمی کے صاحب تھے اور دیانتداری کی وجہ سے مشہور تھے۔ زمانہ شاہ مین اس وجہ سے اکثر اُمراء اون کے خلاف تھے کہ وہ کسی کے ملازم یا وابستہ کو معاف نہ کرتے تھے ایک بار ایک شخص کو جو بظاہر عبا اور سادات مین سے تھا گرفتار کیا۔ یہ شخص دعا اور عمل کی غرض سے لوگون کے گھر مین جاتا تھا۔ معتمد سپہ سالار اور شاہ تک اُسکو پہونچاتے تھے۔ اس کی عادت تھی کہ حالات معلوم کر کے چند رفیقون کو جو دزد تھے بتے دیدیتا تھا۔ آخر بادشاہ نے کہا کہ اگر سید بیگناہ پکڑا گیا ہے تو حاجی کا ہاتھ کاٹا جاویگا۔ سخت ابتدا کے بعد سید مقدس نے نہ صرف جورِ پولیس کی بلکہ بہت سا مال نکالا۔ ایکبار پولیس اور توپخانے کے ملازمون مین جنگ ہوئی اور بادشاہ سے شکایت کی گئی کہ توپ خانے والون کو "سعادن" نے بہت پٹوایا ہے۔ اور دو آدمی مارے گئے۔ بغیر تحقیقات کے شاہ نے حکم دیا کہ حاجی ابراہیم کو قتل کر ڈالو۔ مابعد جب معلوم ہوا کہ پولیس یا حاجی کی شکایت صحیح نہ تھی معاف کر دیا اوس دن سے حاجی نے قسم کھائی کہ حکومت کی ملازمت نہ کرونگا۔ باوجود سخت اصرار کے پندرہ برس سے خانہ نشین ہین مجھ سے بھی دو دفعہ ملاقات کو آئے اور سخت آزاد خیال مگر سچے مسلمان ہین۔ طبیب بھی ہین مگر طبابت اُس سے نہین چلتی کہ بدکار عورتون کی مدد سے طبابت کی ترقی طہران مین بیان کی جاتی ہے۔ حاجی کم رو ہین ان عورتون مین ہردلعزیز نہین ہین۔ — (لطیفہ) ایک سوداگر نے ایک صبح کو طہران مین داد و فریاد شروع کی کہ میرا سامان دس ہزار تومان کا چوری گیا۔ اور درگاہ عبد العظیم مین جا کر بادشاہ ناصر الدین کی گاڑی روک لی کہ جب تک میرا مال یا روپیہ نہ ملیگا مین بادشاہ کو جانے نہ دونگا۔ یا مر جاؤنگا۔ بادشاہ کھڑا ہوگیا اور پولیس طہران کے حاکم کو طلب کیا اور سخت ڈرایا۔ ہفتہ نہ چلا۔ آخر حاجی موصوف نے دوکان کو دیکھا اور ثابت

مطالبہ کیا ... نے صاف انکار کیا۔ لیکن ہمارے ساتھی نے ایک قران (دو ر) زیادہ اوس کو دیا۔

عصر میں کمرکچ میں پہونچے۔ مگر سامان بہت جلد دیکھکر ایرانی عملے نے جانے کی اجازت دی اور کہا کہ یہان ایک مدرسہ ہے اسکے لئے کچھ دو۔ ہمنے ایرانی قران خوشی سے صندوق میں ڈالا۔

جہاز کے حالات اور ایرانی خوف روسی جہاز جسپر ہم سوار ہوئے پیلج کمپنی کے اوس جہاز سے جس ہم جیدہ سے چلے تھے بہتر گو صاف ہے۔ اور اب تک یعنی شام تک کوئی سختی یا بد اخلاقی روسی لوگون کی نہیں دیکھی۔ ایک تاتاری نوجوان جو بالکل روسی لباس رکھتا اور روسی زبان بولتا تھا اور ترکی بھی جانتا تھا مگر سخت جاہل تھا۔ ہمکو نماز پڑھتے دیکھکر بہت محبت سے باتین کرنے لگا۔ مین نے پوچھا آپ کا کیا مذہب ہے؟۔ اوسنے کلمہ شہادت (لوہ پرست) پڑھا۔ اور کہا مجھکو نماز دیکھکر از حد خوشی ہوئی۔ ہم سب ایک ہین۔ ایرانیون کی تعریف کرتا تھا کہ بہت اچھے لوگ ہین۔ ہم طہران مین اون کو جسقدر چاہین گالیان دین۔ دھمکا دین ناراض نہ ہوتے تھے!!۔ مگر بعد مین معلوم ہوا کہ خود ڈرانے بھی تھا۔ جس جہاز پر (زبان روسی مین ہر اخور کہتے ہین) ہم سوار ہین یہ ڈک کا جہاز ہے۔

ایک مخمور تاتاری بس نوجوان قفقازی کا مین نے اوپر ذکر لکھا ہے وہ شام کو جہاز پر سے انزلی اُتر گیا ہے۔ لوٹا تو سخت مخمور تھا۔ شراب کے نشے مین اوسنے طہرانیون اور اون کے مذہب کو۔ اور ایرانی مسافرون کو جو جہاز پر تھے اور ایک ارمنی کو جو ہمسایہ تھا فحش گالیان دینی شروع کین۔ مین سمجھتا تھا کہ یہ گالیان ایرانیون ہی مین جاری ہین یا ہندوستانی مسلمانون کے بازاری لوگون مین مگر یہ تاتاری بھی کچھ کم مبتلا نہ پایا گیا۔ کسی افسر جہاز نے اوسکو نہ روکا۔ پھر اوسنے محمد علی شاہ کے تخت کی قسمین کھائین اور شاہ مخلوع کی تعریف شروع کی اور کہا کہ عنقریب سالار الدولہ داخل طہران ہوگا۔ اوسنے ایرانیوں کو بھی فحش گالیان دینی شروع کین۔ سب دم بخود رہ گئے۔ البتہ مرزا علی اکبر نے گو کڑے لے بعد اوس کو کسقدر ملامت کی۔ سالار الدولہ کی بابت مجکو یہ بھی لکھنا چاہیے کہ اوسنے خانقین سے شہر عراق تک عملداری قبضہ کرکے کہا ہے یعنی سب علاقہ خود جدائی سے سول لیا ہے دربار لگاتا ہے اور گورنمنٹ کی فوجین قریب ہین ہین۔ یہ

ایک دوسرا دفتر (ادارہ) باہر جانے والون کے تذکرہ کے معائنہ کا ہے- وہان دو گھنٹے انتظار کے بعد دفتر کھلا-

تذکرہ دیا گیا اور منظور کیا گیا-

حالات انزلی — انزلی رشت سے چھوٹا قصبہ ہے مگر بہت بارونق ہے- ارمنی- یہودی- روسی بھی بہت رہتے ہین ملاح عموماً مسلمان ایرانی ہین- اگرچہ انگریزی (روسی) ٹوپی اکثر کے سر پر تھی- چونکہ بار اوٹھاتے وقت ہم نے اون کو یا محمدؐ یا علیؑ کہتے سنا- اسلئے معلوم ہوا کہ مسلمان ہین-

رشت اور انزلی کے وسط مین بعض دیہات دیکھے جس مین لڑکے مکتب کے جمع تھے- اور ۴۰-۵۰ لڑکے نماز جماعت پڑھتے تھے- یعنی ایک لڑکا سامنے بلند آواز سے پڑھتا جاتا ہے- دوسرے اوس کا ساتھ دیتے ہین- نماز یاد کرنے کا یہ سب سے بہتر طریقہ ہے- اور نماز جماعت سے زیادہ کوئی چیز اسلامی شوکت اور پابندی دین کو ظاہر نہین کرتی- کہتے ہین کہ طہران کے مکاتب مین بھی یہ رواج ہے- مجکو سخت افسوس ہوتا ہے کہ ہندوستان کے شیعہ علماء (یا یون کہیئے کہ عام لوگون کی حسب احتیاط نے) نماز جماعت کے فضائل بیان کرنے پر اکتفا کیا مگر اوس کو رواج بہت کم دیا ہے اور شرائط مشکل نمازی بہت سخت ہو گئے ہین اس سے اس فرقہ کی نماز دن مین شان و رونق نہین- عالیشان مساجد مین بھی لوگ الگ الگ نماز پڑھتے نظر آتے ہین بلکہ بعض اوقات ایک مسجد مین مختلف جماعتین ہوتی ہین-

انزلی مین بعض میوے نہایت کثرت سے ہین یعنی تربوز و خربوزہ یہ میوے سستے بھی ہین مگر ہندوستان سے گویا ڈیوڑھی قیمت ہے- گوشت آٹھ آنہ روپیہ سیر آتا ہے اور مثل میدے کے عمدہ بڑی بڑی روٹیان بازار مین بکتی ہین مہمان خانے اور عمارتین بھی دنیا کی دیگر بندرگاہون کے نمونے پر ہین نہ کہ مثل ایرانی عمارتون کے-

[مقام انزلی- ۱۹ ستمبر ۱۹۱۱ء = ۲۶ رمضان ۱۳۲۹ھ]

انزلی — آج تمام دن اسی مین خرچ ہوا کہ سامان سفر خرید کیا- تذکرہ کا معائنہ کرایا اور روپیہ بدلا- انزلی مین روسی جہاز کا ٹکٹ خریدا اور ہوٹل سے باہر آئے- ہوٹل والے نے جسقدر قرار پایا تھا اوس سے ڈیوڑھا

راستے میں طرح طرح کے پھول اکثر جگہہ مہک رہے تھے جنگل مثل باغ کے تھا - اور جہاں باغ تھا یا زراعت تھی وہ جنگل سے زیادہ شاندار و پُرفضا تھی - مغرب کے بعد سمندر کے کنارے پر پہونچے تو اوس وقت ایک جہاز روانہ ہونیکا تھا انزلی دریا کے دو بازؤوں پر آباد ہے - ایک بازو پر ہم پہونچے تو گاڑی والے نے روسی زبان میں کشتی بان سے کہا کران سے دوسری طرف پہونچانے کا انعام علاوہ کرایہ کے ایک تومان (ستے) روپیہ لینا - کشتی والے نے جلانا شروع کیا کہ دوسرا جہاز ابھی جاتا ہے جلدی چلے آؤ - اور آخرکار دو منٹ میں سے چند کرایہ ہم سے لیکر سرائے (۱۵) میں پہونچایا - آقا اعتضاد روسی زبان سمجھتے ہیں - اونھوں نے کہا تم لوگ کیسے مسلمان ہو - کیوں اسقدر دیتے کا دیتے ہو؟ میں روسی جانتا ہوں اور تمھاری چال سمجھ گیا - لیکن جہاز چل رہا تھا اس واسطے لوٹ کر ہوٹل میں گئے یہاں ایک ہوٹل پیرو دب " ایک ہوٹل فرانسیسی " اور ایک مہمانخانہ (ہوٹل) اسلامی ہے - ہم ہوٹل اسلامی میں پہونچے - اطلاع ہوئی کہ پاسپورٹ دیکھنے کے لئے اول پولیس میں جانا ضرور ہے - اس محکمہ کے دیکھنے کے واسطے افسر معہ طہران سے آیا ہے اور عمدہ انتظام اوسنے کیا ہے ہم گئے افسر اخلاق سے پیش آیا - اور تکلیف دینے کی معذرت کی یہاں چونکہ سرحد ہے - مخالفین حکومت نہ یہاں سے نکال کر روس سے اور اوس طرف سے آکر ایران میں داخل ہوسکتے ہیں - لہٰذا آمد و رفت کی سخت نگرانی ایران کی جانب سے ہوتی ہے - خاصکر آج کل زمانہ جنگ ہے -

---

ایران میں اسلام سخت خطرے میں ہے - ہندستان - روم میں قلیل بریں وہاں مباحثہ میں بند ہو جاتے ہیں ایران میں عموماً عورتیں بچوں اور جاہلوں کو رام کرتی ہیں اور دائرہ اپنا بڑھاتی ہیں - ایک زمانہ میں پیسہ خبار لاہور بھی اون کا مشتری مضمون چھاپتا تھا اور وہاں بمبئی میں اونکا زور بہت ہے - میری قطعی رائے ہے کہ اگر ان کو آشکارا ابرار ادہر کیا تو اس ملک کا مذہب آزادی دونوں خطرے میں ہیں انہیں سے اکثر شمالی دولت عظمیٰ کے جاسوس ہیں اور چاہتے ہیں کہ ایران میں اسلامی عملداری نہ رہے مگر چونکہ ہوشیار ہیں اور جانتے ہیں کہ ہم مسلمان ایرانیوں سے خطرے میں ہیں اس لئے ابھی اور انہ اپنی تعداد و لیاقت کو بڑھا رہے ہیں و نیز ترقی دی ہوتا ہے اوس کا ساتھ دیتے ہیں پھر روس کے کرانہیں مدد دیتے ہیں اور مجکو یقین ہے کہ بالفعل یہ خفیہ بسا جاتے ہیں - بعض صاحبان زرا ور دی اثر گویا ظاہر میں گر نقل و طباخ و سبزی فروش و دیگر چھوٹے طبقے کے لوگ جن کی زوجہ و خاندان مسلمان ہیں پوشیدہ ہیں - ۱۲ - (مس) لوٹ جتریوا

تک کے واسطے لیا - یہ فاصلہ پانچ سات میل کا ہے -

تھی اجتہی رسمیں جنکہ حکام کو بتاتا تھا وہ بھی اغماض کرلیے تھے اور اون کا مذہب پھیلنے دیتے تھے - یہ بابی یا ازلی ایک سلو
اسم بیست کا رکھتے ہین یوں سمجھتے تھے کہ مہدی کا ظہور ہوچکا مگر جلد مر جائیگا - کچھ عرصے کے بعد مرزا حسین نے دعوی کیا کہ مین خدا کا
مظہر اور مسیح ہون - سید علی محمد میری پیشینگوئی کرنے آیا تھا - مین نقطہ ہون یعنی خدا کا کامل ظہور ہون - اسنے اسلام و
قرآن و امامیت کو منسوخ کیا اور اپنا لقب بہاء اللہ رکھکر اپنا مذہب بہائی ایجاد کیا جس مین بالکل خدا ے مدرک سرالکل
کہا ہے - خود بخود کی [illegible] جب وہ کسی انسان مین متمکن ہوجاتا ہے تو پیغمبر کہلاتا ہے - بعض انسانوں مین قدرتی طور
پر مقناطیسی جذب زیادہ ہوتا ہے اور یہی بڑے اولوالعزم پیمبر یا خاتم الرسل ہوجاتے ہیں - زمانے کی ضرورت اور وقت
کے اقتضا سے ایک ایسا شخص پیدا ہوجاتا ہے جو کل دونون کو [illegible] مین کھینچ لیتا ہے وہ نقطہ کامل اور مظہر الٰہی وہی بہاء اللہ ہے
ان عقائد کے متعلق دونون برادران مین سخت نزاع ہوئی - آخر کار ۹۵ بہائی بہاء اللہ کے ساتھ ہوے اور ۵
ازل کے ساتھ رہے - مرزا حسین نے اول لقب مسیح ابد کا اختیار کیا تھا - مگر مابعد ایک دعا جو شیعہ رمضان مین بوقت
سحر پڑھتے ہین جس کا پہلا فقرہ ہے اَللّٰهُمَّ اِنِّی اَسْئَلُكَ بِبَهَائِكَ وَكُلُّ بَهَائِكَ بَهِيَّةٌ - اَللّٰهُمَّ اِنِّی اَسْئَلُكَ
بِجَمَالِكَ وَكُلُّ جَمَالِكَ جَمِيْلَةٌ الخ - اس دعا سے ماخوذ کرکے اوس نے بہاء اللہ لقب رکھا - مرزا علی حسین کا ابتدائی
زمانہ معروف ہے کہ شمالی ایرانی نوجوانوں کے بعض سخت [illegible] مین گذرا تھا (واللہ اعلم) اور ایران کے لوگوں نے اوس کے
دعوے کی ہنسی اڑائی مگر وہ نہایت ہوشیار شخص تھا - سب جگہ اوس کے معتقد بڑھنے لگے - اور ۱۸۹۲ء مین جب اوسنے
عکّے مین انتقال کیا - تو ایران و غیر ایران مین ایک بڑی جمعیت چھوڑی - نماز و روزہ کو منسوخ یا مختصر کر دیا - عکہ کو
قبلہ قرار دیا - شراب و سل کو حلال اور منی کو پاک اور سونے چاندی کے برتنون مین کھانا مستحب قرار دیا - اوس کا بیٹا عباس
ہے جسکو عبد البہا کہتے ہین اور اب عکہ مین ہے - ان کا مشن امریکہ رنگون - ہند سب جگہ ہے اور ایران مین بعض شہر
تبریز و اور بعض مقامات کے لوگ خفیہ بہائی ہین - یہ لوگ چونکہ متقی ہین اور نہایت فصیح ہین اور دن رات مرید ملانے کے
ترجمانی کی فکر مین ہین اور بظاہر مسلمان بنے ہوئے ہین اس لیے ان کے خفیہ [illegible] زبان [illegible] ہے

ہم احد [illegible] رواہ [illegible] [illegible]

ان محقق طوسی نے [illegible] کے خیالات اور سادگی [illegible] جب اصل [illegible] کی صدی [illegible] سے

وقت سے پھر فلسفہ روحانی اور اشراق کا دور ہوا اون کے شاگرد صدرالمتالہین [illegible] اور اون کے [illegible]

حکما گذرے ہیں اوسی سلسلے میں قریباً ایک سو برس گذرے ایک ایرانی عالم [illegible] شیخ احمد احسائی نے

اثنا عشری کے خیالات کا رُخ بدل دیا۔ اس شخص کی تصنیف میں عقائد امام مہدی کے ظہور کا بحث [illegible]

احادیث جن میں [illegible] اون کی فلسفیانہ تاویل اسیے کی ہیں۔ [illegible]

بہت بحث کرتا ہے۔ اور [illegible] وجود [illegible] اور تکوین عالم کا ذریعہ نور محمدی کو قائل ہے [illegible]

حروف [illegible] معرفت اللہ معرفت الٰہی [illegible]

میں [illegible] روحانی اور [illegible] روحانی کا قائل ہے۔ اسکے بعد سید کاظم رشتی نے اس رنگ کو ترقی دی کیا۔

یہ لوگ اگرچہ بہت اعلیٰ پایہ پر پہنچے ہیں۔ بہت [illegible] میں قتل ہوئے۔ اور آج تک بھی مشہور ہیں۔ [illegible]

[illegible] اور بقول [illegible] کے پہلے مسلمان ہی ہیں۔

سید کاظم کے شاگردوں میں سید علی محمد شیرازی ایک نوجوان تھا اوس کے دماغ میں یہ خیال پیدا ہوا کہ [illegible]

بوشہر کی گرمی میں آفتاب کے نیچے کھڑا ہوتا تھا۔ دماغ بگڑ گیا اول دعویٰ کیا کہ جس طرح آنحضرت صلعم کے باب [illegible]

مصداق حدیث انا مدینۃ العلم و علی بابہا علی [illegible] تھے میں امام مہدی کا باب ہوں۔ [illegible]

[illegible] دعویٰ کیا [illegible] کہ خدا نے مجھ میں [illegible] کیا ہے۔ آیات میں [illegible] اوس کے [illegible]

اور آخر قتل کیا گیا [illegible] اول اول [illegible] شاہ ایران نے [illegible]

خاص [illegible] کی مگر آخر چند سال کے بعد [illegible] قتل کر دیا۔ دو نوجوان لڑکے اس [illegible]

کے [illegible] بھائی مرزا یحییٰ نے دعویٰ کیا کہ [illegible] اول [illegible]

اوس کا [illegible] شریک [illegible] نے اوس [illegible] اور [illegible] مگر حکومت عثمانی اکی [illegible]

راستے مین ۱۶ جوکرو مان بدلی گئین یہان کا دستور ہے گھوڑے بدلنے پر دو قران گاڑی والے کو دیتے ہین قاعدے مین کہین نہین لکھا لیکن ایسا نہ کرو تو وہ ابذا دیتا ہے خرچ سب ملکر دینے پڑتے ہین -

رشت ایک خوشنما مقام بحر خزر سے ۳۰-۴۰ میل کے فاصلے پر ہے اوس کے اندر سبزہ و باغ و عمارات جو شہر کے باہر ہین کراچی کی طرح پر رونق ہے - صفائی بھی اچھی ہے اور سڑکین کشادہ ہین - ابتک ایسا پُر فضا شہر ایران مین مین نے نہین دیکھا - جدید شہر عراق اوس کی مثل ہے - مگر زمین ایسی سرسبز نہین اس کی آبادی ۴۰ ہزار سے کم نہ ہوگی روسیون کے کارخانے اور دوکانین بھی بہت ہین - ہم جس ہوٹل مین ٹھہرے اوس کی مالکہ بھی ایک روسی میم ہے سامنے ایک پارک ہے جس کو سبز میدان کہتے ہین - یہان سے انزلی تک جو اصلی بندرگاہ ہے پہنچ جانے کے لئے گاڑی کرایہ پر لی - دوسرا راستہ یہ ہے کہ یہان سے گاڑی پر ۴-۵ میل جاوین وہان سے تیز یا کشتی مین وہ ایک چھوٹے جہاز پر پہونچا دے - اور چھوٹا جہاز بڑے جہاز پر پہونچا دے اس طرح خرچ کم مگر وقت زیادہ ہے -

رشت وہی شہر قابل سکونت ہے - بلکہ رشت سے ۳۰ میل تک تمام میدان کی یہی حالت ہے - کہتے ہین کہ یہان بہائی¹ مذہب کے لوگ کسیقدر زیادہ ہین اور سید کاظم خلیفہ دوئم فرقہ شیخیہ بھی کہ یہیں کے رہنے والے تھے - دیگر بڑے مصنفین بھی گذرے ہین - بعض لوگ جو عالم شریعت ہونے کے مدعی ہین یہان شراب نوشی مین بدنام ہیں - یہ شیخی جابلانہ وامارت کا نتیجہ ہے - ؎

در عہد پادشاہ خطا بخش جرم پوش — حافظ قرابہ کش شد و مفتی پیالہ نوش

۱؎ **فرقہ بہائی کا مختصر حال** فرقہ بہائی کا ذکر اس سفرنامہ مین کئی جگہ آیا ہے اسلئے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اسکا مختصر حال درج کرون تاکہ لوگ سمجھ سکین کیونکہ موجودہ پالیٹکس مین ان کا دخل اہم ہے اگرچہ سب ایرانی بھی اس بات کو نہین سمجھ سکتے کہ زیادہ تر اوپھوں نے ایران کی حالت کو تلاطم مین کر رکھا ہے - علماے اسلام کے ہمیشہ دو گروہ رہے ہین ایک ارسطو کے ماننے والے ایک افلاطون کے - دونوں حکماء نہ فرقون کا اثر مذہبی عقاید پر بھی پڑتا تھا - علماے سنت جماعت تمام مشائین یا ارسطو اور ظاہری دقیقے کے خیالات مانتے تھے اور حکماء و علماے شیعہ افلاطون کے - مگر سید مرتضیٰ علم الہدی

(ع)	جمال قبلہ اسلام و پایہ تخت عجم	تجلّی از تو فنون کردہ عرق ناز آمد
(ہ)	ہر آنکہ در رہ حق تو ملحدانہ نشست	عقیق من ازان رو بہ احتراز آمد
(غ)	غلامی از ثقلین ارباب تست یقین	تراز جمیع امکان صد امتیاز آمد
(ل)	لعمرک اے سر محمود خصلت از ایران	چہ نبض صد ہومنت بندہ حق ایاز آمد
(ا)	اُمید وار حبائم کہ سرفراز شوی	نوائے نصر حبہ از تو باہتزاز آمد
(م)	مراد دکترو حاجی ابو الحسن بدرت	نگاہ کن کہ حیان حالب نیاز آمد
(ش)	شبور و دل کہ ایندم تو پیروی ز عراق	رلم عجب ایکت چون مقصد ستجاز آمد
(ق)	قدرت بموقع قدقامت از تجلی گفت	کہ سر و ماہ شبی ازبلے نماز آمد
(ل)	لذیذ باد ترا کام زانکہ شہد کلام	ترا رجائم سل بیش و سرفراز آمد
(ی)	یَزِیدُ حُبُّکَ فِی کُلِّ سَاعَۃٍ فِی الْقَلْبِ	ہر اکہ ساحب علمت بہ امتیاز آمد
(ن)	نہان کن این دُر شہوار منع[1] شو تو شریف	کہ ما نگوید خستی مران دراز آمد

بدست این سندم کرز من خادم ملت جعفری اسلام و فدائے مشروطیت ایران قلمی سعد

اعتضاد الملّۃ

مرتضی الشریف

(یزد سعظ در فرانسیسی)

{ در راہ رشت - ۱۰ ستمبر ۱۹۱۱ء = ۲۶ رمضان المبارک ۱۳۲۹ھ }

سرحد میں رشت و گیلان | رشت سے ۵ میل دائیں اور بائیں نہایت اعلے درجے کی زراعت دھان برگ توت و ابریشم کی ہے اور تمام میدان نہایت اعلی درجے کی زراعت سے لبریز ہے - ظہر سے قبل ۲۴ گھنٹے سفر کرکے شہر رشت میں پہونچے - اور

[1] صاف نہیں پڑھا گیا منع شو ہے یا منیع شو ہے ۱۲

بغاوت ایل مین تحریک سے اوس کی حاکم ہے -

کلام اعتضاد الملک رات کے آخری حصے میں سات تومن الحالی سے آقائے اعتضاد کو یوسف نے اپنے امرد یگر اُستاد کی

واقعی نہایت عمدہ اشعار ایسے دردناک لہجے میں سُنتے کہ راستہ معلوم نہوا - خود ان کے بعض اشعار بطور نمونہ نقل کرتا ہون -

(۱) مستان رہ ببستکدہ جمع اند خدارا | ساقی بزن از آتش تر قسمت ما را
(۲) یارب بگدایان در میکدہ رحمے | برتاک نشینان مگس خوان عطارا
(۳) لیلی روشان از پیر تماروے بپوشند | از طاعت السرار چہ عمدہ نمست بقارا
(۴) یک بوسہ زکوے تے بہ از خرمن جنت | اے محتشم از بوسیس مرنجان تو گدارا
(۵) حال است بران چشمہ حیوان لقا دل | با سوختہ در مہر غم جمع شمارا
(۶) نہ مطیع حیا زحلقہ جستے در شہوار | بر خلق نشانند سے علامات فارا
(۷) سرشار ز بید ملت مشروطہ حاوید | سازند رعایت چو دمائے شہدارا

یہ اشعار اور نیچے جو شعر درج ہیں یہ سب میری کاپی میں اعتضاد الملک کے ہاتھ کے لکھے ہوئے ہین -

اس بات کے ثابت کرنے کے لیے کہ یہ شہزادہ تخیل کے مین اونھون نے چلتی گاڑی میں نصف ساعت کے اندر

ایک غزل وحیبہ میرے متعلق لکھی جس میں یہ مشکل صنعت تھی کہ میرے نام خواجہ غلام الثقلین کا ہر حرف ہر شعر کے شروع

مین آتا ہے سلیطور نمونہ پہلے اشعار درج کرتا ہون جس سے معلوم ہوگا کہ ایرانی نوجوان کسقدر ذہین ہوتے ہین اور شاعری

سے اس ملک کے لوگ کیسی مناسبت رکھتے ہین -

ذیل کی نظم میں صنعت توشیح رکھی گئی ہے یعنی میرے نام خواجہ غلام الثقلین کا ہر حرف ترتیب وار ہر شعر کے

شروع مین آتا ہے - ؎

(خ) خراج ہند بہ ایران دوبارہ بار آمد | بشہر رے (طہران) چہ قدوم تو باز آمد
(و) ولائے آل محمد چو در تو بود مُدام | خجستہ کوکب (تون) بخت تو سرفراز آمد

اور حاجی محمد حسن اور اعتضاد الملۃ نے اپنے مُلک کی حمایت میں جو عُذرات محبت سے کئے - اون کو درج کرد ان مترجم نے کہا کہ آپ کے ساتھ جیسا کہ چاہیئے مہمان نوازی کا سلوک نہین کیا گیا اور یہہ بالکل سچ ہے کہ ہمارے اخلاق نہایت خراب ہین لیکن جیسا آپنے بعض تقریرون مین کہا ہی چھہ ہزار برس سے یہی حالت ہے - اور یہ نتیجہ استبدادی شخصی حکومت کا ہے مشروطہ کا قصور نہین - اعتضاد الملۃ نے کہا کہ جب ناصر الدین شاہ آخر بار فرنگستان سے آئے اور لوگون کے عرض سے تو کہا کہ ملت بیدار ہوتی جاتی ہے اوس کے سُلانے اور بہلانے کی تجویز لازم ہے - چنانچہ خیابان لالہ زار وغیرہ اور شراب خانے کھولے گئے - حاجی محمد محسن سوداگر نے کہا کہ طہران کے لوگ ایک قوم یا قبیلہ نہین ہین - کوئی کہین کا ہے اور کوئی کہین کا کسی محلہ مین دس آدمی بھی ایک جگہہ کے نہین - لہذا باہمی لحاظ نہین - اور یہ لوگ بد افعالی اور بے عاری مین ہمیشہ مصروف رہتے ہین - روپیہ بھی اُمرا اور مستبدین لوگون کے خیالات بگاڑنے کی غرض سے ارازل مین تقسیم کرتے ہین - اُنھون نے کہا کہ لوگون کی عادات مین اصلاح ہوگئی ہے اور مشروطہ نے امن کر دیا ہے ورنہ سابق مین عشا کے بعد گھر سے نکلنا محال تھا - چور - شرابی اور بد معاش راہ چلتے وقت ستاتے تھے -

مین نے انصافاً یہ سب عذرات بغیر پوری واقفیت کے درج کر دئیے ہین میرے سامنے بڑا عذر اہل طہران کا یہ ہے اور تھا کہ ہم جنگ مین مصروف ہین دوسری باتون کی طرف متوجہ ہونا سخت مشکل ہے - چونکہ مجکو اس جنگ سے ایسا تعلق نہ تھا اس واسطے بھی اور نیز اس لئے کہ باقی سب کامون مین وہ حسب عادت مشغول تھے مین ان دلائل کو کافی وقعت نہین دے سکا

اس وقت گاڑی پہاڑون مین صبح کے وقت زور سے حرکت کر رہی ہے اور مین نہایت سنبھل سنبھلکر اور رُوک رُوک کر روزنامچہ لکھ رہا ہون - اور خدا سے دُعا کرتا ہون کہ رب العالمین اس شاداب مُلک کو ان بیچارے مُسلمانون کے ہاتھ سے جو مستحق بخوبی سکے ہین نہ نکال اگرچہ اس لئے کہ وہ مستحق ہین بلکہ اپنے لُطف وکرم سے اون کو مُستحق حکومت بننے کی توفیق دے !!-

مقام سعید کُتلہ مین ہماری گاڑی پہونچی جو امام زادہ ہاشم کے قریب ہے - واقعی اس سے زیادہ خوبصورت مقام اسوقت بلحاظ منظر نظر سے نہین گذرا - معلوم ہوا یہان یا قریب ہی شجاع السلطنت فرزند مظفر الدین شاہ جو

دل شکستہ ہو گئے اور لامذہب خوشحال و مسرور۔ بعض علماء طہران کا میں بالکل ہم عقیدہ ہوں کہ اگر قتل ہی منظور تھا تو ایک مشہور و معروف مجتہد کو اس طرح مارنا غلط تھا۔ جو لوگ ہیں وہ قائل نہیں کہ بعض شخص سر اسر شیطان ہوتے ہیں اس لئے خوشی کے ساتھ لکھتا ہوں کہ مجھے معلوم ہوا کہ قانون اساسی ایران کی یہ دفعہ شیخ موصوف کے اصرار سے لکھی گئی کہ ملک کے علماء دین منجملہ (۲۰) نامزدگان مجتہدین نجف کے پارلیمنٹ میں منتخب ہوا کریں اور جس قانون کو وہ خلاف شرع کہینگے وہ منظور نہ ہوگا یہ وہ زمانہ تھا کہ شیخ فضل اللہ مشروطہ کے طرفدار تھے کسی غرض سی ہو یہ حصہ قانون کا اون کے نامۂ اعمال میں سنہرے حرفوں سے لکھا جاویگا۔

روسی تجارت وراہ کی آبادی

طہران سے رشت تک اور خاصکر قزوین تک راستہ اسقدر آباد ہے اور چہار اسپہ و دو اسپہ گاڑی چھکڑے اس کثرت سے گذرتے ہیں کہ ہند میں بھی ایسی آباد سڑک پر میں نے نہیں دیکھے۔ حالانکہ طول (۲۰۰) میل سے زیادہ ہے۔ یہ سب مال روس و یوروپ سے آتا ہے اور راستے میں اور اونٹوں۔ خچروں۔ گدھوں پر لدے ہوئے تقریباً ایک لاکھ بکس مٹی کے تیل کے پیپے ہوئے بالحالت حرکت مجھے ملے ہوں گے۔

{ ۱۸ ستمبر ۱۹۱۱ء - دامن کوہ }

طہران سے ماہر الطبا کی کمی

آج ہم رات کو عمدہ ملون پر سے گذرے تخمیناً (۷) میل تک پہاڑ کے کنارے پر ہیں جس کے نیچے ایک ندی ہے اس میں آجکل پانی کم ہے راستے میں چونکہ ہمارے ساتھ مرزا علی اکبر سفارت ڈاکٹر ہیں اور ڈاکٹر کے نام سے منسوب ہیں کئی بیمار آ گئے اس سے اس خبر کی تصدیق ہوتی ہے کہ ایران میں خاصکر طہران سے ماہر طبیب و ڈاکٹر بہت کم ہیں اگر بہت سے ہندوستانی طبیب و ڈاکٹر اس ملک میں جاکر کام کریں تو بعرف آسائش بسر کر سکیں گے۔

پر فضا منظر

شب کے اکثر حصے میں اور اسوقت ہم نہایت شاداب سرسبز پہاڑوں کے درمیان گذر رہے ہیں۔ اور جہاں تک نظر پڑتی ہے سبز درخت اور گھاس پہاڑوں کو ڈھانپے ہوئے ہیں۔ اور یہ منظر اوس سے کم نہیں جیسا میں نے کوہ منصوری (مسوری) یا ماتھران میں دیکھا تھا۔ درخت بھی ہر قسم کے ہیں اور کثرت نمی سے سردی بھی زیادہ ہے

عذرات ار عادات اہل ایران

میں یہ لکھنا بھول گیا کہ میری روانگی طہران سی قبل اور طہران کی روانگی کے بعد منزم ندام

اس شعر میں تاسف بھی ہے اور تنبیہ بار کساد بھی مگر معلوم نہیں کسی استاد کا ہے یا خود ظل السلطان موصوف کا۔

محمد علی شاہ معزول کا شعر اور بدتمیز سیاسی

محمد علی شاہ کا شعر بڑھے والے نے ثنا اور نسبت اس شعر کو میرے سامنے مکرر پڑھتا اور کہا کہ میں یہ کہنا چاہتا کہ اوس کا نام باقی رہے اور سکسائی کر ساتھ یاد رہے۔" میں نے کہا کہ شعر بہت اچھا ہے بھی عمدہ اشعار کی وجہ سے مشہور ہے لیکن شعر کو کوئی نہیں چھپاتا۔ محمد علی شاہ بزدیہ سے مدبر نہ تھا۔ میرے رفیق نے کہا مسک بزید سے بدتر تھا۔ میں نے جواب دیا کہ تمھاری قوم کی عادت ہیں مبالغہ حد سے اور اعتدال مطلق نہیں۔ اگر اس قدر بدگمانی اور مبالغہ ایرانیوں کی خصلت میں نہ ہوتا تو بالکل قرین قیاس ہے کہ محمد علی مرزا اسنے فرائض شاہی بخوبی ادا کرتا۔

میں یہاں تک لکھ چکا تھا اور اس اور یاد ہے کہ ان فقرات کا ترجمہ صاحب کو سنا چکا تھا کہ مرزا علی اکبر معروف ڈاکٹر نے وہی شعر محمد علی مرزا کا اپنے حافظے سے لکھوا دیا اسلیے میں خوشی کے ساتھ اسکو درج کرتا ہوں۔ اگرچہ میں دوست نے یہہ شعر پڑھا تھا اونھوں نے سخت شور کیا تھا لیکن یہہ شعر نہیں پڑھا۔ ڈاکٹر علی اکبر کے حافظے کی داد دینا بھی لازم ہے کہ یہہ شعر اور کئی اشعار صرف ایک بار سنکر گھنٹوں کے بعد بتادئے۔ ؎

شب شمع یکطرف رخ جانانہ یکطرف ؛ من یکطرف دراتش و پروانہ یکطرف

واقعی اپنے طرز میں یہہ شعر جواب نہیں رکھتا۔

آزادی طلبوں کی بدزبانی شاہ معلوم کے حق میں

میں بے چند روز دیکھا کہ محمد علی شاہ کے مخالفوں نے اسقدر بدزبانی اور گالی گلوچ کا استعمال شاہ مخلوع اور اوس کے درباریوں کے حق میں کیا کہ یہہ لوگ مشروطہ اور پارلیمنٹ کے دشمن ہوگئے۔ اور اُس دن سے آج تک ایران خونریزی اور خرابی میں مبتلا ہے۔ خدا اس مملکت پر رحم کرے اعتدال اور عاقبت اندیشی سے کام کرنا گویا عیب اور حماقت سمجھا جاتا ہے۔

شیخ فضل اللہ نوری کا قتل

شیخ فضل اللہ نوری مشہور مجتہد کا ذکر اس سے قبل نجف اشرف و طہران کے حالات میں آیا۔ شیخ فضل اللہ کی نسبت میں نے بہت کم اچھے حالات سنے اور موصوف کی سنگدلی اور حب جاہ ورزطلبی معروف ہے۔ تاہم میں نے طہران میں بارہا یہہ خیال ظاہر کیا کہ جس دن آپ لوگوں نے اوس ملا کو پھانسی پر چڑھایا تمام محبان اسلام سرنگون اور

سڑک اور مہمانخانہ قزوین سے موضع بالاماالا تک جہاں میں اس وقت رزبانہ نگاہ ہوں ملک عموماً شاداب سرسبز ہے ہم بہاںت بلند پہاڑیوں پر سے اُترے ہیں سڑک فی الحقیقت بہاںت خوبصورت اور ترکیب سے بنائی گئی ہے - دکن اور ہندوستان میں بھی ایسی سڑک نہیں دیکھی گئی مگر یہ سڑک روس کے ہاتھ میں ہے اور راستے میں روسیوں نے ہر جگہ بنگلے اور مکانات تیار رکھے ہیں جن کا کرایہ لیتے ہیں - زمین زرخیز ہے مگر چونکہ کردستان کی مانند چشمے کم ہیں اسلئے چنداں خوش گوار منظر نہیں راستے میں ڈاک بنگلوں میں تمام سامان مہذب ممالک کی طرح موجود تھا - شام کو اسقدر تیز و تند ہوا چلنی شروع ہوئی کہ ہم چھ گھنٹے تک رات کو راستے میں ٹھہرے رہے -

فضول عشقت ایرانیوں کے خصائل کے متعلق جہاں میں نے لکھا ہے وہاں بعض لوگوں سے بات چیت کرنے کے بعد اس بات کا اظہار بھی لازم ہے کہ شعر و سخن کا ذوق اور عشقبازی اور رنگین دلی اس قوم میں سجد ہے اور مولانا حالی کا یہ شعر ان پر بخوبی صادق آتا ہے - ؎

پھری سب کی وحشت سے رُوداد ہے یاں | جسے دیکھئے قیس و فرہاد ہے یاں

دو آدمی جو میرے سامنے اپنے قصے بیان کر رہے تھے تو فسانہ عجائب یا الف لیلہ کے عشقیہ قصوں کا لطف آتا تھا -

مقام درہ ملاعلی عشقیہ شاعری اگرچہ درجہ تنزل ہے مگر مذاق سب کا شاعرانہ ہے - میں چند شعر جو مجکو آج شاہان ایران کے معلوم ہوئے لکھتا ہوں - اعتضاد نے یہہ شعر بتائے ہیں :- ؎

شعر ناصرالدین شاہ

دو دل از بہر چیست؟ عاشق و معشوق | عاشق و معشوق بہ کہ یکدل باشند

باگلہ خوش نیست روئے خوب دیدن | دیدن روئے خوش است بے گلہ باشد ۔

شعر ظل السلطان ایک شعر ظل السلطان پسر اکبر ناصرالدین شاہ کا جو نہایت لائق و عالم مشہور ہے اور اب پیرس میں ہے پڑھا گیا - یہہ شعر اُس وقت کا ہے جب ناصرالدین شاہ طہران میں قتل کئے گئے اور وزیر اعظم نے تار دیا کہ مظفرالدین شاہ (ظل السلطان کا چھوٹا بھائی) اب بادشاہ ہو گیا - جواب میں یہہ قطعہ ظل السلطان نے اپنے بھائی کو بھیجا ؎

چرا خون بہ گریم چرا خوش نباشم | کہ در باغ فردوس گوہر بر آمد

ہزار مسلح آدمی طہران میں ہیں اور جس کے گروہ پر شبہہ تھا کہ ایسا کام اوس نے کیا ہے اوس کی نسبت جب آخوند کا تار آیا کہ ایک نوجوان معلوم الحال اگر وہ ایران سے نکالا تو اوس کا نام لیکر اوس کے فاسد عمل کو ظاہر کیا جاویگا۔ چنانچہ اوس وقت سے کہ تقریباً سوا سال ہوئی زادہ جلاوطن ہو کر اسلامبول میں مقیم ہے۔ مگر اندرونی طور پر اب بھی فرقہ ڈماکراٹ کا لیڈر رہی ہے۔ کہا جاتا ہے کہ اس نوجوان کے دل میں بیامن سلطنت کے خیالات بھی تھے۔ اسوجہ سے سردار اسعد اوس کے خلاف ہو گئے اور ڈماکراٹ بھی گویا نکل گئے۔ تقی زادہ کا عقیدہ ہے کہ جب تک ملاؤں کا اثر باقی ہے ایران کی نجات محال ہے

{ قزوین - ۱۶ ستمبر ۱۹۱۱ء = ۲۳ رمضان ۱۳۲۹ھ }

شہر قزوین اور مسجد جامع آج وقت عصر ۲۴ گھنٹے میں قزوین پہنچے۔ قزوین ایک پرانی شہر ہے۔ میں اوس کی جامع میں نماز ظہر پڑہنے گیا۔ واقعی بہت شاندار مسجد ہے اور اوس قسم کی تعمیر ہے جیسی مسجد سپہ سالار۔ لاہور کی مسجد شاہی کے برابر اوس کی وسعت ہے۔ چاروں طرف عہد صفویہ کی عمارت بنی ہوئی ہے۔ یہہ مسجد زمانہ فتح علی شاہ قاجارین درست کی گئی ہے جہاں عالیشان کتبہ لگا ہوا ہے۔ صرف ایک گنبد مسجد کا ایسا ہے کہ ہزار آدمی اوس کے نیچے آسانی سے نماز پڑہ سکتے ہیں اور دائیں بائیں مسجد کے دوسری عمارات ہیں جن میں ڈیڑہ ڈیڑہ ہزار نمازی سما سکتے ہیں صحن کے ایک مقام پر ایک منبر تھا جس پر ایک شخص روضہ خوانی کر رہا تھا اور ۶-۷ آدمی مرد و عورت سن رہے تھے مسجد کے باہر چبوترہ ہے وہ اوس عمارت سے مشابہ ہے جو گلبرگہ کے مقبرہ سید حسن گیسو دراز بانی بہمنی کے مقبرہ لو علی شاہ قلندر سے باہر بنی ہوئی ہیں۔ ایک عالیشان عمارت بنام ارک دولتی مسجد سے تھوڑے فاصلے پر ہے جس میں پائیں باغ ہیں۔ یہاں سرلوز خربوزہ کثرت سے ہے۔ ایسے ساتھی سے معلوم ہوا کہ یہاں گاڑی خانے کے دفاتر میں عموماً بہائی ہیں اور روسی بھی قزوین میں رہتے ہیں اور یہہ دونوں ایرانیوں کے خلاف کارروائی کرتے رہتے ہیں۔ قزوین میں مجاہدین کا ایک ستہ ڈماکریٹ یار محمد خان افسر کی ماتحتی میں آیا ہوا ہے۔ بدوی بڑی جس نے ایک کو سر اسپیہ پر قتل کیا۔ حالانکہ کہا جاتا ہے کہ ۵۰ خود شیرازے رہنے نہیں کرتا +

{ ۱۷ ستمبر ۱۹۱۱ء = ۲۴ رمضان ۱۳۲۹ھ }

اسلامی سرگاہ ہے مسجد خستت کی ہے مگر نہایت مبسوط اور دو طرف چھ بلند منارہیں جن میں روشنی ہوتی ہے۔ اس مسجد کی وضع مثل ایک قلعہ کے ہے یہ پارلیمنٹ کے باغ سے ملی ہوئی ہے۔ اسی پر آزاد لوگوں نے چڑھکر محمد علی شاہ کے سپاہیوں پر فیر کیا تھا اور اوس کی مینا۔ برباد ساہی فوج نے توڑ ماری تھی اسکی سوانح اوریشان موجود ہے۔ اسی پر مشہور کر دیا کہ مسجد پر توپ ماری اس لئے بادشاہ کافر ہوگیا" ۔

وزیر خارجہ وثوق الدولہ بہادر کو امریکہ کے خط کے لئے لکھا۔ مترجم نظام کا سخت تقاضا ہے کہ تیار دن اور رہوں مگر میری طبیعت یہاں سے بالکل کھٹر گئی ہے۔ کیونکہ میں اپنا فرض کو ادا کر چکا ہوں۔ ستت تک کا کرایہ (مبلغ ۹) روپیہ آج دیدیا۔ مگر جوابات اور کرایہ اسباب عام راہ ملکر میزان زیادہ ہوگی ۔

[طہران - ۲۱ رمضان سنہ ۱۳۲۹ھ = ۱۳ ستمبر سنہ ۱۹۱۱ع]

ماتم علی ابن ابی طالب علیہ السلام

آج صبح چند دستے چھوٹے بچیں کے "ساہ حسین کستہ ستدہ" ساہ ماکستہ ستد" کہتے اور ماتم کرتے گذرے۔ لوم شہادت حضرت امیر المومنین تمام بازار بند ہیں کھانے کی چیزیں بھی عصر سے قبل نہیں مل سکتیں۔ ایک ایرانی ہمدانی نے کہا کہ آج سیکڑوں دستے ماتم کرنیوالوں کے ہمراہ ان میں پھر رہے ہوں گے طہران کی حالت بگڑ گئی ہے پس اصل یہ ہے کہ آج شہزادہ عبد العظیم میں مجمع ہے اور وہاں لوگ روضہ خوانی اور ماتم میں مصروف ہوں گے۔ شہر میں گاڑی اور ٹرموے تقریبا بالکل خالی پھر رہی ہیں کیونکہ ماتم کا دن ہے ۔

پر سوں سردار بختیاری (نائب وزیر جنگ) کی طرف سے اعلان ہوا کہ موضع ... چند آدمیوں کی گرفتاری کے واسطے بختیاری گئے تھے اور جن مفسدوں کے دھوکا دینے سے کچھ بیگناہ آدمیوں کا مال مارا گیا ہے حکم دیا گیا کہ مال واپس ہوگا جو کوئی حقدار ہے آ کر لے لے ۔

چونکہ ورامین کے لوگ بہت زور سے شاکی ہوتے اور بازار سے لوٹ مار کرنے کے تھے اس وجہ سے حکومت کی کھنڈاری کی کمی خبر کی قوت سے زیادہ ہے عام رائے سے ڈر گئے ۔

ایک ڈیکریٹ کو تصویر کھینچنے کی رغبت

آج میں نے انکی ... مرزا الفضل سے کہا کل صبح میں جاتا ہوں اب تم ذکر کرتے کے

کہا کہ جیا درست کہتا ہے۔ تم لوگوں میں بزرگوں کا ادب باقی نہیں ہر شخص اپنے آپ کا واسطہ اور بزرگوں کو فراموش کرتا ہے

نہ خدا کا ادب مانتا ہے نہ ماں باپ کا۔ اس وجہ سے کام خراب ہے۔ بھتیجا چچا کی اطاعت نہیں کرتا اور چچا کی سب ملک کیوں شکایت

کرتے ہو کہ وہ خرچ نہیں دیتا۔ سب نے کہا کہ آپ میں ایک عجیب یعنی کشش و جذبہ قدامت پرستی کا پایا ہے۔ ہم نے

کہا الحمد للہ!

طہران میں شہرت اور بہائیوں کی شکایت

مرزا علی اکبر جو میرے ہمسفر ہو گئے ہیں کہتے تھے کہ آپ لوگوں کو نہیں جانتے مگر آپ کی تحریروں کی وجہ سے تمام اہل طہران میں شہرت ہے۔ بہائی شکایت کرتے ہیں کہ ہمارے ملاقاتی نہیں۔ میں نے کہا بہائیوں کی شکایت بجا ہے مگر تعصب مانع ہے کہ طاقت نہیں کہ جنہیں اپنا دشمن کہتے ہیں۔

سفر کا رستہ

مسٹر غلام محمد ابراہیم سے گفتگو ہوئی کہ استنبول میں ہو جانے اور ایسا ہو کہ وہاں سے ملنے پر ترکیہ کا جھگڑا پڑے۔ اور ہو تو دوسرا راستہ (امریکہ جانے کے لئے تھا) یعنی ہالینڈ ۲ گھنٹے برلن جا دیں وہاں سے برلن پھر پیرس اور بعد جہاز میں امریکہ ان لوگوں نے معلوم ہو سکتا ہے کہ سب سے اچھا راستہ یہی کا ہے۔ اگر راہ میں سفر ملتوی نہ ہو تو وقت کم ہوگا۔ سو برلن و بیمبرگ و غیرہ کی سیر بھی ممکن ہے۔ میں نے مشورہ کیا۔ نائب السلطنت کو خط لکھا کہ امریکہ میں ایسی حالت میں ہمارا جمہوری طاقت قائم رہا۔

[۱۲ ستمبر ۱۹۱۱ء]

مسبر بر سے کہی گئی - اگرچہ ہمارے دشمن نے کہی -

[۱۱ر ستمبر ۱۹۱۱ ع]

ایرانیوں پر علانیہ اعتراض اور اُن کی انصاف پسندی

تمام دن منزل (مکان) میں رہا - بوجہ روزہ سخت ضعف تھا - شام کو چند لوگ ملنے آئے ایرانیوں میں اب ایک عادت اچھی ہوگئی ہے جس سے آیندہ کیلئے کسیقدر اُمید پیدا ہوتی ہے یعنی خود اپنے عیب صاف صاف بیان کرتے ہیں اور دوسرا بیان کرے تو برا نہیں مانتے - چند سال پہلے یہ بات مطلق نہ تھی اور اپنی تعریف دن رات کرتے رہتے تھے - ہمارے ہندوستان میں ایک یہ عادت ہے کہ سچی نکتہ چینی سے چڑھ جاتے ہیں - جبسا لارڈ کرزن نے ایکدفعہ کہا کہ اہل ہند عموماً راست گفتار نہیں تو غل ہوگیا تھا اس سے زیادہ شدید ہیں طہران میں ملک شہ لون کو کہا مگر ایرانیوں سے ایک ناراض نہیں ہوئی ناراضی صرف روس پرستوں کی تھی مالیکل جال تھی - ایک دن چند ڈاکٹر یٹ جس میں مہدی آغا اور شیخ فضل اللہ نوری بھی تھے جس کو پھانسی دی گئی - (آغا مہدی بظاہر نیم دیوانہ مگر حریت خواہ ہے اور دینیات میں اوس کی تحصیل تمام ہے) میں نے پوچھا کہ بتاؤ ایران میں خالص قومی ہمدردی اور غربا کو عام تعلیم سکھانے کے لئے کسنے کام کیا؟ - ایک نوجوان سید مدرسہ صحون نے ایک یتیم خانہ بھی قایم کیا ہے اور میرے دوست بھی ہیں اون کی طرف اشارہ کیا - میں نے کہا کہ میں معروف آدمیوں کو پوچھتا ہوں - سب نے نفی میں جواب دیا - واقعہ یہی ہے کہ ہر شخص نے حریت طلبی میں سید روپیہ پیدا کیا اور کوئی کام غربا کے لئے نہیں کیا - سر سید اور وقار الملک مولانا حالی و مولوی نصیر الدین و منشی غلام محمد[1] اڈیٹر دکن کا سا ایثار تو دور کیا اون سے نصف مثال بھی نہیں ملتی - البتہ جوش ملی تو ہے - جوش دلانے پر بعض نوجوان جان سے کھیلنے کو موجود ہو جاتے ہیں

نوجوانوں کی آزادی اور بزرگوں کی اطاعت سے

آج ایک نوجوان سید عبد العلی نے شکایت کی کہ میرا چچا ہمدان جانے کے لئے خرچ نہیں دیتا - یہ نوجوان فرانسیسی انگریزی تاریخ جغرافیہ [illegible] جانتا ہے - ۱۸ برس کی عمر ہے اوسکا چچا منع کرتا ہے کہ متزلزل نظام کے وقت خانے میں نہ جاؤ ورنہ میں مذمہ کروں گا - میں نے نہایت زور شور سے

[1] جس وقت میں یہ کتاب چھپوا رہا ہوں مجھکو افسوس کیساتھ اظہار کرنا پڑتا ہے کہ منشی غلام محمد [illegible]

معظم السلطان مجلس گوئی مین اور اعضا قسم کھاتے ہیں اُستادہین نہ بک صید ولست دیکھا ہزار ہمسرگیان ایک عام قسم ہے۔ اس کے بعد لطیفہ یہہ ہوا کہ دوسرا نوجوان بھی آموجود ہوا۔ وہ بھی آزادی عامہ اور ڈماکریسی کے اوس سے بیس نے پوچھا کہ مین نے تمھارا کیا قصور کیا ہے؟ (کیونکہ یہ شخص ہندو تھا کہ میرے ساتھ اسلامبول تک جاوی اور رستے ہو گیا تھا) اسپر اوس نے اردو قسمین کھانی شروع کین اور کہا کہ جیسے کہا مردہے اور یہ لوگ حاسد ہین اور کہا کہ آپ مجھے کوئی ہتھیار دین سخت دین گے۔ یہ لوگ ناحق بہکاتے ہین۔ بس مین آپ کے ساتھ نہین جاؤن گا۔ مرحوم نظام نے نام بتادیا۔ اسپر اوس نے کہا کہ مین باوجود مارا جاؤن گا یا معظم السلطان کو مارڈالون گا مالوہ مین لے اوس نے اقرار لیا کہ نہ نزاع اور جھگڑا اس بارہ مین نہ کرنا چاہیے۔ مگر دیگر وجوہ نزاع باقی تھے اون کے متعلق اوس سے جھگڑا نہ کرنیکا اقرار نہ کیا۔ بعد کو معلوم ہوا کہ مسجد سپہ سالار مین جو نہایت عالیشان مسجد ہے اور جہان شب کو مجمع ہوتا ہے اسنے معظم السلطان سے جھگڑا کیا اور بزدوکوب ہوئی مگر معاملہ رفع ہو گیا

صدر العلما اور میرے خیالات

آج مترجم نظام صدر العلما کے پاس گئے۔ کل شام صدر العلما نے کہا تھا کہ مجھے بھی لیتے آوین مین نے جانے سے انکار کیا اور کہا کہ مین اُن کا ملازم نہین کہ دودفعہ گیا اور اونھون نے بھی برائے ملاقات تشریف [illegible] کیا۔ مگر یورا نہوا۔ حالانکہ اوس کا جواب دیا۔ آخر شب کو صدر العلما نے مترجم نظام کے سامنے معذرت کر کے کہا کہ [illegible] سکتا ہون بہ جو خط نے سکتا ہون۔ اون کا خط نہایت مفصل و عمدہ تھا اور مطلب [illegible] سے یہ بحث ہے اور قابل غور ہے۔ ہم خواجہ غلام الثقلین کو نہایت پکا مسلمان اور [illegible] سمجھتے ہین۔ مگر [illegible] -

[illegible]

[illegible] نے کہا تھا کہ خواجہ غلام الثقلین آئے میری جان [illegible] آگئی۔ مگر [illegible] کی وجہ سے لوگون نے بہت اصرار سے کہا کہ یہ کیا [illegible] نے تردید کی مگر نودے دلائل سے تا کہ ذی فہم [illegible] آج تک کسی نے نہ کہی تھی [illegible]

ادن کا دفع کرنا لازم ہے - اسنے اغراض کو چھپاتے ہین - رشوت کو تعارف کہتے ہین اور دس مین نو آدمی رشوت لینا نہ صرف جائز بلکہ مستحسن سمجھتے ہین - الغرض زمانہ دراز کے بعد اس قوم کی حالت مصیبت کی انگیٹھی مین پگھلنے کے بعد درست ہو سکتی ہے اور خدا کے فضل سے یہہ دشوار نہیں -

[طہران - ۱۰ ستمبر ۱۹۱۱ع]

آج گاڑی دلیجان مین چلنے کے لئے کافی ساتھیون کی تلاش رہی - آخر طے ہوا کہ شب شہادت کے بعد یعنی ہفتہ کی صبح کو روانہ ہون گے - دلیجان جس مین ۲ مسافر جاتے ہین نہ ملی - لہٰذا وہین جانے کا انتظام کیا - معظم السلطان ایک بلند قامت اور وجیہہ نوجوان ہے جس کو استبداد صغیر یعنی پارلیمنٹ ٹوٹنے کے بعد محمد علی مرزا کے آدمیون نے سخت اذیت دی - اوس کی جائداد خراب کردی گھر لوٹ لیا تھا اور بازار مین مشکین ماندہ کے راستے مین نان بائیون نے جلتے لوہے کو بدن پر دے مارا تا کہ اپنی وفاداری کا اظہار کرین جب پارلیمنٹ پر گولہ باری ہوئی تو اوسنے بازار والون کو جمع کرکے کہا تھا کہ کمبختو تمہاری مجلس لوٹ گئی اور تم تماشا دیکھتے ہو بازار بند کرو - ورنہ ڈوب مرو - مگر یہہ قصے معظم کے دوستون نے بیان کئے - دشمن تہایت مضحکہ انگیز طور پر اس سے انکار کرتے ہین -

معظم السلطان اور اعتقاد

اب اوس کو سفارت کبریٰ اسلامبول مین نیابت سوم کے لئے نامزد کیا گیا ہے - مگر مجلس شورائے ملی نے اس طرح رائے دی کہ اکثریت نہ ہوئی - یعنی بعض آدمیون نے بلا دستخط پرچے بھیجے یہہ نوجوان امیر خاندان سے ہے اور یہان فرانس خانہ مین اکثر آتا ہے - سیکڑون گالیان ممبران پارلیمنٹ کو دیتا ہے کہ ایسے آدمیون کو گورنر اور حاکم مقرر کرتے ہین جو مشروطہ کے خلاف ہین - امیر مفخم گورنر عراق کے خلاف جہان اس کی کچھ ریاست باقی ہے درخواست دی وہ دشمن ہو گیا - ٹھیکہ دار اب روپیہ نہین دیتا - اور نہ محکمہ عدالت اجابہ سنتی ہے - اس نے بیان کیا کہ فلان جوان مہمان خانہ لالہ زار مین آپ کو برا کہتا ہے اور آقای اسپندیار کے مکان مین جب آپ آئے تو سجدہ تعظیم و تکریم کے لئے اوٹھا اور کہا مین آپکا ادنے مخلص ہون

کو بُرا کہتا ہے اور دوسرون کی ہجو کرتا ہے مگر اس سے ناواقف ہے کہ اوس مین بھی وہ خرابیان موجود ہین - چونکہ تعلیم یافتہ نوجوان نہین چاہتے کہ کسی کی اطاعت کرین اور زحمت تربیت اوٹھائین اسلئے فرض کر لیتے ہین کہ ہم سب سے بڑھکر ہین یہان تک کہ ایک ادنیٰ حمال اور حجام ممبران پارلمنٹ بلکہ نائب السلطنت کو اپنے سامنے بلحاظ قابلیت ہیچ سمجھتا ہے -

ایرانی دوربین اور معاملہ فہم نہین

اصل یہ ہے کہ اہل ملک اپنی کثرتِ ذہانت وکثرت ملندنظری کی وجہ سے قریب کی خرابیان نہین دیکھ سکتے دور کی خرابی دیکھتے ہین - آج تک میری خیال مین ایران کے کسی عالم اور کسی انجمن نے سنجیدگی سے لوگون کو اون کے فرائض کی تعلیم نہین دی - مسلمانان ہندوستان کی حالت بھی کم وبیش قبل از سر سید ایسی ہی تھی مگر ہم لوگ چونکہ مجبور تھے کہ اپنی حفاظت دوسری قومون کے مقابل کرین اس لئے باہمی اطاعت وباہمی اعتماد کا اندازہ لازم تھا اور ہم ایسا کرتے رہے - یہان شخصی سلطنت نے تمام فوائد کو مضمحل کر رکھا تھا - اور کوئی خوف دوسرون سے نہ تھا - روس اور انگلستان چند ماہ قبل بہت دور نظر آتے تھے - الغرض ایران مین کم از کم دس سال تک سخت قانونی حکومت لازم ہے جس کی بناد شخصی سلطنت پر ہو - اور بطور استبداد کام کرے - دس سال کے بعد اس قابل ہون گے کہ صحیح انتخاب کرین او ممبران پارلمینٹ اس قابل ہون گے کہ صحیح قانون بنا دین اور وزیر اس قابل ہون گے کہ پارلمینٹ کی رای پر عمل کرین [1] -

خودغرضی کو اعلیٰ الفاظ مین پوشیدہ کرتے ہین

ہر صوبے مین لائق حاکمون کے ماتحت صوبہ کی انجمنون کا ہونا لازم ہے - سوائے قدیم یونانیون کے کوئی قوم ایسی نہیں جو اسقدر استقلال ذہنی رکھتی ہو یا خودغرضی کو بلند اور عالی الفاظ مین مثل ایرانیون کے مخفی کر سکتی ہو - مثلاً کہین نام ہم آزادی وحریت کہین بنام ملت کہین بنام مذہب کہین بنام ہمدردی انسانی کہین بنام سیدالشہداء - گاہے یہ کہکر کہ دشمن مثل مائکروب (اجزاء امراض) ہین

---

[1] اب میری اس راے مین نئے حالات دیکھکر کسیقدر فرق ہوگیا ہے کیونکہ شخصی حکومت کے معنی روس کی حکومت ہین - اگر آزاد شخصی اور سخت حکومت ہوتو فوائد ہو سکتے ہین - ۱۲ (امین)

اور ذرا کہ زمانے کو بہت سی محنت - اون کی مدد کی ضرورت ہے ہمارا حالی بھی اور اب بھی حالی ہین لوگ کہتے ہین کہ کسی بادشاہ یا روسا دماغ مین تباہی کی طرف کھینچتے ہین - بہت ممکن ہے کہ یہ صحیح ہو یا غلط مگر ابھی اور بہت بدا کرنے کے لئے کافی ہے

باعتماد و استعداد ایران ترقی کے آثار امید

بہت حال ایران کی حالت بڑی امنیت. زمانہ ناصر الدین شاہ تک تھی اوائل زمانہ مظفر الدین شاہ مین وہ حالت رہی تھی اور یہ فساد و انقلاب تو برس سے ہی - لیکن پہلے جو روز بروز قرض [ف۱] لیکن ملک مین سیکڑون حقوق غیر سلطنتون کو ملتے گئے جو ان مین ملے اور جو خود ملک ثانی ہے وہ محفوظ ہی ملکات تباہ ہوتا جاتا ہے - باوجود لوگون کی خود غرضی کے دوس علماء صحب اشرف کے بانیان مشروطہ مین کسی شخص کا پتہ نہین ملتا - جسنے محمود ملی علائق کے واسطے کام کیا ہو اور جاہ طلبی یا استام با حُبّ زر اوس کے اصلی محرک نہ ہوئے ہون -

ظلم بہت کم ہو جاتا ہے

باوجودیکہ ملک کی حالت بہت اچھی نہیں ہوئی - مین صدق دل سے یقین کرتا ہون کہ مجموعی ظلم کم ہو گیا ہے لوگ آزادی کے عادی نہین مگر ایک راستہ کھل گیا ہے کہ وہ ایسے مظالم پر کہ بر ظاہر کرین اور جو نئے صیغے قائم ہو رہے ہین اوس سے تغلّب رشوت کی ایک حد تک نگہداشت (محاسب) ہوتی جاتی ہے - فوج کو تنخواہ باقاعدہ ملتی ہے - اگرچہ فضول خرچی تمام صیغون مین سخت ہے جن لوگون نے زمانہ سابق دیکھا ہے وہ اوس زمانے کے مظالم جو بیان کرتے ہین اور تاریخ بیداری ایران کے پڑھنے سے جو اثر مجھپر ہوا مین کہہ سکتا ہون کہ واقعی انسانی عزت اور انسانی دولت کا سابق مین کوئی احترام نہ تھا - اب ظلم کی مقدار شاید ایک ثلث بھی باقی نہین

خود پسندی

ایمان نہ ہونے کی وجہ سے خود پسندی شدید ہے یعنی بظاہر ہر شخص نہایت خلق سے دوسرے کے ساتھ سلوک کرتا ہے مگر ہر شخص اپنے کو عقل میں ارسطو و افلاطون اور تمام مدبرین ایران کی مجموعی لیاقت سے بالا سمجھتا ہے - بزرگون کا ادب باقی نہین - نوجوان شراب آزادی اور خود پسندی مین سرشار ہین ہر شخص اصلاح ایران

ف۱ یہ مین نے طہران مین اوس وقت لکھا تھا جب پارلیمنٹ باقی تھی اگرچہ روس اور دربار روز بروز اوس کو کمزور اور بدنام کرتے جاتے تھے اب تو مطلع صاف ہے اور سارا کاروبار گڑبڑ مین ہو رہا ہے ۱۲ (منہ)

حب ادسا [illegible] بیان [illegible]

وہ اول پر پھر [illegible] کرسکے [illegible]

گور وکے ان کی [illegible]

آجکل اس حکومت میں [illegible] ہے۔

ناصورش دولت کی خود سری

جو لوگ [illegible]

ایک دوسرے کو [illegible]

راہزنی کے [illegible] کی طرف [illegible]

ڈماکریٹ کی ناہمی و تعلیم غلط

[illegible] ڈماکریٹ [illegible]

تھی [illegible] انقلاب [illegible]

لوگون کے خون [illegible] ہوتا ہے [illegible]

سے علاوہ دین دشمن [illegible]

اعتدال کا بحال غیر کرنا

لیکن ان لوگون کی تعداد کم ہی [illegible] حکومت [illegible]

محال ہے [illegible] قتل [illegible]

[illegible] ایک [illegible] قوم کی مالی اور

اخلاقی حالت [illegible] سبب گروہون [illegible] کی پالیٹکس پر پوٹ [illegible]

گئے اور یہی مطلب [illegible] وطن سے [illegible] البتہ وزرا [illegible] امراء [illegible] کو حقوق

تنخواہ [illegible] مشروطہ میں [illegible] حکومت [illegible] کے بعد [illegible]

مشروطہ کے حامی [illegible] گروہون کی تعداد [illegible] کم ہے [illegible] کے مقابلے کے لئے

کمتیاریون کو لاتے ہیں [illegible]

اثرات اور تہذیب و تمدن مثل مانند وادیٔ عیاشی اور اعمال خلاف وضع فطری سے دور ہیں ظاہر و باطن یکسان ہو
مال وزر کی محبت اندازۂ اعتدال سے نہ بڑھتی ۔ اگر اسلام کے یہ معنی ہیں تو مین نہایت افسوس کے ساتھ کہتا
ہون کہ ایران مین یہ اسلام بہت کم ہے - بیشک بہت سے پرہیزگار آدمی بھی ہیں مگر راست گوئی اور اخلاقی جرأت
کی کمی اون مین بھی ہے - اور بہت سے اتقیا پرستش کی سامی مین پڑے سڑتے جاتے ہیں -

علما کی حالت

علمائے دین مدت سے یہاں مثل بادشاہ بلکہ بعض اوقات بادشاہ سے زیادہ اقتدار رکھتے تھے
اور حکومت بلا مسئولیت سے جو خرابیاں ہوا کرتی ہین سب اون میں موجود تھین یعنی عیاشی - خودغرضی - اپنی ذاتی
مصالح کو مصالح عام پر ترجیح دینا - رشوت - غفلت یا کاہلی - بارہا یہ کہ آثار ہین ایران کے اکثر علماء نے اس
امر کو محسوس کر لیا تھا کہ جب ملک مین حکومت مشروطہ قائم ہوگی وہ علماء پرست ہو گی - مگر نقشہ
اس کے برعکس واقع ہوا - نتیجہ یہ کہ لوگ ایک دم منتشر ہو کر تمام نشیں ہو گئے - اور معاملات کی باگ اکثر لا ابالی یا آلہ
خیال یا بدمذہب لوگوں کے ہاتھ میں آگئی - نیز مبلغین اسلام مین ملحدین کی پہلے سے خطرناک تھی - الغرض مخصوص
حقیقی مسائل کی باسد مسائل مین علما اور ان کی طرف علما متوجہ ہو گئے نہ اب ہین - البتہ بعض نو اخش جو پہلے خفیہ تھے
اب یہ جہاں آزادی کے باہر ہو گئے اس کے شاکی ہین مگر اصل شکایت صرف یہ ہے کہ ہمارا کافی احترام نہیں ہوتا - الحاد و لامذہبی
کے روکنے کی کوئی عاقلانہ تدبیر نہیں کرتے - جن جاگیرون یا اوقاف و وظائف پر قابض ہین اون پر قابض رہنا
ہی اون کا پالیٹکس اور مقصود ہے - اب بھی بہت سے اچھے آدمی دل سے مسلمان ہین لیکن اگر اسلامیت یہاں سے
نکل گئی تو یہ بہت قصور ان دنیا طلب علماء کا ہوگا -

انقلاب ایران کی اصلیت

میں نے جو ایرانی سلطنت کی خرابی بیان کی ہے یعنی آثار کا فقدان وہی ایران (بلکہ تمام اسلامی
دنیا میں) تمام ملکی خرابیوں کی جڑ ہے - مشروطہ حرم ملی بہی خواہان ایران نے قائم کیا تھا - مگر اون کی
نا تجربہ کاری سے بہت ناکامیاں ہوئیں - ان لوگوں نے مظفرالدین شاہ مرحوم کی دہ سالہ کمزور حکومت مین سخت
ظلم و سلطنت پر ایک نہ ایک کیا تھا اور جاگیرین تقسیم کی تھیں - اون کو خوف تھا کہ محمد علی مرزا ولیعہد جو بحیثیت اور تمام طبیعت سے

سے ملاقات ہوئی۔ معلوم ہوا کہ دس ہزار سے زیادہ زن و مرد و بچہ۔ سعادت [illegible] روس دائمی [illegible] کے [illegible]

اور کوٹھیاں ہیں اون میں رہتے ہیں اس خوف سے کہ ان لوگوں پر شبہ کیا جاتا ہے کہ [illegible]

یہ لوگ ڈرتے ہیں کہ ایسا ہو کہ آنے سے پہلے بادشاہ مذکور کے یہاں وہ [illegible] تمام میں قتل کر دیئے جاویں۔ [illegible]

(متبعہ) بختیاریوں کے لوٹ مار کی بہت شکایت کرتے تھے اور کہتے تھے کہ ایک طرف سے ترکمان اور دوسری طرف سے

بختیاری لوٹتے ہیں مصیبت میں جان ہے۔

مشہور ہے کہ پرنس سالار الدولہ نے تو کرمانشاہ اور ہمدان کے وسط میں [illegible] امیر مفخم [illegible] عراق کو [illegible] فوج [illegible]

ہے اور دل سے شاہ پسند ہے) شکست دی۔ بعض کہتے ہیں کہ امیر مذکور دشمن سے مل گیا [illegible] کی ہر حال

اب ایک بختیاری لشکر تری کے ساتھ امداد کے لئے بھیجا گیا ہے۔

اہل ایران کے عادات و اخلاق

جو کچھ میں نے اس روزنامچہ میں لکھا ہے اوس سے ایران کے اخلاق و عادات کی نسبت بہت کچھ رائے معلوم ہوگئی

ہوگی لیکن مناسب معلوم ہوتا ہے کہ میں الگ ایک جگہ اپنے خیالات ظاہر کروں۔

اہل ایران نہایت ذہین ہیں شہر کے رہنے والے عموماً خلیق اور متواضع ہیں ان میں علم کا شوق تو ہمیشہ تھا۔ جدید علوم

کا شوق بھی بڑھتا جاتا ہے عموماً اپنے ملک کی ترقی چاہتے ہیں اور اس بات سے خوش ہیں کہ اون پر کوئی دوسری

طاقت حکومت کرے۔ اسلامی اصطلاحیں اور ظواہر اسلام اون میں شدت کے ساتھ رائج ہیں اور اکثر لوگ دل سے

مسلمان ہیں اور [illegible] سمجھتے ہیں کہ اسلامیت باقی ہے۔

اخلاق اسلامی گویا مفقود ہیں

اخلاق اسلام واقعاً کسی مملکت اسلامی میں جیسا چاہیئے ہیں ہیں [illegible] ان [illegible]

کمتر ہیں اگر اسلام کا منشا ہے کہ لوگ راست باز ہوں ایک دوسرے پر [illegible] کام کریں

اسلام اور وطن کی رشاد کے لئے زحمتیں سہیں اور نقصان برداشت کریں۔ دوسرے لفظوں میں ایثار علی النفس

[illegible] موجود ہو۔ دین کا صرف ظاہری احترام۔ ہو بلکہ قلبی عزت ہو۔ گالی اور فحش [illegible] سے [illegible]

کئے جاویں اور شیعہ بھی - اور اسلام پھیلانے کے لئے سب لیڈروں کو الگ الگ آمادہ کرنیکا ارادہ ہے -

کچھ اور گفتگو ہوئی اسکے بعد فرمایا کہ میں خود یہاں تھک گیا ہوں اور جانا چاہتا ہوں - میں نے کہا ایران کا کیا حشر ہوگا ؟ - فرمایا کہ کچھ نہ کچھ ہوتا ہی رہیگا - حالت بد سے بدتر شاید ہو جاوے - یہاں لوگ کام کرنے نہیں دیتے تہمتیں تراشتے رہتے ہیں - میں نے کہا یہاں کارخانے اور ملین تہمتیں تراشنے کی ہیں جن کا مقصد سوا اس کے کچھ نہیں -

نائب السلطنت نے مجھ سے کہا کہ اپنا مقصد وزیر خارجہ سے بیان کروں کہ اس کے لئے پارلیمینٹ تائید ہو - میں نے کہا کہ یہ طول امل ہے اور امید نہیں کہ پارلیمنٹ اس کام میں مدد دے - یہ مذہبی کام ہے خود آپ مدد دے سکتے ہیں - مگر بقول جناب آیت اللہ خراسانی حضرت آخوند ملا محمد کاظم صاحب میں نے نجف اشرف والا حضرت وائسرس ناصر الملک کی تعریف کی کہ سنا ہے بہت عاقل و سمجھدار ہیں تو اونھوں نے فرمایا تھا "وے اوہم ایرانی است" آہ اوہم ایرانی است میں کس قدر صداقت و طنز و جگر خراش درد بھرا ہوا ہے - میں اس فقرے کے معنی نہیں سمجھا جب تک ملاقات نہیں ہوئی - یعنی دولت ایران پر ایک پیسہ چھوڑنا گوارا نہیں کرتے - گو خود بہت دیانتدار ہیں - مگر پینتیس ۳۵ ہزار روپیہ ماہوار لیکر جمع کرتے رہتے ہیں حالانکہ خود بھی بہت متمول ہیں -

سفیر ایران متعینہ امریکہ کی بابت اونھوں نے لکھا کہ میں نے وزارت خارجہ کو آپ کا خط بھیجدیا ہے ۵۰ ساعت لگینگے

خط بنام حضرت ناصر الملک

گھر آکر مجھکو معلوم ہوا کہ سفیر ایران متعینہ امریکہ جو دو متمم نہایت ہے - ادریہ اسلام کے موافق وہاں تقریریں کرنا چاہتا ہوں اور رہنماؤں کا کرنا ... کہا ... کو دربار میں دوسرا خط والا حضرت کے پاس کہ وہ بھی طہران میں آگئے ہیں بھیجا (کہ ... دینی ... قاعدہ شب ۱۹ رمضان کو مقرر تھی اور شاید روپیہ بھی مجلس شہادت امیر المومنین کے لئے دیا جاتا ہے) اس میں ... میں آفیشیل (رسمی) خط سفیر کے نام نہیں چاہتا بعض باتیں ایسی میں نے سنی ہیں کہ رسمی ... مفید بھی ... اس واسطے اگر حضور پسند فرماویں تو نیم رسمی (نیم سرکاری) خط بغرض ملاقات پریسیڈنٹ سلطنت ... امریکہ ... دیں - باقی خدا حافظ پرسوں یہاں سے روانہ ہوتا ہوں - شمران سے آتے وقت الگ ... عید ...

لارڈ کرزن کالج کے تعلیم آوردہ کچھ مدت قبل وزیر مال وزیر خارجہ وغیرہ رہے ہین اور رئیس الوزرا بھی اور اب جناب نائب السلطنت ہین گویا بزمانہ نابالغی سلطان احمد شاہ بادشاہ ہین ان کو والا حضرت واقدس لکھا جاتا ہے۔ آدمی دیانت دار حلیم یافتہ اور عمدہ سمجھ کے ہین مگر ڈرپوک۔ ۵ گھنٹے تک قریب غروب ہم کو انتظار کرنا پڑا۔ ایران کی عام عادت کے موافق وہ بھی رمضان مین عصر کو بیدار ہوتے ہین۔ مین نے اون سے صاف کہا کہ میرے خیالات ایران مین آنے سے بدل گئے میرا مقصد تھا کہ ایران مین اسلام کی خدمت کرون مگر یہان لوگون مین دو عیب ایسے ہین جنکی وجہ سے کوئی کام نہین ہو سکتا

(۱) اول یہہ کہ ایثار علے النفس کے معنی نہین جانتے۔

(۲) دوسرے یہہ کہ ایک دوسرے پر بھروسہ نہین کرتے۔

نائب السلطنت نے کہا کہ "سینکڑون برس سے ایک دوسرے کو دھوکا دینے مین مصروف ہین۔ اس وجہ سے اعتبار نہین" پھر مین نے کہا کہ یہان اسلام کی ترقی اور تہذیب اخلاق کے مقاصد کی کامیابی نہایت مشکل ہے۔ ایک گروہ علماء کا ہے کہ اون کے ذاتی اغراض بہت سے ہین اور وہ بہت سست اور غافل ہین اصلاح حالات کے لئے اون کا جگانا اور اون پر اعتراض کرنا لازم ہوگا۔ وہ فوراً بدعت یا تکفیر کا فتویٰ دیدین گے جس کی وجہ سے کام ہو نہین سکتا۔ دوسرا گروہ لامذہب اور آزاد خیال آدمیون کا نیز بہائیون کا ہے اون پر حملہ کرو تو کام شروع ہونے سے پہلے وہ سینے میں بندوق مار دین گے۔ ناصر الملک اس تمام عرصے تک کھڑے تھے۔ اور ۵۰ سوار ارمنی اور بختیاری و ہمدانی اور گاڑی پہونچنے کا انتظار کر رہے تھے۔ پھر مین نے کہا کہ اب میرا ارادہ ہے کہ اسلام کی خدمت کے لئے ہندوستان مین کام کیا جاوے۔ وہان ایک ملین شیعہ ۵۹ ملین سنت جماعت اور ۲۲۰ ملین ہندو اور بت پرست ہین۔ ایران مین اسلامیت و شیعیت بہت ضعیف ہو گئی ہے (نائب السلطنت نے فرمایا کہ خود اسلامیت ہر جگہ ضعیف ہے) اس نقصان کی تلافی لازم ہے۔ مین ارادہ رکھتا ہون کہ لیکچر وغیرہ دیکر کچھ روپیہ جمع کرون اور ہند مین ایک مشن درست کرون جس کے لئے اپنی زندگی مین نے وقف کر دی ہے۔ اس طور پر کہ ایک شاخ مشن کی تہذیب اخلاق کا کام کرے اور ایک شاخ غیر قومون میں نشر اسلام کرے۔ ہماری سنت جماعت بھائی اسلام کے پھیلانے اور اصلاح اخلاق کے کام مین آمادہ

خیال تھا کہ محمد علی شاہ کی فتح قریب آئی تو یہ سعادت کریگی - کاسک کے پاس ہتھیار بہت تھے اور [illegible] میں [illegible]
میں ان کی تعداد ایک ہزار ہے - مگر ان میں سے مختلف جیلوں کو پانچ سو سوار بھیجے گئے ہیں ان کو حکم دیا
گیا ہے کہ ان کے ہتھیار لیکر معزول کیا جاوے -

[الہلال - ۱۱ ستمبر ۱۹۱۲ء]

بعض علماء دینی کی ملاقات اور ان کی ہمدردی

کل رات کو بعض علماء دینی اور دیگر اصحاب ملاقات کو آئے - معلوم ہوا کہ [illegible] حسب حکم بعض پرانے اور محدود خیال بزرگوں کے واقفی میرے خلاف مسجد میں [illegible] یعنی بہائیوں کو آزادی دینے کے خلاف دور و ر تک تقریر کی تھی - میرے بعض ساتھیوں نے ان کی [illegible] ہوگئی ہے چنانچہ کل شب مدینہ میں بعض لوگوں نے میری تقریروں کی وجہ سے اپنی عقیدت کا [illegible] مشہور واعظ پر سخت اعتراض کیا کہ آپ نے فلاں شخص کی ہتک نہیں کی مگر اسلام کی ہتک کی [illegible]

روانہ نہ ہون - لہذا کل پارسون ملنے کا ارادہ ہے -

عدالت دیوانی و فوجداری

یہان عدالت ہاے دیوانی و فوجداری شہر طہران کی دیکھین - مگر کرسی پر اجلاس ہے - بینچ بھی ہین -
عمارتین مثل لکھنؤ کی عدالتون کے عالیشان ایشیائی مکانات - دالانون اور کمرون مین ہین - حکام عموماً ناتجربہ کار و کم عمر
ہین - فوجداری استغاثہ اور دیوانی متفرق دعوی مین بھی ۲ قران کا ٹکٹ عموماً لگتا ہے - ناواقف آدمی کے واسطے یہہ
دستور ہے کہ محرر فارم پر اوس کا مطلب لکھدیتا ہے اور شاید کچھ فیس (۴ر یا ۸ر) لے لیتا ہے انتظام عدالتون کا جدید ہے

پارلیمنٹ مین حاضری

شام کو مجلس شوراے ملی مین گیا - یہان جلسہ پارلیمنٹ ہفتہ مین دو دفعہ ہوتا ہے - اور صرف دو گھنٹے تک
کو رہتا ہے - ہمارے دوست مترجم نظام کا مسئلہ بھی پیش تھا یعنی علاوہ بیس طلبا کے جو یورپ کو بغرض تحصیل بھیجے گئے ہین
مترجم کو جن کی عمر ۲۴ سال سے زیادہ ہے بطور خاص امریکہ بھیجا جاوے - سخت مباحثہ ہوا اور اکثر ووٹ اگرچہ ہمارے موافق تھے
مگر ہم ممبران نے مطلق کوئی راے نہین دی جسے یہان کہتے ہین کہ زرد پرچہ دیدیا - جیسے بعض نے اعتراض کیا - نتیجہ یہہ ہوا کہ موجودہ
ممبرون مین سے نصف سے زیادہ کی راے موافق نہ تھی اسلئے یہ معاملہ ملتوی رہا - جن لیے بھی آج شام کو کوشش کی تھی اور
ممبرون پر تقاضا کیا کہ وہ مترجم نظام کو وائی دین اون کے دو بھائی آزادی طلبی مین مارے گئے ہین اور وہ خود دو سال سے کوشان
ہین کیا وجہ کہ ان کو بغرض تعلیم نہ بھیجا جاوے -

ایک غلط جنگی خبر اور ایرانی قزاق

ایک عجیب خبر آج شہر مین مشہور ہوئی کہ شہزادہ عبدالعظیم (جو گویا طہران کا ایک محلہ ہے اور یہان سے ۴ میل
پر ہے) وہان ترکمان سوار وارد ہو گئے ہین - بعضون نے کہا کہ امین الدولہ (افسر محمد علی مرزا) اس خیال سے
آگیا کہ ارشد الدولہ طہران مین داخل ہو چکا ہے اور چونکہ تار ٹوٹا ہوا تھا صحیح خبر راستے سے معلوم نہ ہوئی -

بہر حال بختیاری یہ خبر سنتے ہی سوار اور پیادہ تھا اور لکھے شہزادہ عبدالعظیم کی طرف دوڑے اور توپخانہ اور
جمیعتین باقاعدہ آگئین - معلوم ہوا کہ محض فضول افواہ تھی - پچاس نفر سوار شیراز سے آئے تھے یہ ایرانی قزاق تھے
جو روسی افسرون کے ماتحت ہین اور جن سے اہل طہران خصوصاً آزادی طلب سخت نفرت کرتے ہین کیونکہ انھون نے پارلیمنٹ
پر گولہ اندازی کی اور ہمیشہ شاہ سابق کے موافق تھے - اور اب بھی ان کی وضع کی نگرانی دوسری طرح کر لی ہے کیونکہ

کے فرزند ہین اسنے یہان دعوت مین بلایا- مکان بہت عالیشان اور قالیون وسنتہ آلات سے آراستہ تھا یہان
عموماً جو لوگ مشکل سے گذر کرتے ہین وہ بھی مکانون کو بہت سجاتے اور صاف رکھتے ہین - ۲۰-۲۵ نوجوان اور بعض معمر شخص
بھی موجود تھے جو بغرض ملاقات آئے تھے یہان ایک دستور ہے کہ رمضان مین لوگ سحری تک بیدار رہتے ہین اور
مابعد عصر تک سوتے ہین - یہان نوجوان کئی پارٹیون مین تقسیم تھے - بعض گنجفہ کھیلتے تھے بعض قومی گیت بنا کر گاتے تھے
- مجکو دیکھکر اونھون نے عذر کیا کہ اخلاق اہل ایران ایسے ہی خراب ہین - لیکن انصاف یہہ ہے کہ دو گھنٹے
جو مین یہاں رہا تو غل اور شور اور بے تہذیبی جو ہندوستان کے شرفا کے اتنے مجمع مین نظر آتی اوس سے چوتھائی بھی نہ تھی
اور لوگ واقعی مثل بچون کے زندہ دل تھے مگر بچون کی طرح شریر نہ تھے - کچھ عرصے کے بعد ریفرشمنٹ ایک وسیع پیمانہ
پر لائے گئے یعنی تربوز - خربوزہ - آلو - خیار (کھیرا) چار شربت - ایک قسم کے بسکٹ - یہہ جلسہ جسکو کھانا ہو مختلف
آدمیون کے یہان آخر رمضان تک اسی طرح رہتا ہے - ایک ستم اللہ گروہ بھی یعنی جو پارٹی گنجفے مین مصروف تھی
وہ مانچ شاہی کی شرط کرتی تھی - جو ہارتا تھا اون مین سے ہر ایک پیسے ایرانی جیتنے والے کو دیتا تھا - ان لوگون نے
مجھ سے کہا کہ یہ قمار نہین بلکہ وقت کاٹنے کے لئے ایک تفریح ہے - مگر آج ہی اسی قسم کا ایک مجمع میا پولیس کی ایک جاری
رپورٹ سے معلوم ہوا گرفتار ہوا ہے +

دوسرا خط بنام نائب السلطنت

والاحضرت نائب السلطنت کو مین نے دوسرا خط لکھا تھا جس کا خلاصہ یہہ تھا کہ یہان خدمت اسلام
بہت مشکل ہے کیونکہ دشمنان اسلام حقیقہ متعق تعلیم یافتہ اور مستعدی سے کام کرنے والے ہین ہندوستان
اسلام مین نفاق جہالت تنبلی اور عملے سے اوبیان السان جلد مسم ہو جاتا ہے - ایران جسقدر اسلامی مین صعیف
ہوتا جاتا ہے اس نقصان کی تلافی لازم ہے - اور مین ہندوستان مین ایک مشن قائم کرنی چاہتا ہون جو دو پہلو رکھے -
یعنی صحیح الخیال مسلمانون اور غیر مسلم لوگون مین اسلام بسر کرے - امید ہے کہ جب یہہ انجمن قائم ہوگی تو حضور والا اس کے
اولین مربیون مین ہون گے - مین نے اوس سے خط یا سرپرستش طلب کئے - سفیر ایران و پریسیڈنٹ امریکہ کے نام جہان مین
لکچر دینے جانا چاہتا ہون - ان کے سیکرٹری نے جواب مین لکھا کہ بغیر ملاقات حضرت (نائب السلطنت) کے مین ایران سے

کل سہ پہر کی طرح آج بھی صبح سے شام تک لوگ منتظر رہے کہ قیدی آتے ہیں متفرق توپیں اور سامان آیا مگر قیدی شہزادہ عبدالعظیم سے ہیں اور کہتے ہیں کل جمعہ کو وارد ہوں گے۔

ایک نامعقول واعظ مشروطہ

ارشد الدولہ کی نعش کے متعلق بعض لوگ اپنی حریت کے اظہار میں کلمات ناشایستہ استعمال کرتے تھے میں نے کئی آدمیوں کو منع کیا۔ ایک دو شخصوں نے مجمع کثیر کے سامنے حب الوطنی کی تقریریں بھی کیں اور درست کہا کہ اگر یہ شخص آج زندہ وارد ہوتا (اور طہران کے گویا دروازے پر پہونچ گیا تھا) تو کشتوں کے پشتے لگا دیتا اور تم میں سے اکثر قتل ہو جاتے۔ ایک شخص ان میں یہاں الواعظین لقب کہتا ہے تو بظاہر خوش لباس و خوش گزران معلوم ہوتا ہے اوس نے بہت بلند آواز سے تقریر کی کہ کچہریوں کی چھت پر کئی سو قدم کے فاصلے سے کچھ لفظ سنائی دیتے تھے۔ مابعد یہ شخص جہاں ہم کھڑے تھے آیا۔ ایک شخص نے اوس سے مسئلہ پوچھا کہ ارشد الدولہ مقتول ہے اوس کے جنازے کو دیکھنے سے غسل واجب ہو جاتا ہے یا نہیں؟ تو اوس نے ایسا فحش جواب دیا کہ اوس کے حال پر مجھکو نفرت ہوتی ہے۔ گالی دینے کی عادت یہاں نہایت خراب اور عام ہے۔ اور ایسے واعظ اور مشروطہ خواہ (جیسا میں نے ایک ڈیماکریٹ ممبر پارلیمنٹ سے ذکر کیا جو بعد کو معلوم ہوا کہ یہاں الواعظین کا گویا دوست تھا) آزادی کو بدنام کرتے ہیں۔

ارشد الدولہ کی نعش تو وقت ظہر اوس کی بیگم کے سپرد کی گئی اور شہزادہ عبدالعظیم کے مزار میں دفن ہوئی۔ اس شخص کی جرأت کی نسبت مشہور ہے کہ بعد سہ گولیاں کھانے کے بھی وہ یہی کہتا رہا "زندہ باد محمد علی شاہ" اور اوس نے دو وصیتیں کیں ایک یہ کہ میری بیگم اختیار السلطنت دختر مظفر الدین شاہ مرحوم کا نشان و نگین ہے اوس کو ساتھ دفن کیا جاوے دوسری یہ کہ محمد علی مرزا کو میرا پیغام دیا جاوے کہ میں نے اپنی طرف سے کوئی کوتاہی نہیں کی مگر موت پر کچھ علاج نہیں۔

[۸ ستمبر ۱۹۱۲ع]

دل برداشتگی

آج سارے دن گھر میں رہا۔ بغرض لکچر ہائے اسلامی امریکہ جانے کا ارادہ کسیقدر رکھتا ہوں۔ کیونکہ یہاں کے لوگوں کی اخلاقی حالت سے کہ رات ایک نوجوان سید عبدالعلی کے ملاقات سے پتہ چلا گفتہ نہ اثرات ہے۔ اور دوا کی

حالات اخلاقی خراب ہیں

حمایت یا شاہ صاحب العصر کی توفیق ہے کہ یہ خطرناک بدکاریوں اور وسکومیوں کے باوجود قائم ہے

پر ترجیح دیتے۔ یعنی امیر مفخم وغیرہ اور بھی ایسے جنرل تھے۔ دوسری طرف محمد علی شاہ نے پانچ چھ ہزار ترکمانوں کو جو سرحد
روس و ایران کے باشندے ہیں کچھ روپیہ قرض لیکر کچھ جواہرات بیچ کر اپنے ساتھ کر لیا تھا۔ رشید السلطان ارشد الدولہ
جرنیل ساتھ تھے لیکن راستے میں تھا کہ مارے ہوئے بغیر جنگ کے شاہ سابق کے ہاتھ آ گیا۔ جس طرح کرمان شاہ بغیر جنگ کے
جنوب میں قبضے سے نکل گیا۔ ہمدان میں دو تین ہزار سپاہی سرکاری فوج کے تھے وہ بھی زندہ باد محمد علی شاہ کا
نعرہ لگاتے تھے اور بمشکل ان کو افسروں نے ایک چھاؤنی میں رکھا؛

۴-۵ سخت لڑائیاں ہوئیں اور اگرچہ عموماً فتح سلطنت کے لشکر کو ہوئی مگر بختیاریوں نے بھی جان توڑ کر اپنے سرداروں
کا ساتھ دیا۔ شروع سے قسمت محمد علی مرزا (شاہ سابق) کے خلاف معلوم ہوتی تھی اوس کے دو بڑے افسر مارے گئے۔
عام لوگ اگرچہ شاہ پسند تھے مگر محمد علی شاہ کے افعال اعمال سے سب سمجھدار آدمی ناخوش تھے۔ کوئی اور شاہزادہ ہوتا
تو زیادہ کامیابی ہوتی۔ علاوہ اس کے ترکمان یہاں محمد علی شاہ ایرانیوں کے قلبی دشمن ہیں اور شیعوں کو برا سمجھتے ہیں
اونھوں نے ایرانیوں کو ہر جگہ لوٹنا اور مارنا شروع کیا۔ جنوب یعنی ہمدان و کرمانشاہ میں اگرچہ جنگ نہیں ہوئی۔ لیکن شمال
کی شکستوں سے شنرور گرد وغیرہ ہمت ہار کر سالار الدولہ کا ساتھ چھوڑ دیں گے۔ اور ایک ماہ کے اندر غالباً اس جنگ کا خاتمہ
ہو جائیگا۔ محمد علی مرزا کو دقت یہ ہے کہ اوسے مجبوراً اپنے کو پوشیدہ رکھنا ہوتا ہے۔ کیونکہ ایک لاکھ تومان (کم و بیش ۳ لاکھ سکہ ہند)
کا انعام قتل یا اسیری کے لئے مقرر ہے۔ دوسری بندوقیں بختیاریوں کی بہت عمدہ ہیں۔ اور وہ لوگ جان کا خوف
نہیں کرتے اور نہایت شجاعت اور جوش رکھتے ہیں۔ کیونکہ ان کے افسر سردار اسعد و صمصام السلطنہ کا حکم ہے اور
انہیں وجہ سے یقین کہ اگر محمد علی مرزا تخت نشین ہو تو ان کے لئے نہایت نحوست کا سامنا ہوگا۔ یہ بھی بڑی بات ہے کہ
[illegible] بختیاری شروع سے [illegible] شروع کیا کہ محمد علی مرزا کی کامیابی گویا ایران کی شاہنشاہی کا
[illegible] ان اسباب سے محمد علی مرزا اور سالار الدولہ کا طہران

آمدورفت بارہمت آج سیٹ [illegible] مارکریٹ موجود تھے انھوں نے وعدہ کیا کہ میں [illegible] لیمپ کے واسطے اسے
دیں گے۔ مگر میں سال تک [illegible] کو لینا نہیں [illegible]۔

شام کو ایک معمر آدمی جو ہر روز مجھ سے ملنے آتے تھے ملے تھے۔ مسعود شاہ [illegible] شیخ محمود [illegible]
لقمہ کی یعنی ساہوکاروں کو میہمان رکھنا چاہتے [illegible] اس نے ایک خط لکھی ہے [illegible] کو لکھا۔

ساہوکاروں کی خندہ انجمنیں ایک اور شخص نے [illegible] تک ساہوکاروں [illegible] [illegible]
کی ہیں جن کا سلسلہ دو سو [illegible] اور سب [illegible] [illegible] [illegible] ہیں۔
اور نہایت فصاحت سے مسلسل باتیں کرتے ہیں اور [illegible] [illegible] [illegible]
کو عقل رسا دے۔ [illegible] [illegible]

ارشد الدولہ کی نعش [illegible] آج [illegible] صبح سے بہت آدمیوں کا ہجوم [illegible] [illegible]
ہوا تھا اور کو حکم [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]
مرحوم کی ایک دختر اس کے [illegible] [illegible] [illegible]
کے محکمے کے سامنے ایک جھگڑا [illegible] [illegible] [illegible]
لیتا چھوڑا اور وصیہ کہا۔ مگر [illegible] [illegible] تھے۔
ارشد الدولہ کے علاوہ آج [illegible] [illegible] [illegible]

مذہب ہے کہ لوگوں کے اخلاق کو اس قدر بلند کرتا ہے -

لوگ بہت متوجہ رہے - پھر میں نے کہا کہ میرا یہ مسلک ہے کہ بہائی مذہب بالکل ظاہر ہو جاویں تاکہ ہم کو تباہ نہ کریں آخر

میں نے سوال کیا کہ شیعوں نے سنیوں کو غائب کردیا اسی طرح تقیہ میں بہائی ہم کو برباد کردیں -

روزنامہ مجلس کی مخالفت

آج روزنامہ مجلس کا ٹون بالکل بدلا ہوا تھا - اور آج کا لیڈنگ مضمون ... یہ ہے کہ بہائیوں کے اصل ختم کئے جاویں کہ بہائیوں کا قتل آج کل ... ہے اور وہ حنیفہ اسلام اور ایران کو برباد کر رہے ہیں

لازم ہے کہ وہ آزاد کئے جاویں - اس کے خلاف ایک آیت ... مضمون لکھ کر کہا ہے کہ اس رسالے کی اشاعت کے متعلق

محکمہ معارف غور کرے - مضمون ... ایک خبر شہری ... کہ فلاں شخص کو آج پولیس نے تقریر سے

روکا - اس نے ہمیں ما ایس مسجد سے باہر ... اس وقت ... دوستوں نے اصرار کیا کہ آج ضرور تقریر کریں -

ایڈیٹر مجلس کے پاس پیغام بھیجا کہ تم کل اس خبر کی تردید کرو - ورنہ ... ایسا انتظام ہوگا - ایڈیٹر

کے نائب کو میں نے خود کہا کہ تم نے یہ جھوٹ کیوں لکھا - اس نے کہا کل ہم تردید شائع کر دیں گے یہ کیا ایسی خبر تھی -

ایک بہائی کی ملاقات اور غلط فہمی

آج ایک بیچارہ شخص (جو غالباً بہائی تھا) اور اپنی غلطی سے مجھ کو بہائی سمجھ کر ملاقات کے لئے آیا

اور کہا کہ راز کی گفتگو بعد کروں گا - میں نے ... کی طرح تسلی کی کہ میں سخت مسلمان ہوں کہا

کہ [illegible] آیا ہوں مشہد مقدس کا ارادہ ہے اور ... دیا دل کا -

[طہران - ۴ دسمبر ۱۹۱۱ء = ۱۲ محرم سن ۱۳۳۰ھ]

فتح دولت ایران اور شکست ارشد الدولہ

آج گھر میں ... اسلام کو مترجم (مسدس) کے ... اور ... کی دعوت اور مسٹر غلام محمد

اور مسٹر غلام محمد کی دعوت تھی - بہت بڑی فتح ... ۸ میل پر ہوئی اور ارشد الدولہ جو محمد علی

شاہ مخلوع کا جرنیل تھا مارا گیا - یہ شخص جنگی تعلیم حاصل کر چکا تھا اور ... اور تعجب بات یہ ہے کہ چند

سو بختیاریوں نے ... جس نے حملہ کیے دو ہزار ترکمانوں اور ... کو شکست دی بالآخر باقی فوج نے

کئی سو آدمی - توپیں اور خزانہ گرفتار کیا -

وہاں ادس سے ایک کاغذ دیا جسکا مضمون یہ تھا کہ " موجب حکم نمبر فلاں وزارت داخلہ کمسری پولیس کو اطلاع
محکمہ نظمیہ لکھا جاتا ہے کہ جواد علام الثقلین ہندی جو مسجد ساہ میں لطق متعلق بہ رد ادیان آزادی مذہب بیان
خلاف اوضاع و مصلحت حالیہ کرتے ہیں اون سے اقرار لیا جاوے کہ اس قسم کی تقریر نہ کریں گے "
میں نے اس حکم کی نقل لے لی اور پولیس افسر سے کہا جاؤ تم نے اپنا فرض ادا کیا - میں اسلام کی ترقی اور حفاظت
کے متعلق اپنا فرض ادا کروں گا - چنانچہ وہ چلا گیا - اوس وقت سے اگلے دن دوپہر تک مترجم نظام مصروف ہوئے
کہ پتہ لگائیں - ہیڈ کلارک (رئیس کابینہ) دربار داخلہ نے کہا ہرگز ایسا حکم تحریری نہیں ہوا ہم نے کوئی ایسا کاغذ
محکمہ پولیس میں بھیجا - افسر پولیس نے اصل حکم مترجم نظام کو دکھایا اور ایک عرضی کا غذ دکھایا - مترجم نظام نے کہا کہ
اسپر دستخط وزیر کے نہیں ہیں - ہوتے ہیں مگر اسکا دکھانا مصلحت نہیں - نظمیہ کا معاون مشہور بہائی ہے اور افسر
ارمنی ہے - بہرحال مترجم نظام نے خیال کیا کہ یہ سازش چند بہائیوں کی ہے -
صبح کو بھی اس حکم کا پتہ نہیں چلا - وزیر داخلہ دفتر میں نہ تھے - ہمارے دوست کئی بار گئے - آخر مترجم نظام آقا سید حسین
نے حاکم محکمہ پولیس کو دھمکایا کہ مسلمان عموماً ناراض ہیں اور کہتے ہیں کہ اس محکمہ میں بہائی بھرے ہوئے ہیں اسلامی وعظ
کے مخالف ہیں - اونھوں نے فوراً ٹیلیفون دیا کہ فلاں شخص کے وعظ کے خلاف کوئی کارروائی نہ ہو -
غروب سے دو ساعت قبل میرے پاس چند حضرات آئے کہ آج وعظ نہایت لازم ہے تاکہ رفع تہمت ہو (تہمت
کی تفصیل ذیل میں درج ہے) - چنانچہ میں گیا اور ایک تقریر کی کہ جسکا انداز کی تھی اور لوگ آخر تک نہایت متوجہ تھے

آخری تقریر مسجد طہران میں

میں نے لوگوں سے دریافت کیا کہ کونسی بات میں نے خلاف قواعد اسلام و ایران کی تھی؟
جو حالات ہندوستان میں میرے تھے اون کو کہا تھا اور ایران کے متعلق جو خیالات بیان کئے ہیں ہو اون کا
اعادہ کیا اور سید الشہداء نے جو اخلاق عاشور میں تعلیم دیئے اون کو بتایا اور کہا کہ میں ایران کو بھی ایک اسلامی ملک دیکھنا
چاہتا ہوں کہ لوگوں کی عفت پرہیزگاری - صداقت - محبت - اسلامی خدمت ایک نمونہ ہو - اور جو شخص ایشیا سے -
چین سے - عثمانیہ سے ہندوستان سے - امریکہ سے آئے وہ کہے کہ یہ نمونہ اسلام کا ہے اور اسلام ایسا عمدہ

خوب بیان کیا۔ کہتے تھے کہ محمد علی مرزا کا بخل مشہور تھا اور یہاں کے امراء و معزز رب کو خوف تھا کہ وہ بادشاہ ہوگا تو جس قدر

غبن لوگوں نے سلطان مظفر الدین شاہ کے وقت میں کیا تھا اور جس قدر رسوت اور ظلم سے اس زمانہ میں روپیہ لوگوں نے کھر لیا تھا

وصول کریگا - یہہ لوگ اس وجہ سے سب مشروطہ قانون اور پارلیمنٹ کے خواہاں تھے کہ اون کی دولت محفوظ رہے اب

جب اون کی ثروت محفوظ ہو چکی - تو عموماً مستبد (شاہ پسند) ہو گئے ہیں متخلق اوس تجویز کے جو پرسوں پارلیمنٹ

مین پیش ہوئی کہتے تھے کہ مجلس بالکل مجبور تھی - وزراء نے کہدیا تھا کہ ہمارا سارا پروگرام منظور نہ کیا تو ہم استعفاء

دیدیں گے اس کی بعد ورا کہاں سے لاتے اور بختیاری جن کا رئیس اس وقت وزراء کا افسر ہے الگ ہوتا تو محمد علی مرزا

سے کون جنگ کرتا ؟ ÷

| قومی نغمہ | آج یہاں کا مشہور قومی نغمہ جو لوگ گاتے ہیں از اثرات عارف ہاتھ لگا یعنی ایک مدرسہ کے طالب علم کو یاد

تھا اوسنے لکھوا دیا میں نے اس مختصر راگ کو (کہ واقعی جب دستہ دستہ باجے پر پڑھا جاتا ہے تو عجیب اثر کرتا ہے)

دوسری جگہ نقل کیا ہے ÷

| اثر | کم کم میرے پاس بیٹھنے سے ایک چھوٹا سا گروہ پیدا ہو گیا ہے جو چاہتا ہے کہ اسلامیت شائع ہو - تہذیب

تعالی اخلاق عام میں سعی اور کوشش کی جاوے ÷

[طہران - ۲ و ۳ ستمبر سنہ ۱۹۱۱ء = ۱۰ و ۱۱ رمضان سنہ ۱۳۲۹ھ]

| تقریر ہشتم و حکم اور امداد ولی سالار تہ | کل جب مسجد شاہ میں بغرض لیکچر نہیں گیا - مگر آج مجبوراً لوگ گئے - میں نے معمول سے زیادہ جوش و روانی

سے تقریر کی اور اسلامی اخلاق کیا ہیں ؟ اس کی تفصیل آیات قرآنی سے بیان کی - جب میں ممبر پر

اول بیٹھا تو ایک پولیس کا افسر آیا اور اوس نے کسی سے کہا کہ مجکو کچھ کہنا ہے - میں نے کہا کہو اوسنے کہا بعد - جب

میں تقریباً ایک گھنٹہ تقریر کے بعد اترا تو اوس نے کہا کہ ایک "اقتدار" نوٹس ہے مجکو دینا چاہا ہم محرم نظام اور چند اور لوگ

ساتھ ہوئے - آخر کار وہ گھبرایا - سب سیکڑوں آدمی پیچھے پیچھے آئے - مسجد سے باہر ایک خوش منظر عمارت اور باغیچہ اور

مدرسہ بنی ہے اوس کے بعض طلبات میرے خیالات کے موافق میں نے کہا وہاں آؤ "

کو سرا دے سکیں۔ سر ایڈورڈ گرے کے قانون اساسی میں ضروری ترمیم کر سکیں۔ یہ غیر معمولی تجاویز جن میں روس و انگلستان سے
دوستی کا ارادہ بیان کیا گیا سب باتیں منظور ہو گئیں۔ غالباً فرقہ ڈیماکراٹ کے لیڈروں کو اندر خانہ راضی کر لیا گیا تھا
اور ڈیماکراٹ جو با برابر استہ شور و شغب برخلاف وزرا اور وکلاء مجلس کیا کرتے ہیں پارلیمنٹ میں نہایت متانت
اور خاموشی سے بیٹھے رہے لیکن ان میں سے اکثر نے تمام ان باتوں کو جس میں سے مادہ دوم علانیہ ڈیماکراٹ کے خلاف
تھا تائید کی چونکہ رئیس الوزراء صمصام السلطنہ بختیاری ہے اور بغیر بختیاریوں کے شاہ سابق سے مقابلہ ممکن نہیں
اس لئے لوگوں کی خاموشی سمجھ میں آسکتی ہے۔ اس جلسے کا راز اور ان کوششوں کی تہ اوس بالکل مضمون متعلق
بہ ایران سے معلوم ہوگا جو علیحدہ بھیجتا ہوں جداگانہ لکھونگا۔ آج میں نے ایک مرام نامہ نائب السلطنتہ کے پاس بھجوایا نیز انگریزی
کونسل کو خط لکھا کہ اگر روسی حکام اجازت روانگی مشہد کی نہیں دیتے تو بہتر ہے کہ اس رپورٹ کی تصدیق کر دیں کہ
قسطنطنیہ کے راستے سے لوٹ جاؤں۔

یکم ستمبر ۱۹۱۱ء = ۹ رمضان ۱۳۲۹ھ

حاجی آقا سے ملاقات اور ان کی علت

حاجی آقا وکیل شیراز سے ملاقات ہوئی۔ کوئی سی تائید معاملہ ریکھ میں نہ مسئلہ ہند سے اخلاق میں
اون سے مل سکی۔ البتہ بظاہر بہت اخلاق و تواضع سے پیش آئے۔ اور وعدہ کیا کہ نائب السلطنتہ
کی خدمت میں مدرسہ کو چلیں گے کہ بالفعل بلا معاوضہ میزانیہ اخلاق کا رئیس مجھکو کر دیں میں خود جب تک کوئی مفید کام
کروں معاوضہ لینا نہیں چاہتا۔

رسالہ اسباب ترقی اخبار میں نقل کیا

روزنامہ مجلس نے میرا رسالہ اسباب ترقی ایران شائع کرنا شروع کر دیا۔ اگرچہ تعلق دار الفنون جو
مسلسل چھپ رہی ہے وہ ختم نہیں ہوئی۔

میں نے آج مسجد سپہسالار میں وعظ نہیں کہا۔ معلوم ہوا کہ تقریباً (۵۱) آدمی خواہشمند درس جمع تھے اور دو تین آدمی
رات کو گھر پر بھی تقاضا کرنے آئے کہ میں سلسلہ مواعظ بند نہ کروں۔

اُمراء اور مشروطہ کے کا راز

سید محمد رضا وکیل مجلس شورائے ملی ملاقات کو آئے۔ انہوں نے ایک لطیفہ بطور فلسفہ تاریخ مشروطہ

سب لوگوں نے صدا بلند کی غرض ایک ہزار بختیاری و مجاہد اور چار سو طہرانی کل چودہ سو آدمیوں نے اپنی ہوشیاری اور لیاقت اور جوانمردی سے آٹھ دس ہزار لشکر اور طہران کے بڑے حصے کو جو شاہ کا لشکر تھا مغلوب کر لیا۔ مابعد کہا جاتا ہے کہ وہی آدمی جو سرکار کے تھے فوراً تمام دفاتر اور محکموں میں تمام تنخواہوں کے ساتھ بحال ہو گئے اور ایسی بدذاتی اور خود غرضی سے مشروطہ کو ان لوگوں نے بدنام کیا اور عدالت کی رعایا کی طرف کوئی توجہ نہ کی۔

[۱۳ر اگست ۱۹۱۲ء = ۸ر رمضان ۱۳۳۰ ہجری]

ساتواں وعظ مسجد شاہ میں

میں نے آج حسب معمول مسجد شاہ کے صحن میں منبر پر اپنی تقریروں کا سلسلہ ختم کر دیا اصلاح اخلاق کے لئے انجمن درست کرنے پر زور دیا اور باقی وطن کا علاج بیان کیا اور نصیحت کی کہ جو بہائی تمہارے درمیان ملے ہوئے ہیں ان کو آزادی دو تاکہ معلوم ہو کہ دشمن اسلام کون ہے اور وہ لوگ جو تمہارے درمیان عداوت و کینہ کا بیج بوتے ہیں معلوم ہو جاویں۔ میں نے کہا کہ اس وقت ان کے مذہب کی تردید مشکل ہے کیونکہ وہ اپنے اصول نہیں بتاتے شیعی و سنی مذہب کے اصول معلوم ہیں۔ مگر یہ لوگ ہر مذہب کے سامنے کہتے ہیں کہ ہم تمہارے موافق ہیں صرف اسی قدر معلوم ہے کہ مرزا حسین علی بہاء اللہ کو خدا کا مظہر جانتے ہیں اور قرآن شریف کو منسوخ۔ اور کہتے ہیں کہ کتاب الایقان میں اس قدر معارف ہیں کہ نعوذ باللہ قرآن اس کے مقابل ہیچ ہے۔ ان کی عبارت طول طویل اور بے معنی ہیں بعض جگہ نظر پڑی تو اوس کا کچھ مطلب سمجھ میں نہ آیا۔ میں نے سنا کہ بعض خواص نے مجھ کو میری اس تقریر سے ناراض کر دیا۔ کیونکہ جب تک میں موجود تھا کسی نے کوئی ناراضی ظاہر نہیں کی۔ خواص بھی اس قدر ڈرتے ہیں کہ منبر سے سوا آج تک کسی کو ہمت نہیں ہوئی کہ ایسی بات زبان سے نکالیں۔

رمضان میں سحر تک سونے کا دستور

حاجی آغا وکیل تبریز سے ملاقات کے واسطے ۱۱ بجے دن کے گیا معلوم ہوا کہیں گئے ہیں یہاں رمضان میں عموماً سحر تک سب جاگتے ہیں اور دن بھر سویا کرتے ہیں اور معلوم ہوا کہ یہی حالت کا پیشہ ہے۔

پارلیمنٹ میں ایک سنڈری فانوس کی جو وقت گی

شام کو مجلس شورائے ملی میں گیا۔ رئیس الوزرا شیخ کل وہاں کو موجود تھے۔ وزرا نے بعض معمولی اختیارات چاہے تھے تاکہ انجمنوں اور اور لوگوں کو جو انتظامی امور میں مداخلت کرتے ہیں (قرق) ڈما کریں

ہر ایک کے پاس (۵۰) جوان تھے۔ غرض تین سو آدمی جو گھروں میں خفیہ سلیک اندازی کی مشق کرتے تھے ان میں سے
دو سو آدمی مکان مجلس پر پہونچ گئے۔ اب شہر کے ایک حصہ پر یہ لوگ قابض ہو گئے۔ رات اور صبح کو نوبہ ہوا۔ مگر
دوسری طرف بظاہر یہ لوگ ہٹ گئے تھے لہذا لشکر محمد علی شاہ کو خبر ہوئی کہ مجاہدین کا لشکر پیچھے ہٹ گیا۔ وہ بہت
خوش ہوئے اور طہران کی حفاظت چھوڑ کر حملہ کرنے کے لئے اون پر آگے بڑھے۔ یہہ نصف لشکر جو پیچھے ہٹتا
جاتا تھا راست کو چکر کھا کر مع بختیاریوں کے اگلی صبح کو یکایک طہران میں داخل ہو گیا۔ اور اب ان کی جمعیت نے
جس میں بختیاری اور ارمنی اور مجاہد سبزی واشی وغیرہ بھی تھے قزاق خانہ پر جو وسط شہر میں ایک عالیشان دو منزلہ
عمارت ہے حملہ کیا۔ تین دن تک لڑائی رہی۔ اپنی غلطی پر واقف ہو کر شاہ سابق کا جو لشکر غلطی سے پیچھے ہٹ گیا
تھا طہران میں متواتر داخل ہونے لگا۔ اور اب بھی شاہی توپیں مشروطہ طلب حملہ آوروں سے جو گنی تھیں۔ اس
عرصے میں شاہی کاسکون کے مقام میدان توپخانہ پر مجاہد ارامنہ جو بم کے گولے لائے تھے اونھوں نے پھینکنے
شروع کئے جس سے اون کی عمارت خراب اور وہ خوف زدہ ہو گئے۔ یفرم خان جو ایک ارمنی افسر مجاہدین کا تھا
اور اوس نے روس کی خفیہ انجمنوں میں تعلیم پائی تھی ڈائنامیٹ کے گولے اوس کے ساتھیوں کے پاس تھے انھوں نے
کاسکون پر پھینکے۔ مگر شاہی فوج کے مقامات سے حملہ آوروں پر شارپنل یعنی ہوائی گولے توپ کے مارتے تھے اوس وقت
بھی محمد علی شاہ سامنے آکر اگر اپنے لشکر کی ہمت افزائی کرتے تو فتح کچھ مشکل نہ تھی اہل مشروطہ کی حالت نازک
تھی۔ لیکن تیسرے دن معلوم ہوا کہ محمد علی مرزا سفارت روس میں پناہ گزین ہو گئے۔ اسکا بھی بڑا قصہ ہے (جو عنقریب لکھونگا)
کاسکون کے روسی افسر کرنیل لیاخوف نے اپنے کو مع فوج کے حوالہ سپہدار کر دیا اور طہران فتح ہو گیا۔ اوس دن کئی ہزار
آدمی جو شاہ کے طرفدار یا جاہ نشین تھے مد وقین باندھے اور دستے لئے ہوئے مجلس کے پاس پہونچے۔ اور
نہایت متانت سے اپنے کو مشروطہ کا خیرخواہ ظاہر کرنے لگے۔ اون کا نام ظریفاً مجاہدین چہارشنبہ رکھا گیا ہے
یہہ وہ لوگ تھے جو فتح کے بعد نمایاں ہوئے۔ ایک غیر معمولی جلسہ مجلس کے مکان میں ہوا جس میں بیس ہزار آدمیوں
کا مجمع تھا۔ جو لوگ خفیہ لیڈر و سرغنہ تھے اونھوں نے بعد مشورہ باہمی طے کر کے نعرہ بلند کیا (زندہ باد سلطان احمد شاہ)

اور دو ہزار کے قریب بکرزاق (کاسک) طہران میں موجود تھا۔ اوّل مجاہدین نے جن کی تعداد صرف (۵۰۰)
کے قریب تھی کسی شہر سے آئے۔ اور ایک پل پر جو پہاڑی کے نیچے ہے دفعتہً یلغار کرکے حملہ کیا اور پل پر
قبضہ کرکے ایک توپ لی۔ ان کے مخالف نہیں ہوسکے کہ وہ ایک دفعہ بھی کر پیچھے ہٹ گئے۔ اس کے
بعد مجاہدین نے جن کی تعداد پانچ سو تھی گلی [illegible] طہران سے ۴۔۵ میل باہر محمد علی مرزا کے لشکر پر حملہ کیا اور
سخت جنگ کی مگر کچھ نہ کر سکے بلکہ بھٹک کر سب ہٹ گئے۔ دوسرے دن انھوں نے مناسب جگہ سے ایک لشکر
پر جو ان کی طرف آرہا تھا حملہ کیا۔ ۱۶-۱۷ آدمی سرفریق کے مارے گئے کہ یکایک معلوم ہوا کہ دشمن سے
مقابلہ نہیں بلکہ بختیاری جو آزادی پسند کے حامی ہیں آرہے ہیں۔ یہ معلوم کرکے دونوں خوش و شادان
ہوگئے اور دونوں نے آگے جاکر لشکر شاہی پر حملہ کیا۔ مگر توپوں کے مقابل عاجز ہوکر پسپا ہوگئے
اور ایک بچے گاؤں میں آٹھہرے۔ گاؤں والوں نے بھی ان کا ساتھ دیا۔ [illegible] سپاہ کی۔ لشکر پسپا
ہوکر باہر ٹھہر گئے اور رات کو جمعیت کمیٹی [illegible] ستار خان فاتح و مجاہد آذربائجان
اجلاس کیا کہ اب کیا کرنا چاہیے آخر یہ طے ہوا کہ [illegible] یعنی پانچ سو آدمی ایک نامعلوم راستہ سے
آہستہ آہستہ پہاڑوں میں کو طہران میں داخل ہوئے اور [illegible] پیچھے ہٹ گئے۔ چنانچہ انعام دیکر ایک جاسوس کو
تیار کیا اور یہ پانچ سو جوان آہستہ آہستہ چوروں کی طرح طہران کی طرف روانہ ہوئے سپہدار اعظم (جو آج کل
مشروطہ طلبوں میں بہت بدنام ہیں) ان کے افسر تھے۔ انھوں نے داخل ہوتے ہی اپنے ہاتھ سے قراول کو
جو دروازے پر تھا گولی سے مار ڈالا۔ سب اور ان کے ساتھی زندہ باد مشروطہ کہتے ہوئے فوراً شہر میں داخل
ہوگئے اور فوراً [illegible] پارلیمنٹ کے مکان پر پہونچ گئے۔ رات کو جاسوسوں کے ذریعے سے ہر والوں کو پیغام دیدیا
تھا کہ آمادہ رہیں بہان کمیٹی جمالیہ (یادگار [illegible] جمال الدین واعظ جن کو شاہ مخلوع نے قتل کیا تھا)
کمیٹی ملک (یادگار ملک المتکلمین جو مشہور اسپیکر تھے اور وہ بھی ۴ سال ہوئے قتل کئے گئے)۔ کمیٹی
لوطیان ایرانیان۔ کمیٹی باقرخان۔ کمیٹی بہا کمرچال۔ [illegible] کمیٹیاں [illegible] ان میں سے

بھیجنا سخت مضر ہے۔ اتنا کہ فرانسیسی تمدن سے کیا فائدہ ہوا بجز اس کے کہ کچھ ناولون کا ترجمہ ہو گیا۔ جو عیب ایرانیون مین ہین وہی عیب بلکہ زیادہ فرانس مین ہین۔ تماشا ہے کہ (۳۰) طلباء جو منظور ہوئے ہین اور زیادہ اُن مین فرانس جانے والے ہین اب بھی انگلستان بھیجے جائین یا جرمن و جاپان و امریکہ۔ پھر مین نے مفصلاً سنایا کہ طلباے علوم دین طہران مین ۵ ہزار بتائے جاتے ہین جن مین سے دو ہزار واقعی طلباء ہین جو ٹہرتے ہیں۔ ان میں دو سک چلن اسلام خواہ امرباد یا س چھانٹ لئے جاوین اور جس قدر اون کو ملتا ہے اوس سے دوگنا وظیفہ دیا جاوے۔ یہ سب اپنے شہرون سے وظایف پاتے ہیں۔ اور بعض امرا اس کے اوقاف سے لوگون سے کہا جاوے کہ دوگنا رو سہ دو سال دو سو طلباء کو ہدایات اور دستور العمل مفصل دیا جاوے اور ایران کے شہرون مین بغرض وعظ و ہدایت اخلاقی بھیجا جاوے اس طور پر کہ ہر جگہ ایک انجمن تہذیب اخلاق کے لئے قایم کرین۔ آمدنی اپنی جیب مین نہ رکھین بلکہ مرکز مین بھیجتے رہین۔ اس طور پر نہایت آسانی سے ایک مشن کی بنیاد پڑ سکتی ہے۔ پھر مین نے اپنی تجویز کہ مثل حجاز ریلوے کے راہ آہن حسینی کس طرح بنائی جاوے مفصل بیان کی اور یہ بھی کہا کہ یہ سب کام ہو سکتا ہے اگر استعداد اور استقلال کے ساتھ کیا جاوے۔ گھر میں بیٹھنے اور تنبلی (غفلت) سے کام نہین چل سکتا۔

مسٹر غلام محمد ابراہیم ملاقات کے لئے آئے وہ امریکہ جانے پر اصرار کرتے ہین۔ مین بھی نیم راضی ہو گیا ہون بشرطیکہ وہ خود لکچرون کا انتظام کرنے کی غرض سے ملیں ؛

فتح طہران کے اصلی حالات دو سال قبل ماہ جولائی کے لکھے ہوئے رقعات مین سے ہیں کہ مجاہدین طہران نے جن کی تعداد بہت ہی قلیل تھی طہران کس طرح فتح کر لیا۔ اس کی کیفیت جو آقا سید حسین مترجم نظام نے بیان کی وہ دلچسپ ہے اور ایک تاریخی معاملہ ہے اس واسطے درج کیا جاتا ہے۔ یہان بادشاہ معزول کے پاس تقریباً دس ہزار فوج سوار تھی اور جو راستہ طہران مین آنے کا ہے اوس پر پانچ گرد چھاونیان ایک ایک ہزار آدمی کی ایک دوسرے کے پیچھے پڑی تھین جس مین پیدل سوار توپخانہ سب تھے۔ اور ۱۶ ہزار آدمی خود شاہ مخلوع کے پاس طہران سے ۳ فرسخ پر تھے

مسٹر حکیم نظام پر جب بوچھار ہونے لگی تو انھوں نے مجھ سے مدد مانگی۔ میں نے کہا کہ میدان جنگ میں۔ مقام رکھنے ڈسپلن کے یقیناً جرنیل کو اختیار ہے کہ سپاہی کو مار ڈالنے کا حکم دے یعنی جنگ کے وقت کپتان امر قطعی کا عہدہ رکھتا ہو جاتا ہے۔ رئیس الوزرا نے کہا قرون میں جنگ تھی تب میں نے کہا کہ یہ اختیار برابر منتقل ہو کر سرد عدالت ہونا چاہیئے کہا بارہ زدہ ۸۰ تازیانے لگنے چاہئیں۔ صمصام السلطنت نے کہا کہ ۸۰ تازیانے کی جگہ ہشتاد تازیانہ بر جسم او زنند۔ بہرحال معلوم ہوتا ہے کہ ڈیماکراٹ کے افسر کو وزارت جنگ معزول کرنا چاہتی ہے۔ ۵۰۰ ڈیماکراٹ کی فوج کو پسند نہیں کرتے۔

آخر میں کل ۱۲ بجے وقت ملاقات کے لئے مقرر ہوا اور ہم سب لفعا سب کو رخصت ہوئے۔ نکلتے وقت علاء الدولہ نے مسٹر حکیم نظام سے ہاتھ ملایا۔ گویا صلح کی خواہش کی۔

ایک اصلاحی اعلان آج شام کو اکثر دیواروں پر اعلان تھا کہ چونکہ محکمہ پولیس کا فرض ہے کہ اخلاق کی نگرانی رکھے لہذا اطلاع دی جاتی ہے کہ جس قدر شراب خانے ہیں سب بند کئے گئے اور جہاں کہیں ہوں بند کئے جاویں اور کوئی شخص بازار میں علانیہ شراب نہ بیچنے پائے۔ اور جو بدمست ہوگا گرفتار کیا جاوے گا۔ اس اعلان کو دیکھ کر مسٹر حکیم نظام بھاگے ہوئے آئے اور چلائے "زندہ باد خواجہ غلام الثقلین"۔ میں نے پوچھا کیا معاملہ ہے؟۔ انھوں نے کہا کہ آپ کے دلیلوں اور تقریروں کا اثر ہے۔ ورنہ اس سے پہلے کبھی ایسا نہیں ہوا خصوصاً آج کہ ۷ رمضان ہے اس اعلان کے کیا معنی؟۔ اگر از خود اعلان دیتے تو شروع رمضان میں دیتے۔ بہرحال یہ کامیابی مسلمانوں کے لئے خوشی کا موجب ہونا چاہئے۔

۳۱ اگست ۱۹۱۱ع = ۷ رمضان ۱۳۲۹ھ

چھٹا وعظ اور اُسکا [illegible]

طہران کی آب و ہوا خشک ہے، آج سحری کو کسی نے نہ اٹھایا اسلئے صبح سے پیاس تھی۔ بہرحال عصر کو میں نے تقریباً ایک گھنٹہ تک پھر مسجد شاہ میں باوجود تشنگی کے تقریر کی۔ آج عملی معاملات پر زور دیا۔ خلاصہ تقریر یہ تھا کہ فرانس میں پیرس کی اخلاقی حالت ناگفتہ بہ ہے طلبا کو یونان

موجود نہ تھے۔ رئیس الوزراء سے میرا تعارف کرایا گیا۔ جس نے وزیر اعظم سے مصافحہ کیا اور کہا کہ آپ کے زمانے میں ترقی عمومی اور رفع نزاع بین المسلمین ہو تو بہت اچھی ہے۔ انھوں نے پوچھا (یہاں کا نام درج نہیں) کہ آپ کیسے دورے پر یہاں آئے ہیں؟ میں نے بیان کر دیا۔ انھوں نے یہ بھی کہا کہ رواج شریعت ممکن ہے مگر سزا مات کا دور ہونا مشکل ہے۔ یہ فقرہ دل کو زخمی کر دینے والا تھا استعمال حاجت ما را گئی گرار مدکہ منتق نموم"۔

علاء الدولہ اور مترجم کا مباحثہ

اس عرصے میں علاؤ الدولہ جو ایک زمانے میں حاکم طہران تھا اور نہایت جابر شخص ہے۔ اور جب لارڈ کرزن وارد بوشہر ہوئے تھے اور علاء الدولہ نے بسبب والی شیراز ملنے سے انکار کیا تھا جب تک لارڈ کرزن پہلے ملاقات کو حسب ضابطہ نہ آئیں اس وجہ سے بوشہر کا اترنا ملتوی رہا۔

صمصام السلطنت وزیر اعظم ایک بہت ہی سادا سپاہی آدمی ہے ذکر کیا کہ بار آتا ہے کہ قزوین میں جو دستہ مجاہدین ڈیماکراٹ کا جاتا تھا اوس کے افسر یار محمد خاں نے ایک شخص کو جو سرات کئے ہوئے تھا۔ گرفتار کیا ہے تو وقت جب صندوق دکھائی اور دو کونسل خانہ روس کے پاس سر کا گیا۔ درخت سے لٹکا کر گولی کا مار دیا۔ اس پر ہمارے دوست مترجم نظام نے کہا کہ بہت اچھا کیا۔ افسوس ہے کہ مرکز طہران میں ایسا کیوں نہیں کرتے۔ یہ سنکر علاء الدولہ نے سخت غصہ سے گفتگو شروع کی کہ ایسی باتیں کہو گے تو باقی ہر آدمی روس کی پناہ میں چلے جائیں گے۔ اب ملک کے جانے میں کیا باقی رہ گیا ہے۔ تم لوگ کیوں نہیں صبر کرتے اور یہ جو بات تھوڑا مترجم نظام نے کہا میرا عقیدہ ہے کہ جو لوگ اجنبی سے دست آویزی یا بلکہ اذکر یں اُن کی یہی سزا ہے غرض خوب بحث ہوئی اور جھگڑا بڑھ گیا۔ آخر میں صمصام السلطنت بھی شریک ہو گئے اور بولے کہ سب باتیں دو کروڑ کی شروع ہے۔ ڈیماکرات چاہتے ہیں کہ دوس کو تقسیم کر لیں مگر جب تک حال میں جان ہے بڑھ رہے گا اسکے بعد علاء الدولہ نے کہا کہ مثلاً میں سفارت میں پناہ لوں تو دس ہزار آدمی میرے ساتھ ہیں۔ تمھارے پاس سوائے سُرخ ٹکلی دکھانے کے کیا ہے۔ واضح ہو کہ سات سُرخ کنٹائی انقلاب کی مدت سے بعض لوگ سُرخ کنٹائی رکھتے ہیں جسکے معنی ہیں کہ خونریزی کے ساتھ ہی ملکی ترقی کرنی چاہیئے۔

پانچواں وعظ مسجد شاہ میں

آج بھی اگرچہ میں تھکا ہوا تھا اور میری عادت ہے کہ بغیر پانی پئے تقریر نہیں کر سکتا اور وجہ [illegible] پانی پینا ممکن نہ تھا تاہم تقریباً ایک گھنٹہ مسجد شاہ میں تقریر کی اور آج دہریوں کے رد میں عقلیہ دلائل بیان کئے اور عمل قوم لوط پر جو یہاں بدقسمتی سے رائج بیان کیا جاتا ہے اور کہا جاتا ہے کہ اس بلا سے بعض اسلامی سوسائٹیوں دیگر ممالک خاصکر ہندوستان کے افراد بھی خالی نہیں ہیں کی بنا پر سخت الفاظ میں مذمت کی اور لوگوں کو غیرت دلائی ؛

ایک ہندی امریکی اور ان کی بیوی

ایک صاحب مسمی غلام محمد [illegible] جو بمبئی کے رہنے والے ہیں اور [illegible] سال امریکہ [illegible] ملنے آئے۔ یہ امریکہ واپس جانے والے ہیں ان کا نام [illegible] اور ایک [illegible] کو طہران میں [illegible] سکتے ہیں۔ ان کی زوجہ ایک [illegible] عورت سکاٹ لینڈ کی ہے۔ ۴½ سال شادی کو ہوئے۔ یہ بیان کرتے تھے کہ ترکی سے زیادہ [illegible] اور [illegible] شہر میں نے دنیا کے پردے پر نہیں دیکھا۔ اور بعض حالات انہوں نے بیان کئے کہ واقعی ان کا بیان کرنا لکھنا قابل شرم ہے۔ اس پر بھی افسوس ہے کہ بمبئی سے ایرانی عموماً تعلیم کے لئے دار الفواحش (پیرس) ہی میں بھیجے جاتے ہیں۔ آدھ گھنٹے کے بعد شام کو مکان پر ان کی بیوی [illegible] گیا۔ ان کی بیوی صاحبہ سے بھی ملاقات ہوئی۔ [illegible] گھنٹہ تمام [illegible] مکان آراستہ۔ [illegible] روپیہ [illegible] رکھا ہے۔ یہ کہتے تھے کہ میں اگر امریکہ [illegible] کی [illegible] جاؤں اور ۳ ماہ وہاں رہوں تو لیکچر کی فیس کی وافر آمدنی ہو سکتی ہے اور مشورہ دیا کہ قسطنطنیہ سے سیدھا اوس طرف چلا جاؤں کہ [illegible] روپیہ [illegible] کام ہو سکیں گے۔ [illegible] اور ان کی بیوی میرے قیام گاہ پر کئی دفعہ ملنے آئیں اور میں بھی گیا [illegible] لوگ [illegible] انہوں نے ایک تھیٹر روس میں بنایا تھا۔ ایک روسی [illegible] اور ایک آدمی نے کل روپیہ [illegible] ہزار [illegible] کر لیا اور کچھ شنوائی نہ ہوئی۔

وزیر اعظم سے ملاقات

آج بعد فراغت ملاقات سید حسین صاحب مترجم اور ان کے [illegible] دوست [illegible] گئے اور [illegible] کر کے سردار بہادر یہاں لے گئے۔ یہ [illegible] رئیس الوزراء یہاں ہیں۔ وہاں رئیس الوزراء موجود تھے لیکن سردار بہادر

دھوکا دے تو پھر کر نقصان نہیں۔ آج ایک گھنٹہ تقریر میں لگا۔ لوگ منہ کھا در متحیر تھے۔ میں اپنا وعظ ابھی آیت سے شروع کرتا ہوں "یا ایہا الذین امنوا من یرتد منکم عن دینہ فسوف یاتی اللہ بقوم یحبہم و یحبونہم اذلۃ علی المؤمنین اعزۃ علی الکافرین"۔

"اے مردمان کہ ایمان آوردہ اید ہر کسے کہ از شما از دین خود مرتد شود پس در زمانہ آئندہ خدا ایک قوم را خواہد آورد دلہا ہمراہ خواہند نمود کہ ایشان خدا را دوست دارند و خدا ایشان را بر مؤمنین مسکین و بر کافرین سخت سلوک خواہند نمود"۔

{ ۲۹ راگست ۱۹۱۱ع = ۵ رمضان المبارک ۱۳۲۹ھ }

مولوی عبدالحق صاحب وعظ مسجد شاہ میں

آج عصر کو حسب معمول مسجد شاہ میں وعظ کہا۔ آج لوگ زیادہ تھے اور زیادہ متوجہ تھے اول میں نے دہریوں کا رد کیا اور پھر کہا کہ ایرانی لوگ اتحاد اور استقامت کے ساتھ کام نہیں کرتے مایوسی غالب ہے۔ اس واسطے کام اچھی طرح نہیں ہوتا۔ پھر میں نے تفصیل بیان کی کسی طرح ایک انجمن ہونی چاہیے جس کی شاخیں ہر جگہ ہوں اور لوگوں کو اتحاد و اتفاق۔ ترک بیکاری اور اخلاق اسلامی کی طرف دعوت کرے۔

میرا امتنامہ یا رسالہ مقاصد قومی

شام کو میرا امتنامہ یا رسالہ جس ذیل ترقی ایران تیار ہو گیا۔ اس کو ترجمہ کراں۔ لیمیٹ ہر قسم کی آج جلسہ پارلیمنٹ جس میں وزراء سے حلف وفا سے اقرار کا اجتماع ہات رمل تشام جلسہ سے طلب کئے گئے تھے مقرر ہوا تھا کہ ایک کمیٹی رپورٹ کرے گی اور آج اوس پر بحث ہو گی کمیٹی نے کوئی رپورٹ پیش نہ کی اسلئے بحث اتوار کی رات تک ملتوی ہوئی۔

طلبائے دینی سے گفتگو

آج شام کو یہاں کے بعض مدارس دینیہ کے کئی طلبا آئے اور دیر تک ان سے ... گفتگو ہوئی۔ وہ سب یہاں کی مدارس کی نسبت ... محمدمت مدارس میں ... مدارس جن میں وہ پڑھتے ہیں۔ ... کہ کوئی ... نہایت عمدہ امر ہوگا کہ ... آئندہ کے ... سے ... وہ ... ہے ...

{ ۳۰ راگست ۱۹۱۱ع = ۶ رمضان ۱۳۲۹ھ }

پھر مین نے اون کے دلائل کا رد فلسفیانہ طریقے سے کیا، غرض یہ کہا کہ اسلام ایسا عمدہ مذہب ہے اس کے
اخلاق ایسے پاکیزہ ہین تو کیا وجہ ہے کہ تمام دُنیا مین عموماً اور عجم مین خصوصاً حالت خراب ہے۔ مین نے
جواب دیا کہ اصل الاصول اسلام جو آپ کا رہے یہاں نہیں۔ قومی فائدے اور دینی خدمت کے لئے لوگ ایسے ادنیٰ ذرا سا
نقصان گوارا نہین کرتے۔ سید الشہداؑ کو جب سلمانوں نے علمبردار کہا اوس وقت ایک بدبخت آدم نے
نامت کہا کہ چند روپیون اور حکومت کی محبت ان لوگون کے دلوں میں دین اسلام اور غیرت اور اولاد رسول
و بزرگان امت سے بڑھ کر ہے۔ جب تک سلمانان تولا سے تمام حیثیتین اہل بیت (علیہم السلام) سے نہ کرینگے
ان کی فلاح کبھی ممکن نہیں۔ تولا (محبت) کے معنی زبانی دعوے کے نہین بلکہ اوس معصوم کے مولے کی اتباع
کرنا۔ اون سے محبت کرنا اور اپنے دل کو ایسا نرم اور پاک کرنا ہے کہ محبت رسول و آل رسول اوس مین سما سکے
غیبت شہوات اور محبت خدا دونون یکجا جمع نہین ہو سکتین۔ حالانکہ امام حسینؑ کی زندگی ایثار ہے۔ لوگون کو
ایثار کا پتہ نہین۔ ذرا سی بات پر جھوٹ بولنے کے لئے تیار رہتے ہیں۔ پھر مین نے ایران کی بدنامی جو جھوٹ
بولنے میں ہے بیان کی اور کہا کہ یہ قوم صرف جھوٹ بولنا چھوڑ دے مین اطمینان دلا سکتا ہوں کہ دس سال کے
اندر دُنیا کی سب سے بڑی قوم ہو جاوے گی۔ تمام خرابیان اس وجہ سے ہین کہ لوگون کو ایک دوسرے پر اطمینان
نہیں۔ ہر شخص دوسرے کو دروغگو اور دزد جانتا ہے۔ ریل نہین بنا سکتے۔ کمپنیان درست نہین کر سکتے۔ سڑکین
نہیں بنا سکتے۔ پھر مین نے زور دیا کہ یہ چار پانچ سو آدمی جو جمع ہین ان کو لازم ہے کہ اپنے گھر اور دوستون
کو میرا پیغام پہنچا دیں کہ ایران کے لوگ مومن کی اس علامت کو اختیار کرین یعنی ایسا نقصان گوارا کر کے
بھی سچ بولین۔ جناب امیرؑ نے فرمایا ہے "الایمان ان تؤثر الصدق حیث یضرک علی الکذب حیث ینفعک"
ایمان یہ ہے کہ تو سچ کو ترجیح دے جب سچ مضر ہو جھوٹ پر جبکہ وہ مفید ہو۔ پھر مین نے کہا کہ تقیہ کا مفہوم لوگ
غلط سمجھتے ہین۔ تقیہ اصل اس لئے ہے کہ دشمنان خدا سے اپنی جان یا مال اس سبب سے بچائے کہ یہ جان یا مال
خدا کی امانت ہے اور خدمت دین میں صرف ہونے والے ہیں۔ اگر نسبت جنگ ہو اور محض اپنے فائدہ کے لئے

یا ملّاؤں پر اعتراض کرنے یا اُمراء پر۔ دونوں طرف عملاً مناسبت تھا۔"

نائب السلطنت کے متعلق گفتگو

بابت نائب السلطنت میں نے سوال کیا۔ کہا "بہت لائق اور بڑا آدمی مگر زیادہ محتاط ہیں یعنی بہت ڈرتے ہیں اور ڈیماکریٹ کے خلاف ہیں اور پارٹی اعتدال اونھوں نے قائم کی ہے۔[1]

تقی زادہ کی بابت گفتگو

تقی زادہ ایک مشہور ممبر پارلیمنٹ پہلی پارلیمنٹ میں تبریز کی طرف سے تھا اور شاہ و اُمراء کے سخت خلاف۔ خیالات انقلاب اوس نے فرانسیسی کی تاریخ سے اخذ کیے۔ نوجوان اور بہت خوش سال ہے۔ فرقہ ڈیماکراٹ کا بانی ہے۔ علماء دین کو ماکروب یعنی طاعون کے کیڑے اور اُمراء کو غرباء کا خون چوسنے والے ظاہر کرتا ہے۔ اس کے ماننے والوں میں جو سپلے والنٹیر یا مجاہدین کا دے اشارہ سے لوگوں کو قتل کرنے میں باک نہیں کرتے۔ کلام کم میں نے ایسا ہی سمجھا ہے۔ مگر آدمی باجرأت ہے۔ اخوند ملا محمد کاظم خراسانی نے فتویٰ دیا کہ فاسد العقیدہ ہے اور سال بھر کے قریب ہوا کہ بیس سواروں کے ساتھ تقی زادہ کو ایران سے باہر کر دیا گیا۔ اب وہ اسلامبول میں مقیم ہیں اور واقعی رئیس فرقہ ڈیماکریٹ ہے۔ ایک مسئلہ اس فرقہ کا یعنی روحانی اور مالکی جماعتوں میں مل کر ملیحدہ ہو گیا ہو۔ علاوہ بہاء اللہ و عباس آفندی کے عقاید سے ملا گیا ہے۔ تصویر سے تقی زادہ شجاع و بلند نظر و باہمت معلوم ہوتا ہے۔ میں نے تقی زادہ کی بابت کونسل سے پوچھا تو اونھوں نے کہا کہ میں نے سوائے بھلائی اون کی بابت کچھ نہیں سنا میں نے کہا کہ میں نے صرف برائی سنی ہے اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ قتل کا ابھی تقی زادہ ہی نے کیا ہی آخر اسی پہلے یہ بات بھی اور سید عبد اللہ بہبہانی کے قتل پر شبہ کیا جاتا ہے۔ کونسل نے کہا سید عبداللہ بہبہانی کے قتل کا حکم تقی زادہ نے نہیں دیا۔ غالباً ایسا ہوا۔ جیسا ہنری دویم شاہ انگلستان نے کہا تھا کہ کوئی ایسا نہیں کہ مجھکو اس ملا سے نجات دے اور ہمارا آدمی ایک سپاہی کو لارڈ الاامین نے کہا کہ ڈیماکراٹ کی نسبت

[1] میرا خیال تھا کہ ڈیماکراٹ یا وحید الملک کی رائے سے متاثر ہو کر نائب السلطنت کے خلاف کونسل نے گفتگو کی مگر اس مزید تجربے کے بعد میں سمجھتا ہوں کہ واقعاً نائب السلطنت نے فرقہ ڈیماکرات کو گرانے کے لئے بعض تجاویز مضر ملک کو اختیار کیا اور ملک کو جو توقعات اُن سے تھے اون کو تاراج کر دیا۔ (منہ)

عجب نہین کہ وزرت استعفا دے بار وس مداخلت کرے۔

{ طہران - ۲۶ اگست ۱۹۱۱ء = ۲ رمضان ۱۳۲۹ھ }

وزرا کا استعفا و پارلیمنٹ

آج خبر مشہور ہے کہ وزراء نے استعفا دیا - مگر معلوم ہوا کہ صرف استعفا کی دھمکی دی ہے - یہ بھی معلوم ہوا کہ روس کے متعلق امتیازات وغیرہ کا مسئلہ نہین بلکہ اندرون ملک مین انتظام قائم کرنے کے لئے وزرا کو غیر معمولی اختیارات دینے سے مجلس خاصکر ڈماکرات اس واسطے ڈرتے ہین کہ ہم جو تجویز و تقریر کرتے ہین کہین ایسا نہ ہو کہ ہماری زبان و قلم کو کابینہ (مجلس وزرا) ہو کہ دے - اور ملک کی آزادی مین خلل ڈالے -

{ طہران - ۲۷ اگست ۱۹۱۱ء = ۳ رمضان ۱۳۲۹ھ }

ملاقات با کونسل انگلش

صبح ہی سمیران واسطے ملاقات کونسل انگلستان گیا - یہان ایک وسیع ٹکڑا جس مین دس ہندوستانی سوارون کا مجمع بطور گارڈ ہے اور ایک باغ مین سفیر انگلستان و کونسل کے مکانات ہین جو ایران نے دولت انگلستان کو بہ زمانہ ناصر الدین شاہ قاجار بطور اظہار دوستی دے رکھا تھا - یہ وہی مقام ہے جہان ۷ - ۸ ہزار ایرانی مظفر الدین شاہ کے آخر زمانے مین پناہ گزین ہوئے تھے - ایک کچے پکے مختصر مگر خوشنما بنگلے مین کونسل مقیم ہین - ملاقاتی کارڈ جانے پر ڈرائنگ روم مین بٹھایا گیا - اور تھوڑی دیر کے بعد ایک نوجوان آدمی ۲۷ - ۲۸ سال کی عمر کا آیا - اوس نے میرا پاس پورٹ بغرض اجازت سفارت روس مین بھجوا دیا ہے - ابتک منظوری نہین آئی - ڈمیڈا لملک جو آجکل ممبر مجلس شورائے ملی ہین فارسی مین اون کا اور مسٹر بروِن کا شاگرد ہے - یہ والس کونسل ہی بہت کم جانتا ہے - بہت خلیق اور سخت ڈماکراٹ ہے - کونسل نے پوچھا طہران کی کیا حالت ہے؟ - مین نے اپنے خیالات ظاہر کیے - کہا علماء کے خلاف ایران مین جوش ہے یا نہین؟ - مین نے کہا اگر علماء نے اپنی حالت درست کرکے فعالیت اختیار کی تو فبہا ورنہ البتہ لوگ اونکو چھوڑ دین گے - ڈماکریٹ کی نسبت وائس کونسل کو تسلیم کرنا پڑا کہ وہ جلد بازی کرتے ہین - مین نے کہا کہ اس وقت روس اُن کے خلاف ہے ملا اون کے خلاف ہین - اُمرا و اشراف اون کے خلاف ہین کونسل نے کہا کہ "مین بھی اون سے کہا کرتا ہون کہ تم غلطی کرتے ہو کہ ایکبار تم نے دونون قوتون کی مخالفت شروع کی یعنی

پارلیمنٹ کا اجلاس اور وزراء کی حاضری

رمضان میں عشا کے بعد مجلس شورائے ملی منعقد ہوتی ہے وہاں گیا۔ جھاڑوں میں علاوہ شمعوں کے
برقی بتیاں بھی قمقموں میں لگی تھیں اور ہال کا نظارہ بہت خوبصورت تھا۔ بحث دلچسپ تھی کہ مختلف
خانہ بدوش اقوام (ایلات) اور چھوٹے مذاہب (مثلاً موسائی۔ عیسائی۔ مجوسی کو) کسقدر ممبر دئے جاویں۔
یہ شور اول (یعنی فسٹ ریڈنگ) قانون کا تھا۔ مگر سخت تعجب ہوا کہ بختیاروں کو صرف ایک وکیل دیا گیا حالانکہ
اونھوں نے مشروطیت قائم کی اور انھیں کی مدد سے اب بھی محمد علی شاہ مخلوع سے جنگ ہے۔ یہ بھی معلوم ہوا کہ
انھوں نے اعتراض کیا تھا کہ ہمارے دو رکن مجلس میں ہونے چاہئیں۔ اسی وجہ سے اونھوں نے ایک آدمی بھی اس
مجلس میں نہ بھیجا۔ برخلاف اس کے ارامنہ کو بجائے ایک کے دو رکن دیے جانے تجویز کیے گئے۔ اور ایک چھوٹا سا فرقہ کلدانیوں
کا ہے جس کی تعداد دس ہزار سے زیادہ نہیں۔ روس کو ایک ممبر جدا۔ بعض ممبروں نے اعتراض کیا کہ کلدانی عیسیوں کی ایک
شاخ ہے اون کو ارامنہ کے ساتھ ملانا چاہیے۔ حساب کی رو سے ارامنہ کی تعداد ایک لاکھ کے قریب ہے اون کے لئے
دو رکن بہت ہیں (یہاں یہ اُصول ہے کہ لاکھ آدمیوں کی جماعت کو ایک وکیل دیا جاوے) اسپر بہت بحث ہوئی کہ
تعداد وکلا کتنی ہو بعض لوگ کہتے تھے کہ ۱۲ ارہے اس پارلیمنٹ میں تو صرف (۷۰) جگہ سے لوگ منتخب ہوئے تھے۔ بعض
مقامات سے کوئی انتخاب ہی نہیں ہوا لیکن اس مسودہ میں کل ۱۴۵ ممبر تجویز کیے گئے ہیں۔ مجلس میں آج سب وزرا آئے
تھے اور ایک تجویز لائے تھے جس کی تفصیل معلوم نہ ہوئی۔ وزراء چاہتے تھے کہ مسئلہ ضروری ہے (غالباً روس نے کچھ
امتیازات طلب کیے ہیں) آج ہی بحث ہو مجلس نے انکار کیا۔ آخرکار ۸ ممبروں کی کمیٹی کے سپرد کیا گیا کہ اول وہ
رپورٹ لکھے۔ مابعد مجلس رائے دے۔ وزرا بظاہر ناراض ہوکر مجلس سے اوٹھ گئے۔ تھوڑی دیر کے بعد دیگر مباحث
ہوتے رہے۔ وزرا باہر رہے۔ برقی روشنی کبھی بجھتی تھی اور پھر فوراً روشن ہو جاتی تھی۔ آخر رئیس نے مجلس کو
ختم کر دیا۔ اسپر ہم لوگ باہر چلے آئے۔ بعض ممبران بھی اپنے گھر چلے گئے۔ کوئی گاڑی میں بیٹھکر اور کوئی پیدل
۲-۳ منٹ کے بعد معلوم نہیں کیا وجہ ہوئی۔ فراش اور ملازم دوڑے تاکہ سب کو واپس بلا لائیں ہم نے نصف گھنٹہ
انتظار کیا کوئی وجہ معلوم نہ ہوئی۔ میرے بعض ساتھی رہ گئے کہ خبر منگوائیں گے۔ بظاہر معاملہ نہایت نازک ہے

ایران سے کہنا ہے کہ مین محمد علی کو سمجھاؤن گا - تم رل و تیرہ کے امتیاز اسلئے (مطلب کے) مجکو مدد لکھا ہر ایران اس کو منظور نہ کریگا ؛

[۲۴ ر اگست ۱۹۱۱ء = ۳۰ ر شعبان ۱۳۲۹ھ]

سخت تکلیف رہی رات بھر بخار و درد جسم و تشنگی کا غلبہ تھا - مین نے بدپرہیزی یہ کی کہ ایکدن مین کئی میوے خربوزہ و انگور کئی دفعہ کھالئے - انگور یہان اسقدر سستے ہین کہ ایک دو پیسے کے انگور دو آدمی مشکل سے کھا سکتے ہین صبح کو شربت بنفشہ دعناب شہر مین تلاش کیا - نہ ملا ؛

طہران کی صبح | یہان ایک نہایت بدنما دستور ہے کہ گویا صبح ڈیڑھ دو گھنٹے دن چڑھے تک سوتے ہین اور اس سے پہلے دوکانین تک بند رہتی ہین - ٹریم نہین چلتی - صرف کہین کہین جانے والے وہ بھی دیر مین آتے ہین - یہ بھی فرنگی مصائب کا وہ حصہ ہے جو طہران نے سیکھا ہے لیکن رمضان مین تو اگر عصر تک نہین تو ظہر کے بعد تک تو ضرور بالکل خواب غفلت کا سامنا ہوتا ہے ؛

{ ۲۵ ر اگست ۱۹۱۱ء = یکم رمضان ۱۳۲۹ھ }

پہلا وعظ مسجد شاہ مین | عصر کے وقت مترجم و آقائے معظم السلطان مجکو لے گئے کہ مسجد شاہ مین بڑا مجمع ہے تہذیب اخلاق کے متعلق تقریر کرون - ایک منبر کہین سے لاکر صحن مین نصب کر دیا - مین نے کوئی ڈیڑھ یا دو ساعت تک فارسی مین تقریر کی - اصول دین کی تشریح ۳۰ - ۴۰ منٹ تک - پھر عدل کے ذیل مین مکارم اخلاق اور ایران کی موجودہ خرابی پر نہایت جوش و سختی سے اعتراض کیا کہ لوگ نہایت متعجب ہوئے - شراب - چانڈو - عمل قوم لوط - اسراف - عیاشی - قمار بازی - نااتفاقی - اس مین سے ہر چیز کو بتایا کہ ایران کو خراب و تباہ کر رہے ہیں اور یہ تباہی دولت صفویہ کے آخری زمانے سے بہت جلد جلد بڑھ رہی ہے -

تاریخ بربادی ایران | آج ایک عربی کتاب تاریخ السابعہ کا ایک حصہ پڑھا شہر عمو اسماعیل جس کا اڈیٹر مرزا احمد کلیسائی تھا جسے محمد علی شاہ نے قتل کیا تھا پڑھا - اس مین ۴۰ سال قبل کے دلچسپ اور حیرت انگیز واقعات مندرج ہیں پرانی بہت اور روس کا ہاتھ ہر سازش مین نظر آتا ہے ؛

دور دو اخبارون کا بند ہونا روزنامہ استقلال بوجہ کمی فنڈ کے بند ہو گیا ہے۔ اخبار ایران نو اس وجہ سے بند ہو گیا کہ اوس نے روس پر اور روس کے ملجائے عہد داروں پر سخت حملہ کیا تھا۔ یہان گویا باوجود یار لیمنٹ اور مشروطہ کے بوجہ جنگ کے ہندوستان سے کم آزادی ہے۔ اخبارون کی مالی حالت بھی خراب ہے۔ مگر پارٹیان اپنے اپنے فنڈ سے اخبارون کے نقصان کو ایک حد تک بھر لیتی ہین ۔

طہران۔ ۲۳ راگست ۱۹۱۱ع = ۲۹ رشعبان ۱۳۲۹ھ

ایک رسالہ کی تصنیف آج دن بھر ایک سلیس پمفلٹ کے لکھنے مین مصروف رہا جس مین مختصر طور پر میرے کل خیالات بابت اصلاح ایران مثل پینسل بار یک ہلکے نوٹ پیپر کے لکھے ہے ۔

(۱) اصلاح وتہذیب اخلاق (۲) مسئلہ بہائیان ومسلمانان (۳) مسئلہ ڈیماکراٹ وانقلاب (۴) مسئلہ مستبدین ومشروطہ (۵) اتحاد با عثمانیہ (۶) تقلید فرنسہ (۷) رواج شعائر اسلام (۸) درستی قشون (فوج) پر نوٹ لکھے ۔

مہمان خانہ لالہ زار شام کو مہمان خانہ لالہ زار مین گیا۔ واقعی ایسا بارونق مقام کھانا کھانے کا ہندوستان مین نہین مل سکتا باغ و برقی روشنی وصاف میز و بنچ وتپائیان اور آب جاری۔ ایک شخص ایک کمرے مین ہارمونیم بھی بجاتا تھا۔ پارسی وانگریزی دونون قسم کے راگ تھے۔ ایک حب الوطنی کا راگ مصنفہ عارف بہت موثر تھا یعنی ؎

از خون جوانان وطن لالہ دمیدہ ۔ اس کو جسقدر جوش سے پڑھین کم ہے ۔

ڈیماکریٹ و نائب السلطنت آج معلوم ہوا کہ اکثر ڈیماکراٹ واقعی نائب السلطنت جناب ناصر الملک سے عقیدت نہین رکھتے اور کہتے ہین کہ ناصر الملک سپہدار کے حامی ہین مگر بوجہ خوف علانیہ ظاہر نہین کرتے ۔

جنگ مازندران و روس کی چال یہہ جنگ مازندران کے پہاڑون مین جاری ہے اور ۲-۳ دن سے کوئی خاص خبر نہین آئی۔ مگر معلوم ہوتا ہے کہ واقعی محمد علی شاہ کے پاس بہت لڑنے والے ہین۔ روس نے بہر حال اس واسطے کی ہے کہ ایران نے جو قرضہ لیا اور دس ہزار بندوقین اسلئے درجے کی خریدین وہ ختم ہو جاوین۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ اب

پریسیڈنٹ پارلیمنٹ سے ملاقات و گفتگو

آج صبح جناب موتمن الملک رئیس مجلس سے ملاقات ہوئی۔ وہ عمارت پارلیمنٹ مین اپنے دفتر مین تھے۔ آدمی بہت شریف۔ سادہ مزاج متین اور باوقار ہین۔ جس قدر میرے خیالات تھے کہ شعائر اسلام کو طہران اور دیگر شہرون مین رواج دیا جاوے۔ نماز جمعہ مین وزرا و بادشاہ سے لیکر سپاہی تک حاضر ہون۔ وعظ کئے جاوین۔ باہر شہرون مین بھی ایسا ہی ہو۔ مثل حجاز ریلوے کے مشہد ریلوے بنائی جاوے اصلاح اخلاق و تمدن کے لئے سعی کی جاوے۔ دولت عثمانیہ سے اتفاق کیا جاوے۔ ان سب باتون کو اونھون نے قبول کیا کہ نہایت عمدہ ہین۔ مگر کہا کہ ریلوے کہان سے شروع ہو؟۔ مین نے کہا مشہد سے۔ اونھون نے مال اور مصالحہ کے پہونچنے کے اشکالات بتائے۔ اس کو مین نے قبول کیا اور مابعد اس سے بہتر طریقہ نہ دیکھا کہ کسی بندرگاہ سے شہر تک شروع ہو۔ اونھون نے یہ بھی کہا کہ ایران مین اصلی غور کرنے والے کم ہین اور زیادہ تر نقل کرنے والے ہین۔

آج مین ذکر کر رہا تھا کہ بعض لوگ نماز باجماعت افواج وغیرہ کے مخالف ہین اون مین ایک ہندی بھی ہین۔ ایک لاابالی نوجوان نے بیپروائی سے بولا کہ اس نماز سے کیا فائدہ ہے جس مین صرف اوٹھنا بیٹھنا ہے۔ مین تو دل مین نماز پڑھتا ہون۔ مترجم نظام نے انگور اون کے سامنے سے اوٹھا لئے کہ ایسی دل مین انگور کھا لو۔ اس قسم کی چند لغویات نوجوان نے اور کہین۔ مین نے کہا فضول باتین نہ کہو جس نماز کا پیغمبر نے حکم دیا ہے اُس کی تفصیل اختیاری باتضحیک سخت حماقت ہے۔ اگرچہ دہریہ بھی ہو تو ہندوستانی مسلمانون کہ طہران مین مرقع نہ کرو لا مذہبی کی رو ہر جگہہ جاری ہے۔ بعد اس ہندی نوجوان نے عذر کیا اور میری غیبت مین لوگون سے میری بہت تعریف کی کہ ملات شخص مین سچا اسلامی جوش ہے۔ میرا مطلب اس قصہ کے بیان سے یہہ ہے کہ کیسا ہی آزاد خیال مسلمان ہو اگر کوئی شخص اسلام پر زور دیوے اور سمجھاوے تو وہ متاثر ضرور ہوگا۔ البتہ جن لوگون کو وہ اپنے سے کم لیاقت سمجھتا ہے اوسے نخوت اون کا کہنا نہ مانیگا لہذا ہر دینی مشن اور کام مین تعلیم یافتہ لوگون کی شرکت لازم ہے۔

آج پھر میرے دارالفنون کے لیکچر کا وہ حصہ روزنامہ مجلس مین شایع ہوا جو شراب اور تمباکو کے متعلق تھا۔

اسلام اور رہبانیت رات کو ایک صاحب سے بحث ہوئی بولے اسلام فن سیاست تمدن اور اخلاق کا نام ہے روحانیت اوس میں مطلق نہیں میں نے کہا کیا کہتے ہو۔ روحانیت کے متعلق آیات و احادیث بیان کیں۔ یہ بیسے کہ روحانیت سے مراد رہبانیت ہے میں نے کہا کہ روحانیت بندہ اور انسان کے تعلق کا نام ہے اور یہ تو ضرور اسلام نے جگہ جگہ سکھائی ہے۔ یہ شخص قرآن و حدیث و تاریخ مذاہب سے بہت واقف تھا اور وہی سید جس تھا جو ہندوؤں کے اثر پھیلنے سے خائف تھا ۔

ایران و عرب اس بارہ میں بھی بحث ہوئی کہ ایران کے عادات و اخلاق عربوں خصوصاً عرب کے ملنے سے بگڑ گئے میں نے کہا کہ تاریخ پڑھو عجم کے عادات اسلام سے پہلے کسقدر ذلیل ہے آج کل سے بھی کسقدر بدتر ظلم اور سرف بید تھا عیش بید تھا۔ نکاح میں بیٹی اور بہن تک حلال تھیں اسلام نے عجم کے اخلاق کو بہتر کردیا نہ کہ بدتر۔ بلکہ برخلاف اس کے عجم نے عباسیوں کے زمانہ میں عرب کے اخلاق کا ستیاناس کردیا جبرا عاقبت اندیش ایرانی نے عرب کے خلاف روزنامہ حبل المتین طہران میں لکھا تھا وہ ایران و اسلام دونوں کا دشمن تھا خیالات کو ہیجان میں لاتا تھا۔ اس مضمون کی وجہ سے جو مرزا آقا خان نے لکھا تھا روزنامہ حبل المتین کو مجلس شوریٰ نے بند کردیا تھا اس مضمون میں نہایت جوش جاری میں بتایا تھا کہ تمدن عرب نے ایران کو تباہ کردیا اور سوائے مذہب کے عرب کی سب چیزیں بری ہیں۔ مرزا آقا خان ایک زبردست سنی تھا جس کو مدت ہوئی پھانسی دی گئی تھی ۔

ایک سیٹھ کی چوری ایک لڑکا جو میں نے محمد علی نامی ملازم رکھا تھا آج شمار کرنے سے معلوم ہوا کہ علاوہ دو نوٹوں کے نوٹ چرانے کے وہ میری ایک ہنڈی کوک اسیڈ سنز کی جو بمبئی کے نام تھی چرا لے گیا۔ ۔ (۱۰) دن کا ذکر ہے۔ چور وصول تو نہ کرسکتا تھا لیکن محکو ہیچ میں ضرورت ہوئی تو سخت مشکل پڑتی۔ خیر پولیس میں رپورٹ کرنے کی دھمکی دی۔ اوس کا باپ کسی قدر معتبر آدمی معلوم ہوا اور اپنے بیٹے کو جو شاہزادہ عبدالعظیم گیا تھا اور اوس کا مقصد فرار تھا تلاش کر کے ہنڈی لے آیا ۔

[۲۲ اگست ۱۹۱۱ء = ۲۸ شعبان ۱۳۲۹ھ]

نہین کین - مگر اس نازک موقع پر پارلیمنٹ ایران کے دونون فریقون نے اون کو اختیار دیدیا کہ جو چاہین سو کرین -
کہا ہم کہ وزراء کو مثل دستے کھود کر نہ پھینک دین - مطلب یہ تھا کہ کسی گروہ کے چند یا اکثر آدمیون کی بدذاتی سے
اصل چیز جسکے وہ نام لیوا ہین مگر نہین جاتی - مین نے کہا تھا فوج کو بھی درست کرو - اوس کے اخلاق بہتر کئے
جاوین - حکماً نماز اون کو پڑھائی جاوے - اگر ایسا کام کروگے تو روس کا مقابلہ ممکن ہے ورنہ سب تجاویز
لغو ہین - خطرہ اجانب قریب نظر آرہا ہے ؛

مسٹر شوسٹر اور ایرانی غیرت

ایک اخبار نیو یارک ہیرالڈ آیا - مسٹر شوسٹر دو ماہ سے سپاہ مشیر خزانہ ہوئے ہین اور جیسا امریکہ کے
اکثر اخبارون کی عادت جھوٹ اور مبالغہ کی ہے اونھون نے اس نوجوان کی تعریف مین زمین
آسمان کے قلابے ملانے شروع کئے کہ تمام طہران اور دربار مین تہلکہ اور رعشہ تھا - شوسٹر نے اون کی ہمت
بڑھائی اور نقشہ جنگ کے لئے تیار کیا اور ایران کو بچایا اور آدھ گھنٹے مین اصل شائع کر دیا اور والنٹیرون کو
طلب کیا - اس مین شک نہین کہ مسٹر شوسٹر کی خدمات خاصکر روس کی مالی تعدیات کم کرنے اور ایرانیون کی عادت
کے خلاف روس سے نہ دبنے مین بہت کچھ لائق تعریف ہین لیکن یہ مضمون ایسا تھا کہ ایک باغیرت ایرانی کو ناگوار
معلوم ہونا چاہیئے تھا جسکو سب کو مخالف اور بزدل اور فن جنگ سے ناواقف بیان کیا گیا - حالانکہ یہ غلط ہے[1]
مگر یہ لوگ شوسٹر پرستی مین اسقدر غرق ہین کہ مین نے بہت سمجھایا کہ اس مضمون کا ترجمہ سرکاری گزٹ مین شائع
ہونا مناسب نہین لیکن اُن کی سمجھ مین نہ آیا - مین نے کہا کہ واقعات سے تم لوگ ثابت کر رہے ہو کہ تم مین خود
حکومت کرنیکا مادہ نہین اور روس کو حق ہے کہ تم پر حکومت کرے - میری اسلامی غیرت تقاضا نہین کرتی کہ اس
مضمون کے ترجمے مین مدد دون - اگرچہ مسٹر شوسٹر کا مین بیحد ثنا گو ہون - مگر تم دوسرون کا سہارا ڈھونڈنے کی
جگہ اپنے پاؤن پر کھڑا ہونا سیکھو !

[1] اب مین سمجھتا ہون کہ وزراء دراصل خائف تھے اور محمد علی مرزا کے آنے سے اپنے ہاتھ پاؤن ڈھیلے چھوڑ چکے تھے بلکہ پارلیمنٹ کو
کمزور کرنے اور ڈیموکراٹ کا زور توڑنے کے لئے عالی اکثر امراء ادھر اکی سازش شاہ کے ساتھ تھی بلکہ روس کے اشارہ پر چلتے تھے ۔

جی جائے۔ اصلاح تمدن میں مصروف رہیے۔ کوئی مزاحم نہ ہوگا۔ میں نے اس کام کو اپنے مذاق کے موافق مانا اور کہا کہ اگر مناسب طریقے سے مجھکو معاون کیا جاوے تو آمادہ ہو جاؤں گا۔ حاجی آقا محمد صاحب عقل و دماغ کے شخص ہیں اور وکلا نے مجھسے کہا کہ محمد علی مرزا کو روس نے اسلئے بھیجا تھا کہ جو روپیہ ہم سے قرض لیا ہی اور جو سند و قیمتی تحریری میں وہ ختم ہو جاویں اور ہم مفلس ہو جائیں۔

جمہوری و مشروطہ کے متعلق بحث

آج دن بھر مختلف مباحثوں میں گزرا۔ اول مترجم نظام نے کہا کہ ایران کے لیے جمہوری سلطنت لازم ہے۔ میں نے کہا کہ ناقابل عمل اور بیکار مباحثہ سے فائدہ نہیں جنگ روس۔ انگلستان و بختیاری و قشقائی کرد و لرد سنہسوار شیخ محمرہ متفق نہ ہوں حکومت جمہوری کا ہونا ممکن نہیں۔ ایک صاحب جو روزنامہ استقلال کے آرٹیکل نویس تھے اور مجھ سے ملنے آئے تھے اون کی تعلیم بھی سخت کی ہے بولے کہ ہم چار عقلا کی ضرورت ہے کہ ایک جگہ بیٹھکر مشورہ کریں اور ایک پروگرام بناویں جس طرح اکیلے نادر نے ایران کو اور کئی ملکوں کو فتح کیا اور چند انگریز بقوت عقل ہندپر قابض ہیں اس طرح چند آدمی جو عقل سے کام کریں جمہوری بنا سکتے ہیں میں نے کہا اب بھی نابالغی شاہ میں جمہوری حکومت ہے۔ اگر آسمان سے فرشتے آگئے اور انھوں نے مدد کی تو نام تو جمہوری کا شایع ہو جاوے ان لوگوں کے ہوائی خیالات سے تعجب ہوتا ہے آج کی خرابی کی خبر نہیں اور سو دو سو برس کے خواب دیکھتے ہیں ۔

اختلاف اسلام کی سمت

مہمان خانہ لالہ زار میں چند آدمی بیٹھے تھے ایک شیخ کی جرأت میں نے بحث کی کہ اس خوشی میں مناسب ہے کہ ایرانی نماز جماعت جمعہ کو مسجد دین اور منزل اسلامبول نائب السلطنہ و وزرا و افسران فوج۔ پولیس اور تمام ارکین دولت وغیرہ نماز میں حاضر ہوں اور ایک عمدہ وعظ متعلق بہ اخلاق دیا جاوے رسالے اور جاسکر ایک خوشنیلے بزرگ معتضد السلطنہ نے کہا کہ نہایت اہم اور ضروری تجویز ہے اور لوگوں کو جذب کرنے اور بدگمانی دور کرنے کے لیے بھی بہتر ہے مگر ایک صاحب نے مخالفت کی کہ میرے خیال میں یہ مضر ہے۔ ملاؤں کا رسوخ بڑھ جاویگا اس سے خطرہ ہے میں نے کہا کہ اگر مراد آپ کی ملاؤں کے رسوخ بڑھنے اور اسلام چھوڑ دینے میں لوگوں کی سعی اور اصرار کرنے لگے ہوئے کہ ملاؤں کے رسوخ بڑھنے کو مگر یہ شخص خاموش ہا۔ پھر میں نے کہا کہ وزرا سے ایران میں کیا کیا جامیں

افواہ پھیلتے تھے کہ محمد علی مرزا گرفتار ہو کر آیا تو سولی پر لٹکایا جائے گا۔ تماشا نظر آئیگا۔ حکومت ایسے تماشے پسند ہیں اور نہ بہ اُمید ہے کہ گرفتاری ہو۔ فراری فی الحال بادہ قرین قیاس ہے۔ سردولت ایران اسعد خان نے کہ بابا جد قصاص نہیں لے سکتی۔

[۲۱ اگست ۱۹۱۱ع = ۲۷ شعبان ۱۳۲۹ھ]

حاجی آغا سرعتہ اعتدال سے ملاقات اور ایران کے پالیٹکل حالات

آج صبح آغا وکیل شیراز سے ملاقات ہوئی۔ ڈیڑھ گھنٹے تک یہاں کے پالٹکس کے متعلق باتیں رہیں۔ اونھوں نے کہا یہاں سب لوگ پریشان اور خانہ جنگی میں مبتلا ہیں۔ اور حزب اعتدالیین ناکارہ اور انکی کثرت پر لرزان ہے کہ جب چاہیں گے ڈماکرات کو برباد کردیں گے۔ ڈماکرات کے خوف سے امرا و علما ہر دو برکنار ہیں اور مشروطہ سے ڈرنے لگے ہیں۔ فرقہ ڈماکراٹ کو اپنے مقاصد حاصل کرنے میں نہ خدا کا خوف ہے نہ جان لینے میں یا تہمت لگانے میں باک۔ ارامنہ مسلح ہیں اور قواعد سیکھے ہیں۔ ایکدن ان سے اور ڈماکرٹ سے خوب چلیگی کیونکہ دونوں اب الگ ہو جاتے ہیں کہ تمام متنازعہ محکموں پر قابض ہو جائیں ارامنہ ابھی اقلیتوں میں ہیں مالیہ باہم دولت کا کام کریں گے اور مدعی ہوں گے۔ میں نے کہا جب کیبنٹ (کابینہ) در فرقہ معتدلیین سے تھا تو کس وجہ سے تمام محکموں میں ڈماکرٹ بھر دئے۔ اونھوں نے جواب دیا کہ طہران کی فتح کے بعد ہی اونھوں نے جلدی سے اپنے آپ کو بھر لیا اور قبل آنے ناصر الملک بہادر کے کہ سنہ ڈماکراٹ (انقلاب)، دا نک ہا اونسے بھی مدد کی ۔

ارامنہ سے خوف کی بابت میں نے کہا مسئلہ ضروری نہیں۔ روس کی بابت میں نے کہا کہ بہت خوف ہے حاجی نے تسلیم کیا۔ میں نے کہا کہ خدمت اسلامی یعنی اصلاح تمدن تعقیبہ مشہد ریلوے بنانے اور انجمن مہیا کرنے کیلئے چند روز کا قیام ایران میں کافی نہیں۔ اس سوال پر کہ میں اگر بسبب انگریزی کے یعنی انگریزی رعیت ہونے سے جو ایک زبردست پیر ہے استعفا دوں تو مجلس شورای ملی میں انتخاب ہوسکتا ہے یا نہیں؟ اونھوں نے کہا کہ دورہ آیندہ سخت شورش اور لڑائی کا ہوگا۔ اعتدالی و ڈماکراٹ میں سخت کشمکش ہوگی اس دورہ میں ممکن نہیں کہ دوسرا کام آپ کر سکیں اس لئے بہتر ہے کہ ایک شعبہ اخلاق متعلق معارف قائم کیا جاوے اور آپ اس میں مستور ہوں طرح

آخر میں ستار خان نے ہمارا شکریہ ادا کیا کہ اس تنہائی میں اوس کی طبیعت بہلاتے ہیں ہم نے مدد کی۔ ہم نے
پھر ملاقات کا وعدہ کیا اور واپس آئے ٭

ولادت شاہ احمد مرزا کی عید

آج شام کو بوجہ ولادت شاہ (سلطان احمد مرزا) یہاں کی سرکاری عمارتوں پر مثلاً امپیریل بنک
ایران - پوستخانہ - محکمۂ پولیس طہران وغیرہ پر چراغان تھے اور سلیقہ کے ساتھ روشنی تھی۔ چونکہ
یہاں ہر جگہ برقی روشنی ہے تو چراغ مہیا کرنے کی ضرورت نہیں عمارتوں کے گرد تالہ بنالیا جاتا ہے - اور لیمپ
اور سٹیشنوں کی دوکانیں کثرت سے ہیں وہاں سے لیمپ منگا لئے جاتے ہیں - اب کہ ملک میں خانہ جنگی اور افسردگی ہے
اسلئے روشنی عام طور پر نہ تھی - سلطان احمد شاہ کی ولادت کی خوشی گویا مشروطہ کی حمایت کا اظہار ہے - سب سے
بڑی روشنی دارالشورائے ملی (پارلیمنٹ) کے اندر تھی جہاں خاص آدمیوں کو اندر جانے کی اجازت تھی - ہم کو اندر بیٹھنے
کی جگہ تھی - سما ہیوں نے روکا مگر پھر اجازت دیدی بشرطیکہ جسقدر کرسیاں خالی ہیں اوسی قدر آدمی جاویں ہم بیٹھ
گئے - تھوڑی دیر کے بعد جب اون کے قریب کی کرسی خالی ہوئی تو وہاں جاکر موتمن الملک رئیس مجلس سے ملاقات
کی اور ملاقات کا دل سے شکریہ ادا کیا اور جس خوبی سے وہ پارلیمنٹ کا کام کرتے ہیں کہ ایک منٹ بھی ضایع ہونے نہیں پاتا
اوس کی داد دی - ہندوستان میں بھی ایسی باقاعدگی نہیں - سابقاً پریسیڈنٹ ہمارے ایسے ضعیف تھے کہ
بقول حاجی آغا پارلیمنٹ ایران بچوں کا مکتب معلوم ہوتی تھی - میں نے مجلس میں دیگر ممبران پارلیمنٹ سے بھی ملاقات
کی بعض نے میری تقریر کی جو مجلس میں چھپ چکی ہے تعریف کی - صمصام السلطنت وزیراعظم کو بھی آج دیکھا
بلند قامت اور مضبوط اور سادہ لباس شخص ہیں ٭

شاہ سابق کی محصوری کی خبر

آج قبل دوپہر معلوم ہوا کہ رائٹر ایجنسی کا تار وزارت خانے میں ملا کیا گیا - کوئی عمدہ خبر ہے - بابو کو
معلوم ہوا کہ خبر یہ ہے اور کل سبب تعطیل غیر معمولی ضمیمہ (اخبار فوق العادۃ) کے ذریعہ سے شائع
ہوگئی کہ سارا دارالحکومت مازندرانی کو لینے کے لئے جس مقام (قلعہ) میں شاہ سابق محمد علی مرزا محصور ہیں
دوسری طرف سے دولت (گورنمنٹ طہران) کی فوجوں نے اوس کا محاصرہ کر رکھا ہے - لوگ بہت خوش تھے

کرنے کے متعلق کسی قسم کے شبہے ہیں اور تیز [illegible] لین کرلیے ہیں ۔

اور ستار خان کی [illegible] قومی عزت

[illegible] کا [illegible] سمجھتا ہے [illegible] کہ ایران قومی [illegible] سے کام لے سکتا

ہے [illegible] میں ہیرو [illegible] کہا کہ ملک کو مار کر [illegible] ۔ مجھ سے کام نہیں

[illegible] کی [illegible] ملک میں مسائل کے تجویز ممکن ہے کہ وہ

[illegible] حقیقت نہیں کہ صرف [illegible] کہ [illegible] ملک [illegible] اور [illegible]

ستار [illegible] [illegible] کرتے ہیں کہ [illegible] ارادت مجلس [illegible] کر اس وقت کہ بادشاہ

[illegible] ستار خان کے حواس [illegible] ہات [illegible]

[illegible] محمد علی مرزا کے ساتھ یورپ میں رہنا [illegible] اس کو یہاں بلاؤ

[illegible] قبول کیا اور [illegible] میں لے لیا ۔ وہ [illegible] تک آیا ۔ یہاں کہ مخالفت

[illegible] اور سے مجھے [illegible] میں زندہ رہنے کہا کہ تم لے کر ؟ اور مجھکو جھوٹا کیا ۔ انشا دوسری [illegible] کشی مخالفت

[illegible] ۔ بیان [illegible] اس [illegible] ۔ انشا دوسرے ارادہ کر آیا ہے اور لوگوں کو میرا نام دکھانا ہے ۔

ستار خان اتنا زیادہ فریب ہے اور [illegible] میں ستار خان سادگی نہیں جیسی چاہیے ۔ پارلیمنٹ اسکو چار سو تومان

ابھی [illegible] گیا ۔ [illegible] کے لئے دیتی ہے ۔ اور [illegible] شخص کی مراد اور تلوار نے پارلیمنٹ قائم کی اور

آخر ماہ [illegible] کی بڑی لڑائیوں میں محمد علی شاہ کے لشکر کو تبریز میں شکست دی اور روس کو بڑھنے نہ دیا اس کے لئے

یہ [illegible] زیادہ نہیں ۔ تو تبریز [illegible] ستار خان کے گرد ہو کر طہران میں فساد کیا کرتے تھے اور لوگوں پر مال [illegible]

[illegible] کرتے تھے سردار اسعد کی [illegible] بہت متفرق ہو گئے سلاح لے لئے گئے ۔ مگر [illegible] تک سلطنت

سے [illegible] کی ستار خان نے [illegible] گفتگو میں کہا کہ تمام وزرا اور مجلس [illegible] ہے مشیر [illegible] صرف تین لوگ

مانتے ہیں [illegible] السلطنت [illegible] (اب رئیس الوزرا ہے) اور نائب السلطنت اور [illegible] ۔

ستار خان اول فارسی بہت کم جانتے تھے اب بولتے اور سمجھتے ہیں ۔ [illegible] آذربائیجانی اور ان کا [illegible]

ناتمام ادھورا ہیں | باب بالشافہ گفتگو ہوئی اور جنگ تبریز کے متعلق اونھون نے چند فصیح سوال کیئے کہ اسوقت
ہمارے ایرانی بہت روس سے ڈرتے ہین - ہمارے پاس روس کا کونسل جنرل تبریز مین آیا تھا کہ ہم اسکا [illegible] کی بس
آدمیون کو مروانا چاہتے ہین - مین نے کہا کہ سارا قومی فوج مین کسی کی مجال نہین کہ تم کو گزند پہونچا سکے اندر
تبریز مین شاہ کو آنا [illegible] تو مین خطاب کرتا ہون کہ مین اون کا مقابلہ کرون گا اور اون کو مغلوب کرون گا -
[illegible] اتنا آتا مین وعدہ کرتا ہون کہ روس کی بدن پر ایک کپڑا باقی نہ رہیگا اور تمام اسلحہ اور اسباب
سامان [illegible] اون کو [illegible] چھین لون گا - چنانچہ مدت تک روس کا کونسل جنرل خاموش رہا - جب طہران فتح ہوا تو پھر
[illegible] آیا - چونکہ دوسرے دن کا حکم تھا اور طہران مین عمل محمد علی کا اودھم گیا تھا - مین نے مجبوراً اپنی
کی اور روس کو [illegible] تبریز مین ٹہرنے دیا - بلکہ جبر روس کی فوج داخل تبریز ہوگئی ستار خان کا یہ خیال بالکل صحیح تھا - اگر ہمن
روسا اول ہی دفعہ [illegible] اندر حکومت طہران کو [illegible] سے جمایا سلطنت روس وانگلستان [illegible] اور زیادہ تر [illegible]
[illegible] اور [illegible] کا روپیہ لیتے گئے اور [illegible] گی یہان تک کہ ملک کی
آزادی کو ہضم کر جاوینگے مگر اب [illegible] معلوم کہ کس دن اوس کی آزادی سلب ہوگی - مین نے کہا کہ ستار خان [illegible]
مین کچھ [illegible] مین نے صلاح دی تھی کہ قومی فوج ہر جگہ بنائی جاوے اور ستار خان کو افسر کیا جاوے
کہ غیر ممالک مین اس کا اثر بہت اچھا پڑے گا - ستار خان نے کہا کہ مین نے کابینہ (مجلس وزرا) سے

سفیر ایران کی [illegible] ستار خان [illegible]

آخر تک مقابلہ کرتا رہا۔ اس سبب سے ایران کو ہمت ہوئی اور بختیاریوں نے مع سپہدار کے طہران فتح کیا۔ ستارخان کا نام مانند رابرٹ بروس اور [illegible] دنیا میں مشہور ہے ؛

سنہ [illegible] میں ستار خان کے بعض ساتھیوں اور بعض دیگر مجاہدوں نے بالعموم اہل طہران پر ظلم شروع کیا اور شہر میں ہنگامہ ... سال جنگ کی وجہ قتل کئے گئے اور بھاگ گئے ان لوگوں نے ستارخان کو بھی اپنے پاس سے نہ چھوڑا اور ستارخان کو زبردستی روکے رکھا یہاں تک کہ اوس کی ٹانگ زخمی ہو گئی ۔

ستارخان کی گفتگو اور بہادری

ستارخان ایک عالیشان مکان میں ساکن ہیں جس کا کرایہ ہمارے سکے میں ڈیڑھ سو روپیہ ماہوار ہے مکان دو منزلہ اور فرش سنگ مرمر نما خشت کا ہے ایک دو ملازم ہیں ۔

میں اور مترجم شام اور ایک جوان ہمیں حاجی نام (جن کی زمینداری کردستان میں ہے اور یہاں وہ سخت ڈاکہ میں مشہور ہوئے ہیں) ہم تینوں ملنے گئے ۔ میری طرف سے اطلاع دی گئی کہ ایک ہندی مشتاق ملاقات ہیں ۔ ہم بیٹھے۔ تصاویر جواہرات دیوان میں لٹکی ہیں اون میں [illegible] سے شاہ ایک شخص موجود پایا گیا۔ اوپر کی منزل میں لکڑیاں ہمارے بیٹھنے کے لئے برابر رکھی ہیں ۔ زمین میں بستر بچھا تھا۔ ہم بھی برابر صاف فرش پر بعد سلام سنت اسلام کے بیٹھ گئے ۔ مختصر طور پر مجاہدت کے کارناموں کی تعریف کی۔ سردار ستارخاں ایک ناخواندہ شخص ہے مگر دماغ عمدہ رکھتا ہے ۔ سردار نے ہمارے واسطے چاء منگائی۔ ایران کے پالٹکس کی متعلق نہایت [illegible] کی کہ وزراء نے تمام کام خراب کر دیا ہے شکر ہے [illegible] کی عوام کو خوش کیا۔ مجھے یہ الہام ہوا کہ میری ٹانگ کو زخمی کیا۔ میں نے کہا کہ مسلمانوں کو آپکی ضرورت ہے آپ کو دل شکستہ نہ ہونا چاہئے۔ ستارخاں نے کہا کہ مجھ سے نائب السلطنت نے کہا تھا "لو لو یہ تمہارے ساتھ کیا کیا؟" میں نے جواب دیا کہ ایران کی رفاہ کے واسطے اگر ملک میں ستی باندھ کر شہر میں [illegible] کرنے اور بعد میں ہتھیار ڈال لینے سب بھی میں خوش تھا۔ مگر ملک کی بھلائی کے لئے تو کچھ کرتے ۔

ستارخان کی نصیحت راقم کو

اثنائے گفتگو میں مجھ سے کہا کہ اگر تم کچھ کام خدمت ملک کے لئے کرو گے تو تم کو بدنام کر کے قید یا قتل کر دیں گے ؛

کہ محض تعلیم دینی اخلاق کے لیے گویا بیکار ہے - مثلاً ساٹھ سال سے جب طہران مین مدرسہ دار الفنون ناصر الدین شاہ مرحوم
نے قائم کیا ہے ایک حد تک یوروپین تعلیم کم و بیش طہران مین ہے اور فرنگستان مین بھی لوگ تعلیم کے لیے جاتے
ہین مگر اخلاق صحیح یعنی شراب خواری و بیباکی - خواہش دختر مین کمی واقع ہوئی ہے بار بار دلی لوگون کو ماننا
پڑا کہ کمی نہین ہوئی - پھر اونھون نے کہا ملک مین امنیت نہین ہے مین نے تسلیم کیا - مگر کہا کہ امنیت نہ ہونے
کے باوجود سب کام ہوتے ہین مین کہتا ہون کہ اشاعت اخلاق و ترقی اس کام کے لیے کیون سعی نہین کرتا - بہت شوق ہے کہ قبل
روانگی کسی موقع پر مین اون کے سامنے تلقین کرون گا - مگر وقت نہ ملا ۔

اس انجمن کی تعداد طہران مین تقریباً دس بارہ ہزار ہے - ان کے سپرنٹنڈنٹ وہان موجود تھے - سب لوگ
کہتے تھے کہ ہم کو آپ سے ملاقات کا بہت اشتیاق تھا ۔

[۲۰ اگست ۱۹۱۱ء = ۲۶ شعبان ۱۳۲۹ھ]

آج میرے لیکچر کا ایک حصہ روزنامہ مجلس مین چھپا ہے جس مین غیر قومون سے سبق لینے اور حسنات صحبت
کی طرف توجہ کرنے اور سیاسی کوتاہی کے خلاف تقریر کا حصہ درج ہوا ہے - یہ لیکچر روزنامہ مجلس نمبر ۸ - مین
ختم ہوا ہے اس کا ترجمہ ہم اہل ہند کے فائدے سے خالی نہین اور ایک جامع اخلاقی مجموعہ تیار ہو گیا ہے
انشاء اللہ لیکچر کا ضمیمہ سفرنامہ ہذا کے ساتھ شامل کرون گا -

ملاقات ستار خان سردار ملی

صبح کو ایک گاڑی کرایہ کر کے ایک ہمدانی رئیس زادہ اور مترجم لطام کے ساتھ ستار خان سے ملاقات کے
لیے گیا - ستار خان نے ایران مین سب سے اول آزادی کی جنگ کا جھنڈا بلند کیا تھا - اور تبریز جس کی
آبادی دو لاکھ ہے تقریباً تمام[1] شہر اوس کے ساتھ تھا اور بہت مخالفت - مگر بس چہار ہزار مین سے دس پندرہ ہزار
لشکر اوس نے مار کیا - کل شہر پر قبضہ کیا اور بادشاہ سابق محمد علی مرزا سے جنگ کی اور باوجودیکہ روس کے

[1] یہ تمام پر نکتہ تاریخی کھول سادہ چاہیے کہ جب انداز دو کشتون کے قریب تھا کہ سر پر چند روز مین فاقہ کشی سے مبتلا ہو کر دار کھولدیں اور سب مشروطہ قتل ہو جاوین تو روس نے فوراً تبریز کے باہر فوجیں بھیجدین اور ان کی جان بچالی مطلب یہ تھا کہ اگر بادشاہ کا تسلط تبریز پر ہو گیا تو سارا ملک بالکل مطیع ہو جائیگا - روس کو موقع مداخلت کا نہ ملیگا - دونون پلّے برابر رہنے چاہئین - (مترجم)

مرا ز الستی حیرت [?] گذشت یک عمر	هنوز شد کدام به مستوجب اشدم [?]
سوال کرد ز من عارف [?] از پیر بدو ملا	وفا بدیدی و کی ماجرا بتابیدم [?]

ایک شعر ہے جس میں محمد علی بن داؤس [?] کے استبداد و تسخیر کے زمانے میں حملہ کیا ہے یہ شعر محرملہ [?] تھا۔ یہ اُس زمانہ کا ہے جب محمد علی مرزا نے چند احرار کو قتل کیا اور بہتوں کو پھانسی دی تھی۔ اور صدر العلماء اور تقریباً سات آٹھ آدمی سفارت عثمانی میں پناہ گزین تھے۔

ز زلف بر رخ همچون قمر نقاب انداخت	فغان که هاله بر رخسار آفتاب انداخت
به یک نگاه مژگان آمده سینه را	نشانه کرد و بر او تیر بی حساب انداخت
رها نکرد دل از زلف خود به استبداد	گرفت و لعنت تو مستر ولی جناب انداخت [?]
از آن زمان که رخت دید چشم از جواب [?]	قسم بچشم تو که مرا بخواب انداخت
مرا ز ماد [?] عشق عاشق میگفت	آتش آنکه سر به پای در شراب انداخت [?]

قرض لینے کی عادت یہ ان سب سے بری عادت ہے کہ اور مہذب نوجوانوں میں قرض لینے کی عادت آگئی ہے۔ علیگڈھ کالج کے نہایت شریف سے طلباء میں بھی ایسی نہ ہوگی۔ یہ نہیں کہ سب مفلس ہیں بلکہ معاشی اخراجات بہت رکھتے ہیں۔ ہم ان قرض کا کسی سے تعلق نہ کیا دوسرے سے نکلتے ہیں کہ نہیں دوسرے سے دستگردان قرض لیکر دیدیا۔ لیتے وقت واپسی کا ارادہ ضرور ہوتا ہوگا بسر طلبکہ یاد رہے۔ اگر دینے والا مانگنے میں غیرت کرے تو سب برابر ہو جائیگا۔ ہمیں ایک شخص مفلس آدمی سے واقف ہوں کہ جسنے قرض کے نام مگر دینے کی نیت سے اس کو ایک قرآن کھانا خریدنے کیلئے دیا تھا کہیں اپنے اس کے ہاتھ لگ گیا اور وہ [illegible] اسے دیگیا ہے۔

سکرٹری انجمن ترقی سے ملاقات انجمن اتفاق و ترقی میں گیا۔ یہ کئی شام کو مختلف اکابر سے جمع ہوتے ہیں۔ گھنٹہ بھر تک ان کے سکرٹری کو اپنے مقاصد سمجھائے اور کہا کہ جب تک اخلاق مردم درست نہ ہونگے اتفاق ممکن نہیں ہے۔ ترقی پر اسلام کی صحیح تعلیم ہونی چاہئے۔ انہوں نے کہا کہ شرط تعلیم کی ضرورت ہے۔ میں نے جواب دیا

از سنگ همه روی زمین زیر و زبر کن — ننشسته گرد از خاک وطن هم بسر کن

عبرت کن و اندیشه ایام بسر کن — اندر جلوی تیر عدو سینه سپر کن

کج رفتاری ای چرخ — بدکرداری ای چرخ

سر کین داری ای چرخ — نه دین داری نه آئین داری ای چرخ

از دست عدو ناله من از سر درد است — اندیشه هر آنکس کند از مرگ نه مرد است

جان بازی عشاق نه چون بازی نرد است — مردی است اگر هست همین وقت نبرد است

کج رفتاری ای چرخ — بدکرداری ای چرخ

سر کین داری ای چرخ — نه دین داری نه آئین داری ای چرخ

عارف ز ازل تکیه بر ایام نداده است — جز جام بکس دست چو خیام نداده است

دل جز بسر زلف دلارام نداده است — صد زندگی ننگ بیک نام نداده است

کج رفتاری ای چرخ — بدکرداری ای چرخ

سر کین داری ای چرخ — نه دین داری نه آئین داری ای چرخ

عارف کی نسبت کہتے ہیں کہ اپنی عاشقانہ غزلوں کی وجہ سے تاج السلطان دختر شاہ ناصر الدین کو اوس نے مجبور کیا کہ دوستی تمام درست پیدا کرے۔ اوس کی ایک غزل جو اس بارہ میں بہت لطیفہ ہے درج کرتا ہوں۔ ایرانی محاورہ کے مطابق "بدر حمومت خیلے قشنگ گفتہ" ہے

ز عشق چشم تو بی پا و سر خراب شدم — خدا خراب کند خانہ ات خراب شدم

فروخت خرقہ و تسبیح آتشین مینو است — میان میکده مست از خجالت آب شدم

بجستجوی تو هر سو گرام چشم — ز پای تا سر و سر تا بپا سحاب شدم

اگرچه خون مرا ریخته بر تخت تو ستم — که در عداد شهیدان او حساب شدم

نظم قومی یہ ہے۔ ؎

سیام دونیم از مہر مے فروش آمد	ہوشنگ بادہ کہ یک مانے بہوش آمد
ہخامنش[1] چو تدا خواست مسرعمن گردد	سکندر از پئے تخریب دار کوش آمد

پھر قومی حامیاں معاصران کا ذکر ہے جسکو اوس کے دوست نے خوف سے نی ہر بہین کیا۔ آخر میں کہتا ہے۔ ؎

وطن فروشی ارث است دین تعجب نیست	چرا کہ آدم از اول وطن فروش آمد

عارف کا نغمۂ قومی (دردانگیز)

ہنگام مے و فصل گل و گشت چمن شد	ارباد بہاری تہی از زاغ و زغن شد
از ابر کرم خود نہ رے رشک چمن شد	دل تنگ چو من مرغ قفس بہر وطن شد

چہ کج رفتاری اے چرخ چہ بدکرداری اے چرخ

سر کین داری اے چرخ۔ نہ دین داری نہ آئین داری اے چرخ

خوابند وکیلان و خرابند وزیران	بردند بسرقت ہمہ سیم و زر ایران
مارا نہ گزارند بہ یک خانۂ ویران	یارب بستان داد فقیران ز امیران

چہ کج رفتاری اے چرخ چہ بدکرداری اے چرخ

سر کین داری اے چرخ۔ نہ دین داری نہ آئین داری اے چرخ

از خون جوانان وطن لالہ دمیدہ	وز ماتم سرو قدشان سرو خمیدہ
در سایۂ گل بلبل ازین غصہ خزیدہ	گل نیز چو من در غم شان جامہ دریدہ

چہ کج رفتاری اے چرخ چہ بدکرداری اے چرخ

سر کین داری اے چرخ۔ نہ دین داری۔ نہ آئین داری اے چرخ

[1] ایک قدیم بادشاہ عجم کا نام ہے جو سب سے اول گذرا ہے اور دارا سب سے آخر تھا۔ مر

قیاس غلط ہو۔

قوام السلطنہ کے علاوہ دبیر اعظم اور مشیر الدولہ سے بھی ملنا تھا مگر وہ اوس وقت جلسۂ وزرا میں تھے۔

عارف شاعر طہران — طہران میں ایک شاعر عارف قزوینی ہے۔ اوس کی عمر تقریباً ۴۰ سال کی ہے سر اب بھی لپیٹتا ہے اور چاندو بھی۔ لیکن اب چاندو چھوڑ دیا ہے اس وجہ سے اوس میں سوداویت کا زور ہے اور بعض مرتبان رکھتا ہے۔ قومیات میں بھی کہتا ہے اور غزل بھی۔ ایک عورت سے تعلق رکھتا تھا وہ اوس سے بُری طرح پیش آتی تھی۔ ایک جلسے میں وہ آئی اوسی وقت باہر جاکر ایک غزل کہی اور واپس آنے کے بعد لوگوں کے سامنے پڑھی اور سب کو سنتے ہی قبضہ میں لایا۔ پھر ایک درویش منش آدمی ہے اور لوگ اُس کی بہت قدر کرتے ہیں مگر کسی سے ایک پیسہ نہیں لیتا۔ مفصلہ ذیل غزل ایک دوست کو زبانی یاد تھی واقعی نہایت موثر اور شیریں ہے۔

اے خوش آن سر کہ سر کوے تو سفر خواہم کرد	ہمہ آفاق زجور تو خبر خواہم کرد
فتنۂ چشم تو اے رہزن دل ما بہ سر است	ہر کجا اے صنم فتنہ و شر خواہم کرد
گلہ زلف تو یار دو زشب خواہم گفت	صبح محشر شب ہجر تو سحر خواہم کرد
وقت بدا اگر از دیدہ خونبار کنم	منت عاشقی زغم یار بہ سر خواہم کرد

پھر اوس کو مخاطب کر کے کہتا ہے ؎

گفتہ بودم بہ رہ عشق تو دل خوش دارم	چہ بسم کہ اثر دگر خواہم کرد
تیر مژگان تو دو زسے زکمان گر گذرد	اولین بار سپر سینہ سپر خواہم کرد
حلقۂ گوشتہ کرا کوچۂ معشوق مرد	گرد و سر من ازان کوچہ گذر خواہم کرد

اب اوس نے عہد کر لیا ہے کہ عاشقانہ شعر نہ کہوں گا۔ صرف قومی شعر کہتا ہے۔ چنانچہ آج کل تمام شعرا قومیات اور وطنیات میں مشغول ہیں اور کوئی بھی ایسا اخبار یا رسالہ نہیں ہوتا جس میں آدبیات کے عنوان سے قومی نظمیں اور ترانے کمپوز نہ ہوتے ہوں۔ بہت سے قومی راگ بھی لوگوں نے بنائے ہیں جن کو نہایت موثر لہجے میں پڑھتے ہیں۔ عارف کی ایک

کرائی ہی۔ اونہوں نے اپنے رئیس کابینہ، مسٹر اسسٹنٹ (وزیر) مستشار السلطان کو حکم دیا کہ میری معرفی وزیر
داخلہ امور و بہر مالیہ سے کریں حالانکہ مجکو کوئی خاص کام وزیر مالیہ سے نہ تھا۔ بہرحال کل ملوں گا۔ دربار کچہری کی عمارتوں کو
کہتے ہیں مونا صرالدین شاہ کے بنائے ہوئے محل ہیں۔ محل شاہ کے بیرونی حصے میں واقع ہیں تقریباً نصف میل میں انگریزی و ایرانی
وضع کی بڑی بڑی عمارتیں ہیں جیسے پرانی دلی و لکھنؤ کے مکانات ہیں لیکن یہ بہت بڑے بڑے ہیں ٭

[۱۹؍ اگست ۱۹۱۱ء = ۲۴ شعبان ۱۳۲۹ھ]

تکلفات ایرانی

ایران میں بول چال میں بہت تکلف اور اخلاق کا خرچ ہے جسکے کچھ نمونے پہلے بھی لکھ چکا ہوں لیکن عام
بول چال میں جو استعمال کرتے ہیں اون میں سے ہے مثلاً وقت ملاقات کہیں گے "مرحمت عالی زیاد (یا) لطف شما زیاد۔
سایہ عالی کم نشود (یا) سایہ شما کم نشود" جب کسیکو دیکھیں گے تو اگر سمجھا نہیں تو کہیگا (جون) یعنی اے میری جان اتنے
کیا کہا؟ – قربانت شوم – فدایت شوم – عام الفاظ ہیں – جب میں رئیس مجلس دار الشوریٰ سے ملا تھا اونسے وزارت عظمیٰ
سے انکار کر دیا تھا تو اونھوں نے فرمایا "الحمد للہ سرکار ملاقات حاصل کردید" جب رخصت کیجیے یا کوئی کلمہ اخلاق کسی
کی نسبت کہیے تو وہ کہیگا "ممنون الطاف آقا ہستم" جب کبھی آپ کوئی انکسار کا فقرہ کہیں تو جواب میں ایرانی کہیگا "استغفر اللہ"

وزیر داخلہ سے ملاقات

آج میں بکر کابینہ نائب السلطنت میں گیا اور رئیس کابینہ مستشار السلطان نے حسب الحکم مجکو وزیر داخلہ
قوام السلطنہ سے ملا دیا۔ ایک جوان انگریزی کپڑے پہنے بیٹھے تھے۔ دس بارہ آدمی اور مختصر کمروں میں تھے۔
اوس وقت میں اپنے مقصد کو تفصیل کے ساتھ کیسے بیان کر سکتا تھا۔ اونھوں نے پوچھا کہ کہاں کے رہنے والے ہو؟
میں نے اپنے حالات بیان کیے سے تو خیر سمجھا۔ اور معلوم ہوتا ہے کہ وزیر موصوف یہاں کا روزانہ اخبار مجلس جس میں برابر
میرا ذکر ہے ملاحظہ نہیں کرتے۔ گو اپنے خیالات بابت اصلاح اخلاق مردم اور بابت مشہد ریلوے بیان کیے۔ اول الذکر کے
متعلق بہ حیثیت مجلس مورخہ ۱۲ شعبان و آس میں بار دستور العمل درج ہے۔ اور بابت ریلوے اونھوں نے کہا اسے حالات لکھ کر
دیجیے۔ چنانچہ راقم اپنی پیرس ۱۳–۱۴ دفعات میں نے لکھیں۔ میں چند منٹ وہاں بیٹھا۔ اسعد محمد حسن آقا تقی کا
طرابیہ مانع سبب ہے۔ گر یہ ہر کچھ زیادہ ذہین یا معاملات پر غور کرنے والا نظر آیا ممکن ہے کہ اس خفیف ملاقات میں میرا

(۱) والاحضرت نائب السلطنت -

(۲) جناب موتمن الملک رئیس دارالشورائے ملی -

(۳) مشیر الدولہ وزیر عدلیہ -

(۴) جناب مرتضیٰ قلیخان رکن مجلس عضو فرقہ اعتدالیین -

(۵) حاجی سید احمد صراف -

(۶) جناب ارباب جمشید پارسی رکن مجلس شورائے ملی -

(۷) جناب شہزادہ سلیمان مرزا رئیس فرقہ ڈیماکرات -

(۸) مسٹر شوسٹر مستشر خزانہ امریکائی -

ایرانی قرضہ کیا ہے ایران مین دیانتدار اور صحیح آدمیون کا دور دورہ ہوا ور قیام حکومت پر اطمینان کافی ہو جاوے تو خود ایرانی کئی کروڑ روپیہ اپنی گورنمنٹ کو آسانی سے قرض دے سکتے ہین - مگر باللعجب العار کہ بہ نہایت اطمینان سے دوسری ہمسایہ سلطنتوں سے قرض لئے چلے جاتے ہین اور ہمسایہ بہت خوشی سے قرض دیتا ہے اور دونوں میں جو نتائج ہونے والے ہیں وہی غالب کا یہ شعر بھول جاتا ہے +

قرض کی پیتے تھے لیکن سمجھتے تھے کہ ہاں ÷ رنگ لاویگی ہماری فاقہ مستی ایک دن

ایران کی حالت بالکل ایک ناعاقبت اندیش فضول خرچ نوجوان کی ہے کہ ایک دفعہ وہ تھوڑی سی رقم لے لیتا ہے اور یہ سمجھتا ہے کہ کونسی بڑی بات ہے ابھی دو چار ماہ مین ادا کردونگا - مگر ... اوس کو ایسی لعوبات میں مبتلا کردیتا ہے کہ مرگ لیبر کے بدقسمت لارڈ کی طرح وہ پھر قرضے مین مبتلا ہوجاتا ہے یہان تک کہ جہان خوش ہو کر سلام کے زمانے تک پہونچ جاتا ہے - یہہ سب قرضہ سنہ ۱۸۹۰ء سے سنہ ۱۹۱۱ء تک ۲۱ سال مین ہوا ہے +

آج روزنامہ مجلس نے یہ لکچر جو مسٹر دریا حالۃ ایران کے عنوان سے ہے چھاپنا شروع کیا ہے +

عمارت دربار سہ پہر کو دربار مین نائب السلطنت سے ملنے گیا - وہان معلوم ہوا کہ اسکے کابینہ (دفتر) میں ہین - الغرض

جیسا کہ مثل کہا جاتا ہے :

طہرانی عورتون کی حالت سلسلۂ زیارت حضرت شاہ عبدالعظیم میں مجکو مختصراً لکھنا چاہیے کہ طہران کی عورتیں عموماً سوائے اوپر کے برقع کے فرانسیسی لباس وطرز کی مقلد ہین - صرف ایکدفعہ ایک عورت کا لباس زیر برقع دیکھنے کا اتفاق ہوا اونھون نے غالباً عمداً برقع برطرف کردیا تھا - نہایت خوشنما لباس ہوتا ہے - یہان عورتین ہوا خوری کو باغون مین (چہرہ پر برقع ڈالکر) جاتی ہین - چنانچہ کسی شاعر نے یہی مضمون کس خوبصورتی سے باندھا ہے ؎

"برقع برخ افگندہ برد ناز بباغش ٭ تا نکہت گل بیختہ آید بدماغش"

اور چونکہ نیک چلن اور بدچلن عورت میں فرق نہین لہذا عموماً ان کے اخلاق خراب اور فاسد مشہور ہیں جس مین مبالغہ ضرور ہوگا - مگر چونکہ یہان کے لوگ اسقدر زور سے شاکی ہین تو یہ اون کی بدنامی ملاوجہ اور محض تہمت نہین ایران کے دوسرے شہرون مین یہہ اخلاقی خرابی کمتر بیان کی جاتی ہے ٭

[ہفتہ - طہران - ۱۸ اگست ۱۹۱۱ع = ۲۳ شعبان ۱۳۲۹ ہجری]

چندہ خوردبرد میں نے طہران مین مشہور آدمیوں میں دریافت اور تلاش کیا کہ آخر ایسے آدمی کون ہین جن پر روپیہ کے معاملے مین اطمینان ہو سکے - ایک شخص وکیل نامی جو خود تاجر ہے کہتے ہین کہ اوسنے بسلسلۂ آغاز لوگون سے قومی بنک خواہ امداد مشروطہ کے نام سے ایک لاکھ تومان سے زیادہ جمع کیا تھا - اس طور پر کہ عورتون نے اپنا زیور تک دیدیا تھا اس خوشی مین کہ قومی بنک بنیگا اور ملک کی رفاہ ہوگی - مگر یہ اُمیدین نقش برآب ثابت ہوئین - کوئی صحیح اور سچا حساب اوسنے نہین دیا - یہان تک کہ کئی کمشن پارلیمینٹ کی بیٹھین اور کئی وزیرون نے حساب جانچا - دو کمیشنون نے حساب کو غلط اور چند وزراء محکمۂ مال نے صحیح بتلایا - سب روپیہ یہ بھی کھا گئے - اور کہا جاتا ہے کہ جن اخبارون نے زیادہ اعتراض کیا اون کو بھی دیا گیا اور بعض مامور مدبرین کو دبا گیا - نتیجہ یہہ ہوا کہ معاملہ دب دبا گیا - لیکن قومی چندون کا اعتبار درمیان سے اوٹھ گیا - روپیہ کے مقابلے مین راہ آہن جیسی کے واسطے جو اپیل کیا جاوے اور امناء مقرر کئے جاوین یہہ کس کی ذمے ہو؟

مفصلہ ذیل صحیح آدمی ایران میں معلوم ہوئے اور مین بخوشی اون کے نام درج کرنا چاہتا ہون —

اون کے زمانے مین ایران کی ترقی مین مُلّا حائل تھے اور روس ناصرالدین شاہ کے خلاف بہت سخت سازش بذریعہ علما کے کیا کرتا تھا اور مُلّاؤں کو رشوت دیتا تھا - اوس کا وزیر علی اصغر خان امین السلطان تمام کامون کو بگاڑتا اور روس کی چالون پر کام کرتا تھا - اس وجہ سے مین خود ناصرالدین شاہ کی ذات پر زیادہ الزام عائد نہیں کر سکتا مگر دو زمانہ ایسا تھا کہ روس بظاہر کسی قسم کی مداخلت معاملات مین نہ کرتا تھا - بلکہ نرمی سے - رشوت سے - دھوکے سے کام نکالتا تھا - اب کُھلم کُھلا دھمکی - لے تہدید اور خفیہ سازش و رشوت جاری ہین ÷

ڈماکرات سے بحث آج کئی ڈماکرات سے بحث ہوئی اور مین نے اون کو سمجھایا کہ تم علماء کے خلاف جو کچھ کرتے ہو وہ بالکل غلط اور مضر ہے - تمہارا یہ اُصول کہ قوائے روحانی و سیاسی کا انفکاک کیا جاوے ایسا ہی کہ سلطنت ایران کا کوئی مذہب باقی نہ رہے - ڈماکرات اپنے خیالات مین بہت تعصب رکھتے ہین - ایک دو آدمی اپنے خیالات مین کسیقدر تنزل ہوتے ہین ÷

مرزا ہاشم و ڈماکرات آج مرزا ہاشم اصفہانی شب کو ملنے آئے - وہ بھی کہتے ہین کہ مین نے ڈماکرات کو سمجھایا کہ تم مستبد آدمیون کو نکال دو تاکہ بہائیت کا شبہہ نہ ہے اور وہ مصروف ہین کہ اپنی پارٹی کو صاف کرین - اگر ایسا ہو تو بہتر ہے مگر میرے نزدیک جبتک بہائیون کو آزادی کامل نہ ملے اون کے شر سے محفوظ رہنا مشکل ہے -

مرزا یحیی دولت آبادی خود کن مجلس تھے اور متہم بہ بابیت ہین (ازلیت یعنی مرزا صبح ازل و علی محمد باب کے مُرید نہ کہ بہاء اللہ کے جو کہ مظہر خدائی کا دعویٰ کرتا تھا) اون کی نسبت سید محمد رضا سے دریافت کیا - اون کا خیال ہو کہ اوس کا کوئی خاص مذہب اور عقیدہ نہین ایک تعلیم یافتہ اور بلے مرد شخص ہے - نجف مین آقا محمد سید نے اون کو معروف بہ بابیت بیان کیا تھا - مگر بہت لوگ اون کو باوجود بابیت اچھا کہتے ہین - میرا بھی یہ خیال ہے کہ اپنے دین و عقائد کی حفاظت کرنے کے باوجود معاملات و تعلقات مین صرف یہ دیکھنا چاہیے کہ فلان شخص کیسا - اوس کا برتاؤ - عادات - اخلاق - معرفت و تربیت کسقدر کی ہے ؟ - اگر اس کسوٹی پر وہ ٹھیک اوترے تو بعض خاص عقاید کی وجہ سے نفرت کی کوئی وجہ نہین - اور سید رضا صاحب جو بہت پکے مُسلمان ہین اون کی آخر تعریف سے مجکو اطمینان ہوا کہ مرزا یحیی اسقدر خطرناک شخص نہیں

تک متعلق مذہب سیاسی ایران - بہائیان اور مشہدیوں کو گفتگو رہی - کل صدر العلماء سے اور آج ان سے اور وکیل عمومی سے
دریافت کیا کوئی شخص بہائیون کی اندازی تعداد کی بیان نہین کر سکتا - اور صدر العلماء خراسانی نے کہا کہ ہم ممبرون کے
داخل کرنے مین بہت احتیاط کرتے ہین کہ ڈیموکراتس مین بہائی شامل نہ ہوجاوین - سید محمد رضا کا خیال ہے کہ بہائیون کی
وجہ سے بعید خرابیان ہین - اگر اون کو آزادی دیجاوے تو یہ خرابیاں دور ہوجاوینگی - کیونکہ اوس وقت معلوم
ہوجاویگا اور یہ لوگ الگ کردیے جاوینگے - مگر سلطنت پارلیمنٹ بدنام کریگی کہ اونھون نے بہائیون کو آزاد کر دیا ہے
اس خوف سے مجلس آزادی نہین دیتی - مگر بہائی خود آزادی نہین چاہتے - اونکا فائدہ اسی پوشیدہ رہنے مین ہے *

درگاہ شہزادہ عبد العظیم

آج شہزادہ عبدالعظیم کی زیارت کو گیا - عمارت نہایت عالیشان اور مختلف صحن ہین - ہزارون آدمی
جمعہ کو بغرض زیارت اور بیشمار عورتین طہران سے جاتی ہین - ریل مین جگہ ملنی بہت مشکل ہوتی ہے
شہزادہ عبدالعظیم مین بازار بھی بہت بڑا ہے - چاء اور قہوہ اور شربت کی متعدد دکانین صحن مین ہین - عمارت کے اندر
مثل قم کے مختلف کتبے لگے ہوئے ہین جن مین دعائین ہین - چارون طرف بڑے بڑے آدمیون کے مقبرے ہین -
ناصر الدین شاہ جہان قتل ہوئے وہان شہزادہ عبدالعظیم کے مزار شاہ موصوف کا ایک بہت بڑا مقبرہ بنا ہوا ہے
جس مین نہایت خوبصورت شیشے کا کام ہے اور ایک خوبصورت سنگ مرمر کے اندر جو قبر پر لگا ہے ناصر الدین شاہ کی
تصویر لگی ہوئی ہے - شہزادہ عبدالعظیم مین جاتے اور آتے وقت ریلون مین جگہ نہین رہتی - اور وہان اچھے خوش
پوشاک آدمیون کا ہر جمعرات کی شب کو بیس پچیس ہزار تک ضرور مجمع ہوجاتا ہے سب روضہ مین اور چارون طرف آبادی
اور باغات مین پھیل جاتے ہین -

ناصر الدین شاہ نے شہزادہ عبدالعظیم کا طلائی گنبد بنایا تھا اور عالیشان منارون کو بھی - اسی طرح شاہ موصوف نے
قم اور سامرہ کا بھی بنایا ہے - طہران کو بھی ناصر الدین شاہ نے بہت رونق اور ترقی دی - ناصر الدین شاہ کی نسبت
یہان کے مشروطہ کے خیالات بہت خراب ہین - اون کی عورتین تین سو اور آٹھ سو کے درمیان بیان کی جاتی ہین
اور ملک کی کسی عورت کو اون سے پردہ کی اجازت نہ تھی - مگر بہرحال ناصر الدین شاہ مذہب مین پکا تھا - بدقسمتی سے

[illegible] میرزا بابا بھی [illegible] [illegible] آپ [illegible]

رئیس الوزرا [illegible] میرزا [illegible] نے [illegible] بالکل [illegible]

بھی [illegible] لیتے۔ گھر سے [illegible] خوشحال [illegible] اونہوں نے [illegible] کیا [illegible]

[illegible] تو وہ اون کی امانت اپنے [illegible] اگر [illegible] ہے۔ [illegible]

ملاقات نئی آتش [illegible] کرمانی

تو [illegible] بہت [illegible] آپ [illegible]

میں [illegible]

[illegible] آج کل [illegible] ہے [illegible]

[illegible] ایک [illegible] تک آگئی [illegible]

ہیں [illegible] بیٹھے ہیں [illegible]

سامنے سامان لگی رہتی ہیں [illegible] کرتے ہیں [illegible]

[illegible] کا [illegible] اوس [illegible] ہیں اور [illegible]

[illegible] اکثر لوگ اس [illegible] کے ہوتے ہیں کہ کھانے سے اور [illegible] اس واسطے [illegible]

شاید مفید ہے۔ [illegible] میں [illegible] ممبر پارلیمنٹ [illegible] کرمانی سے [illegible]

[illegible] اون [illegible] آپ [illegible] میں کہ [illegible] ہے ٭

[۱۷ اگست ۱۹۱۱ء = ۲۲ شعبان ۱۳۲۹ھ]

آج صبح کو قونسل خانہ انگریزی میں [illegible] کا [illegible] سے [illegible] کے

[illegible] سے مشہد مقدس [illegible] اور میرزا احمد [illegible] والے ہیں اون کے گھر [illegible]

[illegible] انگریزی قونسل کو بھیجا دیں [illegible] ملاقات کو جانے والے ہیں۔

سید محمد [illegible] پارلیمنٹ سے ملاقات

آقا سید [illegible] ممبر پارلیمنٹ [illegible] آئے اور [illegible]

حسب استیفان دنسم - خیلے خوشنود شدم - مین نے کہا حضرت عباس علی کا مشکور ہون کہ مجھے موقعہ دیا - جناب علی

یہان بہت تھی حیدر الملک نائب السلطنت کے لئے ہمیشہ سے یاد کو کہتے ہین - بعد مین مجکو شرمندگی ہوئی -

مین نے والا حضرت کا لفظ استعمال کیا - اونہون نے کہا کہ آپ کی تعریف مجکو بہت لکھی ہے ... نے ماکہ اپنے

خیالات مین سے انگریزی میموریل مین بابت ... درج کئے ہین کہئے ... اونہون نے فرمایا انشاء اللہ تعالی

منتظر سکنم مرور خیلے گرفتار ہستم - این چیز را خواہم خواند - میں نے ایک میموریل متعلق ... معاملات ...

و ... اور خواہش کی ... کی ... کو اور انگریزی پمفلٹ متعلق ایران کو پیش کیں - اونہوں نے کہا کہ میں ایک

انگریزی پمفلٹ پڑھ چکا ہون (جو میں نے ان کو آٹھ ماہ قبل ایران کے پاس بھیجا تھا مگر وہ دوروست مین ہے)

پھر عمارت موسومہ ... تہران مین مکان ... کا وعدہ کیا ... - ...

مین نے ... کی ... وجیہ بلند قامت حسین اور خوش ... ہین - ایران مین مشہور ہے کہ

یہی تمام مدبرین مین عالم کامل ہین - ... رکھتے ہین - مگر ... ہے ؎

[۶ر اگست ۱۹۱۰ع = ۱ر شعبان ۱۳۲۸ ہجری]

| اکمل علی خبر | آج ... کہ ... کو ایک ... دے ...

مگر ... خبر ... معلوم ہوتی کہ ... پیدا ہوئی

کہ محمد علی مرزا مارے گئے اور ... کو ... تہران ... ہوئی

ہوئی کہ ... کی خبر آئی ہے - ... معلوم ہوتی ہے کہ محمد علی مرزا اور اون کے ...

اون کے مرنے اور فرار کی خبرین تہران وغیرہ مین مشہور کرتے ہین ... کے لئے ... ہین ؎

| پارلیمنٹ ایران ورئیس مجلس | آج ایک ... مجلس ...

... محمور ... مجلس ...

... نہیں ہونے سبب مجکو ... مجلس ... پارلیمنٹ ... ہے ...

ہے اور باغ کے مقابل بہت چھوٹی ہے۔ باغ اور کوٹھی سپہدار اعظم کی ملک ہے جو آجکل حال میں وزیر اعظم تھے۔ اور اب ہمارا
ہیں۔ یہاں کثرت سے ان کی کوٹھیاں ہیں۔ ناصر الملک کا اصلی مکان شہر میں ہے اور وطن ہمدان میں۔ ایک سو
سوار و پیادہ وہاں ہر وقت رہتے ہیں اور گارڈ بدلتا رہتا ہے یعنی دو سو آدمی رہتے ہیں۔ تقریباً ایک سو آدمی
یعنی ایک کمپنی اب بھی حاضر تھی اسی سے معلوم ہوتا ہے کہ نائب السلطنت کو حفاظت کی ضرورت ہے۔ میں ایک
منصب دار یعنی فوجی افسر کے خیمے میں ٹھہر گیا۔ کیونکہ معلوم ہوا کہ نائب السلطنت آرام کر رہے ہیں۔ دو گھنٹہ بیٹھا
رہا۔ معمولی خیمہ تھا لیکن فرش قالین کا تھا اور قالین بھی نہایت عمدہ۔ اس عرصے میں ہمارے خیمے سے باہر چند آدمی

ارمنی گارڈ

(مسلح پولیس) کا مشہور آرمنی کمانڈر یپرم جس کا مسٹر ولیم کو بہت فکر رہتا ہے اور واقعی اسنے بہت
خدمات بھی کی ہیں اور ایک عجیب طرح بتائی ہے یعنی سو سوار وہاں آیا اور درختوں کے نیچے باہر ہتھیار والوں کو
مار نہیں ہوا۔ بہرحال ایک چھریرے بدن کا آدمی ہے جس کا قد متوسط ہے اور چہرہ معمولی اپنی پولیس اور سپاہیوں
سے خوب کام لیتا ہے۔ آجکل مشروطہ اوس کے مداح ہیں۔ مگر چونکہ افرم خان روس کا خیرخواہ ہیں۔ لوگ اوسکے
خلاف حسد کے خیالات پھیلا رہے ہیں کہ وہ آرمینیہ کو قواعد سکھلاتا اور ان کی ایک چھوٹی سی ریاست بنانا چاہتا ہے
بعد میں ایک شخص نے آکر مجھکو کہا کہ "جب تک آغا نہ بلائیں آپ کہیں نہ جائیں"۔ اور معمولی چا رکھی لانا جو ضروری ہے
قطب الدولہ شہر سے آگئے اور نائب السلطنت کے یہاں سے مدارات کے لئے مختصر ولفی برف اور چا انھوں نے
منگوائی۔ غالباً اسی وجہ سے بعض ایرانی احباب کی مدارات اور ہر وہ جوئی پر بہت طنز کیا کرتے ہیں۔

ملاقات نائب السلطنت

کل عرصے میں جناب اخوند کے فرزند آگئے۔ مجھے بعزت قریب بلایا گیا۔ ناصر الملک ریجنٹ ایران اگرچہ
خود کو مثل ساہل لورڈ کے طرفدار ظاہر کرتے ہیں۔ لیکن در پردہ معاملات پر خوب نگران ہیں ایک
کرسی پر منزل بالا میں بیٹھے تھے سامنے ایک نہایت پرتکلف کے سامنے رکھے ہوئے تربوز۔ خربوزہ۔ انگور وغیرہ
رکھے تھے قطب الدولہ وغیرہ سامنے کھڑے تھے۔ مجکو دیکھ کر انہوں نے سامنے دائیں جانب کرسی
نے نیم جھک کر ادب سے سلام کیا۔ میرے بیٹھنے کے ساتھ ہی انھوں نے کہا "ملاقات سے

سنہ بن۔ سردا۔ خربزہ۔ روٹی جو سب کے آگے رکھی تھی اوس کے کھانیمین مصروف ہونے تھے۔ یہ انجمن مرکزی

حبثیت رکھتی ہے۔ ہنگامہ اسنے محمد علی مرزا کے خلاف اور شرطہ کے موافق تار ہر زماتیمین روانہ کئے۔ جن میں

ست ۵ شہروں کے جواب بھی آئے جو پڑھے گئے۔ وہاں کے علماء انجمن مرکزی طہران سی اطاعت و اتفاق کا اظہار

کیا۔ انجمن بغداد کیطرف بین ایسی ہی موثر اور با اثر اور تہمین اسی قدر جاندار ہے جیسے مسلمانان ہند کی معتدر

انجمنین جن کی ہر جگہہ شاخین ہوتی ہیں اور جن کے نام دوہرانے کی ضرورت نہیں یعنی بیرونی نام سنادار اور

اندر ہیچ۔ میرے متعلق صاحب حاجی آغا نے جو بالشمت بن ازجانب شعرا وکیل ہیں بہت تعریفی الفاظ میں تقریر

کی اور ہم نے بھی کوئی ۵۔ ۷ منٹ فی البدیہہ فارسی میں تقریر کی کہ ایران کو ہمایوں کی مذہبی اور دول کی

پالیٹکل سازش نے خراب کیا ایک طرف استبداد اور روس کا خوف ہے دوسری طرف الحاد اور بہائیین کا جو

اپنی آزادی حاصل کرنے کے لئے ایران کو ہیں چھوڑنے کر آرام لے۔ مین نے کہا کہ آپ لوگون کا فرض ہے کہ

اخلاق کی درستی اور اتفاق باہمی کے لئے انجمن قائم کرین۔ اور آپنے ایسا نہ کیا تو یہ کام ضرور ہو گا۔ مگر غیر

مذہبی طریقے سے جس کے مذہب کو صدمہ پہونچے گا اور جسکے باعث علماء کی وقعت میں اضافہ ہوگا۔ سہ بارہ جا ہوگی

کا بھیں سنرل کی بابت اصلاح دی کہ علماء ملکر سرمایہ جمع کرین۔ یہ سب علماء میرے خیالات سے خوش معلوم ہوتے

تھے مگر لغول اور تک زبث "وانعت از قلوب لک دیہہ"

شمران آج سہ پہر کو واسطے ملاقات والاحضرت اقدس نائب السلطنت کے شمران گیا۔ جو یہان سی ۴۔ ۵ میل ہے

اور کوئی ۲/۱ ۲ میل تک چڑھائی ہی جگہہ جگہہ کوٹھیان اور باغ کوہ دماوند سب سے اول روسی سفارتخانہ

آتا ہے جسکے گارڈ مین سے تھے۔ ۵ قزاق سوار ملے اُن کا لباس اُون کا ایرانی قزاقون کا سا۔ مگر بہت گورے چٹے

اور وجیہہ جوان ہیں جو تحاب کرنے کے بلائے گئے ہیں۔ راستے میں چند قہوہ خانے بھی ہیں +

حفاظت مکان نائب السلطنت نائب السلطنت ایک بہت بڑے باغ میں مقیم ہین جس کے صحن میں خوشنما حوض ہے اور پانی کے چشمے

جاری ہین ایک دو منزلہ کوٹھی ہے جو ہز ہائینس نواب صاحب بالیر کوٹلہ کی کوٹھی سے کوئی اچھی تھی

تھے۔ ان کا فوٹو کا عکس بھی صیغۂ اصلاح کے گروپ میں میرے پاس ہے۔ اب ان کے بال سفید ہو گئے۔ مرزا ان میں
خراب عادات و اخلاق سے شاکی تھے۔ ان میں گروہ ڈماکرات کو مخرب ملک اور مفسد بتاتے تھے اور کہتے
تھے کہ یہ لوگ کبھی کامیاب نہیں ہو سکتے۔ ملک میں [illegible] رئیس کے ہمراہ انہوں نے ایک [illegible] کہی [illegible] اور
لیمنا چھپا ہوا بابی ہے اور یہ کہ تقی زادہ سے پہلے بالکل وجود سے ایران میں نسل تھا۔ تقی [illegible] نے اوس کو رواج
دیا۔ بلکہ وہ تو اسعد رکھتے تھے کہ [illegible] بہائی اوسی کے توسط سے ایران [illegible] [illegible] کے [illegible]
میں نے کہا کہ اسلام [illegible] جا کر میں تقی زادہ [illegible] وغیرہ کی بابت تحقیقات کرونگا ۔

مرزا یحییٰ دولت آبادی کانفرنس بین الاقوامی [illegible] میں انتخاب ایران سے [illegible] کہ یہ بھی تقریبا پکا بابی تھا
تھے۔ اوس کے ازلی بابی ہونے کے اور لوگ بھی معترف ہیں [illegible]
میں عکسی تصویر مرزا یحییٰ دولت آبادی کی آویزاں ہے شکل سے نہایت ملائم مزاج اور شریف معلوم ہوتا ہے ایک
دائم مشنری سپرٹ اوس کے چہرے سے عیاں ہے ۔

ملاقات با صدر العلما صدر العلماء سے ملا معرفت [illegible] ملنے گیا۔ اوس نے بہت سے مسائل [illegible] تمدن و اخلاق
ارشاد [illegible] ظاہر کی بلکہ کہا کہ میں خود اس خیال میں ہوں کہ معاملات اخلاق کے لئے علماء [illegible]
کریں مگر نہ کوئی سنتا ہے نہ [illegible] دیتا ہے۔ صدر العلماء یہاں [illegible] خاندانی علماء سے ہیں [illegible]
سے بھی معقول شناسا ہو گئے ہیں۔ ما بعد انہوں نے اقرار کیا کہ میں حوزہ علمیہ (انجمن علماء مجتہدین طہران) کے جلسے
میں شریک ہوں [illegible] ایک ساعت ہوگا ۔

حوزہ علمیہ طہران پنجشنبہ ۳ - ۵ بجے علماء و مجتہدین جمع ہوئے۔ ایک ساعت کے گفتگو ۱۲ - آدمیوں کی [illegible]
کہ کار [illegible] شد [illegible] اسلام [illegible] حاجی مرزا آغا شیرازی وکیل مجلس ان علماء کے روح رواں تھے اور بار
بار انتظام [illegible] رکھنے کے لئے اپنی لکڑی زمین پر [illegible] اکثر [illegible] کون [illegible] ہے - [illegible]

له بعد تحقیقات با تقی زادہ در قسطنطنیہ مجھکو اس بات کے باور کرنے میں بہت تامل ہے (منہ)

تیرا خیال میں خبر ہے کہ محمد علی مرزا (شاہ مخلوع) کا پتہ نہیں۔ دونوں خبریں صحیح ہیں۔ ہمدان تک گویا نصف راہ
طہران کی ہے اور یہاں سے ۶ دن کا رستہ ہے وہاں کا لشکر ابھی تک مخالف سے نہیں ملا۔ مگر ساڑھے تین ہزار فوج
موجود ہے اوس میں تین ہزار (محمد علی شاہ زندہ باد) کا نعرہ لگا چکی ہے۔ افسر فوج اس فوج کی علیحدہ چھاونی رکھتا ہے

سرکاری تجویز متعلق خرچ جنگ

روزنامہ مجلس میں تیرا ایک خط شائع ہوا کہ نائب السلطنت سے لیکر افسر محکمہ تک ہر ایک کو ایک ایک
ماہ کی تنخواہ خرچ جنگ کے واسطے دینی چاہیئے تاکہ تیس لاکھ تمان (۹ لاکھ روپیہ) کم از کم جمع ہو جیر وپیہ
سخت شرائط پر اجانب سے قرض لیا گیا ہے اوس کو خرچ کرنا ٹھیک نہیں۔ زبانی دعویٰ آزادی خواہی اور مشروطہ طلبی
کا کسی طرح موثر و مفید نہیں۔ اگر قوم ایسا کرے تو میں تومان (۵ کا ۱) میں بھی سفر خرچ میں سے چندہ دوں گا ۔

پارلیمنٹ ایران میں شرکت

میں مجلس شورائے ملی میں گیا۔ ممبر قانون انتخاب بنانے میں مصروف تھے۔ آج دیکھا کہ تجاویز عالباً بہت
زور شور سے ہوگا۔ اگرچہ بسبب علاوت بعض عکلا انتخاب عمل میں آویگا۔ پریسیڈنٹ موتمن الملک
ایک سنت شائع ہونے دینے کے کام لیتے ہیں۔ اور واقعی قابل تعریف اور قابل نمونہ رئیس مجلس ہیں ۔

رائے رفیق نوجوانان

شام کو اس فراغت جانے میں ۸ - ۱۰ آدمی تھے احرار کا مجمع تھا کہ سالار الدولہ ہمدان تک دخیل ہو گیا
کیا کرنا چاہیئے؟ کسی نے کہا ہمدان تو پہلے۔ میں جلدی تمام کرکے سب کو والنٹیر بنانا چاہیئے۔ کوئی بولا کہ مجلس
شورائے ملی اور وزراء کو غرضی دینی چاہیئے کہ پوری کوشش کریں۔ بعض کی رائے معلوم ہوئی کہ کوئی خطرہ نہیں
نہ سالار الدولہ اور نہ شاہ سابق یہاں زنہار وارد ہو سکتے ہیں۔[۱]

شام کو بغرض ملاقات مرتضیٰ قلیخاں لیڈر فرقہ اعتدال دستار خان کے گیا یے وقت تھا یگو گر بکار رہے تھے ملے

مرزا ہاشم اصفہانی و ایرانی پالٹکس

ملاقات کرنے کے لئے مرزا محمد ہاشم اصفہانی سوداگر مدراس آئے ان کو ہمیشہ محمڈن ایجوکیشنل کانفرنس
کے وقت سے میری ملاقات ہے اور ہمارے خیرخواہ اصلاح ہمدرد ملک کے آج سے ستائیس برس پہلے ممبر ہوئے

---

[۱] میں خود مرا ہندوستان واقعات کو ملا کر اور خود حرص کرکے ہو ، یا الٹکس متعلقہ اور تباہی اور روس کی
معاملات کے جو اسات کئے ہیں اون کو سفرنامہ ہذا کے ضمیمہ میں درج کردوں گا۔ (مسم)

پارلیمنٹ میں نادر لیا ایک تحریر کے الثنہ مخالف شاہ معزول کا اظہار کیا اور دیگر علماء کو مختلف مقامات پر تار دیئے ؎

ملازم کی چوری

آج صبح معلوم ہوا کہ میرا ملازم احمد (جو صرف ۲۰ سال کی عمر کا نوجوان تھا اور اوس کا اعتقاد یہ سلسلہ میں ہے اور مجتہدین کے منظورین میں کہا جاتا ہے) اوس کو سنہ گذشتہ میں لے کر حاضری - مرید بنی اور مکرر کرکر جمعیت بولے پر موقوف کر دیا تھا میری غیر حاضری میں صندوق میں سے دو نوٹ مجملہ ۱۰ تومان کے جو شمار کر کے رکھے تھے نکال کر بھاگ گیا - اوس کی ماں نے کہا کہ شیطان ورغلا دیا - میں کیا کروں؟ اوس کی عادت نہ تھی اور خود یہ لڑکا سال گذشتہ مجھ سے کہہ چکا تھا کہ میں مفت نمک ادا کر نہ سکا تھا کیا کروں شیطان مجکو ورغلا رہا ہے - نتیجہ شریف تمام مکار آدمیوں پر رحم کرنیکا ہے اوسے دور دور تک مجھ سے تقاضہ کیا تھا کہ اوس کو ملازم رکھوں - تاہم میں ممنون ہوا کہ میرے سارے نوٹ نہ لے گیا ؎

مہمان خانہ خیابان لالہ زار

شب کو مہمان خانہ خیابان لالہ زار میں گئے - اس میں عالیشان عمارتیں اور نہایت عجیب اور پر فضا مقام بھی ہیں - تقریباً ایک آنہ میں برف کی قلفی (آئسکریم) اور اسقدر قیمت میں گلاس فالودہ ملتا ہے

ایک شخص جو خادم تھا اوس کو ایک کاغذ ہمارے ساتھی نے دیا کہ رکھ لو - وہ سمجھا کہ کوئی اعلان تائید مشروطہ میں ہے بولا کہ میں شروع میں مشروطہ تھا اب سے بڑھکر مستبد ہوں میرے خسر مشروطہ کے واسطے مارے گئے - میرا تمام مال تباہ ہو گیا - اب میں بس نوکری پر مجبور ہوں میں خاصا دولتمند تھا اب تباہ ہو گیا -

تعجب جو ایرانیوں میں ہے کہ ذرا سی تکلیف سے گھبرا کر داد و فریاد کرنے لگتے ہیں اور بعد کامیابی کے اون لوگوں سے بے پروائی برتتے ہیں جن کی مدد سے ترقی کی ہے دونوں باتیں مضر ہیں - بہرحال موجب خوشی ہے کہ آخر کار رئیس المجلس شورائی ملی اون لوگوں کو جنہوں نے مدد کی ہیں ماؤں کے ذریعہ کو آٹھ آٹھ دس دس روپیہ ماہوار پنشن دے رہی ہے چنانچہ عموماً چاروں طرف سے شکایتیں آرہی ہیں -

[طہران - ۱۴ اگست ۱۹۱۱ء = ۱۹ شعبان ۱۳۲۹ھ]

سالار الدولہ کا داخلہ ہمدان

آج خبر مشہور ہوئی کہ ہمدان شاہزادہ سالار الدولہ نے لے لیا یعنی اون کے آدمی داخل ہو گئے

بہت امام جمعہ کا بڑا درجہ سمجھا جاتا ہے۔ اور چونکہ شیخ فضل اللہ کو مرزا حسین مرزا خلیل مجتہد بزرگ نجف اشرف نے جن کی عمر سو سال کی تھی ایک تار مین مُفسد کے لفظ سے تعبیر کیا تھا اور قرآن شریف مین مفسد کی سزا قتل ہے اس دلیل سی شیخ کو قتل کیا گیا شیخ فضل اللہ اپنے ظاہری زہد و تقوی اور دولتمندی مین مشہور تھے اور زبردست مُلّا یا عالم تھے یعنی مسائل کو سمجھے اور استنباط کرنیکا بڑا ملکہ رکھتے تھے اور غالبًا اون کے حکم سے آج سے تیس سال قبل شاہ معزول نے چند آدمیون کو قتل کیا تھا۔ شیخ فضل اللہ کی خانگی زندگی پر مین نے سنگین اعتراضات سُنے اور وہ غلط بھی نہ تھے۔ کیونکہ اون کے دوستون کو ان الزامات سی انکار نہ تھا۔ اون کی زرطلبی اور عیش پرستی کا اقرار کیا گیا۔ لیکن بعض حریت طلب معروف علماء بھی ایسے ہی بدترحالات رکھتے تھے۔ (حالی) سہ

سلامتی کو وہان قافلون کی درگذر مین ۔ جہان ہو راہزنِ خلق رہنما ایک ایک

سید عبد اللہ مجتہد بہبہانی کا قاتل

مین نے ایک نوجوان ملقب بہ معظم السلطان (ڈماکراٹ) سے دریافت کیا کہ سید عبد اللہ بہبہانی جو مشہور مجتہد تھے اون کو کس نے قتل کیا؟ - اونھون نے کہا کہ میرا نام لکھ لو کہ اون کو بلا اجازت انجمن مرکزی ڈماکراٹ کے بعض مُفسد ڈماکراٹ نے قتل کیا۔ اس پر جو لوگ موجود تھے اون مین ہنگامہ ہوا غلط ہی مگر تجائے کلام سی ثابت ہوا کہ یہہ بات صحیح ہے۔ سچ ہے کہ قاتل ایک مُفسد مجاہد روس کے علاقہ قفقاریہ کا رہنے والا تھا اور مالدار کرانا ملک مین اسی کیوجہ سے باقی مجاہدین سے جو عمومًا اعتدالی تھے لڑائی ہو کر ہتھیار بھی لے لئے گئے مگر یہہ دھبا ایک حد تک فرقہ ڈماکرات کے ایک گروہ پر باقی رہیگا۔ نوجوان معظم السلطان نے جو بہت ہی وضعدار نوجوان ہے اور آجکل قسطنطنیہ مین سفر کرکے سوئم مددگاری کے لئے کوشش کر رہا ہے۔ ڈماکرات کے متعلق بعض اہل السنت بھی کہتے کہ وہ آزادی کے معنی یہہ سمجھتے ہین کہ جیسے افعال شنیعہ چاہین کرین۔ مگر ایسا خیال بہت تھوڑے گروہ کا ہے ÷

ڈماکرات کا اعلان

آج فرقہ ڈماکرات کی طرف سے ایک جوشیلا اعلان شایع ہوا کہ لوگ جنگ وجہاد کو روانہ ہون ائمہ راشدین نے اعلان شایع نہیں کیا۔ گیا ہے کہ فتح کی خبرین آنے لگی ہین لڑائی برابر یہہ شروع ہوتا جاتا ہے۔ علماء طہران نے

کی مجوزہ ریل کی بابت مین نے کہا کہ حضرت نائب السلطنت و مجتہدین نجف اشرف اہل کرکٹ اور ریل کا ایک حصہ اس روپیہ سے بنا کر فائدات واسطے ترقی و رفاہ اسلام کے خرچ ہو اور بانی کی شرکت ہو کہا بہ ہے - اونھون نے کہا کہ بہت ممکن نہین مگر فعالیت و اطمینان درکار ہے - حاجی آغا نے یہی کہا کہ اہل ایران کی - مسلمین میں سُرعت اور دیانت زیادہ ہے - نہایت جوش سے ایک کام کو شروع کرتے ہیں لیکن جلد تھک جاتے ہین اور پھر اس کام سے سیر ہو جاتے ہین - میرا خیال ہے کہ یہ تسلیمی عیش پرستی کا نتیجہ ہے ؞

قیام دزداب قائن و عادت ہجو نوجوانان

یہان مسافر خانہ مین آج مین نے ایک خاصا آراستہ کمرہ خیابان ناصر ۳ مس کرایہ پر لیا - دو قران روز دینے طے پائے - شب اسم کے لوگ خاصکر سید حسین (مترجم نظام) کے دوست یہان آئے ہین - ان لوگون مین غیبت کی عادت زبردست ہے اور ہر شخص دوسرون کی جوان کا دوست نہ ہو ہجو کرتا ہے - اور اوس کی طرف بدترین تہمت و خیالات منسوب کرنیکی انکی عادت ہے - ہندوستان کے مسلمانون مین بھی یہ عیب ہے اور علم یافتہ بھی اس سے خالی نہین - مگر یہان آجکل زیادہ ہے ؞

شیخ فضل اللہ نوری مجتہد کا آخری وقت

آج ایک نوجوان آقا سید رضا جو ایک تاجر کے بیٹے ہین اور سخت ڈیماکراٹ مگر مذہبی اور متین شخص ہین اور لشکر نائب وکیل سرکاری مقدمہ شیخ فضل اللہ مین کام کرتے رہتے ہین - اون سے معلوم ہوا کہ شیخ فضل اللہ آخر تک نہایت جرأت اور بے پروائی سے اپنی عدالت سے سلوک کرتے رہے - اور یہ جو مشہور ہے کہ اوسنے اپنی سزا کو حق قرار دیا - جیسا لوگون نے کہا تھا "گلستان را بوسید و گفت ای کیمیا جزا سے من که دین را بدنیا فروختم" غلط ہے - مسٹر پروفیسر براؤن نے تاریخ انقلاب ایران مطبوعہ سنہ حال مین جو لکھا ہے کہ شیخ نے کہا کہ "لوگوں! نہ مین مستبد تھا اور نہ سید عبد اللہ بہبہانی مشروطہ - ہم دونون ایکدوسرے پر تفوق لینا چاہتے تھے" یہ بھی غلط ہے اور شاعری ہے - کم از کم پھانسی پانے کے وقت اوس نے نہین کہا اپنے پھانسی دینے والون کو، کہا کہ "جلدی کرو مجکو مار ڈالو" یا یہ کہ "اے کمبخو تم سب بابی ہو گئے ہو" -

جس عدالت نے مقدمہ کیا اوس مین ۸، ۹، ۱۰ رکن تھے اور امام جمعہ طہران بھی شریک تھے - یہان علماء کا سرکاری

باقاعدہ فوج ہے۔ اور اگر ضرورت ہو تو اپنی فوج سے ۲۵ ۔۔ ۳۰ ہزار آدمی لڑنے کے لیے جمع کر سکتا ہے۔ شیخ محمرہ کے تعلقات دولت انگلیشیہ سے دوستانہ ہیں اور اوس کو خطاب جی سی ایس آئی ملا ہے۔ شیخ کا نام اپنے قبیلے میں خزعل ہے۔ شیخ موصوف بظاہر مسٹر لنچ کا دوست ہے مگر لوگ اوس انگریزی سلاح بنتے ہیں کہ شیخ سخت مستبد ہے۔ بہر حال اون کا انتظام اپنے علاقہ میں بہت اچھا ہے اور ایران کی حمایت اور خیرخواہی سے بنا بر اوس کے کبھی انکار نہیں کیا جناب آخوند اور شیخ عبداللہ مازندرانی کا خود کو معتقد ظاہر کرتا ہے اور مشہور مقدس ہے۔

[طہران ۔ ۱۸ رمضان ۱۳۲۹ھ = ۱۳ اگست ۱۹۱۱ء]

مجاہد آباد کی چھاؤنی

آج مرزا آقا حسین کے ساتھ مجاہد آباد کے اُردو (چھاؤنی) میں گیا۔ جہاں ارامنہ اور مسلمان مجاہد جمع ہیں۔ شہر سے ۲۔۳ میل ہے۔ چھاؤنی کے اندر جانے کی ممانعت ہے۔ ایک افسر نے کہا آدمی جنگ کو روانہ روانہ ہوتے ہیں آج بھی روانہ ہوں گے۔ پوچھا کہاں؟ تو دستے کہا نہیں بتایا جاتا۔ تحریری ہدایات دی جاتی ہیں۔ لوگ سب طرح کے ہیں اس لیے لشکر کے بھیجنے اور جرنیلوں کے محفوظ کرنے میں جو احتیاط دکھائی ہی بجا ہیں

بعض طہرانی بزرگوں کا ملاقات کو آنا

میری ملاقات کو آج کئی آدمی آئے۔ مرزا اسمٰعیل تبریزی جو پچھلی پارلیمنٹ ایران میں رکن مجلس تھے اور اعتزال کی وجہ سے بدنام ہوئے۔ مجدالملک جو خاندان مجتہدین سے ہیں اون کے باب سخت مشروطہ طلب تھے؛

یہ دونوں حضرات ڈماکراٹ کے مسلک اور پروگرام کے اس قدر شائق نہ تھے جس قدر لوگوں کے طرز عمل سے کہہ لگ سکی بدنام کرتے ہیں اور علماء وغیرہ سے کام نکالکر یہ چاہتے ہیں کہ اختیار ہمارے ہاتھ میں رہے۔ کسی کو کہتے ہیں کہ اس نے روس سے رشوت لی ہے اور فلاں نے انگلستان سے۔ نیز یہ فرقہ مذہب سے سرد کار کم رکھتا ہے۔ علماء میں صرف ایک آقائے تبریزی ہیں اور دوسرا ایک اور شخص زمرۂ علماء سے درجہ دوم میں اون کے ساتھ پارلیمنٹ (مجلس) میں ہیں۔ میں نے ان حضرات کے بہت سے خیالات کی تائید کی اور کہا کہ واقعی بغیر امداد علماء و امراء کے ایران کا کام نہیں چل سکتا جیسا میں نے دارالفنون کے لیکچر میں بھی بیان کیا ہے۔ ان سے معلوم ہوا کہ ڈماکریٹ کا کوئی ایک سرغنہ نہیں۔ بلکہ نو آدمیوں

ہے اوس کا ایک ثلث حصہ ختم ہوگیا ہے۔ رشید السلطان شجاعت اور بہادری میں مشہور تھا۔ اور ایک اعتدالی رئیس سردار محی نے اوس کو شکست دی ہے ٭

[۱۷ شعبان ۱۳۲۹ھ = ۱۲ اگست ۱۹۱۱ء عیسوی]

ایڈیٹر ایران کو جو ایک ڈیموکریٹ ہے ڈاکٹر اسمٹ سے اوس سے ملاقات ہوئی اپنا لیکچر چھپنے کے لئے دیا۔ لیکن ماڈرس کو اعتدال آمیز خیالات پسند نہیں آئے لیکچر چھاپتے میں اوس نے پس و پیش کیا لہٰذا میں خود اخبار لکھایند کر دیا گیا۔

جلسہ پارلیمنٹ مجلس شوریٰ میں دو بار گیا۔ موتمن الملک رئیس (پریسیڈنٹ مجلس) سے سرسری ملاقات کی اور سہ شنبہ بغرض ملاقات مقرر ہوا اسی طرح معمد لیس اور ڈاکٹر اسٹ کے لیڈر دن سے بھی ملاقات کی۔

شہزادہ شیخ الرئیس سے جو ناصر الدین شاہ قاجار کے ابن عم اور مشہور واعظ اور شیرو طہ طلب ہیں ملاقات ہوئی کل مجلس شوریٰ ملی میں بھی تفصیلی ملاقات کا موقع ملا۔ نائب وزیر جنگ اور وزیر داخلہ و صدر اور نائب پریسیڈنٹ مجلس سے ملاقات کی وہاں ایک مختصر ہوٹل ہے جس میں ...... چنانچہ ..... ہے یہاں کھانے کے بعد مثل بغداد و عراق کے اکثر لوگ چھاچھ سے ان ملاتے ہیں جس کو اوغ رسم تک مسکی رہی ہے۔ مجلس میں بھی چھاچھ وبرف ہوٹل سے ملتا ہے مجلس شوریٰ ملی میں آج جنگ کی رپورٹ پیش ہوئی اور منظور یا نامنظور ہوئیں۔ جنگ کے لئے غیر معمولی اخراجات کی غرض سے سر لاکھ تومان (تخمیناً ساڑھے آٹھ لاکھ روپے) منظور ہوئے۔ ایک کمیٹی اس غرض سے مقرر ہوئی تھی کہ وزراء و مجلس میں اتحاد قائم رہے اوس کے ممبر نے استعفا دیدیا ہے کیونکہ ان کی کوئی شنوائی نہیں اور کمیٹی سے فائدہ نہیں جو وزراء سے کوئی مخالفت ہے بعض ممبر کہتے تھے کہ اوسے وقت میں کمیٹی لینے میں تو برج ہے مگر ممبر دل سے۔ ما بعض دہاب جو وبران ہوگئے تھے کی معالجہ ایران کا ارادہ بغرض آبادی دینا منظور ہوا بعض ممبروں کے بھی حلاوت سے کہ یہ معاملہ وزارت سے متعلق ہے۔ مگر چونکہ بحث مہا اثر ہوتا تھا اسلئے مجلس شوریٰ میں پیش کیا گیا۔

ملہ پارلیمنٹ اور وزراء کی جس کمیٹی کی جس پر اسمیت شکست کردی گئی اور دوسری مجلس ایک طاقت ہوئی اور وزرا اپنا وقار کھو بیٹھے

دل سے محمد علی شاہ کے بادشاہ کئے جانے سے خوش ہیں میرا خیال ہے یہاں ایک گیر تو نہیں کے ہونگے اور جنوب مین بھی کامل تنہا رہیگا ممکن ہے کہ سیف تنکستان کی حالت کے سوائے ڈاکوان کے ستے زبل یکوئی گروہ سابق شاہ کا مقدمہ کریگا۔ مگر کہا جاتا ہے کہ پچھلے روسی جو بہت سارے عہد سے معدل تحقیق حکومت کے قابو سے باہر ہو گئی ہین اس لئے کام چلانے مین دقتیں واقع ہوتی ہین۔ علاوہ اس کے ایک زبردست گروہ ہے جس کو طنز اسکناسیوں کہتے ہین یعنی زرطلب اسکناس روسی زبان مین ایرانی نوٹ کو کہتے ہین۔ یہ فرقہ ہر جگہ بہت قوی اور نوم کا اقتدار ہے ایران پر موقوف نہین +

ارتجاعی ایک اور گروہ ہے جسکا بہت زور بتایا جاتا ہے یعنی وہ لوگ جو پہلے مشروطہ اور آزادی طلب تھے مگر حالات حرات دیکھکر پچھلے پاؤن ہٹ گئے ہیں ان کو ارتجاعی کہتے ہین یعنی اپنی رائے اونھون نے بدل دی ہے۔ بڑے بڑے سردار امراء اور علماء بھی اس گروہ میں سمجھے جاتے ہین۔ مگر مشروطہ جس سے ناراض ہوئے ہین اوس کو ارتجاعی کہتے ہین۔

بہائی یا بابی حصہ بین بہائی یا بابی جہاں تک معلوم ہوا اکسی قدر ظاہر ہونے لگے ہین۔ مگر سب لوگ اونکو ناپسند کرتے ہین کہتے ہیں کہ روسی کونسلی نہ بین اور محکمہ کسٹم مین جہاں بلجم کے لوگ ہین اکثر دفاتر مین بھی لوگ بھرے ہوئے ہین

فتح مشروطہ و گرفتاری رشید السلطان میں آج شام کو سیر کے لئے خیابان ناصریہ میں گیا۔ بہت چوڑا کھلا ہوا بازار ہے جسکے دونون طرف شاندار دکانین ہین۔ مہمان خانے اور ہوٹل ہیں۔ آج اکثر لوگ ایک دوسرے کو مبارکبادی دے رہے تھے اور مشروطہ لوگ بیحد خوش تھے اور جگہ جگہ جمع ہوتے تھے اس کا سبب بھی معقول تھا۔ اس وقت بین تو تین سرخلاف طہران جنگ کر رہی ہین جو تین سرداروں کے ماتحت ہین۔ ایک مازندران مین ماتحت محمد علی مرزا شاہ مخلوع۔ دوسرے کوہ اوند جو طہران کے شمال مین ہے اوس سے نیچے ماتحت رشید السلطان کے جو ایک چھوٹے قبیلے کا افسر ہے اور گورنمنٹ طہران کی طرف سے کسی جگہ گورنر مقرر ہوا تھا۔ مگر باغی ہوکر از طرف شاہ سابق جنگ کرنے لگا۔ تیسری مہم کردستان مین زیر سالار الدولہ ہے۔ خبر آئی ہے کہ رشید السلطان زخمی ہوکر گرفتار ہو گیا اور دو ایک دن مین گرفتار ہوکر آنے والا ہے اور اوس کے لشکر کے (۸۰) آدمی مارے گئے ہین۔ گویا جو سخت کام اوس وزراء کے لئے

اختیارات حاصل ہوں اور رعایا منتظر لئے بیرونہ چلے اور ہر اپنے رسوم و انتظام فی رہیں وہ مستبد کہلاتے ہیں ۔

مشروطہ وہ لوگ ہیں جو چاہتے ہیں کہ اختیارات بادشاہ اور ہر شخص کے ایک مساوی قانون کے ذریعے سے جسکو قانون اساسی کہتے ہیں محدود ہو جاویں تاکہ ہر شخص امن اور دلجمعی پاوے ۔

اعتدالی جو شخص یہ کہنا چاہتے کہ ایران کے اوضاع بدلنے میں احتیاط اور اعتدال سے کام ہونا چاہیئے ۔ اور بڑی حد تک امرا اور علما کی موافقت لازم ہے ۔ اور مثل کنسرویٹو کے ہیں انکی بابت وہ مشروطہ کے طرز حکومت مان لینے کے سبب ملک کو الٹ پلٹ کرنا نہیں چاہتے ۔ ہر فرقہ اپنے آپ کو اعتدالی کہتا ہے اور روس والے اگر تیزی سے ایکدم لگا دینے کو برا سمجھتا ہے ڈماکرات کے دوش بدوش مشروطہ ہیں اور جو کہ اعتدالیوں میں بہت سے مستبد ہر نا نسبت چھپے بیٹھے ہیں اس لئے احرار ان سب کو چھپے ہوئے مستبد کہتے ہیں ۔

ڈماکرات طہران میں ڈماکرات کی تعداد معتدل سے کم نہیں یعنی جو لوگ پالیٹکس میں دخل دیتے ہیں ان میں ڈماکرات نصف سے زیادہ اور مستبدوں میں تقریباً ایک تہائی ہونگے ۔ یہ لوگ چاہتے ہیں کہ مساوات قائم کریں ۔ امیروں اور علماء کا زور توڑ دیں اور مثل یورپ کے سوشیالسٹ کے مزدوروں اور کاشتکاروں کے حقوق میں ترقی دیں ان کا سرغنہ آقا تقی زادہ ایک جری اور نحیف نوجوان ہے آجکل قسطنطنیہ میں رہتا ہے ۔ ان لوگوں نے واقعی حد ہو جانے میں بڑی غلطی کی ہے کہ اول کے حالات کو اعتدالی لوگ سمجھنا نہیں چاہتے معمولی مشروطہ میں ملے رہتے تو ملک بہت خاتمہ سے بچا سکتے تھے جا بجا معتدلین کو مشروطہ کا ہمدرد رکھتے ۔ مگر اب علماء اور وزراء وغیرہ سب ان کے خلاف ہیں ۔ یہ لوگ روس کی مخالفت میں بہت سخت ہیں اور اعتدالی روس سے کبھی کبھی پناہ لیا کرتے تھے ان کا رجحان انگریزوں کی طرف ہے اگرچہ روس و انگلستان کے معاہدہ ۱۹۰۷ء سے جسکہ دونوں ملکوں نے مجبور نہ کیا تھا ڈماکرات کا بھروسہ انگلستان پر نہیں رہا ۔ لیکن طہران کے سفارت خانوں میں ایک حد تک رعایت جاری ہے ۔ چنانچہ موجودہ کیبنٹ وزرا کی جو دو ہفتے سے بنی ہے ۔ اور جو ڈماکرات کہی جاتی ہے اوس کے بنانے میں انگریزی سفیر کی شرکت بیان کی جاتی ہے اور مجکو اس خبر کے سننے سے تعجب ہوگا کہ برخلاف روس کے انگریزی قوم

[illegible] ایک [illegible] جس کی

[illegible]

[illegible]

[illegible] گورنمنٹ [illegible]

[illegible]

[illegible] باقاعدہ

[illegible] جب بہت غفلت [illegible]

[illegible]

[illegible] بڑی [illegible]

[illegible] مہذب معلوم [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] اور [illegible] ترقی اعلیٰ

[illegible]

[illegible] استعمال

ہوتا ہے ۔

[illegible]

لیکن جب تک اندرونی امن نہو یہ سپاہی دشمن کے مقابلے میں کام نہیں آسکتی اور دیہاتوں کی تو آبادی آسانی سے واقعی دو لاکھ ہو سکتی ہے ؎

علاوہ اس ساٹھ ہزار فوج کے ایل قشقائی ایل بختیاری ایل ماسودنی کرد شیخ محمرہ وغیرہ اگر دولت کا حکم تسلیم کریں تو ضرور ایک لاکھ چالیس ہزار مسلح آدمی ہمدان میں لا سکتے ہیں - اگر کسی بیرونی دشمن سے مقابلہ ہو تو کم از کم اس بُری حالت میں بھی لشکر کش شیخ محمرہ ایران دو لاکھ فوج لا سکتا ہے - اس میں باقاعدہ اور بیقاعدہ دونوں شامل ہونگی جس طرح دولت عثمانیہ بارہ لاکھ اور سلطنت برطانیہ ساڑھے تین لاکھ درج ہند میں رکھتی ہے - مگر ایران کے پاس روپیہ مطلق نہیں اس لئے اوس کی طاقت بیکار ہے اور کبھی ایک مرکز پر جمع نہیں ہو سکتی کیونکہ جمع جنگ آ مجلس تہیہ کن ہے ؎

لیکچر دار الفنون آج شام کو دار الفنون میں ضروریات حاضرہ ایران پر فارسی میں لکچر دیا - تقریباً سو ڈیڑھ سو آدمی تھے - احتیاج السیاست، اعتراض ایرانیوں پر سنادہ کسی نے بالمواجہ وارد نہ کیا تھا - تقریر سخت تھی اور میرے تلفظ کا حکم آئی مانند ہے سرلی امی الی لکالنے کے یہہ لوگ عادی نہیں - تاہم خاص خاص لوگ سب تعریف کرتے تھے مگر جلد بولنے کے شاکی تھے - یہ تقریر یہاں کے اخباروں میں دی جاویگی - اگر یہی لیس ہوئی تو اس سفرنامہ میں بطور ضمیمہ بھی شائع کروں گا - یہ تقریر اگرچہ ایران کی تمدنی اور اخلاقی ضرورتوں کے متعلق ہے مگر حق یہہ ہے کہ اوس کا نصف بلکہ نصف سے زیادہ ہندوستان اور بیرون ہند کے عام مسلمانوں کی اصلی کیفیت ہے ؎

مہمانی بر باغچہ رات کو جہانی تہ امیریہ میں جو ایک عالیشان عمارت و باغچہ ہے فالودہ کھایا - فالودہ جس میں کٹی ہوئی برف ملی ہوتی ہے نہایت لذیذ و عمدہ ہوتا ہے - یہاں اسی طرح شام کو مہمانخانہ میں جس میں باغ و حوض و میز و کرسی برقی روشنی اور سب سامان آرائش و سرور ہوتے ہیں ہر قسم کے لوگ جمع ہوا کرتے ہیں - اور ہر پارٹی یا حیثیت کے آدمی اپنے اپنے مذاق کے مہمان خانوں میں جاتے ہیں ؎

طہران - ۱۴ شعبان ۱۳۲۹ = ۱۱ اگست ۱۹۱۱ ع

مگر اوس کے چہرے سے بھی اکثر لوگون کی طرح اداسی اور پریشانی برس رہی تھی کسی نے تعصب سے بڑھا دہ بھی کچھ ہماری سمجھ مین نہین آیا - مگر یہہ کہ بادشاہ سایۂ صمدی ہوتا ہے - بعد مین معلوم ہوا بادشاہ کی تقریر یہہ تھی کہ "خدا کا شکر ہے کہ عید ولادت امام سے اوسنے ہم کو موفق کیا اور امید ہے کہ خدا ہم کو دشمنان داخلی وخارجی سے بھی نجات دیگا" ظاہر ہے کہ یہہ تقریر نائب السلطنت یا وزرا کی ساختہ تھی - اس کے بعد تمام فوج کی واپسی ایک دروازے سے ہوئی اس موقع پر مین نے فوج کو اچھی طرح سے دیکھا اور اچھی حالت مین پایا - مگر گورنمنٹ ایران کو پرانے سپاہیون پر اطمینان نہین اس لیئے نئے مجاہد اور بختیاری محمد علیشاہ کی جنگ کے لئے بھیجی ہے +

ناصرالدین شاہ کا فرزند جو بزرگ مجکو اندر لے گئے تھے اونھون نے ایک شخص کو جو فوج مین غالباً لفٹنٹ کا درجہ رکھتا تھا سلام کیا اور بتایا کہ یہہ ناصرالدین شاہ قاچار کا بیٹا ہے اور فلان فوج مین ہے - دریافت کیا کس کا افسر ہے؟ کہا نہین! چونکہ اوس کی خدمت سپرد ہے اس لئے محض چند سپاہیون کا افسر ہے - مین نے بھی دیکھا لیا اوس جوان کی شکل ناصرالدین شاہ سے بجید مشابہ تھی - چونکہ ناصرالدین شاہ کی حرم مین بہت بیگمین غالباً اون سے اولاد بھی ہے +

ایرانی فوج کا تخمینہ جہان تک اندازہ ہوتا ہے اس وقت ہر قسم کی فوج اور ملٹری پولیس ملاکر ہزار فوا عددان آدمی طہران مین موجود ہین یہہ سب مع عمدہ سلاح اور وردیون کے ہین اور اسی قدر باہر بھیجے ہوئے ہون گے - اندازہ سے دس ہزار فوج صوبۂ فارس مین ہے جہان کی بدامنی نظام السلطنت گورنر نے دور کی ہے اور دو تین روز ہوئے اوس کی موقوفی ہونے والی تھی مگر تار پر واپسی ملتوی کی گئی کیونکہ لوگون نے بہت فریاد کی - صوبۂ آذربائجان مین بھی دس ہزار فوج کے قریب ملاکر موجود ہوگی[۱] اور صوبۂ عراق و دیگر دیہات مین کردون کی تنبیہ کے لئے جو فوج بھیجی گئی چھ ہزار ہوگی - صوبۂ ہمدان مین دو تین ہزار فوج ہے اور صوبۂ خراسان مین ۳-۴ ہزار فوج یا شاید کچھ زیادہ ہو - باقی صوبون مین مشاہدہ یا یاب فوج کی تعداد اگر ۱۲-۱۴ ہزار بھی جاوے تو ایران کے پاس اس وقت قابل جنگ ساٹھ ہزار مہذب فوج ہے +

۱؎ صمد شجاع الدولہ جو گورنر آذربائجان مقرر ہوا تھا زیادہ حصہ فوج لیکر محمد علی شاہ کا طرفدار ہوگیا اور روس اوس کا سرپرست تھا - آج کہیں یہ سطرین لکھ رہا ہون بعد خلیفہ ہوگئے ہیں اوسنے بتائید روس تبریز پر قبضہ کرلیا -

(۴) رلفارم سواری فوج کا نام ہے جو مدیدطرز لانے سے درست کی گئی ہے - اسکی تعداد ایک ہزار سے زیادہ ہوگی -

(۵) قدیم سپاہی ناپنے کی ٹوپسان پہنتے ۔ پرانے زمانے کی یادگار تقریباً تیس چالیس سپاہی تھے جن کے سرون پر خود نما ٹوپسان تھین - چونکہ گرمی مین تکلیف دیتی ہین اسلئے باقی فوج کے سرون سرمئی لون سے مسیخ ہین -

(۶) فوجی پولیس و جبداری سو بھی ایک ہزار سے کچھ کم ہون گے -

سلطان احمد شاہ کل فوج دو تین ہزار اور درباری چارسو ہون گے - سلطان احمد مرزا کو ہم نے پرانے زمانے سے دیکھا ہے مرزا اُس جار کی راسے کھتی کا وال یا سواری پر ہم لوگ کھڑے ہوتون کیونکہ بادشاہ مسند اور اپنے باپ کا سر حوادث سے اور تھوڑے کے جد طبیعت سل روس کے سفارت خانے مین بھاگ گئے والا تھا - گلاپ کا لگا اور عمران سعید مالکا الکیمین سے لاحر کیا کہ تعلیم کرنی چاہئے - احمد شاہ تصویرون سے جسقدر کم عمر معلوم ہوتا تھا دیکھنے مین ایسا نہین - جسم متنا فربہ ہے اور دربار میں جانے وقت لباس بالکل سادہ یعنی سیدھا کوٹ اور پسند پتلون اور ایرانی ٹوپی پہنے تھا - شاہ معصوم دربار میں خیالی فوجی لباس اور کلغی دار تاج نما ٹوپی پہنے ہوئے نظر آیا - اوس کے چہرے سے ہوشیاری اور عقلمندی کی علامات نمایان ہیں - اوس کی تعلیم کی طرف بہت توجہ کی جاتی ہے - لیکن اصلی حال معلوم نہین کہ واقعی عمدہ خیالات و معرفت رکھتا ہی یا نہین -

• تمام لوگ سوائے نائب السلطنت اور بعض شاہزادون کے منجملہ اون کے مظفرالدین شاہ کا ایک فرزند بھی تھا) ڈرائنگ روم سے پیچھے صحن مین اور نائب السلطنت اور چند خاص لوگ مع بعض خدام اندر کمرۂ ڈرائنگ روم میں کھڑے تھے - اس ڈرائنگ روم کی تمام سمت شیشون اور فانوسون سے گھری تھی - سرآمدہ مین صرف شاہ بیٹھا تھا اور نائب السلطنت ان کے برابر کھڑے تھے -

• شاہ نے اپنی زبان سے کچھ کہا مگر ایسی چھوٹی آواز سے کہ ہم جو تقریباً ۲۵ قدم کے فاصلے پر تھے نہ سن سکا پھر سنڈے نے سلامی ادا کی اور فوج نے اور خطیب نے خطبۂ عربی پڑھا - جناب سالتمآب حضرت امیرالمومنینؑ یا امام مہدیؑ کا جہان نام آتا تھا تو شاہ سے لیکر خادم تک سب سر جھکاتے تھے - شاہ تو دبین فوجی لباس مین تھا

[طہران - ۱۵ شعبان ۱۳۲۹ھ = ۱۰ اگست ۱۹۱۱ء]

محل سپاہی میں ۱۵ شعبان کا فوجی سلام

آج صبح عید شعبان (ولادت حضرت امام العصر کی خوشی میں) افواج کی سلامی تھی - نسل کے اوروپی حصے میں جانے کی ممانعت تھی مگر آقا سید حسن مدیر (سکرٹری) قران خانہ نے ایک معمر بزرگ سے جو انگریزی لباس ایرانی ٹوپی پہنے تھے سفارش کی اور اندر ساتھ لے گئے - بادشاہ حال کے ان الشوان میں ہمیں بہت سے صحنوں اور عمارتوں کے اندر گذر کر محل کے اندر گئے - محل کا صحن ایک عظیم الشان باغ ہے جس میں پتھر کا فرش حوضوں کے کنارے بنے ہیں اور حوضوں کے اندر فوارے لگے ہیں اور نہریں حوضوں میں جاری ہیں ان حوضوں میں چاروں طرف سے پانی اُبلتا رہتا ہے اور بڑے بڑے سایہ دار عالیشان درخت دور تک دونوں طرف چلے جاتے ہیں صحن کے ایک طرف محلات درباری تعداد میں کوئی تین چار سو عموماً سیاہ اور بعض اور رنگ کا لباس پہنے موجود تھے - نائب السلطنت ناصر الملک بھی گذرے - تصویر اون کی عموماً اچھی نہیں آئی - قد بلند فوس ایک خاموش اور ہمیں شخص ہیں - داڑھی بھی ہے مگر چھوٹی عمر ۶۰ سال سے کچھ کم ہے ان کا لباس انگریزی - تھا - ملکہ جامہ دار کی عبا اور اوس کے نیچے ایک رنگین قبا تھی صحن کے چاروں طرف فوجیں مع اپنی جھنڈا در علم اور نشان کے سلامی کی غرض سے کھڑی تھیں - در وہاں سپاہی اور اعلیٰ درجے کی تھیں اور جہاں تک میں نے دیکھا مفصلہ ذیل قسم کے سپاہی تھے :-

(۱) کاسک یا قزاق جس کے افسر روسی ہیں اور جس پر دولت مشروطہ کو بھروسہ نہیں کیونکہ دو سال قبل انہوں نے بادشاہ مخلوع کی طرف سے سخت جنگ کی تھی ان کی ٹوپیاں بھی روسی وضع کی ہیں - ان سپاہیوں کی تعداد کم تھی اور سلاح بھی اون کے پاس گویا نہ تھے - منجملہ کئی ہزار کے ایک سو موجود ہوں گے -

(۲) کیڈٹ یعنی فوجی افسروں کے مدرسہ کے طلب فوجی لباس میں تھے -

(۳) مدرسہ حربیہ کے طلباء نہایت عمدہ اور صاف لباس میں بہت عمدہ طریقے سے چلتے تھے - یہ ایک بیا دستہ بھر کی کیا گیا ہے کوئی یکصد ہوں گے -

ہندوستان سے بہت کم ہے ۔

گوشت ایران، عراق، عرب اور خود مصر میں گوشت باہر سے درآمد ہو کر آتا ہے۔ نہایت فربہ دنبہ یا بکرا جس کی کھال لٹکی ہوئی جھالا جیسا جسم سے باہر نکلا ہوا ہے باہر سے سیکڑوں آتے ہیں اور دکانوں پر لٹکے رہتے ہیں۔ آدمی ان سے جیسے ہی خریدار [illegible] کرتے ہیں۔ گوشت یہاں مہنگا ہے اور ہمارے یہاں کے حساب سے زیادہ ریشہ ہوتا ہے مگر وہاں سے جیسن سفر ہے۔ اسے عموماً ٹکڑے کر کے روٹی اور کھانا پکا کے لیتے ہیں۔ مصر میں مرغ، تیتر وغیرہ کچھ کم ملتا ہے) بعض اس طرح کے [illegible] انسان ہیں اور ان میں سرکاری ہی کھلے لگے ہیں۔ ہندو گوشت سمجھی ہوئی ہیں۔ لوگ وہاں جب کر کھانا کھاتے ہیں۔ سر دیا [illegible] اکثر اعلیٰ درجے کا کھانا کھا سکتے

تعلق ہندوستان کے [illegible] سے ہم آئے ہیں۔ قربان تھا۔ فدائے تھا۔ خیلے خوش تھی کہ ما ہرسہ ہم بجہت مذہب ما ہی [illegible] ہند ما خیلے دوست داریم ما دنیا دار [illegible] مسلمان ہند را"۔ بعض عام [illegible] اخلاق و تجارت کے ہم نا [illegible] آئے ہیں مرے سے پیش آتے ہیں ۔

اسماعیلی نوجوان ایک انتہائی [illegible] مسلمان نوجوان جو انگلستان میں بھی رہ چکا ہے براہ اصفہان [illegible] اس کے حالات عجیب و غریب ہیں۔ مجھ کو بار بار ضرورت تھی کہ اہل ایران پر ظاہر کروں کہ مسلمانان ہند کی پالیسی حکومت انگلستان کے بالکل موافق ہے۔ اگرچہ لوگ عموماً اور آزادی طلب خصوصاً اس پالیسی سے بھڑکے ہیں اور مسلمانان ہند کو برا کہتے ہیں مگر ہماری ضرورتوں سے ناواقف ہیں[1] ۔

---

[1] بحیثیت سیاح مجھ کو صحیح واقعات لکھنے چاہئیں کہ یہ پرکار ایران سے باہر بلا تحریک [illegible] کی ہے کہ "ہندوستان ہند سے مسلمانوں کو محبت نہ چاہیئے" ملکی اتفاق اعلیحضرت جارج پنجم اور اعلیحضرت امان اللہ کی بھی صلاح ہے۔ بعض لوگ جن کی نظر دفتروں کی کلارکی اور قانون گوئی کی تعداد ہندی اور اردو کے رسم خط سے آگے نہیں بڑھی اس اتحاد کے علانیہ مخالف ہیں اور بعض تنگ نظر اور کوتاہ بین ہندو اخبارات اپنے طرز عمل سے ایک نہایت [illegible] خلیج ڈالوں کو دیتے ہیں اور ہندوستان کے مستقبل کو خطرہ میں ڈالتے ہیں مگر وہ دن دور نہیں کہ ایسے لوگ [illegible] کا علاج دنوں میں کم ہوسکتہ

جس کی مثالیں ہر جگہ ملتی ہیں ۔

اس اخبار نے ایک خیر مقدم لکھا ہے جو حاشیہ پر درج ہے اس سے آجکل کی فارسی نویسی کا نمونہ معلوم ہو سکتا ہے۔[1]

[طہران ۱۴ شعبان ۱۳۲۹ھ]

آج اخبار میں سخت پریشانی معلوم ہوتی ہے۔ لوگ ذکی الحس اور متلون ہیں۔ ذرا سی خبر سے مثل فرانسیسوں کے سخت پریشان یا از حد خوش ہو جاتے ہیں۔ کوئی خبر شکست کی آئی ہے جس کو صاف طور پر ظاہر نہیں کرتے ۔

[یخ] برف کو یہاں یخ کہتے ہیں اور طہران جیسے بڑے شہر میں بھی اسقدر ارزاں ہے کہ ایک شاہی میں دس آدمیوں کے لئے کافی ہو جاتی ہے۔ خود پانی بھی سرد ہوتا ہے۔ یہاں لوگ پہاڑ پر سے کاٹ کر برف کے بڑے بڑے ٹکڑے مثل ہندوستان کے گدھوں پر لاتے ہیں۔ سردی میں برف ہر جگہ جم جاتی ہے۔ یہاں گرمی کوئی سخت سمجھی جاتی ہے۔ مگر

---

[1] [خیر مقدم] جناب فاضل جلیل علامہ و عالم نبیل بے بدیل خلاصۃ العلماء الثقلین ہندی محمد روسے سوی شہر طہران از راہ خانقین و کرمانشاہان در عراق ورود فرمودہ پس از توقف چند روز خیال حرکت بہ سمت خراسان و زیارت روضۂ اقدس رضوی علیہ السلام والصلوٰۃ را دارند ۔

این فاضل جلیل را زیارت کردہ بحرے مواج از علم و ادب و اخلاق یافتیم با غیرتے سرشار و شوقے بیرون از حد را در ترقی اسلامیان و تہذیب نفوس و تکمیل اخلاقی درجات و ادلی مسلمین و مقالات مفصل بزبان انگلیسی و ہندی و فارسی در ہر سہ کمال اقتدار دارند۔ نوشتجات و نقشہ یک انجمن عالی را از تعلیم و قواعد و نظامات اساسی آن را ہم روی کاغذ آوردہ اند کہ برای فہم علو خیال ایشان یک برہان کافی است امروز لائحۂ ایشان را در خصوص انجمن فوق نشر میدہیم و در نمرۂ آئیندہ شرح زندگانی ایشان را درج و بہ نظر قارئین عظام خود می رسانیم۔ ما ہر لائحہ دارای یک مقدمہ بسیار مفصل و عالی ست کہ بواسطۂ ضیق صفحات از درج صرف نظر کردیم۔ فقط شرح تشکیل قوائم را اینجا ثبت می نمائیم و مقدم این خیرخواہ عالم اسلامیت را از صمیم قلب تبریک می گوئیم۔"

(روزنامہ مجلس طہران۔ مورخہ ۱۴ شعبان ۱۳۲۵ھ)

پرچہ روزنامہ مجلس کا دیا معلوم ہوا کہ باوجودیکہ پارٹی کی طرف سے دو صد تومان ماہوار (ساڑھے پانچسو روپیہ) اسی اخبار کو ملتا ہے۔ تب بھی آمدنی سے خرچ بہت زیادہ ہے اور نقصان رہتا ہے۔ یہاں تک کہ ایک سپلی نے ایک سال کو جو پہلے عرض ہت کلارک تر او مانیٹیر تھا استعفا دیدیا۔ پیلہ اخبار کو لو بوار بد ہونے کے یہاں دفتر میں کوئی نہیں سمجھتا۔ مگر ایڈیٹر نے کہا کہ میں اسلامی اتحاد قائم رکھنے کے لئے تبادلہ کو برقرار رکھتا ہوں۔

سید حسین کے گھر ایک نوجوان طالب علم سے ملاقات ہوئی جو لطاہر نہایت ہی وخوش فہم اور عملی آدمی معلوم ہوتا ہے اس کا نام سید عبد العلی ہے مگر عام ایرانیوں کی سستی اس پر بھی غالب ہے۔ ہمدان کا طالب علم ہے یہاں اور دیپ بجاکے لئے وظائف لینے کی غرض سے آیا تھا۔ مگر کسی وسفارش کی کمی سے کامیاب نہ ہو سکا۔ اس نے مرکز ایران کے خواص وعوام کے بہت عال بیان کئے جسکے سننے سے سخت افسوس ہوا اور معلوم ہوا کہ عموماً بد دیانت و رشوت خوار ہیں اور بوجہ فضول خرچی جسا کہ یہاں طرح طرح ملے روپیہ وصول کر لینے کے تیار رہتے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

[طہران – ۱۴ شعبان ۱۳۲۹ھ = ۹ اگست ۱۹۱۱ء]

شعبان کی روشنی | آج رات کو نیمہ شعبان اور ولادت امام مہدی کی خوشی ہوتی ہے۔ جگہ جگہ لوگوں نے لیمپ روشن کر رکھے تھے۔ ہم محل بادشاہی کے ہجوم میں پہنچے۔ مگر بڑی مشکل سے جگہ ملی کیونکہ ہزارہا آدمی اور دو تین ہزار سپاہی موجود تھے۔

حسب رواج روشنی محل قدیم کے سامنے تھی اور بینڈ بجتا تھا اور سپاہی جو سہرمن ہیں قطار باندھے کھڑے تھے۔ کہتے ہیں آتشبازی امسال کم چھوڑی گئی کیونکہ پریشانی وزمانہ جنگی ہے۔ اور بادشاہ و نائب السلطنت دونوں باہر شہران میں موجود ہیں۔ مگر آگے پیچھے دور تک آتشبازی کے حکم بنیت لگے ہوئے تھے۔ اور ہزار روپیہ سے زیادہ کی آتشبازی ہوگی۔

مجلس تقریباً دو سال سے ہے - اکثر ممبر نوجوان ہیں بعض بالکل طفل معلوم ہوتے ہیں - تقریریں عموماً مختصر اور [illegible] تھیں موقع بھی کم تھی کہ اجلاس کا تھا یعنی اصلی بحث نہ تھی صرف تفصیلی مضامین پر گفتگو تھی - بلکہ فقرہ فقرہ قانون انتخاب کا پڑھا جاتا ہے اس بات پر بہت بحث ہوئی کہ جس حلقہ کا ممبر ۶ ماہ تک بلا وجہ غیر حاضر ہو مجلس اُس کی جگہ دوسرا آدمی مقرر کرے - بعض لوگ کہتے تھے کہ خود اہل مقام انتخاب کریں - کوئی کہتا تھا کہ ممبر غیر حاضر جس پولٹیکل گروہ یا فرقے کا ہے اوسی فرقے میں سے منتخب ہو ایک شخص کہتا تھا ممبر کو مجلس کیسے موقوف کر سکتی ہے قوم نے انتخاب کیا ہے اوسے اختیار ہے کہ جسے آدمی کو چاہے انتخاب کرے خواہ وہ حاضر ہو یا نہ ہو ہم کو کیا مطلب - قائم مقام نائب وزیر داخلہ جنکے صوبے کا مسودہ تھا اوس کی آواز دھیمی تھی وہ اعتراضوں کا مختصر جواب دیتا تھا - ممبروں کے سامنے چاروں طرف ملازم پھرتے رہتے ہیں جو ممبر گفتگو کرنا چاہے اپنا نام لکھکر اُن خادموں کو دیتا ہے - وہ پریسیڈنٹ کو دیتے ہیں - پریسیڈنٹ سلسلہ وار اُن لوگوں کے نام لیکر پکارتا ہے - مثلاً آقائے زنجانی“ تب وہ تقریر کرتے ہیں - بعض لوگ شروع کارروائی میں اطلاع دیتے ہیں کہ ہم فلاں فلاں فقرہ کے متعلق مخالفت کریں گے - مسودہ کے موافق بولنے والوں کو بولنے کا زیادہ موقع نہیں دیا جاتا - اور یہ اچھی بات ہے کہ جب مسودہ کی مخالفت ہوتی ہے جب جواب دینے والے بھی تقریر کرتے ہیں -

ہم اخباروں کے پڑھنے سے مجلس دارالشورائے ملی کی لیاقت و دانش کا جو اندازہ سمجھتا تھا اوس سے دوچند پایا - لیکن زبردست لیڈر یا مقرر نظر نہ آتا تھا محض متوسط لوگ تھے جن پر غالب آجانا اور جن کا لیڈر بن جانا مشکل نہیں ۔

ملاقات با شیخ یحییٰ کاشانی ایڈیٹر مجلس

آج روزنامہ مجلس کے دفتر میں شیخ محمد کاشانی کے پاس گیا اونھوں نے ملاقات کے لئے نہ آنے کی معذرت کی[1] - یہ سب روزانہ اخبار کا پیکٹ تبادلہ میں آتا ہے - اونھوں نے پیکیٹ اور ایک

---

[1] اس ملاقات سے معلوم ہوا کہ چونکہ میرا قیام فرانس ہوٹل میں تھا جہاں ڈیموکریٹ زیادہ آتے ہیں اسلئے یہ شخص اور کئی اور اعتدالی ملنے نہ آسکے - بعض چھپ کر آتے تھے ۱۲ - منہ

باوجود اپنے نقائص کے امتحان میں کسی قدر پاس ہوگئی ہے۔ کیونکہ دو سال قبل جو لشکر حرولی شاہ سابق ایران کے نام کا آمد لشکر ۸ – ۱۰ ہزار سے زیادہ نہ تھا۔ مگر گانہ در ایران کا لشکر عرصے اک لاکھ سمجھا جاتا تھا۔ بہت سے بختیاری کسان مسلے کپڑے سے بندوق لئے آئے تھے یہ لوگ اسے افسر شملہ کے یورپ سے مطیع ہیں اون کو اور طہرانی والنٹیرون کو مجاہد کہتے ہیں یہ ہوئی جنگ کے لئے کامیاب مددگاران برداشت۔ شاہ سابق و کرمانشاہ پر خلاف سالار الدولہ جارہے ہیں ۔

پالیمنٹ ایران کی کیفیت

[طہران - ۸ راگست ۱۹۱۱ء = ۱۳ر شعبان ۱۳۲۹ھ]

آج مجلس وزرا السورے میں گیا۔ ٹکٹ (ٹکٹ) مل گیا تھا۔ اوسپر لکھا تھا کہ ہتھیار ساتھ نہ ہوں۔ مجلس کے عالیشان مکان کے دروازے پر سپاہی کھڑے تھے اونھوں نے بھی ہتھیاروں کو دریافت کیا۔ اندر ایک زینے سے گئے جس پر نہایت قیمتی قالین لگے تھے۔ دو طرف منزل بالا اور ایک طرف منزل زیرین پر جہان تماشائیوں کی کرسیاں لگی تھیں وہاں اور ہال میں (جو علی گڑھ کالج ہند کے سٹریچی ہال سے دوگنا لمبا اور دو ثلث چوڑا تھا) بہت عمدہ قالین بچھے تھے۔ ممبروں کے لئے بنچ تھے جن کے آگے بغرض تحریر تختے لگے ہوئے تھے جو بوقت تقریر یا آمد و رفت ہٹ سکتے تھے۔ بلندی پر ایک پلیٹ فارم پر بحیثیت مؤتمن الملک پریسیڈنٹ جو ایک خوددار شخص ہے بہت متانت سے بیٹھا ہوا اور ذرا سی سرگوشی اور ساعد گی پر گھنٹی بجاتا تھا۔ بجوں کے اوپر اور کمر لگانے کی جگہ پر مثل پارلیمنٹ کی بجون کے عمدہ گدے لگے ہوئے تھے۔ یہ بنچ سلسلہ وار چلے جاتے تھے اور پلیٹ فارم پر پریسیڈنٹ سے نیچے نیچے نصف دائرہ کے طریقے سے پریسیڈنٹ کے سامنے لگے ہوئے تھے پریسیڈنٹ کی میز کے پاس دو ایک امیزوں پر کچھ لوگ پارلیمنٹ کا عملہ یا ماتحت عہدہ دار بیٹھے تھے اور سے سرکاری رپورٹر تھے اور ایک خاص گیلری میں رپورٹر اخبار تھے جس میں روس کے اخبار نووی ورمیا کا ایک ایرانی رپورٹر بھی تھا۔ اوس کو دیکھکر ہمارے رفیق آقا سید حسین نے کہا کہ یہ ایک لے ہمت ایرانی ہے کہ روس کی خدمت کرتا ہے۔ بحث قانون انتخاب کے متعلق تھی جو چند ماہ بعد ہونیوالا ہے[1]

[1] کہا ایسا کوئی انتخاب ہونے والا ہے بظاہر کوئی اندرونی سازشیں اور بیرونی معاملات اس مجلس کو ختم کر چکی ہیں (ع) آن قدح بشکست و آن ساقی نماند

[illegible]

ترقی پا رہا ہے اگرچہ پہلے بھی ایسے اعمال شایستہ خفیہ ہوتے تھے ۔

آج روزنامچہ مجلس سے معلوم ہوا کہ مشہد مقدس میں چند آدمیوں نے بغاوت کا قصد کیا تھا۔ اون کو گرفتار کرنے
گئے اور اونھوں نے ایک سپاہی کو مار ڈالا لہذا دو آدمیوں کو پھانسی دی گئی۔ اخبار فروش لڑکے کہتے پھرتے
تھے "مستبدین را دار زدند" ایسی صداؤں پر اخبار فٹا فٹ بکے جاتے ہیں ۔

دارالعلوم آج میں مدارس جات دیکھنے روانہ ہوا جو متعلق علاء السلطنت مدرسہ کے نام سے مشہور تھا
تا ایک کمرے میں لیکچر کا بندوبست دیکھا۔ عمارت بہت عمدہ تھی اور ایسی ہی جیسی دو منزلہ کوٹھی ہوتی ہے
مدرسہ بہت خالی تھی ۔ ... قلمی طبی ... کے نقشے وزیران ... اجازت
داخل ہوں اور وقت ضائع نہ کریں۔ معلمین ... لگے ... ایک طرف سرکاری مطبع کھلی تھی۔ آقا سید حسین
میرے سامنے تھے جن کی دوستی ... پیش آتے تھے ... ایک کمرہ کھلا تھا جس میں ایک
کمیٹی سی ہو رہی تھی اور دروازہ پر لکھا تھا "فلاحت لسان روسی" - اس کمرے میں زبان روسی اور فن زراعت
پڑھانے کی ہماری تجویز جاری ہیں۔ طہران کی تعلیم ابتدائی کا بجٹ تعلیم میں ملکہ کا ... اسکول کی تعلیم
سمجھنی چاہئے۔ اگرچہ یہ سلسلہ بہت عام ہے ۔

دیوان کی نشستگاہ یہاں حساب اور دستیکہ دو عام تحصیلیں ہیں۔ وزیر عدالت و اوقاف جن کا دفتر
اس عمارت میں ہے ... السلطنت ہیں۔ ... جلسہ تاج پوشی ... لندن گئے ہوئے تھے ۔

پولیس طہران کل میدان توپخانہ کے جنوبی طرف جہاں طہران کی پولیس کا ادارہ ایک خوشنما اور بلند عمارت ہے
وہاں اہل پولیس نیلی اور خاکی وردی یعنی کوٹ پتلون پہنے جمع تھے۔ ہزار سے زیادہ جوان ہونگے اون کو افسر
کچھ سناتے تھے۔ غالبا ان کا واچ ورڈ (خفیہ نشان) تھا۔ خاص طہران میں پولیس کا انتظام برا نہیں اور
لشکر بھی ہر جگہ نظر آتا ہے۔ سپاہی اچھے اور وردی پہنے ہوتے ہیں۔ اگر کل لشکر جو اس وقت دولت ایران
کے پاس تنخواہ پاتے ہیں جس کی تعداد سوار پیادہ ملا کر غالبا پچاس ہزار ہے ایسا ہی ہو تو میں سمجھوں گا کہ مشروطہ

[طہران - ۷ راگست ۱۹۱۱ع = ۱۲ رشعبان ۱۳۲۹ھ ہجری]

قرائت خانہ وطنیہ اور آقا مرزا محمود خان

آج قرائت خانہ وطنیہ میں پھر آقا سید حسین سے اور ایک عمدہ آقا مرزا محمود خان سے بھی ملنا ہوا اور قرآنی واقفیت وسیع اور خیالات عالی تھے ملاقات ہوئی - یہ صاحب ہمدان کے دفتر کے افسر ہیں اور جب کبھی قومی اور ملی کام ہوتا ہے یہاں پہونچ جاتے ہیں اون کے دو لڑکے مدرسے میں پڑھتے ہیں - انگریزی بھی جانتے ہیں - میں نے ایران کی تاریخ اور جغرافیہ میں اون کا امتحان لیا - ایرانی سرمایہ کے لڑکے عموماً یہاں کی بہ نسبت زیادہ مودب و مہذب معلوم ہوتے ہیں - ان سے معلوم ہوا کہ ہمدان میں جو فوج گورنمنٹ کی گئی اوس نے کچھ کام نہیں کیا اس وجہ سے کہ افسر دربردہ سالار الدولہ کا حامی ہے - ایران کی حالت انھوں نے سخت نازک بیان کی - میں نے دریافت کیا کہ آخر نتیجہ کیا ہوگا؟ کہا کوئی دست غیب اس ملک کو بچا رہا ہے ورنہ بچنے کی کوئی صورت نہیں ۔

جناب موتمن الملک رئیس مجلس سے ملاقات کے لئے رقعہ لکھا مگر وہ شمران گئے ہوئے تھے -

مشروطہ عہد کی خرابیاں اصلی و فرضی

آج مشروطہ کی خرابیوں پر مفصل گفتگو سید حسین اور دیگر حضرات سے ہوئی وہ کہتے ہیں کہ اہل مشروطہ رہابت و طمعت کی بعض ایک منتشے ہے جو بدنام کرنے کے لئے گھڑی گئی ہے شراب پہلے ملک میں رائج تھی اور جو بعیہ تھی اب محصول لگا دیا ہے کہ کسی فروخت منع یہود و مجوس و ارمنی بیچنے والے ہیں - کوئی مسلمان علانیہ نہ پی سکتا ہے نہ فروخت کر سکتا ہے نہ خرید سکتا ہے - میرے کہا کہ قرآن کے یہ معنی نہیں نہ مشروطہ کے کہ جس شخص کا جو جی چاہے کرے بلکہ سب پر لازم ہے کہ قانون کے دائرہ کے اندر رہیں اور جو کہ ملکی قانون اس جگہ اسلام ہے اس لئے شراب کی علانیہ فروخت کا منع کرنا میں مفید سمجھتا اور یا مذہب سے - ورد ہے - جندی قانون (فوجی قانون) کے تفصیلی حالات معلوم نہیں ہوئے مگر سب لوگ کہتے ہیں کہ ایسے مکان اور سب عورتیں طہران میں شخصی حکومت کے وقت میں بھی ہمیشہ تھیں - اب پولیس نگرانی کرتی ہے کہ دس اون مکانوں میں بلوہ اور جھگڑا نہ کریں اور کچھ فیس لے لیتے ہیں مگر واقعی اب ان سے کتنا درکیسہ قدر

اوسے کیون ڈھونڈون؟

اس قرأت خانہ کا تعلق کسی مذہب (پارٹی) سے نہین اس لئے رونق ہے۔ مختلف مستطیعین یا اہل ذوق [illegible]

خرچ دیتے اور اوس کا انتظام کرتے ہین۔

قومی کامون مین دینا جو کچھ مین لکھتا ہون وہ ہرگز یہ نہین کہ دوسرے کی بات سمجھی جائے۔ جو کچھ لیا یا زر مدد یا

پارلیمنٹ کے حالات دیکھ کر یہان اپنی رائے دیا ہون جیسی اسلامی پرچے ملتے ہین [illegible] روپیہ

وصول کرتے ہین اور کہہ جاتے ہین اور کہتے ہین کہ امداد [illegible] اسی وجہ سے [illegible] ایک مضمون پر مشورہ مین کرنے

جناب مؤید الاسلام اڈیٹر حبل المتین نے ایک مقالہ اپنے اخبار مین لکھا تھا جس مین اسلامی [illegible] دیکھئے۔ جلسے مین [illegible]

قائم ہین اگرچہ وہ اودیس ترقی ہون" مین امید کرتا ہون کہ یہ مباحثہ آمیز ہوگی۔[1]

ہندوستانی انجمنوں کی ہدایت [1] اس موقع پر مناسب ہوگا اگر مین ہندوستان کی اسلامی انجمنون اور مدارس کی دیانت کے متعلق

کچھ کہتا ہوں کہ ہندوستان کی معمولی انجمنین جو غیر معروف آدمیون کے ہاتھ مین ہین اون کی دیانت پر شبہ بہت کم ہے البتہ

بڑی انجمنین جو مشہور اور متمول آدمیون کے ہاتھ مین ہین یا تعلیم گاہین جو شہرۂ آفاق ہین اون کی نسبت اکثر شبہ کیا جاتا ہے کہ

کیا وجہ ہے کہ بعض آدمی دو روپون کو کامون مین خرچ دینے [illegible] بلکہ دائمی سازش کرتے ہین اور جب [illegible] احکام

ایک ہی مشترکہ یا اون کے ماتحت [illegible] مین محدود رہتے ہین تو [illegible] کے قریب ہو جاتا ہے کہ [illegible]

[illegible] تاہم اپنی [illegible] صاحب قومی کی کسی سردہ کامون کو مالالق اور [illegible] آدمیون کے ہاتھ مین دیتے ہین

اسی طرح [illegible] کبھی ماتحت کی چوری یا [illegible] کھل جاتی ہے اوس کو چھپاتے ہین اور جو لوگ ایسے مین ظاہر کرتے ہین اون کو دشمن

قوم کہہ کر [illegible] ملعون کرنے لگتے ہین دولت اور [illegible] اور [illegible] سرا سے سامنے لاتے ہین اسی [illegible]

مین برا ہمون کے [illegible] کا ذکر کرتا ہون ہان ہندوستان کے قومی [illegible] اسلامی نام [illegible] فراموش نہین کر سکتا کہ لاکھون روپیہ

وصول کر کے بیدردی سے خرچ کرتے ہین اگر پردہ [illegible] کا اوٹھے تو اندرونی منظر کچھ زیادہ خوشنما نظر نہ آوے۔

ہندو [illegible] انجمنون کا حال مجھے معلوم نہین مگر قومی روپیہ کو اس طرح خرچ کرنا کہ اوس سے بہتر فائدہ ہو ایک حد تک [illegible]

[illegible]

انگریزی جانتا ہے بچپن میں چند دن بمبئی رہا ہے اپنا لقب بھی مترجم نظام رکھا ہے۔ عمر ۲۴-۲۵ سال کے قریب ہوگی اوس کا ایک بھائی طہران میں مسٹر ... کی طرف سے ... میں مارا گیا اور وہ پسران تم شاہ سابق کی طرف لڑنے کے لیے روانہ ہو چکے ہیں۔ دو ہندی (یعنی ایک بنگالی اور ایک مرہٹہ) امریکہ سے آئے ہوئے تھے۔ فرقہ انقلابیوں میں تھے ایک ... تھا اور ہندی تو اسلام نے سکھلی تھی۔ لیکن شوق سے فوجی لباس پہنکر محمد علی مرزا سے لڑنے کے لیے روانہ ہوئے ہیں۔ یعنی مترجم نظام ... کام ... پایا۔ مسٹر گوسٹ کا قیام بھی اسی قرات خانہ میں تھا۔ مترجم نظام ظاہراً و باطناً روس کے سخت مخالف ہیں کہتے ہیں کہ ہمارے تمام دفاتر میں روس کا ہاتھ ہے اور عموماً لوگ روس سے ڈرتے ہیں۔ رشوت لیتے ہیں سچ ہیں روس کی ہیبت کا رعب پھیلا ہوا ہے۔ "فتح طہران کے موقع پر ہم نے کہا تھا کہ میں تم آئین دیا جیسا کسی جینرل روس کے آتے ہیں اور افسران کا سکہ کو نکال دو تب انقلاب کامل ہو جاوے گا مگر ملتفت نہ ہوئے ... نہ مانا اور ... آدمیوں کے پھانسی دینے پر بنا محمد اور ... کی ... یہ بھی کہتا تھا کہ حضرات العلماء مرزا محمد ... (یعنی اعتدالی فرقہ کے لیڈر) انقلاب کی تکمیل کے خلاف تھے۔ ورنہ یہ سب جھگڑے ہوتے۔ اس نے کہا کہ ... سابق حسین قلی خان نواب ... اس میں آپ اون سے ضرور ملیں

قرات خانہ ... قرات خانے میں جب گیا تو میں عمامہ پہنے ہوئے تھا۔ یہ عجیب بات ہے کہ یہاں ایک قسم کی نصیحت کرتا ہے کہ ٹوپی ایرانی پہنو اور دوسرا عمامہ پہننے کو۔ میں بالتخصیص کبھی ٹوپی اور کبھی عمامہ پہن لیتا ہوں۔ مگر طہران میں ٹوپی والوں کا زیادہ زور معلوم ہوتا ہے

ان نوجوانوں سے میں نے ایران کے عادات و اخلاق کی خرابی کا ذکر کیا تو ... تسلیم کیا۔ آج ... کہ ایک شخص نے راہ میں ... خرق العادة میرے ہاتھ میں دیکھ کر پڑھنے کے لیے مانگا اس میں ... سخت ... تھا اور پڑھ کر ... نفرت سے لوٹا دیا اور کہا کہ "..." میں نے کہا ... حکم آقا ... جب میں نے قرات خانہ میں سید حسین سے کہا تو وہ ... بڑا اور کہا مجھے پتہ بتائیے میں اس کو پولیس کے سپرد کرتا ہوں ... مستبد (شاہ پسند) تھا۔ میں نے کہا اگر پتہ مجھے کیا معلوم کون تھا ...

بالکل سنتا ہیں ورنہ حنفیہ سب اُوپر کے جمیع عقائد رکھتے ہیں ۔

[۶ اگست ۱۹۱۱ء = ۱۱ رشعبان ۱۳۲۹ ہجری]

آج دوپہر تک حالت اچھی رہی سیدے کی وجہ سے کسی قدر حرارت ۔ دو دن علاج کیا کہ شربت عنصر بہی مالی میں ملا کر پیا اور بز لوید سفید کھایا ۔ کسالت اور حرارت دور ہوئی عماد الاسلام مرزا محمد تقی کے یہاں گیا وہ مکان پر نہ تھے ایک لڑکا چلا آتا جاتا تھا کہ حکم شریعت نسبت علی مرزا شاہ سابق کے معاملے میں مجتہدین نجف اشرف کا حکم یہ فوق العادہ پرچہ چھپا ہوا ایک شاہی (۔۱) کو بکتا تھا ۔ خریدا ۔ اوس کی عبارت کچھ یہی ہے تاکہ نہیں یہاں نقل کرتا ہوں ۔

فوق العادہ لمدرك   حکم محکم آیات اللہ نجف

خدمت عمدہ آقایان علماء اعلام و امراء و رؤسای عشائر و کلیہ غیرتمندان اسلام ایدہم اللہ تعالیٰ بعرہ برائے اندھن سلطنت قدیم ایران و محو آثار اسلام محمد علی مرزا بہ ایران فرستادہ شدہ است در این موقع خطرناک کہ در حقیقت معاملہ کفر با اسلام است اگر خدا نکردہ تعللے شود کفر در ایران عود کرد آثار سیہ اسلامیہ بکلی محو شواہد شد ۔ بر تمام اہالی با حمیت و امراء عظام و سرحدداران و شیعیان متدین واجب است کہ با قدم ثابت و عزم راسخ در دفاع این دشمن بذل جان و مال مسئلہ نفرمایند در دفع این حملہ از دماء المسلمین فالونی دانستہ ہرگاہ خدا نکردہ اندکے اہمال شود فعلے الاسلام السلام ۔ الیہ ہمہ شما سعادت را با یکدگر فرمودہ فرو گذاری نفرمایند

تاریخ ۵ شعبان   محمد کاظم الخراسانی ۔ عبداللہ مازندرانی

اسکولوں کی کثرت اور پالیٹکس پر رائے

تعجب ہے کہ طہران میں گو بہت کثرت سے لڑکے اور لڑکیوں کے مدرسے ہیں مگر اخباروں کے ریڈنگ روم بہت کم ہیں آج دریافت کرنے سے قرائت خانہ خیابان ناصریہ کا پتہ چلا ۔

یہاں کی اصطلاح میں جو بازار چھپا ہوا ہو اوس کو بازار کہتے ہیں اور جو کھلا ہوا ہو چوڑی سڑک کہ اوس میں ہمیشہ درختوں کی قطاریں ہوتی ہیں اوس کو خیابان کہتے ہیں ۔ متوسط تین کمرے تھے ایک خوبصورت نوجوان یورپین وضع اور انگریزی ٹوپی اوڑھے بیٹھا تھا اوس نے اخلاق سے اٹھا اور روزنامہ پڑھنے کو دیا معلوم ہوا اوس کا نام سید حسن ہمدانی ہے ۔

ان کا خیال ہی نہیں اور تجربہ نے بتایا کہ واقعی ایسی ہی ضرورت ہے مگر غیر سلطنتیں امید نہیں کہ جبرئیل فرشتے کو بھی اطمینان کے ساتھ کام کرنے دیں اگر وہ ایران کے بچانے کی کوشش کرے ٭

محمد علی شاہ مازندران میں پہنچ گئے

اخباروں میں نہیں چھپا مگر مدیر مجلس اور دیگر ذرائع سے معلوم ہوا کہ شاہ مخلوع مازندران میں پہونچ گئے اور آج ایک سخت مضمون روزنامچہ مجلس میں شاہ اور اون کے برادر سالار الدولہ کی حرکات کے متعلق شایع ہوا جو اونھوں نے اپنے زمانہ اختیار میں کی تھیں ٭

مخالفین مرکزی اور گورنمنٹ کی سستی

ان لوگوں کی سستی اس سے ظاہر ہے کہ دو ہفتہ قبل کرمانشاہ بالکل خالی اور سالار الدولہ کے قبول کے لئے بالکل تیار تھا۔ مگر نہ سالار الدولہ داخل ہوا نہ گورنمنٹ طہران نے اوس کو فتح کیا۔ کرمانشاہ نہایت شاداب اور عمدہ مقام ہے مگر آج تک بھی سالار الدولہ اس میں داخل نہیں ہوا۔ کردستان کے پہاڑوں کو مستحکم سمجھکر وہیں مقیم ہے جب یہ حالت ہو تو ذرا مشکل ہے کہ یہ لوگ طہران فتح کر سکیں۔ یہہ ظاہر ہے کہ جسکے ہاتھ میں طہران ہے گورنمنٹ اوس کے ہاتھ میں ہے۔ تار اور ڈاک اور پولیس اور فوج اور خزانہ اور دفاتر اور جواہرات وغیرہ اور خارجی تعلقات سب سلطنتوں کے ساتھ ہیں۔ اکثر عوام مُلا ضرور بادشاہ کے ساتھ ہیں اور انجمن ولائتی اور بلدی اور تاجر اور وہ معزز لوگ جنھوں نے بادشاہ کو تخت سے اُتارا سب گورنمنٹ کے ہمراہی ہیں تار پر تار دیتے ہیں جو روز اخباروں میں چھپتے ہیں۔ عوام پر اس سے یہہ اثر ہوتا ہے کہ سب مُلک بادشاہ سابق کے خلاف ہے۔ مگر واقعی صرف وہی لوگ خلاف ہیں جو تار لکھتے یا مضامین درج کرتے اور شایع کرتے یا جو مجاہدین لڑنے کے لئے جاتے ہیں ٭

آقا شیخ محمد مازندرانی اور حکومت موجودہ کی تائید

آج آقا شیخ محمد صاحب سے میں نے دریافت کیا کہ عام شہرت ہے کہ اسلام، معاملات بابیوں اور بہائیوں اور ملحدوں اور طبیعین (نیچریوں) کے ہاتھ میں ہے۔ اس میں کہاں تک سچ ہے۔ اور واقعی عقیدتاً اہل طہران دارالسلطنت صحیح مسلمان اور اثنا عشری ہیں یا نہیں؟۔ اونھوں نے کہا یہ بھی لوگوں کی بدبختی ہے کہ جو کوئی انتظام درست کرنا اور باقاعدہ دفتر قایم کرنا چاہے اور قانون پر اصرار کرے اوسی لامذہب

بے تمیز تھا کہنے لگا کہ "اوس وقت اون کی شکل ہندیون کی سی ہو جاتی ہے" - میں نے کہا کہ "تم نے ہندیون کی شکل جب تریاک کشی (چانڈو پینے) کے لستان کسی جگہ دیکھے؟" - کہنے لگا کہ "چہرے سیاہ ہو جاتے ہیں" - بالیعدہ جب میری طہران میں شہرت ہوگئی تو ایک دن اوکھون نے آکر معافی چاہی ؎

ملاقات با ایڈیٹر مجلس جناب مرزا محمد محسن سے مین نے اخبار مجلس اور استقلال کے ایڈیٹرون سے ملاقات کے لئے خطوط لئے تھے اون کے دفترون مین بھجوا دیئے - ایڈیٹر مجلس سے ملا اور اپنے حالات مختصر لکھ کر دیئے اور تجویز بابت اصلاح ایران سُنائی اوس نے بیحد تعریف کی اور اوس کے چہرے سے بشاشت ظاہر ہوئی - یہ شخص تقریباً ۴۵ سال عمر رکھتا ہے اور بہی خواہ ایران ہے اور معتدل فریق کا حامی ہے مشہور منشی اور ایڈیٹر ہے - مخالف کہتے ہین کہ تریاک کشی کا اوس کو صاف ہویدا ہے - ان کا نام شیخ محمد یحیٰی کاشانی ہے اور تاریخ بیداری ایران کے پڑھنے سے معلوم ہوا کہ کہ اون کے بعض کارنمایان حریت طلبی مین زمانہ مظفرالدین شاہ ہوئے تھے - یہ اخبار مجلس گویا نیم سرکاری اخبار ہے اونھون نے کہا کہ مین اخبار مجلس میں آپ کا مضمون کسی قدر سلیس کر کے چھاپون گا اور واپس کر دون گا اور آپ کے پاس آؤن گا اور کوشش کرون گا کہ آپ کے آنے سے طہران کچھ فائدہ اُٹھائے -

ایک نوجوان عرب شیخ احمد نجفی جس کا خاندان روضہ خوان اور اصلاً ایرانی ہے اور خود کو علماء کا پیرو وہ بیان کرتا ہے اور سفر مین عراق سے ساتھ تھا اوس کے مرارسے آج ایک قرآن روزانہ ریلو کو کہا - یہ عربی و فارسی دونون میں کچھ کچھ لکھ پڑھ لیتا ہے ؎

جناب شیخ محمد مازندرانی جناب شیخ محمد سعید بے تکلف اور عمدہ آدمی ہین - قانون محکمہ تمیز کے متعلق اونھون نے ایک کتاب بھی لکھی ہے - محکمہ تمیز عدالتون بر بعد عدالت اپیل کے بطور نگرانی کے ایک محکمہ ہے جس کا کام ہے کہ قانونی غلطی پا کر مقدمات کو اور تنقیح جدید فیصلے کے لئے واپس کر دے - وہ کہتے تھے کہ ایران کو ایک مختار الملک (سپہ سالار جنگ مرحوم) کی ضرورت ہے جو مجلس کی طرف سے مجاز ہو اور زبردستی انتظام کو جاری کرے جس طرح ملک کی درستی کے لئے فرنگستانی (امریکائی) کر رہے ہین کوئی آدمی کل نظام ملک کے لئے دستیاب ہونا چاہیئے

بے رحمی سے اون کو پارلیمینٹ پر گولا اندازی کرنے کے بعد مار ڈالا تھا۔ مرحوم ایک ملا آنس فستان منشی منہپھٹ نوجوان اور نا عاقبت اندیش قدرداں وطن تھا ؛

[۵ اگست ۱۹۱۱ء = ۱۰ شعبان ۱۳۲۹ھ]

ملاقات با مرزا محمد محسن حجۃ الاسلام

من آج صبح کو مرزا محمد محسن حجۃ الاسلام داماد جناب آقا سید عبداللہ بہبہانی سے ملا۔ سید عبداللہ بہبہانی بڑے کلے ٹھلے کے آدمی اور ایران کے مشروطہ کے زبردست حامی اور اسقدر ذی اثر تھے کہ محمد علی شاہ کو اندیشہ تھا کہ وہ ایران کو جمہوری کر کے خود پریسیڈنٹ بننا چاہتے ہین۔ سال گذشتہ خفیہ دشمنون نے اون کو مار ڈالا۔ مختلف گروہون پر شبہہ ہے۔ مین ان کے نام فرزند جناب آخوند کا خط منجانب آخوند لغرض ملاقات لایا تھا۔ نہایت خلق و تپاک سے ملے اور نائب السلطنت سے ملاقات کیلئے کہا کہ چہارشنبہ کو اس کا بندوبست کرون گا اتنے مین ایک ایرانی امیر داڑھی منڈا۔ ۴۰ سال عمر۔ فربہ جسم آیا اور اون سے چپکے چپکے باتین کین۔ معلوم ہوا کہ صاحب قطب الملک ہین اور انھین کے ذریعے سے ملاقات ہو سکتی ہے۔ کیونکہ یہ نائب السلطنت کے اسٹاف مین ہین۔ مین چونکہ باقاعدہ لباس مین نہ تھا اور مین نے جو یادداشت بابت اصلاح حالت ایران لکھی تھی وہ بھی صاف نہ ہوئی تھی اس لئے قطب الملک کا یہ کہنا کہ "اسی وقت مکان دربار" مین ملاقات ممکن ہے؟ مین نے ٹال دیا۔

ملاقات شیخ محمد رئیس محکمہ تمیز اور اون کے ایک عزیز کی ایسری

آقا شیخ محمد رئیس محکمہ تمیز کے یہان گیا وہ آچکے تھے عام طور پر ہندون سے ملکر خوش ہوتے ہیں۔ چونکہ یہ ہندوستان اور حیدرآباد دکن مین بہت رہے ہین مین نے اون کو پندرہ سال قبل کتب خانہ آصفیہ حیدرآباد دکن مین دیکھا تھا اب اونکے بال سفید ہوگئے ہین۔ مولانا شبلی سے اور اون سے بہت ملاقات رہی تھی مشہور ہے کہ وہ خیالات صوفیانہ رکھتے ہین محض فقیہہ نہیں ہین۔ میری خیالات جو در بارۂ اصلاح ایران تھے اون کو مادہ قابل عمل اونھون نے صورت موجودہ مین نہ پایا۔ اُردو مین بھی باتین کرسکتے تھے اور افسوس کرتے تھے کہ ایسے خیالات اور یہ ہمت اہل ایران مین نہیں۔ مین نے جو ایرانیون کی حالت کہا کہ وہ اس قسم مین مبتلا ہین اور چہرون سے پتہ چلتا ہے تو جناب شیخ حسین کا فرزند جو موجود تھا اور ذرا بیباک اور

یعنی کروڑا۔ خدا پر ملت میں اور وہ ذخیرہ مخفی ہو جانے سے دوا رسے دست کے لئے ذخیرہ بن اس کی استعداد کم ہیں
کوئی برائی نہیں۔ لیکن استعداد کے لئے گودام کرنا آیندہ کے واسطے ملک کے مفاد میں سمجھتے رہے ہیں

[۴ر اگست ۱۹۱۱ع = ۹ر شعبان ۱۳۲۹ھ]

کرایہ کا مکان ایک منزل ۴½ تومان ماہوار کرایہ لی۔ اس میں دو کمرے اور ایک کوٹھری تھی۔ ایسا مکان ہمارے بڑے شہروں میں مثلاً لکھنؤ میں بھی اس کرایہ پر مشکل سے ملیگا اس میں دو مہینے کرایہ کے دئے ہیں پیشگی ہے اگرچہ مکان بہتر ہے مگر شرط کرایہ یہ ہے کہ ایک ماہ سے قبل چھوڑ دیں تو دو تومان (ملوٹھ) دینا ہوگا اور ایک ماہ کے بعد ہم تومان (ایک) زائد کرایہ ہوگا۔

آج سفر گویا ختم ہوا۔ سخت ماندگی اور تھکن محسوس ہوئی۔ ایک شخص مستی حسین تقی نے مہربانی کر کے یہ مکان لیکر دیا کیونکہ وہ یہ مکان چھوڑ رہے تھے اور جانے والے تھے اس لئے زیادہ احسان رکھ کر زیادہ کرایہ ہم پر ڈال دیا۔ ہم کو اس سرا میں سخت تکلیف تھی کیونکہ ان لوگ نا اہل تھے اور قابل تعریف نہ تھے دوسرا لڑکا بھی چور تھا صبح کو بھاگ گیا اور اس کے باپ نے اصرار کیا کہ کتاب کو بیچ ڈالے۔

خیابان ناصریہ آج میدان توپخانہ کے شرقی حصہ (خیابان ناصریہ) کو دیکھا۔ بہت شاندار عمارات اور دکانیں دونوں طرف ہیں۔ دندان ساز۔ خیاط۔ مردانہ و زنانہ ڈاکٹر۔ کسب طہران میں زیادہ ہیں۔ عورتوں کو ہم نے آج کئی گاڑیوں میں کھلے چہرے بیٹھے دیکھا۔ گو برقع سیاہ پہنے تھیں اور یہ عورتیں کم رسیدہ تھیں ۔

ارمنی اور مسلمانوں کا لباس یہاں بہت سے لوگ مثل پرتگال کے آدمیوں کے معلوم ہوئے۔ انگریزی ٹوپی اور لباس پہنے ہوتے ہیں لیکن وہ عموماً ارمنی ہیں مسلمان عموماً خوش لباس ہیں اور لباس لوگوں کا زیادہ تر یکساں ہے یعنی کوٹ۔ پتلون ایرانی ٹوپی اور عبا۔ علما و ملا عمامہ اور کمر بندگی۔ دوسرا تہ لے فیشن کا لباس ہے۔

تعلیم پاتے ہیں ہمارے مکان سے اور اس کے متصل ایک مدرسہ جہانگیر خان کے نام پر ہے۔ یہ نوجوان مشہور اخبار صور اسرافیل کا ایڈیٹر تھا اور ۲۲ سال کی عمر میں بوجہ سخت تنقید کے شاہ سابق محمد علی مرزا نے (یہاں سنہ کہتے ہیں کہ)

بھی کہ دزدی۔ ذرد و عکتو سشسب اور مدحلن بہتو صبح کچھ حساب اُسکے ذمے باقی تھا بعض چیزین لانے کو کہا اوس نے کہہ
چشم۔ اوس کے بعد دوسرے آدمی کا کام کرنے چلا گیا۔ اور جب دھمکایا گیا تو بولا کہ کل مین نے چند کام کیئے تھے
عوض مین یہ لفافہ رکھ لیا۔ نوکری منظور نہین۔ ایرانی لڑکون کا یہ پہلا تجربہ ہے۔ دوسرا ایک خراسانی کم عمر
لڑکا جو نہایت ہوشیار اور چلتا ہوا (زرنگ) ہے۔ مگر سب لڑکے آکر ایک دوسرے کی بدی بیان کرتے ہیں۔
یہ لڑکا واقعی اچھا کارگذار ہے لیکن مدرسہ مین پڑھتا ہے۔ اوس کے باپ نے دو دن کے بعد اوس کو نوکری سے بلا لیا۔

ٹریم وے شہر مین ٹریم ہے مگر ضرورت سے کم۔ اتنا ہجوم ہوتا ہے کہ لوگ عموماً کھڑے رہتے ہین ٹکٹ فرانسیسی حروف
مین چھپتے ہین۔ پانچ شاہی (ایک آنہ) فی آدمی ایک مقام سے دوسرے مقام تک لیتے ہین۔ ٹریم بنانے
والی کمپنی بلجیم کی ہے۔ سلطنت کا حق جو اوس مین تھا وہ معلوم ہوا کہ کسی قرضے مین کمپنی کے ہاتھ بک چکا ہے۔

مجلس اور ایران نو جریدہ ایران نو نے سپہدار کو برا کہا تھا۔ ۵-۶ دن سے موقوف ہو گیا۔ جریدہ مجلس مین نے خریدا
اس اخبار اور اخبار استقلال دونون مین ایک سلسلہ عثمانیہ تاریخ کا چھپ رہا ہے اور یہ دونون اخبار مشروطہ کے
موافق ہین۔ یون تو طہران مین کوئی اخبار سلطنت شخصی کے موافق علانیہ ایک لفظ نہین چھاپ سکتا۔ اور جو
خبر چھاپتے ہین اوس مین مشروطہ ہی کا فائدہ ہوتا ہے خلاف خبرون کو دبا دیتے ہیں۔ بڑے بڑے ورق
شائع ہوتے ہین اور یہ شاہی یعنی ایک آنہ کو ایک پرچہ آتا ہے۔ ان دو پرچون مین بھی باہمی اتفاق اور ترکی
کے متعلق مضامین تھے۔ ایک خط محتشم السلطنت سابق وزیر خارجہ کا تھا جس پر لوگون نے یہ الزام لگایا تھا
کہ اوس کو شاہ سابق کے آنے کی اطلاع تھی مگر محتشم السلطنت نے تار و خبر بتائی نہین محتشم السلطنت جو ایک
زمانے مین کونسل جنرل بمبئی تھے اس کی تکذیب کرتے ہین اور کہتے ہین کہ مین ہر خدمت کے لئے حاضر ہون
مین نے جن مصالح کی بنا پر استعفا دیا ہے وہ والاحضرت نائب السلطنت کو بتا دیئے ہین اور مین کل خبرین نائب السلطنت
کو بتا دیتا تھا۔ کوئی ایسا تار بتاؤ جو مین نے دبا دیا ہو اخبار مجلس نے بھی ان کی تائید کی ہے۔ یہ قصہ مین نے
اسلئے لکھا کہ یہان اخبارون کی کیسی وقعت اور قوت ہے۔ ایک بات بابت محتشم السلطنت بہت خوب لکھی ہے

سے ماہر تھا۔ یہہ کتاب سے ڈیڑھ سو برس قبل لکھی گئی تھی اور جس کے انقلاب سے انس کی بادشاہی ہر شاہ ... تھا

بازار و خیابان آج کس حصے سے گذرا وہان کے بازارون کو زیادہ غور سے مین نے دیکھا۔ نئی میدان توپخانہ کا بازار۔ بازار میدان سبزہ۔ ان کی قطع الہ آباد کے بیرونی حصے کے سڑکون کی جو نالی اور دکانون سے مشابہ ملتی ہے اور یہہ بیرونی حصہ کلکتہ اور بمبئی کے یورپین حصہ کا تو نہین لیکن دیسی آبادی کا مقابلہ کرتا ہے۔ دکان پر فارسی و فرانسیسی مین نام لکھا ہے۔ مثلاً کتاب خانہ ملت۔ کتاب خانہ رحمت کتاب خانہ سعادت ان سے مراد صرف کتب فروشون کی دکانین ہین۔ کتابون کو سلیقے سے لگایا گیا ہے جیسے انگریزی کتب فروشون کا قاعدہ ہے۔ ایک کتاب جسکی جون کی تھی جس مین مصنفین کے مختصر حالات و تصانیف (۱۱۰ صفحہ پر تھے اس کو مین نے خریدا اوس پر قیمت دو قران لکھی تھی۔ کتاب فروش نے ۲ قران مانگا اور پھر ایک قران لیا۔ کتاب کی قیمت کا متعین نہ ہونا عیب کی بات ہے مگر ہندوستان مین بھی یہی بیماری ہے۔ بال کاٹنے کے دکانین بھی دیکھا ہے ہم جم کہ یہان کی خاتون ہین ہے بال کٹوائے جاتے ہین خیاطی کی وضعدار دکانون کی بہت کثرت ہے اور قالین وغیرہ دیگر فرنیچر بھی کثرت سے بکتا ہے ÷

مرکز پولیس اضلاع ایک بہت عالیشان مکان ہے جو تمام ملک کی پولیس (امینہ) کا ادارہ مرکزی ہے۔ اوس کا دروازہ مثل ایک بڑی درگاہ کے شیشے کے کام سے آراستہ ہے یہہ گویا انسپکٹر جنرل پولیس اضلاع کا دفتر ہے اور یہان کی خوشنما عمارتون مین ہے ÷

قواعد فوج صبح کو میدان توپخانہ کے سامنے ایک میدان مشق ہے اوس مین ذرا دیر مین پہونچے۔ میدان بہت وسیع ہے اور اکثر فوج باہر گئی ہوئی ہے۔ پھر بھی مختلف جگہ کوئی دس پندرہ مختلف کمپنیان قواعد کر رہی تھین۔ فارسی زبان مین اون کی صدا دی جاتی ہے۔ قواعد اچھی تھی اور لباس بھی خاکی نیلا خوبصورت معلوم ہوتا تھا۔ مگر سپاہی قد آور نہ تھے متوسط القامت اور چھریرے بدن کے تھے ÷

ملازم طفل کم عمر ایک لڑکے کو جو بظاہر ٹھیک چلتا تھا کل مین نے ملازم رکھا تھا اور اوس کے ساتھ شرط کی

غالباً سونا مہنگا ہونے کی وجہ سے لوگوں نے اون کو بھی گھلا کر سونا بنا لیا ہے۔ البتہ ایک تومان کے نوٹ جسکو اسکناس کہتے ہیں بینک شاہنشاہی ایران بکثرت جاری کرتا ہے۔ بازار میں خرید و فروخت اس طرح ہوتی ہے مثلاً گاڑی کا کرایہ میدان توپخانہ سے تخت زمرد تک کیا ہے؟ جواب۔ دو ہزار دینار۔ نیا آدمی ایکدم گھبرا جاوے مگر گھبرانے کی بات نہیں۔ مطلب ہمارے سکہ میں ۹ رہے۔ مجکو پہلے دل بہت تعجب ہوا تھا *

پولیس | پولیس یا امنیہ طہران مین کئی ہزار ہے لیکن اکثر کم عمر لڑکے ہین۔ نہیں معلوم اسمین کیا مصلحت ہے۔ اور ان لڑکون کا رعب لوگون پر کیا ہو سکتا ہے *

فوج کے لوگ بھی پھرتے ہین۔ پولیس اور فوج دونون کی وردیان اچھی ہین۔ مگر مین بہت سے لوگون مین افیم و چانڈو کے صاف نشان پاتا ہون جس سے چہرہ بے رونق ہو جاتا ہے *

یہان طہران مین لینڈو اور وکٹوریہ بہت گاڑیان نظر آتی ہین۔ بعض کے پیچھے سوار بھی ہوتے ہین شہر مین کامل امن ہے۔ [طہران - ۱۳ اگست ۱۹۱۱ع = ۲۸ شعبان ۱۳۲۹ھ]

آج روزنامچہ کا اظہار ہے معاملہ کرکے معلوم ہوا کہ کئی دن کہیں غائب ہوگئے کیونکہ آج کا موجب خبار دہی تاریخ ہے جو مین نے اوپر لکھی ہے *

شہرہ شیخ رب القاین | آج آقا شیخ محمد رئیس محکمہ تمیز کے مکان پر گیا۔ وہ نہ تھے شیخ حسین صاحب مجتہد کربلا کے فرزند موجود تھے۔ میرا مفصل حال اون کو شیخ محمد رضا نے لکھ دیا تھا۔ آپ کے چچا شمران گئے تھے جو ایک پہاڑی آبادی طہران سے ۵-۶ میل پر ہے۔ وہان گرمی مین امیر لوگ چلے جاتے ہین *

اس مکان مین لوگ عموماً موجودہ گورنمنٹ کے خلاف تھے۔ ایک نوجوان جو سوائے ٹوپی کے باقی کل لباس وضعدار فرنگی منش پہنتا تھا اور دوسرا الماکنٹس کا خطاب تھا کہتا تھا کہ لوگ حکومت موجودہ کے بہت خلاف ہین محمد علی شاہ کو بھی پسند نہین کرتے۔ اگر کوئی اور ہوتا تو اوس کو فوراً کامیابی ہو جاتی۔ اس کے ہاتھ مین مشہور متقن اور مقنن ملک فرانس مونٹسکو کی کتاب سپرٹ دی لاز (منشاء قانون) تھی۔ اور فرانسیسی زبان

آتے نہیں - ان سے یہ خبر بھی معلوم ہوئی جیسا اور شخص لکھی بازاروں میں کہتے ہیں کہ شاہ سابق ایران سے بھاگ گئے وجہ یہ بیان کی جاتی ہے کہ مجلس نے اون کے سر ایک لاکھ تومان (تقریباً ۳ لاکھ روپیہ) کا اثر تہا ر دیا ہے اور روپیہ بینک میں داخل کر دیا ہے - شاہ کو کسی پر بھروسہ نہ رہا اس لئے جلد بہ گئے ÷

اخبار استقلال (جو فرقہ اتفاق و ترقی کا ہے) میں نے اوس میں یہ خبر پڑھی دیکھی - کل یہ اخبار میں نے اس کو خرید ا - ٹر ہوے پر خود اخبار فروش لڑکے لاتے ہیں - اوسنے لکھا ہے کہ محمد علی مرزا کا آنا موجب برکت ثابت ہوا کہ مختلف فرقوں میں اتفاق ہو گیا - اور اب وہ سب بلکہ شاہ سابق سے جنگ کرنے ہیں ÷

اخبار آئینہ غیب نما | ایکملوں اخبار آئینہ غیب نما ۴ صفحے کا طور پر ہفتہ وار طہران سے لیتھو میں چھپکر نکلتا ہے اوس کے چھہ پرچے میں نے لئے جن میں سے ہر ایک میں ایک ایک تصویر سپہدار - ناصر الملک - سردار اسعد - سلطان احمد مرزا - اخوند ملا محمد کاظم کی تھی اور ان سب کی تعریف تھی - اخبار اتفاق کی خوبیاں اور سیدوں کی برائیاں کرتے اور اون کی کھوپڑی تصویریں عجیب طریقہ سے چھاپنے کے لئے مخصوص ہے اور آخر کالم پر پولیٹکل نصیحتیں ہوتی ہیں -

ایرانی سکے | میں یہاں ایرانی سکوں کی تفصیل لکھتا ہوں سب سے اول ایک فرضی سکہ دینار ہوتا ہے جو بازار میں نہیں ملتا ہماری دمڑی سے بھی کم ہے ÷

۵۰ دینار = ۱ شاہی یعنی تقریباً ہندوستان کا ایک پیسہ ۴ شاہی = ۱ عباسی (صرف حسابی سکہ ہے)

۲ شاہی = ایک صنار (یعنی صد دینار) ۵ شاہی = ربع قران (سکہ نقرہ مگر کمیاب)

۱۰ شاہی = نیم قران (سکہ نقرہ)

۲۰ شاہی = ایک قران - نقرئی سکہ جس میں حساب ہوتے ہیں اور اوس کو ایک ہزار دینار کہتے ہیں -

دو قران = یا دو ہزار سکہ نقرہ جو کثرت سے چلتا ہے -

ایک قران ہندوستان کے ۵ آنے سے کبھی کم اور کبھی مساوی ہوتا ہے -

۱۰ قران = ایک تومان یہ بھی محض حسابی سکہ ہے - بہت کم طلائی تومان نظر پڑے - مگر موجود ہیں -

طہران

آج طہران مین دو گھنٹہ دن چڑھے داخل ہوئے - شہزادہ عبدالعظیم سے طہران تک جو سڑک ہے، وہ کچی اور نہایت خراب ہے - شہزادہ عبدالعظیم کا مزار خوبصورت اور پر رونق ہے - ہم حرم کے اندر نہین گئے - مگر ایک بڑے باغ مین طلائی گنبد اور کاشی کے کام کے عالیشان مینار اور شاندار دروازہ نظر آتا تھا ۔

خاص طہران سے باہر جہاں تک ہم آئے مکانات و مدارس کے بہت سے بورڈ ملے - مثلاً مدرسہ سعادت - مدرسہ ثروت - مکتب کاشان - مکتب ہمت - مکتب حقیقت اس قسم کے نام تھے جن سے معلوم ہوتا ہے کہ طہران مین تعلیم کا چرچا ہو رہا ہے - اگرچہ یہ تعلیم ابتدائی یا اوسط درجے کی ہے - نہ صرف اس زمانہ تہذیب مین بلکہ ہمیشہ ایران مین طبقہ اعلےٰ اور اوسط اپنے زمانہ کی معقول و منقول تعلیم حاصل کرتا رہا ہے -

شام ہم جا کے کپڑے بدلے اور آرام کرنے کے بعد ایک گاڑی جس مین فرانس کی طرح صرف دو آدمیون کی نشست ہے، اور جس مین خوبصورت مخمل کی سیٹ ہے تخت زمرد تک ۲ قران مین کرایہ کی تاکہ مرزا محمد باقر کشمیری مجتہد سے جن کے نام خط ملاقات تھا ملون - راستے مین میدان توپخانہ ملا جس کی بابت مابعد ذکر کرونگا اور ۲-۳ میل بازار گلیان اور مکانات طے کرنے کے بعد بہت مشکل سے مکان کا پتہ لگا - عالم موصوف کوئی ۳۵ برس کے جوان اور مہذب آدمی ہین انھون نے بہت خاطر کی ایران اور انگلستان کی رعایا کے درمیان جو تعلقات ہون ہم اوس مین منجانب ایران جج ہوتے ہین اون کا خوشنما مکان ہے - حالات موجودہ سے متنفر تھے - خصوصاً اس بات سے کہ ارکان مجلس کے خیالات مذہبی نہیں ہیں - مین نے کہا کیا ایسے آدمی کیون منتخب نہیں کرتے - تو انھون نے کہا کہ لوگ جانتے نہیں یہیں کی نامزدگی ہو جاتی ہے - شیخ فضل اللہ نوری جو مشروطہ کی مخالفت کی وجہ سے یہان سے چلے گئے تھے اون کے باغ کے سامنے اس عالم کا مکان ہے - مگر شیخ نوری کے باغ کے نام کو جب پوچھا تو کسی نے یہ کہا کہ ہم شیخ نوری کا مکان جانتے ہین - گویا اس شیخ کو بالکل بھول گئے ۔

ان مجتہد نے کہا کہ آپ کو شبہہ نہ ہو مین مستبد نہین ہون مگر مجھے صاحب العصر کے ظہور سے قبل ایران کی اصلاح

میری عادت نہیں کہ اس طرح دیواروں پر لکھوں لیکن یہاں پہلی دفعہ میں نے ایرانیوں کے لیے تازیانہ

اگرچہ سخت دیوار پر دیمار یعنی خود غرضی[1] - محبت زر[2] - دروغگوئی[3] - شراب[4] عرق[5] - فواحش[6] - دشنام[7] - نااتفاقی[8]

دزدی[9] - کار ملک خراب کردند[10] -

رات کو ایک منزل حسن آباد میں سوئے وہاں قہوہ خانہ تھا - اس سفر میں تخمیناً ہر ۳ میل پر قہوہ خانہ ہے جہاں ایک نہایت مختصر سادہ چار کی استکان پانچ شاہی کا آدھ آنہ لیا جاتا ہے اور قہوہ خانہ سے نہایت گران معمولی خوردنی چیزیں ملیں اور رات بھر اور دن بھر چلکر اور ٹھیر ٹھیر کر آخر ۲۷ میل طے کئے اور علی الصباح قصبہ شہزادہ عبدالعظیم پر پہونچے جو طہران سے ۴ میل ہے - اس مقام سے قبل رات کو ۳ بجے بختیاری سواروں کا گروہ ملا -

بختیاری بختیاری ایران کی ایک قدیم قوم ہے اور مثل فریدی کے جری اور تیر انداز ہے - اور جب سے سردار اسعد و سپہدار نے طہران فتح کیا یہ لوگ مشروطہ کے حامی سمجھے جاتے ہیں - کردوں کا رنگ تو کھلا ہوا ہے ان کا رنگ تاریک دسانولا ہے - اگرچہ اون کی ناک مثل کردوں کے بڑی اور بامعا جوڑا ہے لیکن جسامت کم ہے چوری اور ڈاکے میں بھی کسی قدر بدنام ہیں اور ہم نے آج شام کو قبل سنا کہ رات ۵ بجے وقت بعض زائروں کو انھوں نے لوٹ لیا تھا - اس وجہ سے ہمارے ایک ساتھی جن بچارے کا سارا روپیہ اون کے کیس میں تھا سخت ڈر رہے تھے - ہم لوگ طہران سے ۸ میل پر ایک قہوہ خانے پر ٹھہرے اوسی معمولی نرخ یعنی ۵ پیسے کی پیالی کا آدھ آنہ رہے تھے اور کوئی تعدی نہ کرتے تھے لکھنوی ساتھی کو قریباً خفقان ہو گیا کہ بس اب لوٹ لیے گئے گرچہ انھوں نے توقف نہ کی تو انھوں نے سوچا کہ قہوہ خانے کی روشنی کی وجہ سے ڈر لگے ہیں - گاڑی آگے چلیگی تو ضرور لوٹیں گے مگر ہمنے مردانہ کی اور گاڑی چلوا دی - چنانچہ بخیریت سرون طہران آگئے -

[۳۱ جولائی ۱۹۱۱ء]

۱؎ لیکن یہ بھی نادرست نہیں کہ خود ہمارے ہندوستان کی خرابی کی انتہا اسی سے ہوئی - دیکھنا یہ ہے کہ جو دوا ایران کو سائی گئی وہ اس وقت تو نہیں ملی جب مرض لاعلاج ہو گیا تھا ۱۲ - منہ

کتبہ کی لکھی یادگاریں — تمام عراق عرب ایران وغیرہ میں جو لوگ پھرتے ہیں وہ ٹھہرنے کے مکان پر کوئلے قلم یا پنسل سے
ایسا نام اور پتہ لکھدیتے ہیں اور اوس کو کہتے ہیں "یادگار فلان ابن فلان" ہندوستان میں بھی دیواروں
برجیوں وغیرہ پر نام لکھنے کا دستور ہے - منزل حسین آباد پرجو طہران سے ۵ میل ہے خوبصورت نئی وضع کے برج
اور قلعہ نما عمارت سرخ کوٹھی کے بنی ہوئی ہے - اس راستے میں علی عسکر برک سرحدی رہتا ہے روس کی کمپنی
کا باغ و مکان ہے - اوس شخص کی ڈاک گاڑی تمام ایران میں چلتی ہے اور قریب ۸ ہزار سے زیادہ گھوڑے اسکے پاس
سے مشہد تک ہونگے - ہر گھوڑا صرف دو سو پچاس کا رکھا جاوے تو گھوڑوں کی قیمت ڈھائی لاکھ روپیہ ہوئی - مگر اکثر
عملہ لوگوں کو بہت دق کرتا ہے اور جھوٹے مکار لوگ اوس کے ماتحتوں میں بھرے ہوئے ہیں اس وجہ سے بعض صاحب دلوں
میں نے حضرت مالک گاڑی خانہ پر لعنت ملامت لکھی ہے کہ جو شخص اُس پر لعنت نہ بھیجے اوس پر بھی لعنت لکھی ہے یہ
دیکھ کر مجھے شیخ محی الدین عربی کی کتاب فصوص الحکم کی بابت سنا تھا کہ علما نے وس بارے میں لکھدیا تھا کہ جو شخص اس کتاب پر
لعنت نہ کرے وہ بھی ملعون ہے لیکن اب یہ بنی کا فتویٰ مسافروں کا اپنی آنکھ سے دیکھ لیا ؛

قلعہ محمد علیخان — منگل کی عصر تک ہم کو طہران پہونچنا چاہیئے تھا مگر گاڑی والوں کی معمولی کاہلی انکاری اور اس حیلہ سے
کہ گاڑیوں میں سرکاری مال بطرف ہمدان وغیرہ تو مرجنگ جاتا ہے اور گھوڑے تھکے ہوئے ہیں ہر جگہ دیر ہوئی -
ٹھہرنے کی منزل قلعہ علی محمد خان میں پہونچے جہاں ایک بہت بڑا مکان مثل قلعہ کے بنا ہوا ہے قم سے طہران تک آبادی
بہت کم ہے نالے اور چشمے بہت کم اور جو ہیں وہ شور پانی کے ہیں - پینے کے لئے مہمان خانہ اور گاڑی والوں
سے شربت پانی کے حوض سے بھرے ہوئے ہیں جہاں کہیں نل بھی ہے - وہاں سے پانی لایا گیا - قلعہ محمد علیخان میں لوگوں نے
بہت سی کثرت سے تحریریں لکھ رکھی ہیں - بعض پولیٹکل بھی ہیں مثلاً "میں مدبرین کو مطلع کرتا ہوں کہ انگریز اور روسی کو اس
کی جانب داری) کھرزور ملک ایرانی ہے وہ تمام ہو رہا ہے" - ایک جگہ یہ شعر و عبارت لکھی تھی جس کا ایک لفظ میں نے
چھوڑ دیا کیونکہ گندہ تھا — دیدی کہ جہاں خورد دلشاد اندر — خود عوط ؛ تکہ ستہ زاستبداد و بکے نہ زمشروطہ
"سرشتہ ما باد اکبادہ اتفاق وترک ہوا لعلہ لطائی" محمد علی الموسوی

طہران کی تازہ خبریں سنیں کہ مجد الدولہ اور ظہیر الدولہ داماد مظفر الدین شاہ کی گرفتاری واقع ہوئی ÷

قم کی آبادی قم کی آبادی طول میں دو میل ہوگی - بعض مکانات نئی وضع کے بھی ہیں اور عام طور پر برخلاف ہماری لوگوں کے یہاں کے باشندے مفلس نہیں معلوم ہوتے ہمارے یہاں کاشتکاروں میں جاٹ اور وہ بھی سلطنت برطانیہ کے انتظام کی وجہ سے متمول ہیں مزید ترقی کر رہے ہیں - بخلاف اس کے باوجود زمین کے نہایت اعلیٰ ہونے کے خارجی اسباب ایسے ہیں کہ مزارعین یہاں زیادہ دولتمند نہیں پائے جاتے - لوگ کم فہم اور زود رنج ہیں - اس بات ناراض ہیں کہ مشروطہ نے مادہ سے تبریز کو دو سال میں درست کیوں نہ کر دیا - لہذا مشروطہ بری چیز ہے اور وہی چیز اچھی ہے جس کو مشروطہ میں سہ خرابیاں پیدا ہوگئیں یعنی وہی حالات شخصی حکومت جسنے لوگوں کی طبائع کو خراب کرکے اون سے اپنے نیک و بد سمجھنے کا ملکہ نکال لیا تھا ÷

قم کا پل قم کے وسط میں پل ہے اور اوس کے نیچے جنگل سب خفیف پانی کسی چشمے کا آتا ہے مگر شور ہوتا ہے - میں اوس کے کنارے جا کر نہایا ÷

مرقوم در طہران سہ شنبہ و چہار شنبہ - ۳۰ جولائی ۱۹۱۱ع - ۴ شعبان ۱۳۲۹

نیا قم کل صبح قم سے روانہ ہوئے راستے میں نیا شہر ملا اوس کی وضع ایسی تھی جیسا ہمارے یہاں دہلی - لاہور وغیرہ سے باہر صدر ہوتا ہے - سڑکیں چوڑی اور صاف اور مکانات خوش قطع تھے - یہ بات بتا دینی چاہیئے کہ تمام ایران میں جہاں جہاں میں گیا ہوں کم از کم ۹۵ فیصدی مکانات مٹی کے ہوتے ہیں اور اون پر سنگدل پلاستر ہوتا ہے اور پختہ اینٹوں کے مکانوں کا ایک حصہ کبھی کچا ہوتا ہے نئے نقش کے مکانات کاروان سرا وغیرہ مستثنے ہیں - قم سے طہران تک جتنے مکانات راستے میں آئے بلکہ قم سے پہلے بھی سب پر گنبد سے اور مٹی کے خوبصورت گنبد تھے اور چونکہ مثل ملک سندھ کے یہاں بھی بارش بہت کم ہے اسلئے خام مکانات بہت عرصہ تک قائم رہتے ہیں - قم سے آگے ہر منزل پر نئی وضع کے مہمان خانے ملے جو نیچے کوٹھی نما تھے اور انگریزی کمپنی جسنے سڑکیں درست کی ہیں ان کو بھی آمدنی کبھی لینا ہے - عام طور پر پیسہ یا کچھ کم سرساک نہیں کہ کوئی بڑی قوم اچھی سڑکیں نہ بنائے ÷

سے نکلا ہوا ہوں تو مجکو ۲ یا ۵ تک ہرات میں قید رکھا گیا کہ تو ہمارے باہر سے اور ایران بھاگ کر جاتا ہے پھر واپس نہ آویگا اور میرے ڈیڑھ ہزار روپیہ لے لیئے۔ لیکن میں نے کہا کہ رعایا ے انگلیس ہوں اور کرم وہلی کا رہنے والا ہوں تب عرصہ کے بعد چھوڑا۔ میں نے پوچھا کہ قم کے آدمی کیسے ہیں تو اوسنے تعریف کی۔

صحن میں بہت سی عورتیں اور برقع پہنے ہوئے عورتیں اور بعض مرد جمع ہیں اور ایک سید صاحب واعظ روضہ خوانی کرتے تھے۔ میں نے شہر میں اول مرتبہ مہذب اور مرتب سپاہی وردیاں پہنے دیکھے جو پولیس کے محکمہ سے متعلق شہر میں پھرتے تھے اور جن کی وضع عثمانیہ سے کمتر مگر ہندوستانی پولیس سے زیادہ خوشنما تھی بات یہ ہے کہ ٹرکی اور ایران نے اپنی پولیس کی وردی کم و بیش یوروپ کے نمونہ پر بنالی ہے ہندوستان نے ایسا نہیں کیا۔ ادارہ گاڑی خانے میں بھی گاڑیاں ضمون سے بھری کھڑی ہیں اور راستے میں بھی ملیں۔ غالباً افسران فوج کے لئے روانہ ہو رہی ہے۔ یہاں افسر مجھ سے ضموں میں رہتے ہیں جس کو چادر کہتے ہیں اور سپاہی زیر آسمان بسیرا کرتے ہیں ❖

تصاویر — میں نے حضرت معصومہ کے مزار پر تصویریں لٹکی ہوئی دیکھیں جن کو جناب امیر اور حسنین اور دیگر صحابہ جناب امیر اور رسول کی تصاویر بیان کیا جاتا ہے۔ مجکو ان ماڈل سے قدر ناگوار ہے کیونکہ تصویریں غلط ہیں خوشنما نہیں ہیں اون کی تعظیم نہ کیجاوے تو نامناسب ہے اور کیجاوے تو گناہ ہے منہ کا بنانا بھی خراب ہے اور بنانا بھی ناجائز ہے اور بعض غلات اور جہال شیعہ سے اندیشہ ہے کہ تعظیم نہ کرنے لگیں مگر خدا کا شکر ہے کہ اوپر کے طبقہ علمائے نجف و کربلا کے خیالات بہت سلجھے ہوئے ہیں اور وہ دربردہ ایسی حرکات کو روکے رہتے ہیں تاکہ اسلام کی باگ عوام کے ہاتھ میں آکر دینی خطرے واقع ہوں اور وہ علانیہ مخلوق پرستی نہ کرنے لگیں۔ مخلوق پرستی کے لئے ہر ملک کے ہر مذہب کے عوام اور عورتیں ہمیشہ تیار رہتی ہیں اور آسانی سے تیار ہو سکتی ہیں کیونکہ خالص خداشناسی خواص کا کام ہے عتبات میں ایسی تصاویر کہیں کہیں ہیں مگر اسقدر کم کہ مجھے یاد نہیں پڑا کہ کہاں دیکھی ہیں اور کسقدر۔ یہاں بعض تصاویر شاہان صفویہ اور اون کے دربار کی بھی معلق ہیں ❖

ہر کہیں ہر ایک گاڑی سے ایک تومان (۱۲ ع) کرایہ لیتے ہیں اور سواروں سے اس سے کم مگر پیدل سے کچھ نہیں لیتے - واقعی سڑک نہایت خوب ہے

مسافر خانہ بھی مسٹر اینج کی کمپنی نے بنوایا ہے - ایک دو ہر کمرے کا کرایہ ۵ قران ماہوار کچھ ایسا زیادہ نہیں - باقی بغیر

فرنیچر کے کمروں کا دو قران روز کرایہ ہے ؎

[بمقام قم - دوشنبہ ۳۰ جولائی ۱۹۱۱ء = ۴ شعبان ۱۳۲۹ھ]

آج صبح کو قم کے بازار کا ایک حصہ دیکھا - میوہ یہاں بکثرت اور ارزان ہے - قالینین خورجیان اور نواڑ کی خرجیان بہت عمدہ بکتی ہیں - گلدستے اور صراحیاں اور مٹی کے برتن جن پر سبز و سرخ روغن اور کام ہوتا ہے بہت عمدہ اور ارزان ہیں راستے کے بوجھ کی وجہ سے خریدنا بیکار تھا - البتہ ۲۲ قران کو ایک قالیسی خورجی لی جس میں میرا اسباب و بستر علاوہ بکس کے سب آ گیا - یہاں برف سب جگہ سے زیادہ ارزان ہے - ایک ڈلا ۳ - ۴ سیر کا ایک شخص لیے ہوئے کہتا تھا کہ ایک شاہی (ایک پیسہ ایرانی) دو تو حضرت عباس کے نام کی سبیل کر دوں - یہاں کے لوگ عبادت و زہد میں مشہور ہیں مگر مجھکو جانچ کا کافی موقع نہیں ملا ؎

مزار معصومہ قم

یہاں حضرت فاطمہ خواہر امام علی بن موسیٰ الرضا اور دختر امام موسیٰ کاظم علیہ السلام جو زہد و ورع اور تقویٰ میں بینظیر درجہ رکھتی تھیں دفن ہیں - اول کا گنبد طلائی اور مینار کاشی کے کام کا اعلیٰ درجے کا ناصر الدین شاہ قاچار کا بنایا ہوا ہے - صحن اور اندر عمارت میں شیشے کا کام اور صفائی وغیرہ اچھی ہے مجموعی حیثیت سے صفائی و خوشنمائی کربلائے معلّےٰ سے زیادہ - اور خیرج ساخت کمرہ ہے اندر سنگ مرمر کا فرش ہے اور نماز کے لئے قالین جا بجا بچھے ہوئے ہیں برآمدوں میں نہایت خوشنما کاشی کے کھٹوں میں تختیاں لگی ہیں جن میں دعائیں اور قرآن کی سورتیں لکھی ہیں - جیسا زیارات عالیات میں ہر جگہ دستور ہے یہاں بھی محراب پر اور قبے کے اندرونی و بیرونی حصوں میں اور جگہ جگہ آیات کلام الٰہی درج ہیں - مگر یہاں کے دروازے پر جو نہایت خوبصورت ہے میں نے یہ نئی بات دیکھی کہ انا مدینۃ العلم و علی بابہا سنہری حروف میں کندہ تھا[1] - اندر ایک ایوان سلاطین علاقہ کرد کا ملا جو کہتا ہوا کہ یہ بہ سال

[1] ایران میں اکثر بڑے مکانات کے دروازوں پر یہ حدیث لکھی ہوتی ہے ۱۲

اور اون لوگون کا ہے جو سفر مین مسافرون پر گذران کرتے ہین۔ ان کی بنا پر کسی مُلک کے اخلاق کی نسبت رائے قائم کرنا یقیناً ظلم ہے۔ لیکن ان لوگون کی عادت مین جھوٹ بولنا بمقابل سچ بولنے کے قابل تعریف ہے۔ چانڈو اور افیم کا استعمال (اور لوگ کہتے ہین شراب کا بھی) بکثرت ہے فحش گوئی صبح سے شام تک جاری ہے اور قسم کھانا ایک کھیل ہے ان کے عادات و اخلاق و طریقہ مدارات بیشتر صورتون سے وحشیانہ اور قابل تعجب ہین۔ بعض اوقات سوال کا جواب دینے سے بھی کارہ ہین مگر بات یہ ہے کہ جس چیز کو ہم لوگ معمولی سمجھتے ہین وہ ہمارے نزدیک سخت کج خلقی ہے کیونکہ اون کے طریقے دوسرے ہین اور ہمارے ہندوستان کے اسی طبقہ کے آدمی ان کے مقابل غنیمت ہین۔ وہان دوکاندار مسافرون کو اسقدر ایذا نہ دین گے بہ نسبت لالچی ہون گے ان امور مین زیادہ باعث افلاس کا بھی ہے کہ چھوٹے شہرون مین تجارت کم ہے۔ شہر کے لوگ پھر بھی غنیمت ہین اور بڑے لکھے لوگ تو خوب خلیق معلوم ہوتے ہین ❊

جس راستے سے ہم پچھلے دو دن مین گذرے وہ اسقدر شاداب نہین اور پانی بھی کم ہے۔ لیکن جہان پانی ہے وہان بستی بھی ضرور ہے اور بڑے بڑے گاؤن ہین ❊

غلہ گاہنے کا بہتر طریقہ

ایک جگہ مین نے فن زراعت مین ان لوگون کو ہندوستان سے بھی زیادہ متمدن پایا۔ ہمارے یہان جو غلہ گاہتے ہین اوس کا طریقہ یہ ہے کہ انان کو زمین مین ڈالدیتے ہین بیلون کو اوسپر چلاتے ہین بیلون کے پیچھے ایک شخص ہانکتا جاتا ہے۔ یہان بیلون کے پیچھے ایک کھٹولا سا لگا ہوا ہے اوسپر بیٹھکر آدمی ہانکتا ہے جس سے آدمی تھکتا نہین اور بیلون کا بوجھ بھی کسیقدر زیادہ زمین پر پڑتا ہوگا ❊

سرائے سنگین

قم سے باہر چار فرسخ پر ہم کو سرائے سنگین ایک مقام ملا وہان بہت عمدہ قسم کے تربوز و خربوزے میسر ہو جو یہان کے حساب سے گران تھا۔ مگر ہندوستان کے نرخ کے برابر تھا۔ یہان پختہ سرائے بنی ہوئی ہے اور آرام کرنیکے لئے جگہ ہے۔ رات کو قم مین پہنچے۔ مہمان خانہ کا ایک کمرہ چودہ قران [illegible] عمارت ایک شب روز کے لئے کرایہ پر لیا اور اوسپر آرام کیا۔ جو سڑک سرائے قم سے طہران تک ہے اوس کو ایک انگریزی کمپنی نے درست کیا ہے اور

گرمی بہت ہے - ہمارے ساتھ عراق سے ایک ایرانی آتش باز و حلوائی گاڑی میں چڑھا ہے جو بقول خود غضب دار
[illegible] (اللہ وحدہ [illegible]) [illegible] اون سپاہیوں کی طرح نہیں [illegible] کی غرض سے جاتے ہیں [illegible]
مشروطہ ہے ہمارا رہنما یہ خیال ہے کہ شاہ سابق کامیاب ہو سکے کیونکہ اکثر قبائل مشروطہ ہیں - اس میں شکایت کی اہل
بختیاری اہل قشقائی ہیں - [illegible] کے طرفدار ہیں اور خود سپہ دار بھی خلاف مشروطہ ہے مگر [illegible]
مشروطہ کے موافق ہیں کیونکہ وہ ایران کی کمزوری سے واقف [illegible] جاتا ہے - [illegible] کی [illegible] کا
[illegible] ایک [illegible] کی نسبت بیان کیا جاتا ہے کہ [illegible]
مظفرالدین شاہ [illegible] کے زمانہ میں [illegible] قوم لر کا سردار [illegible] گیا
اس کی [illegible] دس ہزار تومان [illegible] کہ اس کو رہا کر دو گورنر نے انکار کیا - کچھ عرصہ کے بعد [illegible] سالار الدولہ نے
جو کہ [illegible] جنگ کی تیاری میں مشغول ہے اور اس وقت کردستان
کا گورنر ہو گیا تھا) [illegible] ہزار تومان ([illegible] ہزار روپے) لیکر چھوڑ دیا تھا اور اسی دن سے آج تک کبھی سرکاری [illegible]
قوم لر کے سردار سے وصول نہیں ہوا -

کل کی منزل [illegible] (جو [illegible] سے [illegible] گاڑی خانہ کا عہدہ دار ہے) [illegible] عراق
[illegible] اس غرض سے کہ [illegible] روانہ ہو [illegible] راستہ [illegible]
[illegible] اس کو [illegible] مجھکو بہت برا معلوم ہوا [illegible]
کہا کہ [illegible] احترام کا [illegible] احترام کیا [illegible] ہے - اور [illegible]
[illegible] (یعنی اسپ) موجود ہیں اور حکم دیتے ہیں کہ [illegible]
[illegible] تہذیب [illegible] آخر میں مجھکو دعا دی کہ "خدا پدرش را
بیامرزد" میرا کیا قصور ہے ؟

[اخلاق مردم راہ] [illegible] ترکیب جو تحریر [illegible] کا علاوہ بدقسمتی سے مروت تا طرحی - گاڑی بان گاڑی خانے کے لوگ

اور نائب السلطنت نے بڑے علماء کو دعوت دی جس میں انکے طور پر ایک تقریر بھی کی ۔

اسی اخبار سے یہ بھی معلوم ہوا کہ سردار اسعد نے فرانس سے تار دیا کہ بختیاری مشروطہ قایم کرنے میں سخت کوشش کرینگے موخر تار کے سبب سے سپہدار دوبارہ وزیر اعظم اور صمصام الدولہ وزیر جنگ ہوگئے اور دیمکرات و معتدلین میں اتفاق ہو گیا۔ باقر خاں نے خط بھیجا کہ خدمت کو حاضر ہوں۔ یہ بھی افواہ ہے کہ ۱۲ بڑے سردار بھی محبوس کیے گئے یہ خبر اخبار میں بھی ہے کہ تمام احرار مشروطہ کی ہجو کی وجہ سے مشہد میں گرفتار ہوئے ۔

شہر عراق کی رونق عصر کے وقت ہم عراق سے روانہ ہوئے۔ یہاں کا بازار واقعی شاندار اور پختہ اور بلحاظ تعمیر سب شہروں سے ممتاز ہے گنبد ٹھے بڑے اور شاندار بنے ہوئے ہیں اور برف ۴/۱ ۴ مالی کا اسقدر آیا کہ ہم ۵ گھنٹے میں ۲۔ بازار کی چھت پختہ ہے شہر صرف ایک سو سال سے آباد ہوا ہے۔ سب چیزیں ہندوستان سے زیادہ گراں ہیں مگر زردآلو (جو ایک عمدہ میوہ ہے) اور انگور بہت سستے ہیں۔ میں نے دو ٹیلین ڈر کو ایک روپیہ ۱۲ (۳ قران) کو لیا۔ ہمارے یہاں سے یہ قیمتیں بہت زیادہ ہیں ۔

شہر سے روانہ ہوکر ہم دوسری منزل پر پہونچے تو گھوڑے نہ تھے اور باوجود سخت اصرار و تقاضے کے داروغہ نے انھیں گھوڑوں کو جن سے ہم آئے تھے ۱۲ بجے شب کے بعد (عربی ۵ بجے) گاڑی میں لگایا۔ پھر اگلی منزل ابراہیم آباد جو شہر عراق سے ۸ فرسخ ہے وہاں آکر تین گھنٹے ٹھیر گئے اور صبح تک چوروں اور ڈاکوؤں کے خوف سے پڑے رہے ۔

۲۹ جولائی ۱۹۱۱ء = ۳ شعبان ۱۳۲۹ھ

قوم لُر کی واردات سرکشی کل راہ میں قوم لُر سے دو منزل تک بہت خوف تھا۔ گاڑیبانوں نے تو "یا حضرت عباس مدد" چیخنے چلّانے کہنا شروع کیا۔ اور ایک شخص جہاں چڑھائی ہوتی تھی اور قلعہ پر چڑھکر جھانکتا تھا کہ قوم لُر کے چور اور ڈاکو تو نہیں اور پستول کا فیر کرتا جاتا تھا۔ مگر کوئی شخص نمایاں نہیں ہوا۔ تاہم اس منزل میں گاڑی ایسی تیزی سے چلی کہ کوئی اندازہ نہ کر سکے۔ لُر ایک وحشی ڈاکو قوم ہے جو زمانہ قبل اسلام سے سوائے ڈاکہ زنی کوئی کام نہیں کرتی صوبہ عراق کے ایک غیر زرخیز پہاڑوں کے ایک گوشے میں یہ قوم آباد ہے۔ اور سکروں دفعہ لشکر کشی ہوئی اور ہزار لُر مارے بھی گئے

آج بہت کم آداب شاہی باقی رہا جنگ [illegible] میں ہمدان کی سلطنت [illegible]

گرانی ہے ملک سے ہمارا [illegible] کی ہے کتنے [illegible] کی آمدنی [illegible] ایک روپیہ [illegible] اور ایک انگریز[1]

[illegible] انتظام [illegible] سے [illegible] چلے [illegible] ہمت [illegible]

ہوئے مگر ایک شخص سے معلوم ہوا کہ [illegible]

[۲۸ نومبر سنہ [illegible] مطابق رجب [illegible]]

[illegible] قلعہ [illegible]

[illegible] میں پہنچے [illegible] ایک [illegible]

[illegible] پہلے ہوئے [illegible]

عمارت جدید [illegible] حال میں پڑے سے [illegible] ادارہ مسقوفات یعنی [illegible]

[illegible] دفتر [illegible] کیفیت [illegible]

[illegible] کے ہاتھ سے بہت [illegible]

[illegible] ایران [illegible] سو برس [illegible] ہوں [illegible]

کران کو طہران تک [illegible] ایک [illegible] اور خوبصورت [illegible] ایک حصے میں

[illegible] ۴ - ۵ گھنٹے [illegible] کی [illegible] میں [illegible]

اور ادارہ (کارخانہ) [illegible]

محمد [illegible] سالق [illegible] ایران [illegible] ایران [illegible] لیکن [illegible] ہزار سوار لیکر

[illegible] روانہ ہوئے[2] اخبار ایران [illegible] معلوم ہوا کہ طہران میں [illegible] جاری ہے

---

[1] [illegible] ایران [illegible] زیادہ [illegible]
کوئی مسلمان ہمارے [illegible] میں [illegible] کی طرح ایک ایک لاکھ روپیہ [illegible] یاد ہے کی ہمت کیے ۱۲ - منہ

[2] [illegible] اگر [illegible] دکھائی [illegible] ہوتا ۱۲ - منہ

مغرب کے وقت منزل حسین آباد مین پہونچے - دودھ مشکل سے میسر آیا جس مین روٹی ڈال کر کھائی جو دولت آباد مین خریدی تھی ایک کوٹھڑی ملی اوس مین بیٹھکر روزنامچہ لکھا +

[۲۹ جولائی ۱۹۱۱ء]

منزل نوار | آج حسین آباد سے نوار تک تقریباً (۱۰) فرسخ پہونچے - اور راستے مین طہرانیون کی کئی گاڑیان ملین معلوم ہوا کہ ہمدان کے راستے سے چند ہزار فوج جلوگیری (معاملہ) سالار الدولہ کی مزاحمت و مقابلہ کے لیے روانہ ہوئی ہے - ایک گاڑی کارتوسون کی بھی ملی فوج کا ایک کپتان ما افسر بھی تھا اوس نے کہا کہ سابق اور ظل السلطان کے آنے اور فوج روس کے داخل ہونے کی سب خبرین جھوٹی ہین - دوپہر کو ایک منزل ساوہ مین ایک قہوہ خانے مین ٹھہرے لوگ بہت تواضع اور اخلاق سے پیش آئے - یہان بھی تحصیل سلطنت والون کی کثرت پائی جاتی ہے ہمارے ساتھی سید جو طہران و مشہد جا رہے ہین اون کے ساتھ ایک روضہ خوان کشمیری الاصل مگر کربلا کی پیدائش ہے اوسنے کئی دفعہ کنوئین مین منہ دھویا - آج پھر کنوین مین تکبیر دعوی - یا وجود مخالفت کے اوسنے اصرار کیا کہ کنوان ناپاک نہیں ہو سکتا - عرب کے عام آدمیون کی یہی حالت ہے کہ شرعی پاکی کے سامنے صفائی اور پاکی کی کچھ پروا نہین کرتے - شرعی پاکی کا لحاظ بھی مذہبی مقدس لوگ کرتے ہین +

آج ہم شہر عراق سے ایک منزل ہر سے اتر گئے - کیونکہ گاڑی والے نے ٹالے ٹالتے شام کر دی - یہان ہم جس کوٹھڑی مین اترے وہ ایک مزدور کی تھی جو باہر سے سامان اندر لایا تھا صبح کو مین نے کوٹھڑی کے مالک کو نیم قران اوس کی پوسی کو کوٹھڑی کا کرایہ دیا - مگر اوسنے بمشکل منظور کیا اور کہا کہ مین نے تو کرایہ نہ ٹھہرائی تھی - یہ ایک بوڑھا عرب حاجی تھا بے غرضی کی یہ تیسری مثال ملی +

۱ے مابعد کو طہران مین معلوم ہوا کہ یہہ فوج جیسا اہل ہمدان کو مرعوب کرنے کے لئے شہر مین گردش کر رہی تھی تو اوس کے سپاہیون نے "زندہ باد محمد علیشاہ" کے نعرے بلند کیئے اور افسر اوس کو باہر چھاونی مین لے آئے اور مابعد اوس کا اکثر حصہ سالار الدولہ سے مل گیا - ۱۲ - منہ

لوگ ڈر کر سالارالدولہ کا ذکر پوچھتے ہین یعنی وہ جو آنے والا ہے کہاں ہے؟ معلوم ہوتا ہے کہ حکومت کی قوت یہان بہت زیادہ ہے ایک لڑکا جو مجکو بازار دکھلانے گیا تھا اوس سے راستے مین معلوم ہوا کہ نصف لوگ مشروطہ و عدالت خواہ ہین اور نصف خلاف ہین - لُر جو ایک وحشی اور چور اور ڈاکو قوم زمانہ ساسانیان سے چلی آتی ہے وہ بھی قریب ہی رہتی ہے اور یہان کے غریب لوگون کو بہت ستاتی ہے اور خود کو بادشاہ پسند ظاہر کرتی ہے - حالانکہ بادشاہی زمانے مین بھی یہی کام کرتی تھی - آجکل سب ڈاکوؤن کو سلطنت سے لڑنے اور رعایا کو لوٹنے کا اچھا حیلہ ہاتھ آگیا ہے گورنر اس صوبہ کا امیر مفخم[1] مین ہزار فوج لیکر قبیلہ لُر کا انتظام کرنے اور اون کو سزا دینے گیا ہوا ہے یہ گورنر (یا سابق گورنر) لائق آدمی معلوم ہوتا ہے - شہر سے باہر سڑک کے ہر دو طرف جدید درخت خوشنما طریقے سے دور تک لگائے گئے ہین اور شہر واقعی قابل دید ہے - یہان ایسی پر رونق بستی ایرانیون کا سلیقہ ثابت کرتی ہے [illegible]

یہان سے روانہ ہوکر عصر کے وقت ہم ایسے مقام پر پہونچے جہاں گھوڑے بدلے جاتے ہین یہ چھاؤنی ہے - مین نے دولت آباد مین کونسل جنرل ایران مقیم بغداد کا حکم دکھایا اور اصرار کیا کہ میرا احترام کیا جاوے یعنی میرے کھینچنے والے مال (گھوڑے) باندھکر گاڑی کو فوراً روانہ کیا جاوے - نائب نے تعمیل کی اور کہا کہ "چشم" - دوسری جگہ بھی کچھ انعام کا لالچ دیکر ہم لوگ فوراً روانہ ہوئے - ایک افسر جو ۱۶ سوارون کا جمعدار ہے پہاڑون پر بطور گارڈ کام کرتا ہے وہ گاڑی کے ساتھ ہوا اوس کو چار خوری کا پول یعنی ایک آنہ بطور انعام دیا گیا اور پہاڑ کے نیچے تک اُس نے سوارون کو ساتھ کیا - معلوم ہوا کہ یہ ۱۶ سوار ہین جن کو [illegible] تومان ماہواری یعنی سوار کو اوسط [illegible] روپیہ ماہوار ملتے ہین اور گھوڑے کا خرچ بھی اسی مین ہے - اس سے ظاہر ہے کہ افسر زیادہ لیتا ہوگا - ان لوگون کو اس ٹیلے کی حفاظت کے لئے رکھا گیا ہے کیونکہ یہان سے قوم لُر کی آمد معلوم ہوسکتی ہے اور یہ ناکا ہے -

---

[1] یہ بختیاری رئیس [illegible] محمد علیشاہ کی طرف سے خوب لڑا تھا - اس کے پاس سات آٹھ ہزار فوج طہران کی حکومت نے جمع کردی تھی اور روپیہ بھی دیا تھا کہ سالارالدولہ سے لڑے - جب مین طہران مین تھا وہ سب فوج لیکر باغی سردار سے جا ملا تھا - طہران کے اخبارون نے اس خبر کو چھپایا تھا - مگر واقعی موقعہ نازک ہوگیا تھا - ۱۲ منہ

آخر شہر کے آدھ میل بازو پر گلشن آباد نامی ایک گاؤں میں جس کا نام کم تھا اور منبع پر بھی بہت سی چھوٹی مچھلیاں تھیں وہاں سرد پانی پیا۔ اگلی منزل یعنی دولت آباد روانہ ہوا وہ ۳۴ میل تھی اتفاق سے گلشن آباد کے موٹر پر جب سے خستہ ہو گیا تھا اور راستہ بھی بھولا ہوا تھا ہماری گاڑی پہونچ گئی سوار ہو کر دو پہر قریب دولت آباد پہونچے

شہر دولت آباد

دولت آباد کی سڑکیں صاف ہیں ادھر ادھر غلاظت نہیں ہے۔ بازار نہایت شاندار اور پر تکلف سامان سے بھرا ہوا اور رونق میں بغداد کے اچھے بازاروں سے مقابلہ کرتا ہے۔ اگرچہ آبادی بغداد سے بہت کم ہے۔ یہاں صوبہ بزدجرد کا گورنر رہتا ہے اسی ولایت بزدجرد کے بعض حصے کے متعلق دولت عثمانیہ اور ایران میں کشمکش باقی رہتی ہے کیونکہ حکومت عثمانی کا بزدجرد کے ایک حصے پر دعوی ہے اصل بات یہ معلوم ہوتی ہے کہ حکومت عثمانی کے چند فوجی حلقوں میں آمد و رفت کا سلسلہ اوس وقت تک صاف نہیں ہو سکتا جب تک بزدجرد کے صوبے کے کچھ پہاڑ اور نیچے کا علاقہ ان کے پاس نہ ہو ان فوجوں میں آمد و رفت جاری ہونے سے روس کے مقابلہ میں عثمانیہ کو آسانی ہو سکتی ہے۔ اس واسطے چند سال سے وہ آہستہ آہستہ ادھر کی زمین کترتی رہتی ہے۔ یہاں میونسپلٹی بھی ہے جس نے نہر کے کنارے رفع حاجت یا کپڑے و برتن دھونے یا نہانے کی ممانعت کر رکھی ہے۔ مدرسہ بھی ہے جس سے یہاں کے عام آدمی ناخوش ہیں۔ وہ پرانے زمانے کا مدرسہ جاہتے ہیں۔ نظمیہ یا پولیس بھی ہے اس سے بھی لوگ شاکی ہیں کہ وہ بابیوں کے ہاتھ میں ہے اور ثبوت میں شخص نے یہ دیا کہ ایک بار عباس آفندی (بسم بہاء اللہ خدائے بہائیان) کو ایک شخص سر بازار گالیاں دے رہا تھا۔ پولیس نے پکڑ لیا کہ کوئی گالی دینے کا حق نہیں رکھتا۔ بلوہ کا اندیشہ ہے اور اب آزادی ہے کسی مذہب کے پیشوا کو برا نہ کہو۔ میں نے کہا شاید تہذیب کی وجہ سے ممانعت کر دی ہو شاید عباس آفندی کو سر بازار فحش گالیاں دیتا ہو۔ شہری نے کہا نہیں ایسا نہیں ہوا۔ میرا قیاس یہ ہے کہ اوس نے عباس کو بیران مشروطہ طلب کا کہکر گالی دی ہو گی یعنی کہا! پیر عباس ایسا ہے جس سے گرفتار کیا گیا۔

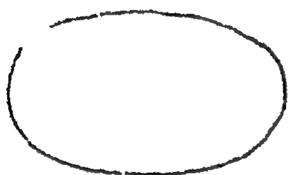
بہر حال یہاں چند باتیں ضرور ہیں چائے پی لے چ گھنٹہ ہم کو ٹھہرنے کی جگہ دی گئی اور ایک کرسی لا کر دی۔ یہاں

ہندوستان سے علاحدہ ان نسل کشی کی بھی آج بھی زبان پہاڑون کی گھاٹیون میں ملتی ہے [illegible]

کثرت ہین چار پانچ پہاڑون کو آج بھی عبور کرنا پڑا۔ ایک ملک کی کیفیت ہے کہ ایک پہاڑی سے جب اترے تو پا

بیضوی یا دائرہ کی شکل کا ایک میدان آتا ہے کہین چھوٹا اور کہین بڑا لیکن ½ میل یا ۲ میل فی [illegible]

میدان ہمین ملا یا اسکے چارون طرف پہاڑ ہوتے ہین۔



پھر دوسرے پہاڑ پر چڑھتے اترنے کے بعد چھوٹا بڑا ایسی

میدان ملتا ہے جیسا اس شکل سے معلوم ہوتا ہے۔

پہاڑون کے نیچے برابر چشمے اور چھوٹی چھوٹی نہرین جاری ہین اور زراعت اور باغات ہین ملک کی حالت [illegible]

نہین لوگ چالاک اور نئی سکیم بند نہین ہون تو دشمن کا [illegible] استعمال کر سکتے ہین اور خیال سے [illegible]

[illegible] اور لڑائی کا خیال ہے کہ ہندوستان کے رہنے والے بہ نسبت ہمین سمجھتے [illegible]

اوسطے سے بولی ہے۔ [۲۷ جولائی ۱۹۱۱ء = یکم رجب ۱۳۲۹ھ]

[illegible] رات کو گاڑی کا [illegible] لگا ہوا تھا اس میں [illegible] کے پیچھے [illegible] دو آدمی

گاڑی میں سوئے [illegible] کی دوکان مین سو گئے۔ صبح کو روانہ ہوئے تو دو گھنٹے کے بعد ایک [illegible] کے

دوران مین آیا کہ ۲-۳ گھنٹے گھوڑے اٹک گئے جب [illegible] (اور [illegible] ۴-۵ [illegible]) گاڑی [illegible]

گھوڑے کو پیچھے سے [illegible] شروع کیا اور ایک آگے سے کھینچا مگر [illegible] پتھرون [illegible]

گاڑی پر بھی پتھر سے زیادہ سنگین اسباب لدا تھا۔ گھوڑے چار قدم بڑھتے اور آٹھ قدم نیچے اور [illegible] گاڑی

کا [illegible] کا تھا [illegible] اور بندل کپڑے جو ۸ عدد لدے تھے اون میں [illegible] ۳ بڑے گز لگائے جب گاڑی

قلعہ کوہ کے اوپر پہونچی ہمارے ایک ساتھی اور گاڑی بان نے اون بھاری لوگون کو اٹھانا شروع کیا۔ میں [illegible]

گاڑی کو دھکیلنے کی محنت اوٹھائی بہت اور جب گاڑی چند قدم بڑھے [illegible] کے پیچھے پتھر رکھ دیتا ہون۔ پیاس کی

وجہ سے پہاڑ سے اترا اور پانی کی تلاش مین روانہ ہوا۔ مگر یہ پہاڑ [illegible] تھا۔ دو میل تک پانی کا [illegible]

گاڑی سولومان (ساٹھ) روپیہ ہن کی تھی مگر ٹوٹ گئی تھی - ان لوگون سے معلوم ہوا کہ طہران میں بالکل امن ہے اور نائب السلطنت موجود ہن - کردون مین جو خبرین مشہور ہن جھوٹی ہن - مین نے اون کو صلاح دی کہ خود کو روس سے ہن مشروط ظاہر کرین صرف زائر کہین زوار کو نہین چھیڑنے اونھون نے ہنسکر کہا کہ ہم زوار مشروطہ نہین بلکہ زوار محض ہن یلکہ زوار مستند یعنی مستقل زوار ہن ؎

محش قصہ گوئی — یہاں قہوہ خانے کے سامنے ہم کو پانچ گھنٹے عرابچی نے کر دئے - دھوپ میں ڈالے رکھا - عداوت سے نہین بلکہ بے سری وجہالت سے اور اندر قصہ خوانی ہو رہی تھی جس مین ایک نہایت فحش قصہ ایک شخص جو معلوم ہوا کاڑیبان ہے بیان کر رہا ہے کسی بادشاہ کا قصہ تھا - اور بیچ مین کہا جاتا تھا جیسے ہمارے یہاں روضہ خوان اور واعظ کہتے ہن کہ پڑھو صلوٰۃ فحش قصے قہوہ خانون مین کہنا یا دولت کی ہجو کرنا سخت ممنوع ہونا چاہئے - اس قصہ ہن حکومت مشروط کی ہجو بھی تھی ؎

ایک جگہہ گاڑیبان بلا جسنا ہے آپ کو فخریہ رعایا سالٹہر الطور روس بتاتا تھا کیونکہ کا کیسیا کا رہنے والا تھا - شکل سے معلوم ہوا کہ چانڈو سا ہے - ہمارے رفیق سید ظہور حسن صاحب نے پوچھا کہ مجھے لکان بہت ہے - منزل پر چانڈو کی دوکانین بھی ہن اوس نے کہا کہ چانڈو کو کیا پوچھتے ہو اب چند قیمت ہو گئی ہے کیونکہ محصول زیادہ لگایا گیا ہے پھر بھی سید ظہور حسن صاحب سے معلوم ہوا کہ کرمانشاہان مین بھی بیشمار لوگ علانیہ چھے مین افیون پیتے ہین اور شیشے کی پیالیان اس کے لئے مخصوص ہین ؎

کردون کی مرد وعورتیں — اس تین دن مین جہان ہم ٹھہرے وہان بھی کردون کی عورتون مین مطلق پردہ نہ تھا - یہہ لوگ زراعت پیشہ ہن ان کے بچون اور عورتون کا رنگ کشمیریون بلکہ فرنگیون سے بھی زیادہ سرخ وسپید ہوتا ہے - عورتین خوش وضع ہن مگر ستر تول کا نقشہ اچھا نہین ہوتا - مردون کا جسم اچھا ہے اور رنگ تمازت آفتاب سے گندمی ہو گیا ہے - عورتین مثل گون کے ایک لمبا سا کورتہ پہنے رہتی ہین جو عموماً سرخ ہوتا ہے -

راستے کی حالت — یہ موسم زرد آلو کا ہے آج کل یہان راستے مین قافلہ کثرت سے جا رہا ہے - ڈھائی ہزار فیل صاحب ہین

ونقصان ممکن ہے مگر جیسا یہان سب جگہ ہے اندر صفائی کچھ نہین جہتر ہر کے مکانات اکثر پست بنے ہوئے
ظاہری منظر خوشنما نہین چھوٹے قصبے ہمارے دیہات کی وضع کے ہین حالانکہ قدم قدم پر چشمے اور نہرین جاری ہین
دو تین دن مین ۵-۷ پہاڑون سے اُترے اور چڑھے اور سبزہ زارون مین آئے ؛

حکایت متعلق صحنہ | صحنہ مین ایک کُرد کے لڑکے سے مین نے پوچھا آیا تو کُرد ہے ؟ - اوسنے بہت خفا ہو کر کہا کہ یہ سوال
کیون کیا ؟ - مین نے کہا کہ کُرد یہان زوار اور زائرین کے غارت کرنیوالے مین نے پائے گمراہون کو لوٹتے اور اون کے
کان کترتے ہوئے - گوش بُریدن ' ایرانی محاورہ لوگون کو نقصان پہنچانے کے معنے مین مستعمل ہوتا ہے - اوس کے
مارے ہاجیانے سے میرے ساتھی رات بھر خوف کرتے رہے کہ یہ نہ ہو کہ بیشمار جوت سا تھ [illegible] چار سے
لوگون کو ترح کل گرانی اور ہمارے معلمے بھی پریشانی مین ڈال رکھا ہے - انکے سر کا [illegible] مریض کئی ہے
صاحبجہ دو ساہی (۵ پائی) مین ہم نے کوئی ڈیڑھ سیر برف خریدی ؛

دو دن ہم اوس راستے مین گذرے جہان کُردون کا زور ہے اور یہ سرحد کے خلاف ہین - اگرچہ
طہران کی باقاعدہ ماتحتی نہین ہے اور مرکزی حکومت بہت ضعیف تھی تاہم ابھی تک حکومت کا جوا ہٹا
نہین مگر بالکل تیار ہین کہ کسی دوسرے کی حکومت قبول کرین راستے مین کُردون کے بہت سے بچے ملے نہایت
اچھی شکل کے اور تندرست مگر بالکل جاہل اور بے تمیز ہین - افسوس ہوتا ہے کہ یہ لوگ بوجہ بدعملی ایسے وقت کو
بیکار کھوتے ہین ؛ [۲۶ جولائی سنہ ۱۹۱۱ء - ۳۰ رجب سنہ ۱۳۲۹ھ پنجشنبہ]

مقام [illegible] | آج دن بھر صرف ۸ فرسخ سفر ہوا - منزل جمیل آباد مین پہنچے تو ایک گھوڑا کم تھا - کئی دن پہلے اوس کے
گولی لگ گئی تھی چار گھنٹے پڑے رہے اور باوجود اصرار و دھمکانے اور اسلامی جوش دلانے کے [illegible] نے
چلنے سے انکار کیا اور کہا کہ گھوڑے نہین چل سکتے - جب دوسرے رُخ سے دوسری ڈاک آئی سوار ہوئے -

ذرائع نقل | جمیل آباد مین ایک گاڑی دلیجان نامی ملی - یہ فرانسیسی لفظ دلیجنس (جسکا تلفظ بھی دلیجان ہے)
سے ماخوذ ہے اوس مین قم کے بہت سے آدمی زیارت عتبات کے لئے جا رہے تھے - قم سے [illegible] تک [illegible] آدمی

معلوم ہوا کہ طہران میں بالکل امن ہے نائب السلطنت موجود ہیں اوس نے کہا محمد علی شاہ کی آنیکی خبر لغو ہے ناسے
دریافت ہو چکا ہے اور جو گورنر جدید کرمانشاہان کے لئے مقرر ہوا ہے وہ فوج کا افسر ہے اور فوج سالار الدولہ کے مقابلے
کے لئے ۳۰-۴۰ منزل پیسے جمع ہو رہی ہے ۔

راستے میں کثرت سے خچر گدھے اونٹ واروں کی قافلے ملے کل سڑک اور راہ آباد معلوم ہوتی ہے ۔

منزل صحنہ کے لوگ رات کو منزل صحنہ میں قیام کیا- یہاں کے کرد بدتمیز اور خاصے ایذا رسان نکلے- یعنی لکڑی وغیرہ
چیزوں کے لئے بھاری قیمت لیتے تھے- ایک کچی کوٹھری رات کو دی اور اوس کا کرایہ ایک قران لیا اور پھر تقاضا
کہ کھانا دو- مرغی کی ذبح کرائی دو مرغ کے صاف کرنے کی مزدوری ایک- چھت جو کوٹھری کے پاس ہے اوس پر
دو آدمی گھنٹہ بھر تک بیٹھے تھے اور نماز اونھوں نے پڑھی تھی لہذا اوس کا کرایہ دو ورنہ نماز قبول نہ ہوگی- وجہ
یہہ کہ کوٹھری کا مالک اور تھا اور چھت کا مالک دوسرا شخص تھا ۔

جہالت مذہبی حالت میں نے دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ یہاں ملّا ہے لیکن کوئی مسجد نہیں- اذان کی آواز میرے کان
میں آئی تو پوچھا اگر مسجد نہیں تو یہہ اذان کہاں ہو رہی ہے؟ نہایت سادہ دلی سے گاؤں کے کرد نے کہا کہ ایک
اذانچی مقرر ہے وہ اذان دیا کرتا ہے- گویا اسی قدر عبادت بتانا کافی ہے- مجھے ہندوستان کے وہ دیہات
یاد آ گئے جن میں مسلمانی کی علامت صرف ایک سیجے کی پڑھی ہوئی ٹھہری ہوتی ہے جس کی نسبت پہلے کلمہ
پڑھا جاچکا تھا اور وہ پڑھی ہوئی ٹھہری لوگوں کو اسلام سے وابستہ رکھتی ہے- مگر یہہ بات دراصل ان جہلا
کا قصور نہیں بلکہ اون علماء کی آرام طلبی ہے جو دین کی خدمت کافی طور پر نہیں کرتے اور ان لوگوں کو خواہ
وہ ایران میں ہوں یا ہندوستان یا عرب میں دین کی باتیں اور اخلاق کے معیاری اصول بھی نہیں
بتلاتے- حالانکہ چند صدیاں گذر چکی ہیں- غالب مرحوم نے کیا خوب کہا ہے ؎

مرا بہ سادہ دلی ہائے من توان بخشید + گناہ کردہ ام و عفو آرزو دارم

راہ کی حالت ۲۵ کو یعنی آج صبح سے کشتیاں راستے میں خوشنما دیہات ملیں یعنی باغات و درخت و مکانات

ہین اون سے معلوم ہوا کہ طہران ہین گھر برٹ ہے - وزراء نے استعفا دیدیا ۔

مین نے اور مولوی سرفراز حسین نے لوجہ ہماری سند ظہور جین ٹکٹ طہران کا لے لیا - گاڑی ہمسایہ کرنیکا وعدہ ہے اور ایک دن قم مین قیام کرکے انشاء اللہ چھ دن کے بعد بسبیل لوستہ وارد طہران ہونگے ۔

آقا عبید الحسین پسر آقا سید فاضل اور حاجی محمد کریم ہمدانی (ساکن جرگاشن) نے ہمارے جدا ہونے کا بہت افسوس کیا - آخر الذکر نے تقاضا کیا کہ سند پہونچکر خیریت سے اطلاع دینا اور اول الذکر نے کہا کہ اگر نئے تعلیم یافتہ آپ جیسے خیالات کے دس سندرہ بھی یہان ہوتے تو مشروطہ قائم رہتا - جو لوگ عادی ہوگئے تھے اور جو جرائد (اخبار) نویس ہین اونھون نے دین کی ہجو شروع کردی ہے اور لوگ اس بات کا یقین کرنے لگے ہین کہ مشروطہ ہونے سے دین کی عزت اوٹھ جائیگی - پھر کہا کہ "مشروطہ شرعی کہ سنا سمجھا ہمدا ابدا نخواہد شد در ایران"

[۲۴ - ۲۵ جولائی سنہ ۱۹۱۱ء = ۲۸ - ۲۹ رجب سنہ ۱۳۲۹ = یکشنبہ و دوشنبہ]

۲۴ جولائی کو روانہ طہران ہوئے ہماری سالہ دوسرے یوستہ مین ایک ہی وضع کا لباس پہنے ہوئے تعلیم یافتہ ایرانی نوجوان ہے جس کو کئی جگہ گردون نے روکا کہ تو مشروطہ ہے - اور ایک دوسرا متوسط العمر شخص تھا اوس نے ہم سے کہا کہ آپ کہدین یہ کیپی زائر ہے - مسرل مہمنہ جہان شام کو پہونچے وہان یہ شخص غائب ہوگیا اور اگلے دن صبح کو پھر اوس گاڑی مین ملا - خوف تھا کہ مشروطہ یا ملازمان حکومت کو گرو پکڑلین گے کیونکہ بغاوت کا آغاز ہوگیا ہے

ایرانی نوجوان فرانسیسی زبان جانتا ہے - اور کرمانشاہان کے عدلیہ (محکمہ کے جج) کا مددگار ہے - عوام نے عدالت خانہ کو جلا دیا - رئیس عدلیہ میر الممالک کونسل خانہ انگریزی مین پناہ گزین ہے - مددگار دو ایک گردون اور اپنی والدہ کے ساتھ طہران جارہا ہے - اوس کی والدہ ایک معزز اور معمر خاتون لوستہ مین ہے اچھی ہے ایک گاؤن مین گردون سے کہنے لگی کہ مین نہیں جانتی کہ یہ شخص کون آیا ہے (یعنی سالار الدولہ) کیا فائدہ اوس سے ہوگا - چیزین اور گران ہوگئی ہین ۔

ایرانی نوجوان سے اور مجھ سے الگ درختون کے نیچے گفتگو ہوئی اسی خوف سے کہ لوگ سن نہ لین اوس سے

[illegible] [illegible] ایک [illegible] عورت [illegible] [illegible] [illegible]
[illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]
[illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]
[illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

[illegible] [illegible]

[illegible] [illegible] [illegible] [illegible] ایک [illegible]
[illegible] [illegible] [illegible] [illegible]
[illegible] [illegible] [illegible] [illegible]
[illegible] [illegible] [illegible] [illegible]
[illegible] [illegible] [illegible] [illegible]
[illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

[illegible] بازار بہت بارونق اور [illegible] [illegible]
[illegible] بہت [illegible] [illegible]
[illegible] [illegible] [illegible]

[illegible] [illegible]

[illegible] ایک [illegible] [illegible]
[illegible] [illegible] [illegible]

۱؎ [illegible] [illegible] [illegible]
[illegible] [illegible]

دل کے پھپھولے جل اُٹھے سینے کے داغ سے ؎ اس گھر کو آگ لگ گئی گھر کے چراغ سے

اصل بات یہ ہے کہ جب آدمی اپنے اعمال ملحقوں کو اپنے افسروں پر چھوڑ دے تو اس صورت میں اُن کو یہ چاہیے ہو جاتا۔
خبروں کا یہ عالم تھا کہ طہران سے مجلس بھاگ گئی۔ حکومت باقی نہیں رہی۔ شام کے وقت ہم جس منزل پر پہنچے
وہاں سے پیادہ چلنا پڑا۔ صاحب ان طہری نے پشتے اسلام ہیں اور مسٹر لطف ستر لمبے گاڑی بانوں سے میرا تھیلی
کا توشہ دان جس میں برتن اور ولایتی بسکٹ بھرے تھے نکال لیا۔ دو تین منزل چلنے کے بعد معلوم ہوا۔ کہ یہ حرکت
میرے نزدیک تر پیوستہ کی تھی اس شخص نے آج بہت اہتمام کیا کہ گاڑی شب سے چلے تاکہ ہم دن سے وارد
کرمان شاہ نہ ہوں۔ گاڑی کو عمداً آخری منزل میں نہایت آہستہ لے آئے۔ تین چار گاڑی بان سے گئے وارد کرمانشاہ ہوئے
اور کسی قسم کی روسی گاڑی کے پاس لے آئے۔ اندھیرے میں لوگوں کا اسباب لیتا تھا۔ میں نے پانچ کو انعام
دو قران دینے چاہے تھے اوسے کم سمجھکر واپس کر دیے۔ میرے ساتھی تاجر ہمدانی کی عبا ایک پوٹلی کی گم ہو گئی تھی اور
غائب پر شبہ تھا اونھوں نے الزام دیا۔ اسی دم سے گاڑی بان سے میرا کمبل جو منظور نگر کی ساخت تھا غائب
کر دیا اور اندھیرے میں صندوق بھی غائب کر دیا مگر میرا ساتھی پہنچ گیا اور سامان ہم نے نکال لیا۔

جہاں گاڑی اُتری وہاں سامنے ایک پختہ اور اچھی مہمان سرائے تھی اوس کی بالائی منزل پر ہم گئے اور رات
کو بہت عمدہ کھانا آش ہم نے کھایا۔ چاول تو عمدہ تھے اور گوشت و روٹی بھی ہر جگہ سے اچھی تھی رات کو
ایک معتبر شخص نے کہا کہ والی ایران شاہ بھاگ گیا۔ یہ سیرابی تھا جو ہمارا سامان لایا تھا یہ بھی مسرور ہے کے خلاف کہتا

گردوں کی تعلّی

گردوں کی تیغ بھی بہادری سے بڑھی ہوئی ہے سب دول سے عموماً دو تین لڑے ہیں کبھی شکست
ہوئی ہے کبھی فتح۔ ایک گرد کہتا تھا کہ ہمارے پاس سردار ہوتا تو چار ملک فتح کر لیں۔ یکبار رہا ہمارا دولت جنگ منتم"
ایک نے کہا کہ ایک گرد پچاس عثمانی فوج کو کافی ہے محمد علی شاہ نے حماقت کی کہ بھاگ گیا۔ یہاں آتا تو پھر
بادشاہ ہو جاتا اور سالار الدولہ اگر محمد علی شاہ سے کہتا کہ گالی دیکر کہ لوگوں یہ ہمارا ہے میں بادشاہ ہوں"
تو ہم اوسی کو بادشاہ بنا لیتے ۔

تکان اور پیاس کا اسقدر غلبہ ہوگیا کہ قریب تھا کہ بالکل گر جاؤں اور تقریباً نوبت غشی کی ہوگئی - دھوپ بھی سخت تھی اتفاق سے اوس موٹر پر گاڑی قریب آگئی اور تقاضا کر کے اوسی پر سوار ہوا - بلکہ سید سرفراز حسین نے گاڑی بان کو دھمکایا بھی - یہ واقعہ دوپہر کے وقت مہان طاق کا ہے ؛

راستے گرنے سے بچنے کا عیاری طریقہ

رات کو میں نے اور حاجی عبدالکریم سوداگر نے جھکڑے پر گرنے کے خوف سے کمر سے دوپٹہ باندھ لیا اور ایک دوسرے کی پشت کر کے بیٹھ گئے چنانچہ نہایت تنگ جگہ میں یعنی گاڑی یا جھکڑے کے عرض میں جہاں ایک آدمی کے بیٹھنے کی جگہ تھی اور ایک دوسرے کے مقابل دوسری طرف رخ کئے ہوئے تھا - میں نے یہہ صلاح دی کہ ہم لوگ نصف جگہہ لیکر دو دو عرض میں گاڑی کے لیٹے رہیں - چند گھنٹے تک اسی طرح کچھ نیند لے لی اس تمام سفر میں قدرے باہمی تعدی ہر مسافر ایک دوسرے کی جگہ پر کرتے تھے کیونکہ واقعی جگہ تنگ تھی اس لئے یہ لوگ قابل معافی ہیں ؛

[۲۲ جولائی ۱۹۱۱ء = ۲۶ رجب ۱۳۲۹ ہجری]

حسب قاعدہ آج ہم کو دس بجے بحساب انگریزی کرمانشاہ میں پہونچنا چاہیے تھا - مگر حساب کیا گیا تو اب عصر سے پہلے نہیں پہونچ سکتے - راستہ عموماً پہاڑوں میں تھا جہاں بعید بلندی پر تقریباً چوٹیوں تک پہونچ جاتے تھے اور مابعد مختصر سبزہ زاروں میں اترتے تھے کل جگہہ جستہ جستہ اور سرسبزی تھی - ہر جگہہ شور و تلاطم تھا کہ "سالار الدولہ آگیا ہے مشروطہ بھاگ گیا ہے" -

بالشویکس کا زور اور جہالت کا شور

تمام کردستان میں خاصکر کردوں میں بیداری کی لہر آئی ہے اور سالار الدولہ کے موافق علامہ جوش اور مشروطہ کے خلاف شور ہے - ایک مقام پر جہاں آج دوپہر پہونچے لوگ کہتے ہیں کہ سالار الدولہ آج عصر کو وارد کرمانشاہ ہوگا - ایک شخص جس کی ایک آنکھ سدھی ہوئی تھی اور احول تھا داسپ میں کہہ رہا تھا "ہزار لعنت بر این مشروطہ" - نیز خبر تھی کہ سالار الدولہ کل کو کرمانشاہ میں پہونچے گا - کوئی کہتا تھا کہ اوس کے پاس دس ہزار سوار ہیں اور دس ہزار سوار داؤد خان لیجا رہا ہے - ایک جگہہ گرم خبر تھی کہ ظل السلطان محمد علی مرزا نا دولتمند شاہ اور[1]

[1] یہ بات مشکوک تھی اگرچہ یقیناً صحیح ہے کہ اس حالت میں ظل السلطان لیے تھے باوجود سابق ماہی کے ایسی بدبخت بیسل یہ کہنے کے لئے بہتر ہوتا اگر ناصر الدین شاہ کے بعد یہ شخص برسر حکومت ہوتا اور پھر مشروطہ ہوتا کیونکہ یہ منتظم تھا -

میان طاق — قبل از مغرب یعنی عصر کو ہم مقام میان طاق پہونچے - یہہ نہایت آباد گانوں گرووں کا ہے اور یہان ایک بڑا قہوہ خانہ اور بنگار کی دوکان بہت بڑی ہے باغ اور بعض چشمے نہایت سرد اور شیرین بہتے ہین بہ آبادی اور سب آبادیان جو ہم کو اس سفر مین ملین قدرتی چشمون کے بڑے بڑے نالے کے ان مین ملنے کوئی عمدہ انتظام کرنے والا ہو تو یہان نہایت شاداب باغ اور خوش منظر آبادیان ہو سکتی ہین - میان طاق مین ۳ بجہ کرو ڈھول کی آواز پر جمع ہونے گئے سب کے پاس بندوقین تھین اور گرد کمر کے کارتوسون کا بکتر اتھا ساتھ مین ہم نے سب گرووں کو اسی طرح مسلح دیکھا - گھوڑے بھی اچھے تھے - ان کے سردار داؤد خان کا لونا کہین جارہا تھا سردارون کا لباس جامہ وار اور ریشمی خوشنما تھا اور پاجامہ ڈھیلا جیسے سلوار ہوتی ہے - مگر ہر جگہہ اون کا مجمع باجے کی آواز پر بنا جاتا تھا - اگرچہ یہہ لوگ ظاہر نہ کرتے تھے مگر قیاس سے پتہ چلا اور معلوم ہوا کہ سالارالدولہ برادر محمد علیشاہ معزول جو داماد داؤد خان کا ہے اور ڈیڑھ دو ماہ سے اسی ولایت کے پہاڑون مین مخفی ہے اوس کی مدد کو لوگ جا رہے ہین - اگرچہ اس وقت تک یہ نہ کہتے تھے کہ سلطنت سے لڑنے جاتے ہین سوار برابر ہمارے سامنے کو نکل جاتے تھے یا پہاڑون پر بے تکلف پھرتے تھے - بعض دفعہ محض شوقیہ سوار گھوڑون کو تیز بکر چٹان پر چڑھا لے اور پھر اتار لے آتے ہین سوارون کی شہسواری معلوم ہوتی تھی ❊

اثنائے راہ مین ایک معقول کرد سے قہوہ خانہ مین ذکر آیا مین نے پوچھا کہ آیا یہہ صحیح ہے کہ کرد علی اللہی ہین مسلمان نہین ہین ایک کرد نے جو نہایت متین و فہیم تھا کہا کہ صرف کرن اور ایک مقام کا نام لیا یہان کے لوگ علی اللہی ہین - قہوہ خانے مین دو چار اور کرد بیٹھے تھے - ایک نے پوچھا سُنی بہتر ہین کہ علی اللہی؟ دوسرے نے جواب دیا کہ "سُنی" کیونکہ وہ کئی باتون مین ہم سے موافق ہین" مین نے کہا کہ مذہب شیعہ مین سُنی پاک ہین اور علی اللہی مشرک ہین - اونھون نے قبول کیا - بلکہ کہا کہ وحشی ہین اور شور تک کھاتے ہین اس ۸ گھنٹے کے سفر مین تقریباً ۳ مقام پر پیدل ہونا پڑا لیکن صبح کو چند گھنٹے بعد ایک ایسا بلند مقام آیا کہ سب پیادہ ہو گئے کیونکہ گاڑی چکر سے جاتی تھی اور ہم سیدھی طرح جلد پہونچ سکتے تھے - مجھبر راستے مین

یہان کورٹ کھسوٹ کا اوسط ہندوستان سے زیادہ نہین مگر تفتیش کافی نہین ہوتی ؛

قوم کرد — تمام راستے مین اونٹ مال سے لدے آتے جاتے تھے اور کرد بکثرت تھی - کردون کے مکانات عموماً گھانس اور ہلکی لکڑی کے ہوتے ہین اور چھت بھی ایسی ہوتی ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ خانہ بدوش ہین - عورتین پردہ نہین کرتین - کرد مرد سفید رنگ اور وجیہہ مضبوط معلوم ہوتے ہیں اور گھوڑے بھی اون کے اچھے ہین - اون کی عورتون کی شکل خوشنما ہے میں نے اپنی گاڑی مین اور دوسری جگہ کردون کو نماز پڑھتے نہین دیکھا - اگرچہ ان کی بڑی بڑی ٹولیان کاظمین و کربلا میں اکثر نظر پڑین وہان نماز بھی پڑھتے ہین زیارت بھی کرتے ہین - شام کو جہان کہین پانی کی ضرورت ہوتی تھی کرد عورتین پانی مفت دیتی تھین برخلاف عراق عرب کے جہان بغیر پیسے کے پانی نہین ملتا - یہ بات نہین کہ وہان پانی کم ہے بلکہ دریا پاس ہو تب بھی پانی عراق عرب مین بقیمت ہی ملتا - دن بھر نہایت دشواری سے گذرا - چارون گھوڑے کہین چلتے اور کہین لو مبل پر بہے جاتے تھے جہان گھوڑے بدلتے تھے وہان چاے ضرور ملتی تھی - ½ ۲ لول ہماری یہان کی ایک پیسہ اور ایک پائی مین ایک استکان (شیشہ کی مختصر پیالی) ملتی ہے جس مین گرم و سرخ عارکا پانی خون کے رنگ کا بھرا ہوتا تھا - کربلائے معلےٰ و بغداد مین ایک ایک لول لیتے ہین - ہر جگہ اعلیٰ درجے کی روسی شکر جو ہندوستان کی شکر سے بہر حال بہتر ہوتی ہے ڈالی جاتی ہے ؛

کرد علی اللٰہی — تمام راستے مین پہاڑ آتے ہین اور بعض وقات نہایت خطرناک راستہ تھا شب کو ایک منزل کرند مین ایک گھنٹہ قیام کیا - معلوم ہوا کہ یہہ بستی "علی اللٰہی" مذہب کے کردون کی ہے جن کو ایران کے شیعہ مسلمان بہت بد و ناپاک سمجھتے ہین - یہ علی اللٰہی فرقہ وہ ہے جس کے یہان کوئی شریعت یا قانون نہین - حضرت امیرالمومنین علیہ السلام کو خدا کا اوتار بلکہ عین خدا سمجھتے ہین - جاہل مرشد گو اور ہندوستان کے جاہل شیعہ اون کا ذکر کسیقدر فخر سے کیا کرتے ہین - بلکہ مرزا غالب جو مشہور شاعر دہلی نے بھی مزاحاً اس فرقے سے اپنا انتساب ظاہر کیا ہے -

چنانچہ کہتے ہین ؎ منصور فرقۂ علی اللٰہیان منم ؛ آوازۂ انا اسد اللہ در افگنم ؛

اونھون نے ہمارے رفیق سفر ہمدانی مالم مقیم سامرہ اور سوداگر کاظمین لیعنی آقا عبید الحسن و مرزا محمد کریم کو بلا اجازت داخل کیا باقی پر بحث ہوئی جس سے کمال بدسلیقگی اور انتظامی قابلیت کی کمی معلوم ہوتی تھی۔ مالیہ پوسٹ کے نائب نے کہا سدلوں کا سامان زیادہ ہے ان کو پیادہ کر لو مگر نامنظور ہوا۔ مین عورتین اور ایک نوجوان طہرانی ساتھ تھے وہ بوجہ احترام نسوان پاس کر دیے گئے ؛

پوسٹ ماسٹر نے حکایتاً دلچسپ ہو گیا ہے اس بہانے سے لوگون کو پیادہ کیا تھا کہ قاعدہ کے مطابق ۸ آدمیون سے زیادہ بیٹھ نہین سکتے۔ پھر خود اور اوس کے چار ساتھی ہو گئے اور اپنا اسبابِ سنگین اسباب بھی کم کر دیا ؛ [۲ جولائی ۱۹۱۱ء = ۲۴ رجب ۱۳۲۹ ہجری]

رات بھر بیٹھے بیٹھے گذری جب نیند آئی تو لوگون نے کہا گرنے کا خوف ہے بیدار ہو جاؤ۔ چنانچہ سونا میسر نہ ہوا صبح کو ایک مقام پر جہان چڑھائی ہے بیشمار اونٹ ملے اور کئی میل تک کم و بیش چلے گئے۔ ایک غریب عرب اونٹ والے کو ہمارے نائب پوسٹ نے تو ڈاک لیے جا رہا تھا "اوس اوس" یعنی آہستہ آہستہ کہنے پر اس قدر سخت مارا کہ سکوں گوارا ہوا۔ بلکہ پیچھے گردآور تھے اون کو بھی برا معلوم ہوا۔ ڈاک کا پوسٹماسٹر دلی زبان سے اور کمزور طور پر روکتا تھا۔ باقی لوگ خاموش تھے۔ مین نے کرمانشاہ کے قریب ہو کر نائب پوستہ تو ہمارا منتظم تھا اوس سے کہا کہ تم کو ظلم کی یہہ بُرانی عادت چھوڑنی چاہیے ورنہ تمھارا ملک بدنام ہوگا۔ اوسنے قسم کھا کر کہا کہ مجھے خود شرمندگی ہوئی۔ مین نے کہا جب عرب نے کہا تھا "انا مسلم انا عربی" تو ہر مسلمان کا فرض تھا کہ فوراً ہاتھ روک لیتا۔ نہایت افسوس ہے کہ تم نے پروانہ کی ؛

مین یہہ لکھنا بھول گیا کہ قصر شیرین مین دو کرد سپاہیون نے کہا کہ ہم کو دولت (حکومت) کی طرف سے کچھ نہین ملتا۔ آپ کچھ دیجیے۔ مین نے اول تو بحث کی اور پھر یہہ سوچا کہ یہہ حبشی بن ایذا نہ دین دو قران دیدیے مالیہ معلوم ہوا کہ یہہ راہ کردون کے ایک رئیس سردار داؤد خان کے سپرد ہے اور یہہ لوگ اُس کی رعایا ہین اور سرکار کو سلطنت سے خراج نہین کر رکھا ہے یا اوس کا کچھ مقرر ہے کہ لوگون کو لوٹ سے بچائے ؛

اشارہ کر کے لوگوں کا بغداد میں پاسپورٹ ہے! - میں نے کہا تم غلط کہتے ہو میرے صندوق میں پاسپورٹ ہے
بلجیک سے میں نے انگریزی میں کہا "تم اسقدر ترش‌روئی سے کیوں باتیں کرتے ہو سنبھل کر باتیں کرو" - کہ نسل جنرل ایران
مقیم بغداد کی تحریر بھی میں نے دی - نائب اندر لے گیا اور واپس لایا کہ کافی نہیں پاسپورٹ چاہیئے - مابعد کل
اسباب آدمیوں کا نکالا - اور خلاف دستور عثمانی یا انگریزی ایک ایک کپڑا صندوقوں میں سے نکالکر باہر ڈالنا
شروع کیا - کوئی چیز محصولی نہ تھی - میرا پاسپورٹ اور سفارش مخصوصہ دفتر میں سے فوراً واپس کیا اور کہا اسکا افسوس کہ
آپ جیسے محترم آدمی سے بعید تھا کہ ہمارے ساتھ ایسی باتیں کرتے!! - آخر اندر عصر میں مقام قصر شیرین میں پہنچے

ایران کے بلجیک ملازم

مجھکو یہ بیان کر دینا چاہیئے کہ بلجیم کے افسر جو غیر ملکی چنگی کے اور سرحد میں متعین ہیں یہ آدمی ایک
حد تک روس کے قرضہ میں مکفول ہے - خدا مسلمانوں کی آرام طلبی اور فضول خرچی کا برا کرے کہ اپنا
روپیہ ضایع کرتے ہیں اور کماتے نہیں دوسروں سے قرض لیکر اونکو ملک میں دخل دیتے ہیں - اسی قرضہ کی بدولت
کئی زبردست سلطنتیں اور بیس لاکھ میل مربع کم و بیش اسلام کے قبضہ سے میری پیدایش کے بعد سے نکل گیا ہے
بلجیم والے بالکل روس کے خوشامدی ہیں اور ایران کی پروا نہیں کرتے - ان کی کج خلقی کا برتاؤ لوگوں کو خود
ایران سے ناخوش کر رہا ہے ۞

رئیس پوستہ کی بے قاعدگی

قصر شیرین میں پوسٹ ماسٹر کے حکم سے تمام اسباب گاڑی میں سے نکالنا شروع ہوا - میرے
اعتراض پر کہا رئیس کا حکم ہے - وہ آدمی کو ہوا ایک نوجوان جس کے داڑھی مونچھ نہ تھی اور
سوائے ٹوپی کے بالکل انگریزی کپڑے پہنے تھا - میں نے اسکو بلا کر سفارش مخصوص دکھائی - اوس نے کہا
کہ دونوں ہندستانی گاڑی میں رہیں گے - اور صرف آٹھ آدمی رہیں اور باقی اُتر جاویں - اب اونکے انتخاب میں سواتر
فضول بکواس اور جھگڑوں میں دو تین گھنٹے گذرے پوسٹ ماسٹر کے حکم پر دو مسلح کردوں نے اعتراض کیا کہ غضب ہے کہ سید
کو اوتار دیں اور یہودی ساتھ جاویں - مسافروں میں حسد آپس میں بھی تھے اونکو اتار دیا تھا اور پوسٹ ماسٹر
کے ساتھ ایک یہودی جانے والا تھا - ان کی کردوں کی مداخلت پر اس لڑکے نے کہا اچھا پھر تم ہی انتخاب کر دو

روزنامچہ سیاحت

{حصہ دوم}

سلطنت ایران میں سفر

گاڑی پوسٹ | گاڑی پوسٹ کو یہ سمجھو کہ ہر سے سامان لگا کر بہت مضبوط چھکڑا ہے معمولی چھکڑوں سے ڈیوڑھا لمبا چوڑا - گرد نصف نصف گز کی دیوار ہے جس میں لوگوں کا اسباب اور ہر ایک بھرا ہوا تھا ایک شخص نے جس کو نائب پوسٹ کہتے تھے سب لوگوں کے بستر کھولے اور سامان رکھ کر جگہ ہموار کر دی اور سامان متفرق رکھ کر اوپر بستر لگا دیا - بس تکیہ لگا کر بیٹھنے کی جگہ ہر شخص کے حصے میں آئی - اور ہم اسی ہیئت سے دھوپ میں روانہ ہوئے - گاڑی خانہ کے وکیل نے کہا کہ سایہ کپڑے (کا) تیر کا اسلئے نہیں کرتے کہ وزن زیادہ ہو جاوے گا - گاڑی مثل ہتھ کے ذلیل ہو گئی تھی - اگر لکڑی کا کٹہرا سایہ کے لئے لگا یا جاتا تو آرام بہت تھا لیکن چند من وزن بڑھتا - اس میں ۱۶ مسافر سوار ہوئے - راستہ عموماً پتھریلا اور پست و بلند تھا ہر وقت گرنے کا اندیشہ رہا کرتا تھا -

کسٹم | آخر خدا خدا کرکے قصر شیرین میں پہنچے - قصبہ سے باہر نصف میل پر محکمہ کسٹم کا دفتر ہے ایک باشندہ بلجیم تھا اور اوس کے ماتحت ایک عجم تھا جس کی وضع ہندوؤں سے ملتی تھی اس شخص نے مجھ سے پوچھا کہاں سے آئے ہو؟ - میں نے کہا بغداد و کاظمین سے - کہا پاسپورٹ بھی یہاں دیکھنے میں آوے گا - میں نے کہا بہت سے اسباب کے نیچے دبا ہوا ہے - بلجیک افسر ایک موٹا آدمی تقریباً ۵۰ برس کا احاطہ میں نظر پڑا جہاں مال بھی بھرا ہوا تھا اوس نے کچھ کہا میں لہجہ سے سمجھا کہ درشتی اور بدمزاجی سے کچھ کہہ رہا ہے - اوس کا نائب میری طرف

مسلمانانِ عراقِ عرب [illegible]

بدقسمتی سے مسلمان اپنی کشورکشائی میں مصروف رہتے [illegible] عرب کے ساحل
کو بھی خالص اسلامی بنا سکتے تھے بہت سے یہودی اور کچھ عیسائی [illegible] وہاں اب بھی ہیں جن کی زبان عربی ہے
اس لئے بدوی سادگی نادر ہے۔ شہری [illegible] میں [illegible] موجود ہیں ؛
باشندے جو شعلے اور جھگڑالو اور اہل تہذیب اور خوش [illegible] کی زبان [illegible]
ہیں۔ بدوی اعراب تقریباً تین چوتھائی اور شہری نصف [illegible] اہلِ سنت ہوں گے۔ مگر دونوں فرقوں
میں باہم ہندوستان کی نسبت ظاہری میل جول و موافقت بدرجہا زیادہ ہے اور وہاں مذہب سے سرد [illegible] ظاہر
باطن میں زیادہ فرق نہیں ہندوستان میں باطنی تعصب ظاہری مذہبی مناقشے سے چندگنا زیادہ ہے۔
عام طور پر ملک میں زیادہ افلاس معلوم نہیں ہوتا [illegible] زراعت کی طرف توجہ
نہیں۔ سندھ کے جاٹوں یا رائیوں کی طرح کوئی محنت [illegible] تو عجب نہیں کہ ۵
فیصدی منافع حاصل ہو سکے کیونکہ زمین بہت ارزاں ملتی ہے [illegible] میدان
جو شخص ان کا طریقہ جانتا ہو اس سے بہت خلق اور تہذیب سے پیش آتے ہیں [illegible] ۔۔۔
دیہاتی لوگ تعلیم میں بہت ہی کم ہیں اور اہل شہر کی تعلیم بھی اہل ہند سے کم ہے۔ نئے خیالات کو عراق عرب کے
جاہل ایرانیوں کے جلد جذب نہیں کر سکتے۔ ان میں مذہبی حرارت کافی معلوم ہوتی ہے مگر بالکل داؤ پیچ سے
دبی ہوئی ہے۔ ریل کے آجانے سے مادی ترقی ضرور ہونے والی ہے۔ مگر دیکھنا یہ ہے کہ روحانی ترقی بھی ہوگی یا نہیں
ان کو ترکوں سے کچھ زیادہ انس نہیں معلوم ہوتا۔ لوگ عموماً سلطان معزول عبدالحمید خاں کے زمانے کو یاد کرتے ہیں۔ سعود
اور سعودیوں میں قومی خیرخواہی کے لئے روپیہ خرچ کرنے کی عادت نہیں ہے۔

{ سیاحت نامہ جلد اول متعلق بہ عراق عرب [illegible] }

نیچے دریا کے کنارے قہوہ خانہ ہے بہت خوشگوار پانی اور خوشنما مقام ہے - دریا میں کئی نہریں بستی میں آتی ہیں جہاں میں بھی نہایا نہایت صاف اور سرد پانی تھا ؛

ٹکٹ کرنشاہ تک کا لیا - جس میں ایک لیرا اور یعنی تخمیناً ۱۲/۵ روپیہ ہے بڑے اسباب کا کرایہ اسکے علاوہ ہوگا - ایک نوجوان نجف کا طالب علم جو ہمارے ہمسفر تھا اوس کی ماں بیمار تھی اور اوس کو فوراً بلایا گیا تھا اوسنے مجھسے کہا کہ مجھ کو یعنی اصفہان جانے کے لئے خرچ نہیں ہے - ایک نجف کی عبا بالوں کی بنی ہوئی اور زنانہ کپڑے لایا ہوں - فروخت کرتا ہوں میں نے صبح کہا آؤ - وہ بیچارہ آیا - مجکو اوس کی یہ بات پسند آئی کہ بجاے مانگنے کے اپنے ساتھ جو سوغات لایا تھا اوس کو فروخت کرنے پر آمادہ ہوگیا - میں نے تیس قران میں وہ عبا جو خاص نجف میں بالوں کی بنی ہے اوس سے اپنے بھائی مولوی حاجی غلام الحسنین صاحب کو بطور ہدیہ دینے کو خریدی - وہاں کی بالوں کی عبا مضبوطی میں مشہور ہے ؛

ایک دلال نے اوس بیچارے طالب علم کو معمولی قیمت سے زیادہ پر ٹکٹ بیچنا چاہا جو کل اس کے لئے خریدا تھا لیکن اُسکو دیا تھا - میں اُسکو مسلمان عجم سمجھا وہ ایک قران ایا حق دلالی زیادہ مانگتا ہے - میں نے اوس کو کہا کہ کیوں ایذا دیتے ہو تم بھی مسلمان ہو یہ بھی مسلمان ہے - طالب علم ہے اور اپنی عبا اسنے بیچی ہے - مگر ایک شخص بولا کہ یہ تو یہودی ہے ؛

عصر کو ۳ بجے خانقین سے گاڑی پوستہ میں روانہ ہوئی اسباب کا کرایہ عہ روپیہ ٹکٹ کے لئے ر روپیہ لیا دفتر میں وہی یہودی صبح والا ہزات اصرار کر رہا تھا کہ چھردہ لسلو بس سنے دو قران کا خبردہ لیکر ۳ قران دیئے اور اوس کے ساتھ ہی گاڑی خانہ کے وکیل نے کرایہ گاڑی کا مانگا جا چکا دیا اوسی وقت یہودی نے پھر دو قران مانگے - میں نے کہا دیچکا ہوں اوسنے کہا آپکو مشتبہ ہوا ہے - ورنہ صرف گاڑی کے دفتر میں دیئے ہے ایک ایرانی نے بھی میری تائید کی کہ تمرا کو دو قران دیئے تھے - لیکن آخر دوبارہ میں نے دیا - یہاں کے یہودیوں کی دیانت پر اطمینان نہ رکھنا چاہئیے - اسلئے یہ قصہ بیان کرنا ضرور ہوا - فقط

جانے کی اجازت نہیں کئی دن ہوئے عرابیوں نے لوگوں کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیا تھا ۔ ہم کو خانقین پہونچنا بسبب پوسٹ (ڈاک) ایران کے ضروری ہے اور بیڑا کل جاتی ہے اوس کو سمجھایا اور دھمکایا مگر عراں کا گاڑیبان جیسا ای او نے الصافی کا پتلا ہوتا ہے اوسنے کہا کہ سرکاری حکم لاد و تو چلونگا ۔ ہمارے ساتھی جو عجم سے وہ اسے بودی نکلے کہ کچھ نہ کہا آخر ایک ہم کو لیکر اور سوداگر کو ساتھ لیکر سرہنگ یعنی تھانہ دار کے یہان شکایت کو چلے ۔ گاؤں سامنے تھا مگر عرب لڑکا اسے بین دق کرنے لگا کہ بس تو گھر تاہے کاہم لوگ (نہ) نہین لونگا بلکہ ایک آنہ لونگا اور مٹی دیدو ورنہ عصر تک گھر رہیگا اور پہلے مجکو بتاؤ کہ ضابطہ سے کیا کہوگے ؟ ۔ مین ان لوگون سے متنفر تھا من نے اوس کو نکال دیا اور آسانی سے مکان کا پتہ نکال لیا ۔

خوش قسمتی سے ضابط (محمد آفندی) فارسی سمجھتا تھا ۔ شاید عرب تھا یا ترک اوسے کہا عربی (گاڑی والا) کہتا ہے جب خانقین پہونچا سکا کرایہ لیا ہے تو اوس کو جانا پڑیگا ۔ اللہ عصر کے بعد چلنے کی اجازت نہین ۔ لوکرسے کہا کہ فلان ضابط (پولیس کا سپاہی) کو جا کر حکم دے ۔ ہم اوس کے یہان پہونچے وہ ادھیڑ عمر کا آدمی بے شمار کاروس لگائے ساتھ ہوا اور دو گھنٹہ کی محنت سے گاڑی جڑی آخر کار مین نے ضابط کو ایک قران دیا جسکے لینے سے وہ انکاری تھا اور کہتا تھا مجکو کچھ نہین چاہیے اور بہت سی دعائیں دیں اور سلام کئے ۔ نصف قران سرہنگ کے آدمی کو دیا ہمارے یہان سپاہی کبھی ایک دو روپیہ سے کم نہ لیتا سکر یہ اور دعائین لو گیا ۔

آخر مغرب کے وقت ۶ گھنٹے مسافت سفر کے بعد خانقین تک پہونچے ۔ باہر نہایت سنا دا باغ ملا ہم اور ایک پل کے نیچے دریا نہایت چشمہ کے صاف رواں ہے کاروان سرائے مین اوپر کا کمرہ لیا اور حساب اور روزنامچہ دو دن کا لکھکر اب ۹ بجے شب کے فراغت پائی آتے ہی ہمارے ساتھی عجم تاجر نے کہا کل چہار شنبہ عصر کو پنجشنبہ ڈاک گاڑی جاویگی اوس سے ٹکٹ لیلو ورنہ ایک ہفتہ یا تین روز معطل رہنا پڑیگا ۔ ہم تھکے ماندے تھے پھر بھی کہہ آئے کہ صبح کو ٹکٹ لینگے دوسرے کیپل نے خاص طور پر نتیجے کا وعدہ کیا اوس کے نام کا خط بغداد سے تھا ۔

خانقین مین ایک دریا جو پہاڑی سے نکلا ہے بہتا ہے اوس پر نہایت خوبصورت پتھر کا پل ہے پل کے

رضی اللہ عنہ سے مشابہ دیکھے مرحبا ایک ... حضرت امام حسین سلطنت ترکی کی اور مہمات
حرمین زر سے فتاوی دے سکے جس کر ساتھ ہندستانی قتل کئے گئے ہیں وہ تو مسلمانوں کی ... مہمات
اصلاحات کی اصلاح کی بابت اونھوں نے کہا کہ مشکل ہے ... بہت ترقی ہونی چاہئے ترکی ...
کچھ نہیں کر سکتی ۔

بیکاری اور گداگری کی نسبت اونھوں نے کہا ہمارا ... کام ... بلکہ ... ہندستان
اس کام میں امداد دیسکتی ہے ... اخلاقی ... کامیابی ممکن ہے ۔

میں نے کہا کہ آپ جیسے عالم باعمل مسلمان ... ہیں ... مسلمانوں کی
نمایندگی - اونھوں نے (انکسار سے) کہا کہ مجھ سے ... اس بات پر اونھوں نے اتفاق کیا - ...
کی برائیوں کو روکنے کی کوشش ضروری ہے ۔

جائے قیام کا تعین میں مہمان حاجی حبیب الکریم ... کے مکان میں مقیم رہا ہوں کا حال
نہایت شاندار و خوبصورت ہے اوس میں ملاقات ہوتی ہے ۵-۶ ... یہاں عجیب
ہیں جو سہارے ... کو کچھ دینے کی جگہ الٹا کرایہ اور کھانا طلب کرتے ہیں ۔

عصر کے وقت منظور اور ... ہوئے گاڑی والے وعدہ کر کے کہ دو ... میں اگلی منزل ... تک
پہونچا دینگے انکار کیا اور گاڑیاں چلی گئی تھیں ۔

قبل از وقت چلے جانے کی معقول وجہ یہ بتائی کہ آپ تو کہا گیا کہ رات کو سب کہتے (بعد غروب) گاڑی جانی
ہے اور پھر کہا غروب کے وقت مگر غروب سے ۲ گھنٹے پہلے اسلئے روانہ ہو گئیں کہ ڈاکٹر صاحب معائنہ کرنے کو
آگئے تھے اونھوں نے کہا کہ روانہ ہو جاؤ !!

{ ۱۷ جولائی ۱۹۱۱ء = ۲۰ رجب ۱۳۲۹ھ }

آج عصر تک گاڑی کا انتظار کر کے بھر معظم گئے گاڑی والے لوں تو ہر جگہ یہ ... اور معاملہ ہوتے ہیں

یہان کے شیعہ مسلمان جن کی عراق مین کثرت ہے اون کو پاک نہین سمجھتے مگر عثمانیہ کو ہمیشہ یہ سمجھ کر تی ہے کہ ایک
برتن سے پانی لین اور ساتھ کھا دین ؎

(۴) عرب برخلاف مشر دیلے کے ہیں اون کو رضامند کرنے کے لئے [illegible] مرتین ؎
نیز مین نے پوچھا کہ عرب کو عہدے ملتے ہیں یا نہین جس کے متعلق انہون نے نہایت عمدہ تقریر کی اور کہا کہ
باتون سے عرب خوش نہ ہونگے جب تک واقعی عدالت - مساوات کا خیال نہین [illegible] ہوگیا ہے - [illegible] کو
بلحاظ تعداد مین کم عہدے ملتے ہین لیکن بعض بعض عہدون پر بھی مین انہین بھی اون مین ترکون سے کمتر
نہین عربون مین کمی تعلیم اس وجہ سے سمجھتے ہین کہ ترکی مکاتب تعلیم [illegible] اور [illegible] خفیہ کرتے
ہین - اور ایک وجہ عرب کی ناراضی کی یہ ہے کہ ترکی کتاب ترکون [illegible] ؎

ناجی آفندی کے حالات

[illegible] کی بات کہا کہ [illegible] اصلاح ہے [illegible] کے متعلق مت گفتگو ہوئی اور [illegible]
عرب (اہل عرب) کی یہ رائے ہے کہ مساوات جس گورنمنٹ نے دی ہے مناسب نہیں تو ہم [illegible]
حالات کے لحاظ سے ہونے چاہئین اور صرف عراق ہی ملکہ جگہ جگہ اس قسم کے مسائل پیدا ہوتے ہین [illegible]
پولٹیکل پارٹی سے متعلق ہون ہو جاتی ہے [illegible]
کے دکر برادشتون نے کہا کہ ہر ولایت مین کونسل شوری ہے [illegible]
مختلف شہرون قصبون اور قبیلون سے منتخب ہو کر آتے ہیں مگر [illegible]

ناجی آفندی اور اصلاح کے خیالات

مین نے ان سے پوچھا کہ [illegible]
اور [illegible]
خلفاء بغداد کی اولاد سے ہیں جن کی حکومت سیکڑون [illegible]
[illegible]
[illegible]

مگر گروہ متقدین متقشفین - مرجع دمر مجتہدان خاندانتین کے لئے جناب مرزا محمد تقی صاحب شیرازی نجا بیں جناب مرزا شیرازی کی
زبان نے لفس و پاک طبیعت شبہہ مجتہد نہیں ہو سکتا اور جو لوگ قومی ترقی کے خواہان ہین اور زمانہ سے پیچھے
رہنا نہیں چاہتے اون کے لئے جناب اخوند مرزا محمد کاظم صاحب خراسانی سے مسائل پوچھنے کے سوا چارہ نہین یعنی
مسائل شرعیہ مین ان ہر دو بزرگون کے رسائل پر عمل کرین [لہ] لیکن سید کاظم صاحب کی بزرگی مین بھی کلام کرنے
کی معقول وجہ نہین اگرچہ روس کا کونسل اون کا طرفدار سایا جاتا ہے - اور جو لوگ آزادی اور نئے خیالات کو شراب سمجھتے
ہین اور پرانی شخصی حکایت کو ترجیح دیتے ہیں اون کو جناب سید کاظم صاحب کا ماننا لازم ہے ۔

ملاقات با حاجی آفندی

صبح کو پھر زیارت کی - یہاں ایک نوجوان عرب جسنے بغداد اور قسطنطنیہ مین تعلیم پائی ہے اور جس کا
نام ابراہیم حاجی سعود آفندی ہے "قائم مقام" [۲] کاظمین ہے میرا ذکر سنکر ملاقات کی خواہش کی -
مین گیا تو وہ کچہری مین تھے نہ مل سکے تھے - تھوڑی دیر کے بعد خود میرے مکان پر تشریف لائے - یہ
نوجوان خلفاے عباسیہ کی اولاد سے ہین اور ان کے بزرگ عموماً علما و مشتغلین [illegible] رہے ہیں بہت کچھ تاریخ و فلسفہ
و تمدن حالیہ سے واقف ہیں اور بہ اخلاق اور انکسار سے پیش آئے - اور اصرار کیا کہ خط و کتابت سے اون کو فراموش نکرون

میری اون کی گفتگو اس طرح ہوتی تھی کہ وہ نہایت فصاحت اور جوش سے کتابی عربی بولتے تھے اور مین
فارسی بولتا تھا - وہ میری فارسی سمجھتے تھے اور مین اون کی عربی سمجھتا تھا - کبھی کبھی توضیح مطلب کے لئے وہ
فارسی اور مین عربی مین کچھ کچھ کہتا جاتا تھا ۔

مین نے مفصلہ ذیل حالون کی طرف اون کو متوجہ کرایا اور کہا کہ حکام متعلق کو مطلع فرماوین :-

(۱) دجلہ کا پانی بصرہ مین غلاظت کی وجہ سے خراب کیا جاتا ہے اور دوسری جگہ اس کا انتظام ہونا چاہئے
(۲) قرنطینہ مین روپیہ کافی لیتے ہین مگر آرام کم دیتے ہین - اول تو قرنطینہ ہی کا زمانہ عرصہ تک رہتا ہے -
(۳) یہود و عیسائی و مسلمان سب ایک جگہہ عراق کی فوج مین کھانے پینے پر مجبور ہوتے ہین - حالانکہ

لہ - ... انتقال اخوند صاحب مرحوم کے بعد اونکی جگہ آقاے شریعت اصفہانی کا نام سمجھنا چاہئے - ... ۲ قائم مقام یعنی کلکٹر

عمارتیں کابل آدمیوں کی بنائی ہیں مگر جیسے وقت سے ملتا ہے غنیمت ہیں کہ ان کے سیٹ ہیں کچھ [illegible] ہے۔
معمولی ہی سا لانیں کہا جاتا ہے مسجد میں سنگ مرمر کے ستون ہیں خوشنما ہیں۔ لیکن [illegible] یہاں
کبھی بلا خبر پہلے لیے ہیں جہاں ہم نے چھوڑنے ہمیں ہمیشہ اور اسباب [illegible] کے مسلمان پیران پیر کے جن کو
یہاں شیخ کہتے ہیں زیادہ معتقد ہیں اگرچہ کم عمارت ہے [illegible] جب نہیں رہتے۔
میں یہاں ظاہر کرنا چاہتا ہوں کہ میں نے بہت [illegible] کے شیخ [illegible] مسجد کہا [illegible]
کہ عموماً مستورات یہاں نہیں جانے۔ ایک [illegible] ناکام [illegible] کے لیے [illegible]
پہلے اکثر اس سنت تعداد سے میں [illegible] کرتے ہیں [illegible]
اشرف بھی جاتے ہیں۔ اور نہ جانے کی وجہ کبھی نہیں [illegible] ایشیا کی [illegible]
سے قبل [illegible] رہیں اور ہوتا [illegible] مرے کرتے۔
ائمہ اثنا عشر حضرت علی ہیں [illegible] محمد یہاں [illegible]
شیخ صاحب کے مقبرہ پر گئے۔ اسی [illegible]

انگریزی رعیت ہونے کی کوشش

[illegible] جو کہ اس کی [illegible]
معیت ایسی رعایا [illegible]
لیکن چونکہ ہماری گورنمنٹ کے [illegible] داراں کا [illegible]
[illegible] کی [illegible]
دینی [illegible]
اس اور [illegible] گورنمنٹ کی [illegible]
دوسرے [illegible] اور اس پر [illegible]

اہل ہند یہاں

[illegible]

ہر جگہ ہونا چاہیئے اور سواری بھی حفاظت کے لئے مقبرے کے چاروں اور اِدرانہ ہو

مین نے یہاں بھی زور دیا کہ باہم لڑائی انسان جو مختلف پارٹیوں مین ہوئی ہین اون کو مشترکہ موقع مین حل
کرنا چاہیئے۔ کئی علماء بھی یہاں بیٹھے تھے اوہون نے کہا مناسب عمدہ بات ہے ٭

بغداد کے بازار آج مین نے بغداد کا دوسرا حصہ دیکھا۔ شیخ عبدالقادر صاحب کے مقبرے کے قریب جو سڑک تھی
پہلے وہ صاحب سڑک بھی ملکہ حسان یعنی لا گورنمنٹ کی تنگ گلی کہلاتی تھی اب سڑک بہت چوڑی ہے اور ناظم پاشا
نے مکان منہدم کر کے چوڑی کرائی ہے ناظم پاشا کا خود غرض رستہ میں تھا جس طرح اوہون نے تمام لوگوں مین کام کرنے
کی روح پیدا کر دی تھی اوس سے آج بھی کئی نتیجے معلوم ہوتے۔ واقعی تو ماہ میں عجیب عجیب کام اون سے لئے گئے۔
اور اس ملک میں استور امت اسے رہا۔ ہیں نام تھا کہ درمیان بغداد و کربلا کے راستہ کو مناسب کر دیا لیکن
ہو گیا۔ حالانکہ پہلے یہاں حرم میں لوگ جیسے کہ سر ہے تھے۔ بغداد میں صاحبہ کی ایک پرانی مسجد دیکھی جس کا قدیم
دروازہ تحفۂ گنج کا تھا اور یہاں محلہ میں لعبت تکلیفی مرحوم کی (جو شہر جامع عمدہ اور قدیم سرتاس علماء اماموں اور اصول
کافی و فروع کافی کے جامع تھے) قبر بھی کسان بار رہے ہیں اسیر ہے ٭

مقبرہ شیخ صاحب مین مولوی عبدالرشید مولوی محمد کلب مہدی حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی کے مقبرہ پر گئے
معمولی طور پر دروازہ کھلوایا گیا چینی کا کام ہے گنبد ہے اور اوس کے نیچے قبر شاہ مرمر اور سنگ سیاہ کا ہے۔ باہر ایک
مسجد ہے عمر کی صدی کی ہے۔ اور ہم کو معلوم ہوا کہ ایک خوشخط لکھا ہوا بہت پرانا قلمی قرآن شریف ہے جس کے
حاشیہ پر ۲۳ تفسیرین جلالین حسینی اور ایک اور تفسیر ہے اور ترجمۂ فارسی سامنے جو خط ہے۔ خود خط عربی
بہت صاف و خوشخط اور صفحے بہت بڑے بڑے ہیں۔ ہر صفحے پر گلکاری اور سونے کا کام بہت ہے۔ اسی طرح قلمی
قرآن شریف ہم نے طور پر دکھلایا گیا ایک بڑی لمبی تنگ ہے اور ایک وسیع گنبد جس کے گرد گلکاری ہے مسجد ہی
کی مسجد ہے اور اوس کے مقبرہ نعلوں کی دوسری مسجد ہے۔ دو طرح مینارین جس میں تین اعلیٰ۔ بہ ہرہ ہندی
نظر آئے یہ گھر رہتے ہیں جس کو کسی دونوں وقت شغل پلاتے اور شہر ہمارے ساتھی مولوی عبدالرشید صاحب کے

سنی سے کہ بست لوگوں کے چھوٹے برتن [illegible] ہوتے ہیں۔ مگر عام لوگ اس شعر پر عمل کرتے ہیں۔ حالی ؎

نہ ہمیں کھانے میں جب ہو مخالف شیخ ؛ ہم کریں سننے میں کیوں اجتناب

عراق کے شیعہ مولوی عبدالرب صاحب آج ملنے آئے۔ بقول ان کے عراق کے شیعوں میں [illegible] ترک [illegible] ہندوں

[illegible] ہے کہ امیر حماد نے دس ہزار خاتون کو ہندوستان سے لاکر عراق میں آباد کیا تھا۔ اور [illegible] اور [illegible]

[illegible] ان خاتونوں نے یہاں جاری کیا۔ عباسیوں کے زمانہ میں ہزارہا سادات یہاں سے گئے اور آباد کیے

گئے اور ان لوگوں کے [illegible] باعث ایسی کثرت کے اور جنگلوں میں مشغول رہنے کے بغاوت بھی کی تھی

اور شہر میں [illegible] سب عورتوں کو دیکھ کر تعجب ہوتا تھا کہ ان کی شکل ہندوستانیوں سے کس قدر ملتی ہے

اگر کوئی نہ بتاتا تو ہرگز نہیں معلوم ہوتا کہ [illegible] بچوں کو [illegible] لگتی ہیں مگر مولوی عبدالرب صاحب کی

[illegible] معلوم ہوا کہ [illegible] ہندوستان آباد ہیں۔ اور ہندی [illegible] سے متعلق ہے کہ وہ [illegible]

[illegible] میں رہتے تھے اور عربوں سے ملتے تھے [illegible] ہندی کہتے ہیں ۔

مولوی عبدالرب [illegible] اور کوئی [illegible] میرے دوست [illegible]

[illegible] اور ان کو [illegible]

[illegible] ہے کہ [illegible] مدارس میں داخل ہیں یہاں مدارس [illegible] ابتدائی مدارس

کے طلباء کی [illegible] صورت ہوتی ہے۔ عبدالرب صاحب میں [illegible] زیادہ ہے اور [illegible] کے

اکثر خیالات کے [illegible] اسلام کے خیرخواہ ہیں ۔

چند ضرب المثلیں یہاں کی چند مثلیں جو ایک دوسرے کے تعلقات کی بابت ہیں درج کی جاتی ہیں :—

(۱) ترک صحبت دو دوستی قصہ آسان است - گرگ [illegible] سودا ایں نمی شود۔

سلہ "[illegible]" [illegible] ایک مضمون [illegible] میں [illegible] معقول [illegible] کہ یہاں کے مسلمانوں کو [illegible] چاہیے [illegible] (یعنی عراق کی) نہایت عمدہ ہے۔ میں اس کو اختیار کرنا چاہتا ہوں اور [illegible] کی [illegible] مستحق ہوں۔ [illegible] - منہ

بغداد ساتھ گئے تھے -

[۱۵ر جولائی ۱۹۱۸ء = ۸ ار رمضان ۱۳۳۶ ہجری] آج معظم کے راستے سے دوبارہ بغداد جانا ہوا معظم

بغداد کی مکرر سیر اوس محلہ کا نام ہے جہاں ایک عالیشان بڑی مسجد ہے اور اوس میں ایک گنبد لگی ہے جس پر کاشی کا کام ہے اور جس میں حضرت امام اعظم ابوحنیفہ کوفی دفن ہیں - جن نے مقبرہ اور مسجد دیکھی یہاں فقرا کم ہیں اور منزل عتبات کے تکلیف دہ ہیں کیونکہ بظاہر خبر دینے والے بھی کم ہیں - اس محلہ میں لوگ عموماً آشوب چشم میں مبتلا پائے گئے - بغداد میں ملک کی طرح سا شہر سے باہر بھی کی سڑکیں دیکھا طبیعت خوش ہوئی ۔

واقف حضرات کہتے ہیں کہ اگر آسمان سے بغداد کو دیکھتے تو معلوم ہوتا کہ کنوؤں کی کثرت ہے کیسے ہر جگہ بھری ہوئی - گلیاں نہایت تنگ - یہ صاف سڑکیں اور عمدہ راستے سب ٹرم یا بنا کی بدولت ہیں اسی طرح کربلائے معلیٰ کے راستے، راستہ ایک لب میں ہے - ارگ یعنی قلعہ جس میں چھاؤنی اور عدالتیں اور مجلس ہیں نہایت عالیشان ہیں عمارت ہے، جسکو شہر سے باہر سے دیکھ سکا ۔

آرام دہ میلہ مجلس میں مدرسوں سے پاس میں لیجاتا اور کھانا بافراط ملتا ہے وہ کبوتر اڑاتے ہیں سال بچے ہوئی مدرسوں کے پاس عید ہیں ۔

اپنے کرنے کے طریقے کرم [illegible] دیکھا گھر بھی وہی مجلس کے نام پر بہت ڈھیر ہیں - ہماری ہندوستان کی بھی سزائیں ہیں لوگ جرم کا مار ہی چھوڑدیں - ایک دفعہ کسی کو سر کاموں [illegible] توڑ [illegible] کی تشہیر دیکر ڈراما کرتے تھے ۔

مے نوشی کی کثرت بغداد وغیرہ میں ترکیب بہت کثرت سے شراب پیتے ہیں مگر مجھکو حقیقت دریافت نے معلوم ہوا کہ سابق میں شراب دی جاتی ہے [illegible] ترک بھی حد درجہ میں شراب پیتے ہیں بلکہ عوام بھی - اور جو شخص ہوش میں بیٹھی میں شراب ہوئے سمجھے [illegible] سے خیال کی ادنی ہوا نہیں گی - یہودی تو شراب [illegible] ہیں ہی ہیں - مسیحی جایز سمجھتے ہیں - جو رنگ [illegible] محتاط ہیں وہ اس حیلہ سے قہوہ خانوں میں شربت ادیا

میں طفیل کو بھی فوج کے ساتھ [illegible] دریائی [illegible] کے [illegible] کو [illegible] بھی ہو [illegible] عین [illegible] مانگی [illegible] اس زمانہ میں [illegible] کی [illegible] اور ان کی [illegible] اور شکل میں ایرانی اور ترکی ٹوپی کے [illegible] اور [illegible] عراق عرب کے لوگ ہیں اور [illegible] سپاہی [illegible] سے [illegible] اچھی اور [illegible] کی [illegible]

کپڑے پہنتے تھے [illegible]

تعارف کونسل جنرل افغانستان

[illegible] کونسل [illegible] جن کی [illegible] عالی [illegible] اور [illegible] اور [illegible] کو [illegible] کا [illegible] سے کو عرصہ [illegible] کا [illegible] لیا۔

کونسل جنرل صاحب نے کہا کہ آپ کا [illegible] تا حال [illegible] اودھ کی نسبت [illegible] معلوم [illegible] لیا [illegible] شہرت [illegible] کہا کہ تعلیم یافتہ اور [illegible] حکومت سے ملتے ہیں اور ان کا [illegible] ٹھیک معلوم ہو گا۔ یہ کونسل جنرل [illegible] سے روس کے [illegible] معلوم ہوتا تھے۔ میرا [illegible] کے اس [illegible] جبکہ ہمارا آج ان [illegible] مولوی سید [illegible] کا مہمان [illegible] اور [illegible] عالم میں وہ بھی

فقہا و عبادات مین جناب سید محمد کاظم کا درجہ بہت بڑا ہے - اور ہم کو اس سے کوئی مطلب نہ ہونا چاہیئے کہ وہ منصب یعنی
شاہ لبستہ کہے جاتے ہین - علم فقہ مین اُن کی مہارت اعلیٰ درجہ کی ہے ؞

عُلماء کی مالی حالت

بلحاظ آمدنی کے جناب سید کاظم صاحب کے پاس اس وقت روپیہ سب سے زیادہ آتا ہے - اون کا
ایک مکتب ڈیڑھ لاکھ مین بنا ہے - بہت سے اُمراء اون کو دیتے ہین - آمدنی دوئم درجہ پر جناب خود صاحب کی ہے
مگر لوگ اون سی سب لے لیتے ہین اور وہ مقروض ہین - باقی اکثر بڑے مجتہدین خوشحال ہین اور جو مشہور نہین اُنھین
کھانے کو مشکل ملتا ہے - سب کا مکان سادہ - کسیکے مکان مین تکلف و فرنیچر نہین - سب سے بڑے بوڑہے شیخ
عبد اللہ صاحب مازندرانی کے ہین علم سب مین یعنی صرف فقہ و اصول فقہ مین یہان کے طلباء ہمارے یہان کے مجتہدین سے
بھی زیادہ مستعد ہوتے ہین - اور ہندمین جو گدی پدری کا قاعدہ ہے وہ یہان نہین مثلاً جناب مرزا محمد حسن
شیرازی کا درجہ اون کے فرزند کو نہین ملا وہ معمولی مُلا سمجھے جاتے ہین بلکہ آقائے صدر اور مرزا محمد تقی کے درمیان
یہ معاملہ زیر بحث تھا - حاجی مرزا حسین مرزا خلیل کے فرزند کو اُن کا اجتہاد نہین ملا گیا - یہ افسوسناک بات دن لکھنؤ
ہی کی ہے کہ بیٹا یا بھتیجا یا داماد کتنا ہی کم عمر اور اُصول فقہ سے ناواقف ہو یاران جلسہ معتقدان و مریدان
پدری کو اوس کی گدی پر بٹھا کر مسائل پوچھنا شروع کر دیتے ہین - ہر شخص جو مثلاً علم طب یا کلام مین کامل ہے - یا واعظ اور منشی
اچھا ہے تو اوس سے تاریخ مین کچھ سوال کرین گے یا اوس کے دادا نے علم مین تصنیف کی تھی اور دین کو رواج دیا تھا
تو پوتا کیون نہ مجتہد ہو - ایک چھوٹا سا رسالہ یہ لوگ عملیات کا لکھوا کر یا لکھکر ٹائٹل پیج پر اسکے لمبے چوڑے القاب کے
ساتھ لفظ مجتہد چھپا دیتے ہیں ایک صاحب جو عراق بھی ہو آئے تھے اونھون نے لکھنؤ مین ایک کتاب بہ
عصر جدید مین ریویو کے لیئے دی - کتاب پر نام کیساتھ لفظ مجتہد تھا - اسی لفظ پر مین نے چند سطرین ریویو مین لکھ دیا
اونھون نے ایک دیوانی مقدمہ میں اپنے مجتہدی کے ثبوت مین رسالہ عصر جدید کا ریویو پیش کرنا چاہا - مگر اتفاق
سے مین خود وکیل تھا اوس ریویو کو پیش نہ ہونے دیا ؞

شہر بغداد کی فوج

(۱۴ جولائی سنہ ۱۹۱۱ع) بغداد مین گیا - آج جمعہ کا دن تھا - اس وجہ سے عسکر اور پولیس کے مدرسہ

ملازم کے غدار کہتے ہیں ۔ یہ لیکن ذریعہ مجتہد بھی طلب کرتے ہیں ۔ اول روز مجھکو بھی دھوکا ہوا تھا کہ یہ بڑے عالم ہیں کیونکہ بڑے طول اور تفصیل سے مسائل بیان کرتے تھے مگر یہ مسائل مجتہدین کے تھے نہ کہ خود ان کے ۔

اصول شیعہ اور تقلید — شیعوں میں جو بڑا فرقہ امامیہ کا ہے اوس میں اکثر لوگ اصولی اور کچھ تھوڑے اخباری ہیں ۔ اصولی شیعوں کا ایک مسئلہ یہ ہے کہ اعلم کی تقلید کرنی چاہئے ۔ تقلید سے مطلب ہے کہ جن مسائل میں حکم خدا و رسول ائمہ سے یا قرآن و حدیث میں صاف حکم نہیں اور علماء میں اختلاف ہے تو کسی عالم کو جو اپنے نزدیک زیادہ ماہر و متبحر ہو چن لیتے ہیں اور اوس کے کہنے پر عمل کرتے ہیں مگر یہ اطمینان کر لیتے ہیں کہ یہ عالم قرآن و حدیث و عقل و اجماع کو سمجھکر مسئلہ کا جواب دیگا ۔ یہ بات سمت معقول ہے گر جاہلوں نے اس کو پیری مریدی کی گدی کر لیا ہے ۔ ایران کے لوگ اور قفقاز یعنی روسی علاقہ کے لوگ تو اسی قاعدہ پر پوری طرح عامل ہیں اور جو لوگ کتب اصول فقہ و فقہ کا ماہر ہے اوسے یہ سب علماء وقت کے مقلد ہیں ۔ ہندوستان کے شیعہ کثر کسی کے مقلد نہیں ہیں اور جو کسی کے مقلد ہیں وہ خود ہی سمجھتے ہیں کہ کون کے علماء ماہر و متبحر ہیں اور علم نہیں ہیں بلکہ زبان سے مسائل پوچھتے رہتے ہیں پھر بھی اول درجے کو چھوڑ کر دوم اور سوم درجہ کی تقلید کرتے ہیں ۔ سچ یہ ہے کہ اصل وقت میں نجف کے درس خارج کا سیدھا طالب علم ہندوستان کے بڑے بڑے علماء کو درس دے سکتا ہے اگر چہ وہ صرف اصول فقہ میں پڑھا ہوا ہو گا اور دینیات و تفسیر میں ہمارے یہاں بھی اچھے عالم ہیں جو بعض باتوں میں نجف کے بہت آدمیوں سے بہتر ہیں مگر تعلق صرف اصول فقہ ہی سے ہے ۔ بہرحال اگر ہندوستان کے شیعوں کو تقلید کی ضرورت ہے تو یقیناً جس شخص نے آجکل اصول فقہ کو سبھی دنیا میں رائج کیا اور بہ ہزار عالم جسکے شاگرد ہیں یعنی آقای آخوند ملا محمد کاظم کے مقلد بنیں ان کی تصانیف شائع ہو چکی ہیں ۔

نجف میں طہارت الصلوٰۃ و عبادات کی کتاب شیخ عبد اللہ مازندرانی سب سے بڑے ہوئی ہیں[۱] اور طلباء کا شغف

---

[۱] اب بعد انتقال جناب آخوند آقا سے شریعت اصفہانی جیسا عالی دماغ اور زبردست عالم نہیں مل سکتا ۔ مجھکو ان کا ایک نمونے تحریر کر دون کے عالی خیالات اور محب اسلام کا پتا ملا ۔ منہ ۔

اتفاق نہوا لیکن اون کی علمیت و علمیہ حیاتی شہرۂ آفاق ہے - علماے سامرہ اور کربلا صاف کہتے ہیں کہ نجف
کے تابع ہیں - الغرض سواے دو چار علماء کے عملیات میں علما دین کی پابندی کیساتھ دنیاوی ترقی اور جدید علوم
کے حاصل کرنے کے علانیہ موافق ہیں کربلا میں حسان لتغلبیہ میں صرف جناب آقاے صدر اور شیخ حسن
مازندرانی مجتہد ہیں اور درس و تدریس میں حجۃ الاسلام سید ناشر صاحب بھی ہیں - سید اسمٰعیل آقاے صدر
ایک ہوشیار مگر سخت گو شخص ہیں - فتاوی کا جواب دینے میں احتیاط کی وجہ سے اکثر انکار کر دیتے ہیں ۔

اکثر لوگ بعد مرزا محمد حسن شیرازی آن کے معتقد ہو گئے تھے اور سنا ہے کہ ہند میں جناب مولوی ناصر حسین صاحب
بھی گویا انھیں کے معتقد یا مقلد ہیں - مگر چونکہ یہ غیر طلبی مشہور ہیں (یعنی نذر نہیں لیتے ان کو سب نے مطلق پایا)
اس سے لوگ ان کے پاس کم ہونے لگتے جناب شیخ حسن کے مقلد کم ہیں مگر اون کا نام بہت مشہور ہے اور اون کے
بھائی شیخ علی معروف شیخ العراقین یا بٹاکس میں بہت چلتے ہوئے پارہ جاتے ہیں - ایک بھائی جواد بیگ
صوفی منش شیخ محمد رامی ہیں وہ طہران میں محکمہ اپیل کے اعلی جج ہیں ۔

سامرہ میں مرزا محمد تقی صاحب نہایت مرنجان و مرنج دنیا ترک الدنیا شخص ہیں - جھگڑوں سے اونھیں تعلق نہیں
جناب آقاے صدر کا رجحان مشروطہ (پارلیمنٹ) کی طرف ہے - گر سامرا رنگ (جو ستبار مشہور ہیں)
صاف طور پر بادشاہ کے ستر کے خلاف نہیں - جناب شیخ حسن علانیہ مشروطہ ہیں مگر سب سے با اخلاق و سلوک
پیش آتے ہیں - حجۃ الاسلام سید باقر بھی عمدہ حالات رکھتے ہیں کسی گروہ میں نہیں معلوم ہوتے ۔

واعظین مجتہدین کے بعد دوسرا درجہ واعظین کا ہے ان میں سے اکثر ایرانی خیال کے ہیں - اور تیسرا درجہ
روضہ خوانوں کا ہے - یہ سب سوا سید جواد ہندی کے (جن کی ننھیال میں کوئی ہندوستانی بی بی ہیں) تو یہ سب
محض عربی کے شعر ہیں - اکثر جاہل ہوتے ہیں علوم رسمی سے واقف نہیں ہیں مگر عموماً با دستار و لسند ہیں
چوتھا درجہ مسئلہ گویوں کا ہے جس کے ہر جگہ حلقے ہوتے ہیں - یہ مجتہدین کے مسائل ورد مسائل
عام لوگوں کو سمجھاتے ہیں اور جہاں کہیں [illegible]

تھے اون کے نائب سید عبداللہ خان بہبہانی تھے دونوں ذی اقتدار عالم تھے آخر [illegible] مشروطہ [illegible]
کا مطالبہ ہوا تو ان دونوں طہرانی علماء اور [illegible] مجتہدین نے پارلیمنٹ کی تائید کی بالخصوص [illegible]
علی [illegible] السلطان [illegible] مقتول سے شیخ فضل اللہ نوری کو الگ لیا - مگر آخوند ملا محمد کاظم اپنے اصول پر قائم
رہے اور مرزا حسین مرحوم [illegible] شیخ فضل اللہ نوری [illegible] سید کاظم [illegible] سے [illegible]
دو سال [illegible] سال نہیں [illegible] نے طہران شیخ [illegible] کے [illegible] پارلیمنٹ [illegible]
بیچارے شیخ فضل اللہ نوری کو یہ الزام ہے کہ وہ محمد علی شاہ کے [illegible] قتل میں [illegible] اول
مفسد کا لقب دیا تھا - [illegible] پھانسی دی گئی سید عبداللہ بہبہانی کو [illegible]
نے قتل کر دیا - [illegible] پارلیمنٹ کی [illegible] لغت
انکار [illegible] گئے تھے کہ اونھوں نے کوئی [illegible] کے [illegible] اور علوم جدید
کے مخالف ہیں اور بعض لوگ یہاں تک کہتے ہیں کہ [illegible] کو [illegible] کرنے والے ہیں -
باہم وہ [illegible] اون کو
بھڑکاتے رہتے ہیں کہ یہ پارلیمنٹ [illegible] اسلام [illegible]
محروم [illegible] اسلام کے [illegible] ہو جائیں گے - ان کی [illegible] ایران میں [illegible] گیا ہے کہ
بعض [illegible] ۹ ربیع الاول کو [illegible] اور مرزا حسین [illegible] نکالتے ہیں اگرچہ اب
عثمانی پارلیمنٹ کی وجہ سے مرعوب ہو گئے ہیں عرب عموماً اور مغربی ایران کا بڑا حصہ خصوصاً ایسے ہی خیالات
رکھتا ہے اور اگر سلطنت عثمانیہ [illegible] اون کو [illegible] ترکی پارلیمنٹ [illegible] میں ہے

نجف کے ساتھ مقدس مجتہدین اور [illegible] شیخ عبداللہ مازندرانی بھی ہیں - ان کی عمر بھی بڑی
ہے - یہ اور آخوند [illegible] متفق ہیں اور ان کے [illegible] آقائے شریعت اصفہانی ہیں - یہ تینوں حضرات علانیہ مشروطہ یعنی
دہ گورنمنٹ ایران کے مؤید ہیں - افسوس ہے کہ مجکو آقائے شریعت اصفہانی سے ملنے کا

خود بادشاہ کے خلاف بھی ہوگئے اوس وقت اون علماء کا طرفدار تھا - الغرض ناصر الدین شاہ نے شاید ۵۰ لاکھ خسارہ کمپنی کو دیا - جناب مرزا حسن شیرازی نے چونکہ عارضی طور پر تمباکو حرام کہدیا اس حالت میں تمام ایران نے اون کی اطاعت کی - خود خاندان قاچار کی حکومت بھی ۱۸۸۹ء و ۱۸۹۰ء مین خطرہ مین ہوگئی - اوس وقت سے گویا علماء ملک کی آزادی کے علانیہ حامی سمجھے گئے - مگر ایران کے قرضہ کی بنیاد بھی اوسی وقت شروع ہوئی جس سے تمام موجودہ خرابیان نکلی ہین - یہہ کامیابی انگریزون کے خلاف روس کی خفیہ اور علماء کی علانیہ مخالفت سے ہوئی تھی - چنانچہ سترہ سال بعد ۱۹۰۷ء مین پھر آپس کی رقابت کے خوف سے روس و انگلستان نے باہم سمجھوتہ کرلیا کہ آپس مین لڑنا فضول ہے - دونون آہستہ آہستہ ملک کو اپنے اقتدار مین لے آوین ؎

مشہور و زندہ مجتہدین عتبات

بعد انتقال جناب مرزا محمد حسن شیرازی کے سامرہ مرکز علم نہ رہا بلکہ نجف اشرف ہوگیا یہان ہم سال قبل سے شیخ مرتضیٰ کے بہت نامور شاگردون مین جناب آخوند ملا محمد کاظم خراسانی اصل فقہ کا درس دیتے ہین اور اصول فقہ کو اونھون نے اپنی کتاب کفایہ مین منضبط بھی کیا ہے - جناب مولانا کلب باقر صاحب مجتہد کہتے تھے کہ وہ جب ۳۲ سال ہندوستان سے کربلائے معلّٰی آئے تو آخوند صاحب کے درس خارجی مین (۲۵۰ - ۳۰۰) منتہی طلبہ شریک ہونے تھے - درس خارجی سے مراد وہ علمی مباحث متعلق قانون و اصول فقہ ہین جو بعد فارغ التحصیل ہونے کے شاگردون اور استاد کے درمیان ہوتے ہین - اوس زمانے مین جناب سید کاظم طباطبائی کہ وہ بھی شاگردان شیخ مرتضیٰ سے ہین ۸ - ۱۰ طلباء کو درس دیتے تھے - اب جناب آخوند کے پاس باوجودیکہ عوام الناس اون کے خلاف ہین (۵۰۰) علماء درس مین حاضر ہوتے ہین اور (۷۵) - (۱۰۰) کے درمیان جناب سید کاظم کے ہان لیکن فقہی کتب پر حاشیہ لکھتے ہین سید کاظم صاحب کی قدر بہت زیادہ ہین اور آپ فقیہہ اعظم سمجھے جاتے ہین مگر اصول فقہ کے اسقدر ماہر نہین سمجھے جاتے طہران مین آخوند کے حامی شیخ فضل اللہ نوری تھے جو واقعی بقول اون کے ایک شاگرد کے ہوا خواہ پس بود ملا سے خوب و فقیہے بزرگ بود!! اور مرزا حسین مرزا خلیل جو کل مجتہدین مین متقی و متورع سمجھے جاتے ہین اور نجف کے ساکن

کتاب کشف الظلمہ	کتاب عربی کشف الظلم فی معتقدات البہائیہ والمسیحیہ مصنفہ مرزا حسین قلیخان کا حصہ دوم متعلق

بہ الوہیت مسیح پڑھا۔ تقریباً ۴۰ صفحون مین مصنف کی بحث اور مضامین ہین اور جواب مین پادری اناستاس کی تحریر اور مصنف کا جواب الجواب ہے۔ بحث یہ ہے کہ آیا موجودہ انجیل مین حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے خدا یا ابن اللہ ہونیکا دعویٰ صراحتہً یا کنایتہً کیا ہے یا نہین؟۔ پادری کہتے ہیں کہ "ہان کہا"۔ مرزا حسین قلیخان کہتے ہین "نہین کیا" دونون نے دلائل دئیے ہیں اور واقعی نہایت تہذیب و متانت سے ہر قسم کے ادلہ سے بحث کی ہے۔ اور حسین قلیخان نے اپنے دعوے کو انجیل و تاریخ کلیسیا سے ثابت کیا ہے[1] ۔

آج کہ میرا سفر عراق گویا ختم ہوتا ہے۔ یہان کے علمار عتبات کے پالٹکس کے مرکز ہین اون کے متعلق مختصر کیفیت لکھنی ضرور ہے۔ ممکن ہے کہ اس بیان مین بہت سی جزوی غلطیان ہو گئی ہون مگر عام واقعات کی صحت کا مین یقین رکھتا ہون ۔

عتبات کی مذہبی سرداری اور مذہبی پالیٹکس عراق کے

اول یہان شیخ مرتضی صاحب ایک مشہور مجتہد تھے اور دنیا کے شیعون کے شاگردون کے سردار سمجھے جاتے ہیں۔ اون کے بعد شیخ زین العابدین مازندرانی کی شہرت ہو گئی۔ ہندوستان و کربلا کے لوگ زیادہ تر اون کو مانتے تھے شیخ زین العابدین کے انتقال کو ۱۷-۱۸ برس ہوئے ہیں پہلے ہین مین ہند کے لوگ صرف شیخ زین العابدین مرحوم کو مانتے تھے۔ جب ان کا آخر زمانہ تھا تو مرزا محمد حسن صاحب شیرازی مرحوم کی شہرت سامرہ مین ترقی شروع ہوئی۔ یہان تک کہ بعد انتقال شیخ زین العابدین وہ تمام شیعی دنیا کے مسلم مرکز ہو گئے لیکن مرزا حسین مرزا خلیل جن کے انتقال کو دو سال ہوئے اور سو برس کی عمر مین وفات پائی اون سے علیحدہ نجف مین مستقل مجتہد تھے اور بہت سے مقلد و شاگرد رکھتے تھے مرزا محمد حسن شیرازی نے بمشورہ سید جمال الدین افغانی ایک مشہور انگریزی کمپنی کا ٹھیکہ توڑ دیا جسنے تمام ایران میں تمباکو فروشی کا ٹھیکہ ناصر الدین شاہ سے لے لیا تھا۔ تمباکو کی حرمت کا فتوی شائع ہوا۔ جس سے کمپنی کے خلاف اور

---

[1] ناظرین اسلام جو عربی دان ہون کربلائے معلیٰ میں مصنف کے پتے سے ٹکٹ بھیج (دو) کر یہ کتاب منگا سکتے ہین ۱۲۔

لینے سے ہمیشہ انکار کیا اور کہا کہ یہ حق فقرا کا ہے میں خدا کے سامنے کس طرح حساب دونگا حالانکہ یہ خود بھی گویا فقیر تھے۔ بی بی عجمی ان کی خدمت کرتی تھین ۔

ایک عالم کی امید افزا باتیں

ایک کشمیری عالم گویا اب کربلائی ہو گئے ہین اور صاحب درس ہین اور حرم مین نماز بھی پڑھاتے ہین اون سے حسب فرمایش فرزند اصغر جناب مولانا کلب باقر ملاقات کی۔ طہران مین اونکے بھائی ایک عالم ہین اونکے نام خط بھی اونھون نے دیا۔ یہ بہت لائق اور گویا آدمی معلوم ہوتے ہین اور گویا فرقۂ اُمید (آپٹمسٹ) کے خیالات رکھتے ہین اونھون نے کہا کہ ابھی ایران کی حالت نازک نہین اور نہ سید کاظم صاحب اور جناب آخوند فوراً اتفاق کر لین۔ اور یہ بات معقول تھی کہ اس تین سال مین نہ بسبب سابق کے بہت کچھ ہوا۔ پہلے نہ دفاتر مرتب تھے نہ فوج تھی نہ کچھ تھا۔ اب روشنی اور تاریکی کا مقابلہ ہے۔ جو فیصلے باہم جنگ کرتے ہین اون کو معلوم ہو جاوے کہ ملک خطرہ مین ہے تو صلح کر لین گے۔ اے کاش ایسا ہو اور یہ باتین تجربے سے درست ثابت ہون ! ۔

درمیانی راہ کربلا و کاظمین کا امن

راستے مین حسب معمول ایک فوجی پولیس کا آدمی بندوق و کارتوس لئے تبدیلی کرتے ہوئے گاڑیون کے ساتھ کاظمین تک آیا۔ راستہ بالکل پر امن ہے اور آتے وقت پہلا سا ہی کم خوف معلوم ہوا۔ اگرچہ سونے کے وقت ۴-۵ دفعہ سر گاڑی سے زور سے ٹکرایا۔ کیونکہ گاڑیان بے تحاشا ہانکتے ہین۔

[۱۳ جولائی سنہ ۱۹۱۱ء = ۱۶ رجب سنہ ۱۳۲۵ھ]

صبح کو کاظمین مین پہونچا۔ دکان بہت ہین۔ سید اکبر حیال مددگار انگریزی ایسٹ ہاٹر ملسی منظر حسین عیسیٰ کا کونسل خانہ بغداد (عینعہ زوار) مولوی سید کلب مہدی پسر مولانا سید کلب باقر۔ پسر مولانا سید کلب ... ملاقات ہوئی اسباب کم کرنیکی غرض سے انگریزی ناولون کی جلدین منشی عبدالرحیم صاحب مترجم دفتر کونسل خانہ کو بھجوا دین۔ کچھ پرانا سامان اور بوٹ اور جوتا اور صندوق بھی تقسیم کر دئے صرف ایک لوہے کا صندوق بستر دو بیگ لوٹا۔ طعام دان اور ۸-۱۰ کتابین اپنے ساتھ رکھ لین کہ طہران کی روانگی کا بندوبست کردون

بیان کی جاتی ہیں - یہہ بڑی عورتون کا حال ہے شہر دلی مین سنا ایسی حالت نہین ہے ٭

حاجی حسین قلیخان اور اونکی تصانیف

کربلا کے محلے مین حاجی حسین قلیخان جدید الاسلام جو ۴۷ برس کی عمر مین ازمی سے مسلمان ہو گئے
ہین اونہون ایک اپنی سوانح عمری فارسی مع کتاب بہائیان دے گئے تھے دوبار ملاقات کے
لیئے آئے اور مسلمانون کے باہمی اتفاق کی بابت بہت کچھ مفید اور عمدہ باتین کہتے رہے - ان کی دوسری
عربی کتاب جو مصر مین چھپی ہے اور اس کا نام کشف الظلمہ ہے - اس کتاب مین فرقہ بہائی اور مسیحیون کا رد جدا جدا
کیا ہے اور ۸۰ صفحے ہین - یہہ کتاب بجودی اس مین انجیل سے ثابت کیا ہے کہ حضرت عیسیٰ نے کہین
خدائی کا دعویٰ نہین کیا - اور جہان خود کو خداوند (آقا) کہا ہے دوسرون کو بھی اس مین شریک کیا ہے
ایک نادری اور حاجی موصوف کے درمیان یہہ مکالمہ ہے جس مین - دونون نے اپنے اپنے دلائل بیان کئے ہین -
مین نے قیمت اون کو دی کیونکہ مین اس بات کو برا سمجھتا ہون کہ مصنف اپنی لاگت کثیر سے کتاب چھپوائے
اور لوگ مفت لیتے پھرین ایسے والا سمجھتا ہے کہ ایک نسخہ دینے سے مصنف کا دیوالہ نکلیگا - اگر ہم یہہ سمجھین کہ
ایک کتاب کی قیمت دینگے تو ہمارا دیوالہ نکلیگا تو بہت بہتر ہو اور مصنفون کیلئے یہ بجز ہر بہت حوصلہ فزا
مفید ہو اور پڑھنے والون کو بھی ثواب مین شریک ہو سکا موقع ملے - یہہ صاحب کربلا مین صابون کی تجارت
کرتے ہین - اور بہائیون کے اصلی کاغذات اور دوسرے خطوط انھون نے جمع کر لئے ہین جس سے اس فرقہ کی کسادبازاری
ہوئی ہے ٭

بی عجمی صاحبہ

بی عجمی صاحبہ جو محمد علیشاہ مرحوم بدر واجد علیشاہ کی بیوہ ہین اور ۵۰ برس سے کربلا مین رہتی
ہین اب اون کی عمر تقریباً ۸۰ سال ہے - اونھون نے مجاور کسی سے سن لیا تھا خاص طور پر بلایا اور رہائے سے دو
گھنٹہ پہلے مین گیا - لکھنؤ مین دیانت الدولہ حسن کی مشہور کربلا مشہور مگر مین ہے وہ ان کے کنبہ کے تھے بہت
خلق سے پیش آئین - اور سمجھ کی باتین کہین عمدہ طرح اردو اور فارسی بولتی ہین - یہان اون کی سیٹت ہے
اور ایک باخدا درست راہ ہندی مجتہد مولوی مدرس کو رکھتی تھین جھون نے خریہ اودھ صماء روبہ دام

لیکن اور تکلیف نہیں ہوئی ۔

زہاد کم ہیں

کربلا میں آج جناب سید حسن فرزدی مجتہد نے یہاں کے ظاہری زہاد کی ایک دلچسپ لفظی تصویر کھینچی ہے کہ سوائے زیارت اور نماز اور سونے اور بہشت کے خواب دیکھنے اور لاطائل روایات بیان کرنے یا سننے کے کچھ نہیں جانتے۔ اونھوں نے کہا کہ تاریخ میں امیر المومنین کی جو کیفیت درج ہے، اگر وہ جناب اسی طرح آویں اور ظاہری وضع ملایانہ اور زاہدانہ ترکیبیں تو لوگ اون کو کبھی قبول نہ کریں۔ اونھوں نے ایک روضہ خوان کا چشم دید حال بیان کیا جو کہتا تھا کہ صفوف جنگ میں جناب امیر جب نماز کا وقت آتا تھا تو فوراً درمیان صفوف کے نماز پڑھنے لگتے تھے۔ اور یہ فقرہ بھی کہا کہ دیکھو ایسے برے اور سخت وقت میں جناب امیر عبادت الٰہی کو نہ بھولتے تھے۔ سامع خوش ہوتے ہیں کہ کیا عمدہ بات کہی ہے۔ سید صاحب موصوف نے نہایت غصے سے کہا کہ یہ بیوقوف سمجھتا تھا کہ گویا امیر المومنین کی جنگ و جہاد محض مردم کشی تھی عبادت نہ تھی کہ خصوصیت کے ساتھ کہتا ہے کہ عبادت کو نہ بھولے۔ مگر انصاف یہ ہے کہ عراق عرب اور ایران کے واعظ و روضہ خوان ہندوستان و لکھنؤ کے رسمی واعظوں سے کئی درجہ بہتر ہیں ۔

کفش برداری کا اہتمام

عراق میں ہر جگہ جب اندرونی چبوترے یا قبۂ متبرک میں داخل ہوتے ہیں تو چند شخص ہر راستے ہر مقبرہ پر رہتے ہیں اور ہر خادم کے الگ الگ کفش بردار ہیں جو جوتیاں اوٹھا کر رکھ لیتے ہیں اور ہر ایک کے پاس ایک ایک بانس ہوتا ہے اوس سے اندر سے باہر آتے وقت ٹھا دیتے ہیں۔ بانس میں ایک آہنی کانٹا لگا ہوتا ہے۔ ان لوگوں کو جوتوں کی عجیب شناخت ہوتی ہے آدمی کے آتے ہی اوس کا جوتا فوراً لے آتا ہے حالانکہ ہر وقت سیکڑوں جوتے وہاں رکھے رہتے ہیں ۔

ہجوم در حرم اور عورتیں

آج حرم میں بہت ہجوم تھا۔ عرب کے بدوؤں کی عورتیں بالکل چہرہ کھلا ہوا بیباک پھرتی رہتی ہیں اور مردوں کو زور آگے سے ہٹا دیتی ہیں۔ ان کی شکلیں ہمارے یہاں کی رامنوں اور جاٹنوں سے ملتی ہیں غول کے غول سیاہ برقعہ اوڑھے کھلے چہرہ بچوں کو بدن سے لپٹائے پھرتی ہیں۔ مگر کمال عصمت اور نیک چلن

جب کوئت میں نقل ہے تو سلطنت کا حق ہے کہ منزل اور رعایا اون سے فوجی خدمت لیے علاوہ اسکے یہ لوگ کی فوجی مشق حاصل کر کے اپنے ملک کے لئے مفید ہو سکتے ہیں۔ مگر یہ لوگ ایسی عمیق مصلحتیں نہیں سمجھے۔ ورنہ دس پندرہ ہزار قواعد دان ایرانی ترکی فوج میں ہوں تو اون کا کس قدر اخلاقی اور بالمقابل ترکی و ایران کے معاملات پر اثر ہو سکتا ہے۔ مگر آرام طلبی دور اندیشی کو دوسری سلام کہتی ہے ÷

پانی کی ضرورت

ایک بڑی ضرورت جو کربلائے معلّی میں ہے اور جو دو مہینے بعد جب نہر آصفیہ کا پانی (جو نواب آصف الدولہ مرحوم اودھ نے لیے بنوائی تھی) خشک ہو جائیگا تو سخت مشکلات کا سامنا ہوگا اور یہ بات محسوس ہوگی ہو گی یعنی گرمی بھر نہر میں کنوئیں کھود کر پانی لیتے ہیں اور وہ بالی سوخ دار ہے لہٰذا سخت ضرورت ہے کہ کربلائے معلّی میں نل لگایا جاوے۔ یہ کام آسانی سے چند لاکھ کے خرچ سے ہو سکتا ہے اور بالفعل مرتب حرم سے زیادہ ضروری اور ثواب کا یہ کام ہے۔ اگر منتظم بابت کوئی لائق والی تعداد ایک ہو تو نذر دلاپ) کرنا۔ وزارت داخلہ اسلامیول کو توجہ کرنی چاہیئے ÷

[۱۲ر جولائی ۱۹۱۱ء = ۱۵ر رجب ۱۳۲۹ھ]

آج مخصوصی کا دن تھا اور ہجوم بہت۔ اس لئے صبح ہی روضہ سید الشہداء حساب عربی ۸½ بجے اور بحساب انگریزی ۴ بجے زیارت و نماز وغیرہ کے لئے گیا اور پھر روضہ حضرت عباسؑ پر اور مابعد رخصت ہوا اور حوحیہ قمر بنی ہاشم دعا کی تھیں وہ حسب معمول دعا میں مانگ کر لوٹا۔ آج سب بڑی طلباء کونسل خانہ کے ملازم اور نصر پیا انجمن احرار کے سرا بے کان یعنی شیخ محمد رضا صاحب سیر کہ شیخ زین العابدین مرحوم مجتہد سید حسین قزوینی مشہور فارسی مضمون نگار شیخ باقر علی صاحب دیگران مولوی سار کس سے تھے ملنے آئے۔ سر سید علی صاحب اور ۵۰ دوسرے بزرگ ملنے آئے۔ شیخ محمد رضا صاحب نے بمبئی اور گنگ کی نقل کی توجہ میں اور جناب آقا سید محمد بن مہدی بھی تھے جناب حاجی حسن یوسف صاحب بھی آئے اور ادا میں سے اکثر گاڑی رکھ ہو کر لے بھی آئے عصر کے وقت کربلائے روانہ ہوا سخت گرمی تھی واپسی کے وقت جگہ جگہ گرمی تھی۔ سہ سو سکا و جع گھٹا بھر اسا بیلا۔

بن بھی جلنا مشکل ہے اور جھت کشش برداری کی جو سترق روبہی اوسپر سے بین نے اور مولوی شیخ باقر علی نے (جن کا ذکر پہلے آچکا ہے اور پہلے بھی میری ساتھ رہے تھے) ایک طرف کے صحن کے لوگون کی تعداد کا اندازہ کیا تو دو ہزار آدمی تھے۔ کل صحن مین آٹھ ہزار سے کم مرد و عورت تھے حالانکہ یہ وقت گرمی کا تھا۔ اور بعض برآمدون مین اور زیر قبہ ملاکر اس وقت دس ہزار آدمی موجود ہین۔ حالانکہ مخصوصی زیارت کل شروع ہوگی۔ سب طرف ہر منٹ مین کم۔ ۵۰ آدمی نکل جانے اور نئے داخل ہونے مین یعنی گھنٹہ مین ہزار آدمی ہر گھنٹہ آتے جاتے ہین۔ پھر بھی اسقدر آدمی ایک وقت مین پائے جاتے ہین ؛

استحکام از حکومت آج روح اور لوپس کے آدمی نئی دریان پہنے در بار بادہ ہین۔ کئی انجنیر نقشے بنا رہے ہین کیونکہ صیغہ اوقاف سے ۱۳ ہزار پونڈ کی سنظوری آئی ہے تاکہ ایک طرف کا برآمدہ جو بوسیدہ ہوگیا ہے اوس کی مرمت کیجاوے۔ ایک مہندس (انجنیر) نقشہ کھینچکر اندازہ بنارہا تھا۔ روپیہ قبرون کی زمین کی فروخت سے جمع رہتا ہے اوسی سے ہمیشہ مرمت ہوتی رہتی ہے ؛

گنبد کا اندرونی کام سید الشہدائ کے گنبدون کے نیچے حصے پر کاشی کا کام تھا اور اوپر سونے کا کسی متمول سوداگر نے اجازت لیکر سب گنبدون پر سونے کی اینٹین لگوانے کا بندوبست کیا ہے ایک مینار کے ۳/۱ حصہ پر سونے کا خول لگا ہے۔ لیکن کام بند کردیا گیا۔ کہتے ہین کہ اقرار کے موافق اوسنے اعلیٰ درجے کا سونا نہین لگایا۔ لہذا تمام طلائی خول کے اوکھاڑنے کا حکم ہوا ہے ؛

جدید حکم دولت عثمانیہ یہان نجف اشرف مین یہ خبر مشہور ہے کہ اسلامبول سے حکم آیا ہے کہ روس و ایران کی جو رعایا عراق مین رہتی ہے اون مین سے جو شخص وزیر خارجیہ کا سارٹیفکیٹ حاصل کرلیگا وہ رعایائے غیر سمجھا جاویگا۔ عتبات و بغداد مین ایک لاکھ سے زیادہ ایرانی شیعہ رہتے ہین اور کاکیشیا کے شیعہ بھی جو روسی رعایا ہین ہزارہا ہین علما اور طلبا جو واقعی علم دین پڑھتے ہون فوجی خدمت سے مستثنیٰ ہین۔ باقی رعایائے عثمانی ۲۲ سال کی عمر سے حسب قاعدہ فوج مین کام کرنے پر مجبور ہے۔ ایرانی اس جدید حکم سے بہت گھبرا گئے ہین۔ میری راے مین

ماڈکوبی اسی غرض سے گئے۔ مں ٹکٹ لیچکا تھا اسلئے مسودۂ دستور العمل منگا لیا اور اون کو کہدیا کہ مین ٹھیر نہین سکتا۔ مرزا عبد الرحیم کا وعدہ ہے کہ جناب آخوند کی طرف سے خط کل تک کربلا مین میرے پاس پہونچ جاویگا •

آج جناب آخوند کہین ملنے گئے ہین ÷

روانگی از نجف اشرف — محمد آقا شیخ حسین اور مولوی نیاز حسین صاحب کے پوتے نواب حیدر آبادی ہوگئے ہین اور شیخ حسین پہونچانے آئے۔ سخت گرمی تھی۔ سید ہاشم خادم بھی آئے۔ گاڑی کے منتظمون نے سخت جھگڑا کیا کہ صندوق ساتھ نہین جاسکتا۔ حالانکہ بوجہ مخصوصی (یعنی زیارت کے مقدس دن کے) کرایہ بجائے ۶ قرش کے ۱۲ دینا پڑا تھا۔ آخر مین نے دھمکی دی کہ مین یہان کے کلکٹر (قایم مقام) کے پاس جاتا ہون اور کہتا ہون کہ تم دو گنا کرایہ لیتے ہو۔ صندوق آخر رکھا گیا اور اول دو قران پھر ایک قران مانگتے تھے اور لے لئے۔ کسی وجہ سے ہمارے خادم نے ایک قران واپس کرادیا ÷

لکچر اسلام و اصلاح معاشرت تیار ہوگیا تھا۔ اسّی نسخے نجف اشرف مین تقسیم ہوگئے۔ کچھ مطبع مین بغرض تقسیم رکھوا دیے تھے۔ اسی واسطے تقسیم کربلائے معلی و کاظمین و ایران کے لیے آیا ÷

[۱۱ر جولائی ۱۹۱۱ء = ۱۴ر رجب ۱۳۲۹ہجری]

واپسی کربلائے معلی — علی الصباح کربلا پہونچا۔ مولوی شبیر حسین۔ شیخ باقر علی۔ مولوی حسن یوسف اور کونسل خانہ کے ملازم کربلائی باقر علی ملاقات کے لئے آئے۔ صبح کو زیارت سید الشہداء اور شام کو زیارات حضرت عباس و امام حسین کی کی۔ گرمی بہت سخت تھی۔ فرش خانہ میں گیا۔ لطف نجف بعض لوگون کو تقسیم کیا۔ یہان عراق عرب مین رسائل پڑھنے کا لوگون کو بہت شوق ہی۔ خود پڑھنے کے بعد ڈاک مین رسالے اور رسالے اپنے عزیزون کو بھیجتے ہین اور دوستون کو ÷

رفتار کا ہجوم ۱۵ر رجب کی زیارت کیلئے — کل مخصوصی کا دن ہے۔ کیونکہ ۱۵ر رجب ہے۔ تمام عراق کاظمین سے نجف تک کے معزز جمع ہین صحن مین اور قبے کے اندر عورتون اور مردون کے چلنے کی وجہ سے بلکہ بازارون

عورتوں کا زور اور بیباکی عراق عرب کی عورتیں نہایت بیباک کہی جاتی ہیں۔ ایک شخص نے کربلا کا ایک چشم دید قصہ بیان کیا کہ لوگ عورتوں سے اس قدر ڈرتے ہیں کہ ایک عورت نے ایک دوکاندار مرد کے دو طمانچے مارے مگر باوجود قوی ہیکل ہونے کے وہ بیچارہ خاموش رہا۔ عورتوں کو بہت آزادی ہے۔ ضریح کے گرد عموماً مردوں کو ہٹا کر بیٹھ جاتی ہیں اور کہتی ہیں "یا ابوالحسن ہماری فلاں فلاں حاجتیں پوری ہوں"

یہاں عموماً اگرچہ سیاہ عبا ضرور پہنتے ہیں اور عورتیں سیاہ برقع۔ مگر میں اپنے ہندی لباس یعنی اچکن و ترکی ٹوپی میں ہوں۔ مجھکو اکثر لوگ نواب کہتے ہیں۔ ان کے خیال میں ہر ہندی جو معمولی صاف کپڑا پہنے ہو امیر ہے اور نواب کے نام سے خوش ہوتا ہے اسلئے وہ نواب کہکر پکارتے ہیں لیکن میں جواب دیتا ہوں کہ "میں صرف ایک طالبعلم ہوں نواب کیلئے ضروری ہے کہ بہت سا روپیہ رکھے اور دھوکے میں جلد آجائے۔ مجھ میں دونوں باتیں نہیں"۔

جناب شیخ محمد حسن نے اپنے گھر پر دعوت کی اور اصرار کیا کہ اپنا فوٹو اون کو جہاں دستیاب ہو وہاں سے بھیجوں۔

نجف کی ضرورتیں نجف میں بالکل صفائی نہیں، یہاں نل کی بہت ضرورت ہے اور جدا محکمہ حفظان صحت بھی چاہیے۔ مالدار (یعنی پبلک) کی طرف سے ایسے آدمی ہوں کہ لوگوں کو گلیوں اور راستوں میں رفع حاجت سے منع کرے۔ گلیاں بھی پختہ بنی ہیں۔ اگرچہ لیمپ ہیں مگر ان سے روزانہ جھاڑو ہوتی ہے۔ آٹا پیسنے کے کوہ وسعت میں دوکانیں ہیں

ایک دولتمند کلید بردار یہاں آقائے سید [illegible] کلید بردار نہایت دولتمند شخص ہیں لوگ کہتے ہیں کہ ایک لاکھ سوا لاکھ روپیہ سال سے زیادہ آمدنی ہے۔ مگر ایک شخص جو ان کی طرف منسوب ہے سب لوگوں سے جو ضریح کو بوسہ دیتے ہیں پیسہ مانگتا ہے یہ نہایت بری بات ہے۔ سنا ہے کہ پہلے حکومت سے ممانعت ہوئی تھی کہ بغیر اس طرح ضریح کو پکڑ کے کھڑے نہ ہوں مگر اب حکم کی تعمیل نہیں ہوتی۔ کیونکہ گورنر یعنی ناظم پاشا بدل گیا +

آج آقا زادہ خراسانی (یعنی مرزا مہدی) سے ملاقات نہ ہو سکی۔ اگرچہ ثقۃ الاسلام مرزا عبدالکریم

کیونکہ تعطیل تھی - سید کاظم صاحب یزدی فقہ مین مشہور ہین اون کی ایک کتاب ٹائپ کے حروف مین کسی عرب نے چھپوائی ہے بڑی کتاب ہے حالانکہ صرف عبادات کے حصہ کا ایک جزو چھپا ہے معاملات نہین چھپے - پرانی کتابون پر جو مستند ہین اون کے حواشی بہت ہین +

[۹ جولائی ۱۹۱۱ء = ۱۲ رجب ۱۳۲۹ ہجری]

جناب آخوند ملا محمد کاظم خراسانی اور اون کے فرزند اور شیخ محمد حسین پسر جناب شیخ ابوالقاسم امام جماعت مسجد خوجگان بمبئی سے ملاقات ہوئی اور باقی اکثر ہندی طلباء سے معلوم ہوا کہ بدقسمتی سے یہان بھی ہندیون کی ٹولیاں ہین

ع ہر زمین کہ رسیدیم آسمان پیداست

جناب آخوند سے پھر ملا اونھون نے لفظ انشاء اللہ کے ساتھ وعدہ فرمایا کہ ایران کو تحریراً اصلاح تمدن کے بارہ مین خط لکھین گے - اون کی مجلس مین ایک صاحب نے میری طرف اشارہ کر کے کہا کہ جو نطق یعنی "لکچر" روز جمعہ نجف مین کیا تھا - آج تک ایسی تقریر نہیں ہوئی - جناب آخوند نے فرمایا کہ خدا توفیق دے - مگر دو چار آدمیون کے نیک خیال ہونے سے کام نہین چلتا خدا اسکو توفیق دے کیونکہ ایسے آدمی کم ہین +

اخوند ملا محمد کاظم اس وقت تمام لوگون کے جو ظلم اور شخصی حکومت کے خلاف ہین گویا سردار ہین - چارون طرف ایران وغیرہ سے تار اون کے پاس آتے ہین جہان کہیں (سچ یا جھوٹ) ظلم ہو - لوگ لکھتے ہیں کہ آپ بجائیے وہ لکھے پڑھنے مین کوتاہی نہین کرتے - ہزار ہا روپیہ جو آتا ہے اوس سے زیادہ خرچ کر دیتے ہین اور قرضدار ہین یعنی والی روس کا جو دہ ہزار روپیہ اون کو دیا ہے - جو طلباء کو کھلا دیا گیا ہے +

جناب اخوند کی عجیب جرأت

یہان خدام نجف اشرف مین ایک خادم حرم طلسم مسلم نامی ہے وہ مجھ سے جناب اخوند کا قصہ آج بیان کرتے تھے کہ جس وقت حسب الحکم سلطان عبدالحمید خان (ما الجس محمدی) بازہ بمسئلہ پر گولہ اندازی ہو کر وزارت بن گئی اور گویا سلطنت مشروطہ کے خلاف سخت سازش ہوئی تو جناب آخوند نے سلطان کو اس مضمون کا تار دیا کہ حضور ایسی کارروائیاں نکریں جیسی محمد علی شاہ نے کی تھین کہ ہم کو اوس کی تکفیر کی ضرورت

ہوتے ہوئے ۲-۳ ماہ میں بمبئی پہونچے تھے اور پھر بادی کشتیوں میں بصرہ و بغداد آئے اور نجف و کربلا و نجف و کوفہ - اور جو جو زحمتیں راستے کی اور گرمی کی اونھوں نے برداشت کیں اور اب جو آرام ہے کہ ہندوستان سے نو دن میں بمبئی اور ۱۵ دن میں کاظمین و بغداد اور ایک یکدن میں کربلا و نجف پہونچ جاتے ہیں ہر جگہ کھانا اور برف ملتا ہے خادمون کے مکانات ہر مقام پر عالیشان اور آرام دہ مع سرداب (تہ خانون) کے بنے ہوئے ہیں اور نہ صرف یہ مقامات زیارات کے لئے بلکہ سیر کے لئے بھی قابل دید ہیں - تو اپنی کم ہمتی اور اون لوگوں کی ہمت اور پختگی اعتقاد پر حیرت ہوتی ہے ؞

کوفہ سے واپسی کے وقت ہوا ایسی گرم تھی کہ سدور کی ہوا سے کچھ ہی فرق ہو تو ہو - گرمی سے سرسام کی سی نوبت ہونے لگی اسی وجہ سے جناب سید کاظم صاحب طباطبائی سے کوفہ میں نہ مل سکا - کل ثقۃ الاسلام جناب مرزا عبدالرحیم بادکوبی سے مطبع نجف میں ملاقات ہوئی وہ چاہتے ہیں کہ میری اور آقا سید محمد کی گفتگو میرے پاس لکھی ہوئی ہے اوس کی نقل اون کو دوں - میں نے وعدہ کیا ؞

ثقۃ الاسلام مرزا عبدالرحیم بادکوبی

ثقۃ الاسلام مرزا عبدالرحیم باکو علاقہ کاکسس کے رہنے والے ہیں جو ایران کا علاقہ تھا - کاکیسیا کے گویا آزادی کے بڑے حامی سمجھے جاتے ہیں - یہ ملے جناب سید کاظم صاحب کے پکے آدمیوں میں سے تھے اور مشروطہ کے ابتدا میں اون کو روکا کہ علانیہ مخالفت نکریں اور اون سے حب لگاؤ وعدہ لے لیا مجتہد مشروطہ کے لئے جناب آخوند محمد کاظم کے ساتھ شریک ہوگئے - اب فرد اکثر اب عراق میں ممتاز ہیں - یہاں ثقۃ الاسلام حجۃ الاسلام یعنی مجتہد کامل سے دوسرے درجہ کا خطاب سمجھا جاتا ہے ؞

آخوند ملا محمد کاظم خراسانی و سید محمد کاظم طباطبائی

جناب آخوند ملا محمد کاظم خراسانی جن کی تصنیف کفایۃ الاصول وغیرہ کے آخری درس میں داخل ہے - جبل المتین نے جو لکھا تھا کہ ان کے درس سے پچھلے ۵ تہ سال میں ۵ ہزار مجتہد نکل چکے ہیں - وہ کچھ بھی مبالغہ تھا - کیونکہ درس عام میں پانچ سو طلبا اون کے ممبر کے نیچے رہتے ہیں اور یہ سب تحصیل تمام کر چکے ہیں - اس اندازہ سے یقیناً پانچ ہزار عالم اون کے شاگرد ہوں گے - افسوس ہے کہ میں درس نہ دیکھ سکا

مسجد نہایت مقدس ہے اور اکثر انبیاء و ائمہ کے مقامات اس میں بتائے جاتے ہیں جس میں ہر جگہ دو دو رکعت نماز اور دعائیں سفر میں متصل حضرت مسلم اور حضرت ہانی کے گنبد آمنے سامنے ہیں - اون کی زیارت بھی کی - یہ دونوں حضرات کوفیوں کی غداری سے قبل واقعہ کربلا بحکم عبید اللہ ابن زیاد شہید کیے گئے - اول نہایت شجاعت سے حضرت مسلم نے جنگ کی اور تنہا نصف فوج ابن زیاد کو گھنٹوں تک مغلوب رکھا *

مسجد کوفے کا زیارت خوان لڑکا

مسجد کوفہ میں زیارت و دعا ایک لڑکے سے پڑھی - حالانکہ میرے پاس کتاب تھی یہ لڑکا سخت اصرار کرتا تھا کہ میں پڑھوں چونکہ میرے ساتھ دوسرے آدمی ہو گئے تھے اسلیے میں نے اس کو اجازت دی اوس کی آواز نہایت عمدہ اور دردناک تھی - بعد فارغ ہونے کے وعدہ سے زیادہ میں نے اوس کو دیا شروع میں تو وہ کہتا تھا کہ میں خدا کے لئے پڑھونگا ہرگز اجرت طے نہ کروں گا - پھر لڑنے لگا کہ ۲۰ آدمیوں میں میرے حصے میں کیا آئیگا - یہاں خدام لڑکا ہر بہت مفلس معلوم ہوتے ہیں چونکہ میرا اصول ہے کہ میں لڑکوں کو خیرات کبھی نہیں دیتا تاکہ عادت نہ بگڑے اسلئے جب باہر سڑک پر اوس نے مانگا کہ ٹریم آنیوالی ہے تب اوس کو زائد انعام دیا *

ساٹھ برس کا اور اب کا مقابلہ

مسجد کوفہ کے متصل دوکانیں اور بازار ہیں - میرے والد مرحوم نے ۱۳-۱۴ سال کی عمر میں اپنی والدہ بی بی صغرا اور نانا خواجہ احمد علی مرحوم کیساتھ ۱۸۵۵ء کے قریب زیارت کی تھی اس کو آج ۷۵ برس ہوئے وہ فرماتے تھے کہ کوفہ میں مسجد کے پاس صرف ایک گھر خادم کا ہے اور دو چار گھر اور ہیں - آبادی شروع ہوئی ہے - مگر اب آبادی ۲-۳ ہزار ہو گئی ہوگی کیونکہ اس پارلیمنٹ کے زمانے میں رونق بہت بڑھتی جاتی ہے - ٹریم جاری ہے - دوکانات اور مکانات بن رہے ہیں - کشتی کوفہ و کربلا کے درمیان چلتی رہتی ہے - برف کی مشین بھی ایک وہاں ہے - ایک بخف میں ہے - اس شدت گرمی میں برف یہاں طرح نعمت ہے اور یہاں سے ڈیڑھ سے میں جو یہاں کے سر پول میں اتنی برف مل جاتی ہے کہ چار گلاس اس کے سرد ہو جاویں - میں جب اوس عمر کا مقابلہ کرتا ہوں جو میرے والد سے کہا تھا جبکہ خود میں گاڑیاں بنا کر بھجوایا تھا اندر

مطبع نجف ملک [illegible] الاسلام میں نظر تصحیح علمی کی تشیع نجف [illegible] سید محمد علی [illegible] الاسلام کی نگرانی میں نجف میں کھولا گیا ہے۔ کتاب کا چھاپہ ہے۔ ابھی مطبع میں ذخیرہ آمدنی کم ہے۔ میں نے پوچھا کہ یہاں لوگ چھپواتے کیوں نہیں؟ سید صاحب [illegible] کہنے لگے یہاں [illegible] میں نے کہا کہ روپیہ اسقدر کہاں جاتا ہے [illegible] میں [illegible] ہوتے ہیں۔

مولوی سید حسین مرحوم مولوی سید حسین مرحوم مرزائی کے پوتوں سے اور [illegible] طلباء کی [illegible] کے لئے مدرسہ (بورڈنگ) [illegible] میں تھا۔

ایک دلچسپ [illegible] کی [illegible] کہ [illegible]

[illegible] کیجاوے [illegible] ہے۔

[illegible]

[illegible] کی [illegible] ہیں [illegible]

[illegible] کی [illegible] ہوگئے ہیں [illegible]

[illegible] ہے۔

[۸ ربیع الثانی ۱۳۴۱ھ = [illegible]]

مسجد کوفہ آج صبح [illegible] بجے [illegible] کو روانہ ہوا۔ نجف اشرف سے ۴-۵ میل ہے۔ [illegible] سے [illegible] ۱۹۰۷ء میں [illegible] لاہور [illegible] سے [illegible] مسجد کوفہ سے نصف میل کوفہ جدید کی آبادی ہے۔ ایک [illegible] دریا کے کنارے سے بہت خوب [illegible] اس قسم کا [illegible] ہیں [illegible] یہاں بھی [illegible] کی یادگار ہے۔ [illegible] کی دوکانیں ہیں۔

مسجد کوفہ کے گرد ایک بہت بڑی مستحکم دیوار ہے۔ مسجد کا صحن عظیم الشان ہے اور گویا امیر المومنین حضرت علی کا دار الامارہ تھا۔ کچہری کے مکان کا نشان موجود ہے اور [illegible] محراب میں ہوئی [illegible] کا خون [illegible] بنا ہوا ہے

جناب اثیر کی جو زیارات پڑھی جاتی ہین اوس مین دو دفعہ رسول اللہ صلعم کی زیارت بھی مدینہ کی طرف رُخ
کرکے اول و آخر مین ہوتی ہین - طلائے علم عرصہ کے پانچ ہزار تو اس پریشانی کے عالم مین مانی ہین کہ ایران سے
روپیہ کم آتا ہے - ہندی بھی دس بارہ طلبا ہین اون کو بہت کم روپیہ ملتا ہے - حالانکہ ہندی روپیہ پانچ ہزار
ماہوار نجف مین اور اسی قدر کربلا مین خرچ ہوتا ہے - روٹی اچھی ہوتی ہے - آب و ہوا نہایت گرم ہے
چنانچہ نادر شاہ تمام عمارات پر سونا چڑھاتا تھا مگر گرمی کے خوف سے لوگون نے اوس کو اس خیال سے باز رکھا - اس موسم
مین رات کو بارہ بجے جاکر خنکی ہوتی ہے - آبادی ۳۰ سے ۵۰ ہزار کے درمیان ہے اکثر مکانون مین قبرین ہین -

جدید مکاتب | دو مکتب علوی و مرتضوی جدید وضع کے بنائے گئے ہین - مکان بڑا ہے - اور تقریباً ۱۰۵
طالب علم مکتب علوی مین ہین - مین نے ریاضی و جغرافیہ و عقاید مین بعض طلبا کا امتحان لیا - کل تعلیم دو سال
کی ہے اس لحاظ سے نتیجہ بہت خاصہ تھا - خرچ دو سو روپیہ ماہوار ہے اور آمدنی فیس سے ۷۵ روپیہ ماہوار ہے -
گداگری بدقسمتی سے یہان بھی عیب نہین - مگر بعض ہندی طلاب بیچارے تو مجتہدون سے بھی نہین ملتے - تاکہ یون نہ
سمجھا جاوے کہ مانگنے آئے ہین *

[۷ جولائی ۱۹۱۱ء = مطابق ۱۰ رجب ۱۳۲۹ھ]

مکتب مرتضویہ مین جو جناب مرزا عبدالرحیم بادکوبی نے قربت حرم قایم کیا ہے میری تقریر ہوئی - سو دو سو اصحاب
لیکن زیادہ تر ایرانی شرفا موجود تھے - انجمن پرنسپت بھی ایک گھنٹہ تک یہ لیکچر ہوا - چھاپہ خانہ مین دیا گیا
لوگون نے بظاہر بہت پسند کیا - اس کا ترجمہ ضمیمہ سفرنامہ ہذا مین درج ہے - اس مین اول رسالی نخلہ اور باتون کے جناب
ائمہ کا یہان آنا اور اس وجہ سے عجم مین حب اہلبیت کا پھیلنا اور مدینہ منورہ اور دارالخلافت کی تبدیل کے
وجوہات بھی بیان کئے گئے تھے اور کتاب شعاری پر بھی زور دیا تھا - اول ایک زمانی تقریر کی تھی - جناب سید محمد
برادر جناب مؤید الاسلام نے فرمایا کہ بڑے بڑے آدمی نجف مین مرعوب جاتے ہین اور لوگون کو یہ لیکچر جس کا عنوان
"اسلام و اصلاح معاشرت" تھا پسند ہوا -

بے تکلف اور سادہ مزاج بزرگ ہیں عمر اسی سے زیادہ ہے بڑے عابد و زاہد ہیں میں نے کہا آقا محمد حسین صاحب کہتے ہیں کہ تائید دولت ایران تھوڑے دنوں تک اتفاق ہو سکتا ہے۔ جواب کہا " دولت اسلام، دولت شیعہ است بجز اتائید کنیم فرمایا کہ "یہ دولت جاتی رہے تو ہم مثل یہود کے ہو جاوینگے" میں نے کہا اون سے بدتر کیونکہ اون کے پاس روپیہ تو ہے۔ میں نے اون کا شکریہ ادا کیا کہ مشروطہ قائم کرنے میں جناب نے بہت محنت کی ہے۔ اونھوں نے کہا اس محنت کو خدا قبول کرے۔ آہستہ آہستہ حالت بہتر ہوتی جاوے گی۔ شربت و عرق منگا کر ہم کو با اصرار پلایا۔

جناب اخوند سے دوسری ملاقات

جناب اخوند صاحب اور اون کے پسر سے بوقت عصر دوبارہ ملاقات ہوئی۔ میں نے اپنا آرٹیکل پالیٹکل (مسودہ دستور العمل) جسکے قریب قریب مضمون العروۃ اصلاح معاشرت مسلمین عصر جدید میں چھپ چکا ہے۔ سنایا پسند کیا۔ گرانی کی حالت پر بحث افسوس کرتے رہے کہ کچھ کرنا نہیں چاہتے۔ اور ایک بات ان اصلاحوں کو اور قیام انجمن کے لئے چاہئیے۔ وعدہ کیا کہ ایران میں خطوط بالفعل بابت کے لکھینگے۔ میں نے کہا کہ نائب السلطنت ایران ایک معتدل مزاج اور لائق شخص ہیں اون کو سفارش لکھ بھیجئے کہ اصلاح معاشرت میں مدد دیں۔ فرمایا ان شاء اللہ میں اس کو لکھنے کو تیار ہوں۔ مگر نائب السلطنت ہم آخر ایرانی است" (یعنی عیب سے خالی نہیں) میں نے کہا کہ "ذکی الحس" ہیں۔ کہا یہی بات ہے اپنے مقام پر رہنا چاہیے۔ استعفا دے دیا کیا معنی؟ عمر دو دفعہ نہیں ہوتی۔ جناب اخوند نے اہل ایران کے حالات پر افسوس ظاہر کیا کہ باتیں بہت اور کام کم کرتے ہیں[لہ]۔

مرقد حال گشت

روضہ کی عالیشان عمارت صحن کے اور منارہ اور گنبد پر سونے کی اینٹیں نادر شاہ کی لگوائی ہوئی ہیں۔ سنا کہ دروازے پر ایک بہت سونے کی زنجیر لٹکی ہے۔ کیونکہ نادر شاہ جب داخل ہوا تھا اور اپنی خواہش کے مطابق مثل کتے کے گلے میں زنجیر ڈال کر آیا تھا اور ضریح سے باندھ دیا گیا تھا۔ یہ زنجیر بطور یادگار اب تک لٹکی ہوئی ہے۔

لہ سفر ایران کے بعد اور اس کہ جناب اخوند کا انتقال ہو گیا اس بات کے ظاہر کرنے میں مجھے تامل نہیں کہ اون کی رائے حضرت ناصر الملک اور ایلخانیوں کے متعلق کسی قدر ہلکی و سخت تھی میری رائے اور بھی خراب تھی۔ ۱۲

رسون دیکھا تھا بہت صاف تھا ۔

خوشنما تہ خانے مکان عموماً تہ خانے بہت صاف اور پختہ بناتے ہین - ہم جس مکان مین مقیم ہون اوس کا تہ خانہ بھی پختہ ہے ایک صاف ایوان یا ہال معلوم ہوتا ہے ۔

[بجنات اشرف - ۶ جولائی ۱۹۱۱ع]

آج ایک شہر کی اوّل اور ہندی نژاد بزرگ آقا محمد بنرزی برادر مرزا ابوالقاسم سے ملاقات ہوئی یہ سید کاظم صاحب طباطبائی کے سمدھی ہین - اونھون نے خود خواہش کی تھی اور میرا نام مولوی سید نجم الحسن صاحب سے سنا تھا شیعہ کالفرنس کے حالات اور باعث اختلاف فرقہ دریافت کیا اور افسوس کیا کہ ایسی عمدہ باتون مین یعنی عام شائع ظرون کے کھولنے یا معمولی علوم کے پڑھنے مین کون سی بات ہے جس سے بعض ملا لوگ مخالف ہو گئے - نیز معاملہ اتفاق باہمی علما مین بہ سبب بحث حال تھے - آقا سید محمد بھی آ گئے - بلکہ میرے ملنے کے لئے اونھون نے خود کہا تھا کہ بلا لو پھر گفتگو ہوئی کہ امور دینی مین آقایان متفق ہون - آخر کار آقا محمد سعید پسر جناب سید کاظم صاحب نے کہا کہ اگر ہم اتفاق کرین تو لوگ کہین گے کہ تو سید کاظم مشروطہ ہو گئے اور آخوند مستبد (حامی شخصی سلطنت) ہو گئے اور دونون کو چھوڑ دین گے - یہ اصل بات کہی جس کو مین پہلے ہی اپنے نوٹ مین درج کر چکا تھا کہ معاملہ اتفاق مین وہ مجتہدین اسی طرح خائف ہین جیسے تمام دنیا مین لیڈر کہ اپنے پیروؤن کی مرضی پر چلتے اور خوش ہوتے ہین کہ ہم رہنما ہین - مگر بقول ایک انگریزی مدبر کے عموماً سر دم کو نہین بلکہ دم سر کو کھینچتی پھرتی ہے - خیر خدا مسلمانون پر رحم کرے - مگر آقا محمد سعید لائق ذہین بزرگ ہین اونھون نے ایک بات خوب کہی کہ بد معاشی مین قاچار کی برابر آجکل کے لوگون مین بلکہ ایران مین نہین ہے - مگر قاچار علما کی طرف سے فسق و فجور کے لئے مجاز نہ تھے - اب پارلیمنٹ ملاؤن کی طرف سے مجاز ہے - یہ خرابی ہے ۔

جناب شیخ عبداللہ مازندرانی جناب آیت اللہ شیخ عبداللہ مازندرانی نے ملاقات کا وقت کل سہ پہر مقرر کیا تھا اون سے ملاقات ہوئی - آپ محض معمولی بوریے پر نشست رکھتے تھے - مؤید الاسلام کا خط پہلے بھیج چکا تھا - نہایت اخلاق

ان کے پیچھے بھی بہت سے نمازی تھے۔ جناب آیت اللہ مازندرانی عبادت و تقدس مین مشہور ہین ⁂

صحن کا جنت اشرف پانی صحن مین دس ہزار آدمی نماز جماعت سے پڑھاتے ہین سیکڑون بلکہ ہزارون آدمی نماز پڑھتے ہین۔ بہتون سے کوزے لئے بھرنے مین پانی یہان دور سے آتا ہے اسلئے گیا ہے۔ چونکہ نجف اشرف پہاڑی پر ہے ایک بول یعنی ڈھیلے کو ایک گلاس شربت کا دیتے ہین جس مین شکر نہایت کم ہوتی ہے۔ یہان بات قند جو بکتی ہے شیرینی اوس مین بھی بہت کم ہوتی ہے۔ یعنی آج ۸-۱۰ میٹھے گلاس مُلاؤ ہمین کو پلائے۔ ایک قران (۴ر) کی شکر ختم ہوگئی ⁂

مدرسے کے شکر کی زیادہ مین یہان تعارف (تکلف) سبب ہے جو شخص ملنے آوے لازم ہے کہ سگار، چاء، شربت، سگار وغیرہ سے اوس کی تواضع کرے۔ مین چونکہ حقہ چاء نہین پیتا اسلئے شربت کی تواضع کرتا ہون اور سگار بھی منگواتا ہون

صحن کی رونق شاہ نجف اشرف کے صحن مین دیگر مقامات عتبات یعنی کربلا و کاظمین و سامرہ کے روشنی اور رونق عمدہ رہتی ہے مگر یہان کا مجمع زیادہ تعلیم یافتہ و مہذب ہوتا ہے۔ ایک شاہنشاہ کا دربار بھی روزمرہ ایسا بارونق نہین ہو سکتا ⁂

آزادی کے معنی آج گفتگو مین ایک لڑکے جو پارلیمنٹ اور آزادی کے معنی یہہ سمجھتے تھے کہ عورتین جب چاہین خاوند کو چھوڑ دین جب اون کو اصلی معنی بتائے گئے تو انھون نے کہا تب مشروطہ ٹھیک ہے۔ یعنی بادشاہ کو چاہئے کہ اپنی مرضی سے کام نہ کرے بلکہ عقلاے ملک کی صلاح سے کام کرے ⁂

مدرسہ سید کاظم بورڈنگ (جسے یہان مدرسہ کہتے ہین) جناب سید کاظم صاحب کو جسکے لئے وزیر بخارا نے ایک لاکھ روپے دیئے ہین ہم نے دیکھا۔ واقعی بہت صاف اور پختہ عمارت ہے اور کاریگری کا کام ہے۔ لیکن مین جو علی گڈہ کا بورڈنگ دیکھ چکا ہون میری نظر مین زیادہ نہین جچا۔ کمرے اسقدر مختصر اور تنگ ہین جیسے زندان عمارت دومنزلہ ہے اور صحن مین خوشنما حوض اور چمن بھی ہے۔ نجف اشرف کے بورڈنگون میں سلیقہ اور صفائی کی پہلی مثال قائم کی گئی ہے۔ عمارت خوشنما اور لائق تعریف ہے اگرچہ آرام کی نہین۔ سرداب کا ایک حصہ

سید کاظم طباطبائی راضی نہوئے۔ مین نے اس گفتگو کی تفصیل علیحدہ فارسی میں درج کی ہے۔ اور ایک خط جو لکھا تھا اوس کی نقل بھی درج ہے۔ جن حضرات کو موجودہ تاریخ انقلاب ایران کی اس فصل سے دلچسپی ہے وہ اوسکو ضمیمہ میں پڑھ سکتے ہین۔ افسوس یہ ہے کہ تعصب اور اغراض نفسانی جیسے ہی مل جاتے ہین تو یہ معجون مرکب قابل اصلاح ہوجاتا ہے ✦

ملاقاتیں — صبح کو زیارت سے مشرف ہوا۔ مرزا عبدالرحیم بادکوبی سے مکتب علویہ مین ملاقات کے لئے گیا۔ جدید طریقے کا یہ مکتب جاری کیا گیا ہے۔ وہان ایک عربی گیت (وطنیہ) لڑکے چھٹی کے وقت پڑھ رہے تھے ✦

یہ خیالات حب وطن کی بنیاد ڈالتے ہین۔ کتب خانہ معقول حالت مین ہے۔ سید عبدالرسول سکرٹری (مدیر) قرأت خانہ اعتدال (جو خود دماکرتے ہین) اور مرزا محمد علی بادکوبی جن کے خرچ سے دو مکتب چل رہے ہین جن مین ایک مین سو سوا اور ایک مین اٹھاسی طلبا ہین اور ۶-۱ جماعتیں ہین) اور جناب سید محمد علی سرادر مؤید الاسلام مالک مطبع نجف (جو تائب کا کام کرتا ہے اور نجف اخبار وہان سے نکلتا ہے) اور شیخ محمد حسین پسر امام جمعہ مسجد خول یمنی جو کاشانی ہین اور بہت معقول آدمی ہین اور ہمارے سرکے مولوی نیاز حسین صاحب مجتہد کے فرزند داماد ہے کے دو منتہی طلبا جو جناب سید کاظم صاحب کے معتقد و مقلد ہین۔ ملاقات کو آئے ✦

مین نے اپنے مضمون "اسلام و اصلاح معاشرت" (فارسی) کا بڑا حصہ سنایا اور چھپنے کے لئے مالک مطبع نجف کو دیدیا۔ قرار پایا کہ ایک تقریر ایک جلسۂ عام نجف اشرف مین صبح جمعہ کو کرون ✦

شیخ عبداللہ مازندرانی — نجف اشرف مین شام کو جناب آقا شیخ عبداللہ مازندرانی کے پیچھے نماز پڑھی۔ یہ حرم کے صحن سے پرے۔ مگر حرم سے بالکل ملی ہوئی ایک عمارت بکتاشی فرقے کے قبضے مین ہے۔ ہر مقام مقدس مین صوفیا کے ایک فرقے کے پاس ایسی ایک ایک عمارت حرم سے ملی ہوئی موجود ہے۔ اسی مسجد کی صحن میں جناب شیخ عبداللہ نماز پڑھاتے ہین۔ آخوند ملا محمد کاظم سے ۲-۳ سال عمر مین کم ہین اور شخصی سلطنت کے مخالف ہین جناب آخوند کے بعد سب سے زیادہ انھون نے کام کیا ہے۔ معمر اور مقدس آدمی ہین اور ان کا درس بھی مشہور ہے۔

چونکہ آج کل درس نہیں ہوتا اسلئے بیکار ہیں۔ ایک طالب علم ہندی امروہہ کا رہنے والا جناب سید کاظم صاحب کے مدرسہ میں رہتا ہے۔ اوسنے کہا کہ مشروطہ مین بابی بہت ہین کیونکہ اونہوں نے شاہ فضل اللہ کو قتل کیا۔ مین نے کہا اس بات کا ثبوت؟۔ طالب علم نے کہا علما کا قتل ہی بے قدرتی جواب دیا کہ اگر علما نے قتل دوسرون کو کہا ہو تو دولت کیوں نہ سزا دے؟۔ اور تم کو کیا معلوم کہ سوائے شرع سے وہ قتل کئے گئے باطلاً۔ کہا میں نے مسٹر ڈیموں سے اونکا سنا ہے۔ مین نے کہا افواہ کوئی چیز نہیں اور قانوناً و شرعاً ایسے معاملے میں رائے قائم کرنی مناسب نہیں[1]۔

پہلی ملاقات با جناب آخوند

شام کو جناب مرزا مہدی اور آخوند ملا محمد کاظم سے ملاقات ہوئی صبح سے وہ فتاوی لکھنے مین معروف تھے۔ اچھے بلے بہت اخلاق سے پیش آئے۔ مگر اونہوں نے صلح کی بابت کہا محال ہے۔ مین نے اپنا مضمون اصول ترقی اقوام ملل اون کی فرزند کو دیا۔ اونہوں نے پڑھا اور جناب آخوند صاحب سے تفصیلی ملاقات کے لئے دوسرا وقت مقرر کرنے کو کہا مگر جناب آخوند نے مجکو مصالحت کے لئے کامل اختیار اس شرط پر دیا کہ کوئی ایسی بات نہو جس سے سلطنت کمزور ہو جاوے۔

مرزا حسین قلی خان

شام کو آقا محمد سعید فرزند جناب سید کاظم سے وقت مقرر تھا۔ مگر شہر مین ملاقات نہو سکی وہ آج نہیں آئے۔ کتاب منہاج الطالبین جناب مرزا حسین علی خان بابی ارمنی سے جو اونہوں نے مجکو دی تھی جس مین اون کی سوانح عمری اور فوٹو بھی ہے دیکھی عمدہ کتاب ہے۔ مصنف مجھ سے ملنے کربلائے معلی مین آئے تھے ایک دفعہ کا بروعالم نا جرارمنی الاصل مین اوس وقت تک مین اونکو جانتا تھا۔ مین مکان پر تھا۔ کتاب چھوڑ گئے۔ واقعی اس شخص کے دل مین اسلام کا بہت درد معلوم ہوتا ہے اور قرآن و مذہب کے عبور رکھتا ہے۔

[۵ جولائی ۱۹۱۱ء۔ نجف اشرف]

مکرر ملاقات با آقا محمد

آج آقا محمد سعید سے بہت دیر تک ملاقات رہی صلح کے بارہ مین اون کے والد آقا

---

[1] اب میری رائے مین قتل شیخ فضل اللہ بالکل مضر اور اسلام کی ہتک کا موجب تھا۔ مؤلف

کہ دوسرے فریق سے مل کر اطلاع دیجیے جہان تک ممکن ہوگا میں بھی کوشش کرون گا۔

تیسری صلاح اونھون نے مان لی کہ صلح کا یہ طریقہ ہے کہ کسی ایسے امر مین شریک ہو جاوین جس مین (۱) صلاح امت ہو (۲) امر دینی ہو لیکن کسی خاص فرقہ سے اس پر اعتراض نہو اور نہ دولت (سلطنت) اوس کی کمزور ہو۔ محض یہ معلوم کرنا کہ صلح ہو گئی ہے عوام پر بڑا اثر رکھتا ہے ٭

شام کو زیارت امیر المومنینؑ مکرر باقاعدہ کی۔ یہان بھی محتاجین و فقرا کا ہجوم ہے ٭

مولوی نیاز حسن مرحوم ترسنی کے دونون پوتے اور امروہہ کے دو ہندی طلبا صحن میں ملے۔ عبد الرسول جن کے نام سامرہ سے خط بغرض ملاقات تھا کوفہ میں ہیں شاید کل آ ویں ٭

۴ جولائی سنہ ۱۹۱۱ء = ۷ رجب سنہ ۱۳۲۹ ہجری

ایک شریف قریشی شخص سید ہادی کو ایک قرآن روزمرہ ملازم رکھا۔ صبح کو امیر المومنینؑ کی زیارتین ارجاعات والا حرم پڑھیں گی شام زیارت وارث اعادہ زیارت و نماز پڑھی۔ قرأت خانے مین اخبارات دیکھے۔ اخبار شمس۔ تمدن۔ حبل المتین۔ ایران نو۔ تبریز۔ جنوب وغیرہ آتے ہین۔ ۷-۸ آدمی پڑھنے بھی آتے ہین ٭

ملاقات با ورود جناب اخوند

آدمی کو آقا مؤید الاسلام (ایڈیٹر حبل المتین) کے خط کے ساتھ خدمت جناب اخوند ملا محمد کاظم خراسانی ملاقات کے لیے وقت مقرر کرنیکے لیے بھیجا۔ سبق کی تعطیل ہے۔ وہ مکان ہی سے نہین نکلتے اور اسی مکان کے جواب مین رہتے ہین۔ دوسرا آدمی (مدیر قرأت خانہ) لے اوس کے بیٹے سے ملاقات کا وقت معین کیا۔ چنانچہ ہین فرزند جناب اخوند یعنی آقا مرزا مہدی سے ملا۔ بہت سے آدمی بیٹھے تھے موقع تفصیلی گفتگو کا نہ تھا۔ آج عصر کا وقت (۱۰ بجے عربی) مقرر ہوا اول سے اور جناب اخوند سے تخلیہ مین ملاقات کرنے کے لیے مقرر ہوا ٭

بازار نجف اشرف

جو بیا ہے بہت خوبصورت ہے اور چیزین بکثرت ہین۔ بس یہاں سے آٹا اور بہت دانہ (ارزان) حرمیا جو عراق مین سب جگہ سے اچھا تھا۔ یہان طلبا بیمار ہین اور اکثر صحن مین صبح کو جگہ جگہ بیٹھے ہوتے ہین۔

عراق عرب میں ان سے زیادہ لوگ جناب سید کاظم یزدی ہی کے مقلد ہیں۔ ایران کے عوام میں کچھ ملاؤں نے یہ خیال
جما دیا ہے کہ پارلیمنٹ کے ہونے سے شراب بازار میں فروخت ہوگی اور پردہ لوٹ جائیگا لوگ فرنگی مآب بنجاوینگے۔
اسلئے اکثر لوگ جناب آخوند سے لوٹ کر یزدی مجتہد جناب سید کاظم صاحب کے مقلد ہو گئے۔ مگر گورنمنٹ ایران اور عوام پر
جناب آخوند کا بہت اثر ہے اور کوئی باقاعدہ انجمن شخصی سلطنت یا محمد علی شاہ کے موافق نہیں جو سید کاظم صاحب کے
ماننے والے ہیں وہ بھی منتظم نہیں ہیں۔ بظاہر پرانے خیالات والوں کی کثرت ہے اور عام لوگ مشروطہ کے خلاف ہوگئے
ہیں۔ مگر مستبدین (ظالم یا شخصی سلطنت والوں) میں لائق لیڈر نہیں ہیں اور وہ حکومت سے خائف بھی ہیں اور
نادان کا کوئی اختیار ہے۔

آقای سید محمد پسر جناب سید کاظم

ان میں سے اول آقای سید محمد پسر جناب سید کاظم صاحب سے ملا۔ خود جناب آقا سید کاظم کوفہ میں
ہیں۔ کیونکہ یہاں جنگل ہے اور وہ کچھ بیمار بھی ہیں اون کے مدرسہ کی عمارت بہت شاندار ہے
اور سامنے صفائی اور انتظام اوس کے اندر ہے یہ خود بھی عالم ہیں اور درس دیتے ہیں۔

آقا سید محمد نے خواہش ظاہر کی کہ ترقی اصلاح و بیکاری وغیرہ کے زوال کیلئے ایک انجمن علماء ایران کے
حکم کے ماتحت ابرار بین قائم ہو۔ دوسرے یہ کہ بجائے سب طالبعلموں کے اور عموماً محتاجان اہل بیت سے ۸ قران (ایک تومان) فی خانہ لیکر
مشہد مقدس میں تاجرانہ طور پر مل بناویں۔ جس قدر ممکن ہو اوس کی آمدنی اشاعت علوم دینی اور تہذیب اخلاق میں خرچ
کریں الغرض اصلاح معاشرت اور ترقی مسلمین کے لئے ایک صورت عمل کی پیدا کی کہ یہ خیالات چل سکیں۔ تیسری بات
میں نے آخر میں یہ کہی کہ علماء سلف کی نااتفاقی سے حد درجہ رنجیدگی اور ہتک ہوتی ہے کیونکہ ہر جگہ لوگوں میں
فساد ہے اور ایک عالم کے معتقد دوسرے عالم کو بری نظر سے دیکھتے ہیں۔

اونھوں نے معقول بات کہی کہ مادہ سوئم ضروری ہے۔ یہ ہو جائے تو باقی باتیں آسانی سے ہو سکتی ہیں۔ میرے
پاس الغرض تعریب ملاقات ایک عالی درجہ رئیس کا خط تھا اور اوس میں میری خدمات اسلامی و واقفیت علوم مذہبی
کی بہت تعریف لکھی تھی۔ الغرض بعد گفتگو آقا سید محمد نے کہ یہی آقا سید کاظم یہاں کے بیان کئے جاتے ہیں کہا

پر ہوئی ایسی کہین نہ ہوئی تھی - واقعی جیسا شیخ احسان اللہ عباسی نے تاریخ الاسلام مین لکھا ہے امیرالمومنین پر عاشکر (اپنے زمانۂ خلافت) کوئے پانچ سال مین جو متواتر روحانی صدمات پہونچے ہین اون کو ماہران سیاست اور واقفانِ رموز باطن ہی خوب جانتے ہین اس لحاظ سے یہہ تکالیف نہایت گران ہین کہ پانچ سال متواتر رہیں اور امام حسینؑ اور اون کے ساتھیون پر مصیبتانے اندازہ ہے مگر زیادہ نہ ۴۸ گھنٹے بلکہ ۱۲ گھنٹے اور ایک معنی سے چند ماہ کے اندر وہ ختم ہوگئے ✤

جب ہم زیارت کے بعد بازار مین مشغول تھا تو اندر ایک بڑا مجمع لڑکون اور نوجوانون کا آیا اور نہایت زور شور سے اونھون نے ماتم کیا - یہہ زیادہ تر عرب ہی تھے ہر ایک محمل لائے تھے اور بہت سے علم سیاہ و سبز جن پر "یا علی" یا دوسرے الفاظ تھے لئے ہوئے تھے معلوم ہوا کہ آج چونکہ امام موسیٰ کاظم کی وفات کا دن ہے اسلئے یہہ خاص جلوس اور ماتم ہوا ہے - عثمانی فوج کے چند سپاہی نہایت ادب سے ضریح کو بوسے دے رہے تھے اور اوس کی مٹی تبرکاً اپنے بدن پر مل رہے تھے ✤

مجتہدین نجف اشرف اور پالیٹکس

یہان کے علماء تمام شیعون کے دینی افسر مانے جاتے ہین - مگر ایک تو واحد ملا محمد کاظم خراسانی ہین جن کے درس مین مجتہدین شریک ہوتے ہیں اور علم اصول فقہ مین کہین اپنا نظیر نہین رکھتے اور بعض مجتہدین ایک طور پر ایران کی مشروطہ (پارلیمنٹ) کے بانی ہین - یعنی یہہ نہ ہوتے تو پارلیمنٹ کجا محمد علی شاہ اس وقت پادشاہ ہوتا اور کم از کم شمالی ایران ورنہ کُل ایران کا شہنشاہ روس ہوتا - مگر دوسرے مشہور مجتہد سید کاظم طباطبائی ہین جو عوام الناس اور اعراب عراق خصوصاً ان کو زیادہ معتبر مانتے ہین - یہہ نئے خیالات کو سخت ناپسند کرتے ہین اور پارلیمنٹ ایران و عثمانیہ ہر دو کو مکروہ جانتے ہین کیونکہ یہہ لوگ خیال کرتے ہین کہ پارلیمنٹ کی وجہ سے بعض خلاف شرع امور زیادہ رائج ہوگئے ہین یا ہوجاوین گے نیز چونکہ نئے انتظام سے یہان کے لوگ اور شیوخ کو اب سرکاری مالگذاری باقاعدہ دینی پڑتی ہے پہلے عمال کو رشوت دیکر چالیس کی جگہ بیس ۲۰ روپیہ دیا کر لئے دیتے تھے - عشر (دسواں حصہ) جو حکومت پورا وصول نہ ہوتا تھا - اور نیز سید کاظم صاحب یزدی سید ہین اس وجہ سے

نیز کاظمین میں رہنے کے اندر و باہر بالکل آزاد و مختار ہیں۔ حکومت کی مداخلت کا پتہ نہیں چلتا ÷

یورپ میں بھی علاوہ روس کے یہی حالت سُنی جاتی ہے کہ اندرونی معاملات و انتظامات سے سلطنت عموماً علیحدہ رہتی ہے ÷

[۳ جولائی ۱۹۱۱ء = ۶ رجب ۱۳۲۹ھ]

نجف اشرف میں صبح کو یہاں پہونچا۔ امیر المومنین حضرت علیؑ ابن ابطالب کے روضہ کا سُنہری گُنبد دُوسے نظر آتا تھا۔ راستے میں ایک قبرستان ملا مصر کاشی کے کام کے سبز چمکتے مینار ہیں۔ قبرستان نجف سے باہر خود ایک شہر معلوم ہوتا ہے اور بقول خادم کم از کم میل ہزار مُردے لوتہ قرب امیر المومنینؑ کی تمام دُنیا سے یہاں دفن ہونے آتے ہیں اس کا نام دارالسلام ہے۔ کچھ لوگوں نے قبے بعض نے قبروں کی برابر کوٹھریاں بنا رکھی ہیں۔ اس مقام (دارالسلام) سے لوگ دُرِ نجف یعنی ڈھونڈ کر بیچانے نخضاب بہت کم ملتے ہیں ÷

خود آبادی بلندی پر واقع ہے چار دیواری مثل قلعے کے ہے جس دروازہ کو گذر کر ہم داخل ہوئے اوس کے اندر احرائمہ بلدیہ کا دفتر ہے (یعنی میونسپلٹی کے عاملانہ احکام کا نفاذ ہوتا ہے) خادم کا مکان جس میں عام زوار ٹھہرتے ہیں الگ ہے۔ مگر میں اوس کے کوٹھی مکان میں ہوں جو نہایت پختہ عالیشان ہے۔ سید علی کمونہ ایک معزز بزرگ یہاں سب ہندیوں کے خادم ہیں اور اون کے فرزند رشید ہاشم اون کی طرف سے کام کرتے ہیں باپ بھی آئے اور بہت خاطر کرتے ہیں ÷

زیارت روضہ نجف اشرف بعد غسل و حجامت زیارت سے مُعرّف ہُوا۔ یہاں آداب زیارت بہت زیادہ ہیں اور دروازہ کے باہر اور اندر اذن دخول پڑھے جاتے ہیں۔ اوّل زیارات رسُول خدا۔ پھر امیر المومنین علیؑ ابن ابی طالب اور پھر حضرت آدم و نوحؑ کی (کہ وہ بھی بموجب بیان کی اور مذہب شیعہ کی روایات کے یہیں مدفون بیان کی جاتی ہیں) زیارت پڑھی جاتی ہے ÷

قُبّے اور مینارون پر سونے کے موٹے پتر چڑھے ہوئے ہیں۔ گرد کی عمارتیں کاظمین سے بھی زیادہ شاندار ہیں۔ اگرچہ اندر کا فضا ساٹر اور ایسا خوشنما نہیں۔ البتہ صحن کاظمین سے کم عرض رکھتا ہے۔ مجھے جس قدر رقت اس روضہ

سونا بھی بسر ہوا ۞

سید عود

سید عود کبھی ہندوستان نہیں گئے مگر اردو کے فقرے خاصے بول لیتے ہین کیونکہ ہندی ان کے یہاں
ٹھہرتے ہین ایک ظریف آدمی ہین - سید ہاشم پارلیمنٹ (مشروطہ) ایران کے خلاف گفتگو کر رہے تھے - مین نے
جناون کے سامنے دلائل بیان کئے تو سید ہاشم موافق ہو گئے اور وہ بھی ہم سے موافق ہمارا کوچوان علاقہ کاشبا کا
روسی رعایا تھا اور مستبد یعنی شخصی سلطنت کا حامی تھا اوسے جناب آخوند کی شکایت شروع کی کہ اون کے حکم سے
ہمارے کئی بھائی بادشاہ سابق سے لڑکر مارے گئے - خدا اون سے سمجھے ! - یہ بھی جناب سید کاظم طباطبائی کا معتقد
تھا جو مخالفین پارلیمنٹ کے سرغنہ سمجھے جاتے ہین - یزدی سید جو ساتھ تھے اون کا خیال نائب السلطنت ناصر الملک
بہادر کی نسبت اچھا تھا - مگر کہتے تھے کہ اون کو مار ڈالیں گے - اس طرح نصف شب باتون مین گذر گئی - خدام
آپس مین عربی بولتے تھے - یہ سب جوان اور معمولی رئیس ہین - عربی اشعار اکثر پڑھتے رہتے تھے - رات کو
منزل اسکندریہ مین گھوڑے بدلے - عرب کے لڑکے اور لڑکیاں مالی کے شربت لیکر مصر ہوئین کہ ایک ایک پیالہ دو پیسے
کو باقی خرید لو - یہان وضو کر کے نماز پڑھی کھانا کھایا ۞

مرزا محمد حسن شیرازی مرحوم مجتہد سامرہ کے متعلق جو حکایت ہمارے ہمسفر یزدی سید نے بیان کی وہ دلچسپی سے خالی
نہیں - یہ ایکبار سامرہ مین کچھ روپیہ مرزا صاحب کے پاس لیکر گئے اور روپیہ سامنے رکھکر کہا کہ ایک سو روپیہ کا رسید
چاہتا ہے - اونھون نے کہا کہ میرے پاس پہنچ گیا - پھر اونھون نے تقاضا کیا کہ دستخط کا پاکٹ ضرور ہے کہ رسید حاصل کرکے
اوس کو دون - اونھون نے کہا کہ روپیہ میرے پاس پہونچ گیا - تم الگ بیٹھے ہو رسید کس غرض سے مانگتے ہو ؟
تب سید موصوف نے کہا کہ میں تبرکاً اپنے کفن مین رکھنا چاہتا ہون تب آخر مرزا صاحب موصوف نے رسید دیدیا ۞

ایک چیز جو مجھکو کربلائے معلی مین خاص معلوم ہوئی وہ یہ ہے کہ کوئی سپاہی عموماً کھلے آدمی [illegible]
ہین اور ہاتھ عصا چلتے ہین - دوسرے یہ کہ اسنے شہر مین تقریباً موم رول ہے یعنی سلطنت کے عہد مین ڈاکٹر
آئے ہین شہر کی رونق بڑھانے اور آرام دینے مین حکومت بہت مشغول ہے - باقی لوگ یہاں کربلائے معلی

کے مسلمان اپنے اہل وطن علماء سے بہت فیاضی سی سلوک کرتے ہین - مگر سوای تجارت کے یہہ ذرایع معاش جونذر و نیاز و
خمس وزکوۃ وغیرہ سے ہین اب ونے بروز کم ہوتے جائینگے اور اسوقت جو مشہور علماء ہین اون کے جانشینون کو لاکھون
روپیہ نہین مل سکتا اس لئے آیندہ جبتک حالات کی اصلاح اور معاش جدید کے ذرایع حاصل نہون کام چلنا زیادہ مشکل ہوگا

[۲ر جولائی سنہ ۱۹۱۱ء = ۵ر رجب سنہ ۱۳۲۹ ہجری]

دعوتین آج صبح مرزا حسن یوسف نے پر تکلف دعوت کی اون کا سبزہ (تہ خانہ) بہت اچھا اور سرد تھا - اور قلیانون
سے مزین آقا سید علی اصفہانی نے جو احرار طلباء بلکہ علماء مین سے ہین چاء اور شربت کی دعوت کی اور ۸ - ۱۰ احرار
جن سے پہلے بھی ملاقات ہوئی تھی وہ بھی بلائے گئے تھے اون مین سے ایک دو فرقہ دماکرات مین سے تھے - مگر
سب کو بعد بحث قبول کرنا پڑا کہ ایران اس فرقہ کے خیالات کے لئے تیار نہین ۔

لطیفہ قصہ آقا سید علی نے سید جمال الدین (استرآبادی) معروف بہ افغانی کی نسبت ایک حکایت بیان کی
جب وہ ناصر الدین شاہ قاچار کے بلائے ہوئے طہران مین مقیم تھے - تو ایک جلسے مین ایک بڑے عالم کی تعریف کیگئی -
اور کہا گیا کہ اونھون نے فقہ و اصول فقہ کی فلان سردست کتاب کئی ہزار صفحے کی لکھی ہے - سید موصوف نے جیب سے حمائل
نکالکر کہا کہ یہہ کتاب بالکل کافی ہے اس کی تعلیم لوگون کو آپ نے کہان تک دی ہے - کسی نے کہا کہ یہہ اسلام کے علوم کو
رواج دینے مین - سید نے کہا کہ اگر اسلام کا رواج ہوتا تو یہہ معمورہ سری سوکچھون والا (بادشاہ کے محل کی طرف انگلی اٹھا کر)
یہان کیسے موجود رہتا - یہہ آپ لوگون کی غفلت کا نتیجہ ہے" - یہہ کہکر سید جمال الدین وہان سے اوٹھ کھڑے ہوئے

روانگی بہ نجف اشرف ٹھہرنے کے لئے مولوی ناصر علی سید علی اصفہانی اور دوسرے جابجا حضرات آئے سہ پہر کو روانہ ہوا
راستہ بہت صاف تھا اور گاڑی مین ایک ہند کے ایرانی تھے جو شرط سے ذرا ناخوش ہین اور آقا سید کاظم طباطبائی
کے مقلد ہین علاوہ اس کے کاظمین کے ہندی خادم شیخ عبدالکریم - کربلا مین اہل ہند کے خادم سید عبد داد نجف
اشرف کے خادم سید ہاشم ساتھ تھے تکلیف کم ہوئی سڑک بہت بہتر تھی - مگر راستے مین بعض جگہہ فرات کا پانی
ایک ایک میل تک پھیلا ہوا تھا لیکن چار دن عمدہ گھوڑے گاڑی کو بے تکلف کھینچتے ہین - رات کو کسیقدر

رقوم لیکر جاری دیتے ہین یہ سب بصیغۂ اوقاف مین جمع ہوتا ہے اور مرمت حرم یا دیگر ضرورتون مین وقتاً فوقتاً خرچ ہوتا رہتا ہے ۰

مضمون "اصول ترقی اقوام و ملل" پر جناب حجۃ الاسلام شیخ حسین مازندرانی مجتہد فرزند شیخ زین العابدین نے تصدیق کردی کہ اس مین نہایت عمدہ خیالات بدلائل قرآن درج ہین اور یہ خیالات قابل تائید و تحسین ہین ۰

آج روانگی نجف اشرف ہونی چاہیے تھی مگر گاڑی مین جگہ نہ ملی حالانکہ دو کمپنیان ہین جن کی گاڑیان نجف اشرف جاتی ہین کشتی کا انتظام بھی نہ ہوا اور لوگ کشتی مین جانے پر راضی ہوئے کیونکہ اوس مین وقت زیادہ صرف ہوتا ہے ۰

ذرائع معاش کربلائے معلےٰ میں

کربلائے معلےٰ مین خاصکر "زمانہ زیارت" جبکہ ایران و عرب کے لوگ کثرت سے آتے ہیں کپڑے کی خرید و فروخت بہت ہوتی ہے اور کھانیکی چیزین مثلاً روٹی گوشت دہی شربت چاء پلاؤ (بغیر گوشت کا پلاؤ) کی ہر وقت مانگ رہتی ہے سجدہ گاہین لکھے ہوئے کفن جن مین دعائین لکھے پر چھپی ہوتی ہین نیز تسبیحین خوب بکتی ہیں پانی فروخت کرنے کے تر لیے (یعنی سپید بری دمدار صراحیان جن مین پانی بھرا رہتا ہے) لیے ہوئے سقے ہر وقت پھرتے رہتے ہین اور عادتاً پیسے لیکر سبیل کا پانی پلا دیتے ہین اگر کوئی پیاسا سے [illegible] بیان کیا ایک دفعہ مین نے بھی سبیل بلوائی دوکانات و مکانات بھی لوگ بنا کر اور کرایہ پر چلاتے ہیں اس سے بھی اچھی آمدنی ہوتی ہے مختلف شہرون کے طلباء کے پاس اون کے وطن کے لوگ خرچ بھیجتے ہین جائے مسعود بر [illegible] زکوٰۃ و وجوہات کا بہو پنچتا ہے وہ تقسیم کرتے ہیں روپیہ خدام کو زیادہ ملتا ہے اور کبھی کبھی کوئی [illegible] ہے جو اسقدر دیدیا ہے کہ پشتون تک مالدار ہوجاتے ہیں مثلاً مشہور ہے [illegible] تقریباً ایک لاکھ روپیہ دیا اوس کا نام شاید صالح تھا [illegible] محمد [illegible] ولقد ملا کر دیا اور مجتہدین کو اسکے علاوہ [illegible] مرحوم محمود آباد کی [illegible] زین العابدین مازندرانی ساڑھے ہزار کے مقروض ہین جو اوہ قرضہ ادا کردیا [illegible]

ملاقات کے طریقے کربلا سے معلے میں اعلیٰ جماعت کے طلباء کا احترام اون کے اوستاد مثل علماء کرتے ہیں تعظیم کا
یہاں عام رواج ہے - اوستاد و شاگرد کی آس مین کچھ تمیز نہین - ملنے جُلنے کے طریقے مین عراق مین عرب
عجم ترک سب مین اخلاق زیادہ ہے - چاء شربت سگار وغیرہ کا تعارف (یعنی تکلف) ہر ملنے والے کے
ساتھ لازم ہے یہان شہر کے معزز آدمی ہمارے یہان کے وحشی لوگون کے مقابل نہیں بلکہ ہمارے عام شرفا سے
بہت زیادہ مہذب ہین اور بہتر اخلاق سے برتاؤ کرتے ہین *

روزنامہ عصر آج پھر قرائت خانہ اکمس مین فارسی کا جدید اخبار روزنامہ عصر دیکھا - اوس سے معلوم ہوا کہ نائب السلطنت
طہران یعنی ناصر الملک کے پاس تجار کا ڈیپوٹیشن گیا اور اون نے کہا کہ ہم دولت کی تائید سے اس لئے اب تک علیحدہ
رہے کہ مایوسی تھی - اب امید ہو گئی ہے - نائب السلطنت نے کہا کہ یہ بری بات ہے کہ اچھے آدمی گوشہ نشین ہو جائیں
اور سیاسیات برے آدمیوں کے ہاتھ میں چلا جائے - اب جو انتخاب ہونے والا ہے آپ لوگ بہت احتیاط سے ممبر منتخب
کریں جس کا تم ایک تحریر کو بھی سوچ سمجھ کر دفتر میں رکھتے ہو تو اپنے ممبر کو زیادہ سوچ سمجھ کر پارلیمنٹ میں بھیجنا لازم ہے -

حالات خدام کربلا معلے سات کو پھر زیارت سید الشہداء اور حضرت عباس سے مشرف ہوا - یہاں کل ۳۰۰ خدام ہیں جس میں سے
۱۶ سرکاری تنخواہ پاتے ہیں - اول حرم کے بیرونی چبوترے پر جمع ہوتے ہیں اور ایک نیم دائرہ بنا کر کھڑے ہوتے
ہیں - ایک ایک پر شمع جلتا ایک ایک کے لمبی ہاتھ میں لیتے ہیں - ایک شخص اون میں سے طولانی دعا عربی زبان
میں مانگتا ہے - سب آمین کہتے جاتے ہیں - ان کے علاوہ دوسرے قراء وغیرہ ہوتے ہیں جن کے ہاتھ میں شمع نہیں ہوتی -
پھر یہ لوگ اندر روضہ میں جا کر روشنی کرتے ہیں :

قبور میں شہر درروضہ صحن کے گرد جو حجرے ہیں اون میں سے اکثر میں اور حرم کے اندر مختلف مقامات پر لوگ دفن
ہوتے ہیں اون کے واسطے قرآن خوان ہمیشہ قرآن پڑھتے ہیں یہ لوگ تھوڑی تھوڑی تنخواہ پاتے ہیں - اکثر امرا کے
مردے دوسرے ملکوں سے آ کر دفن ہوتے ہیں - ان میں سے بعض کے مقبرے جداگانہ بھی خوبصورت بنے ہوئے ہیں ایک
مرنے کے دفن کے لئے درمیسی ہر دس بارہ ہی تک سلطنت یعنی ہرات ملتا ہے قرب قبر سید الشہداء متعلقات

طباطبائی اور شیخ غلام حسین مرندی (عرب) فقہ و اصول فقہ کا درس دیتے ہیں ۔

ملاقات با علامۃ ابو القاسم و درسیات عراق

میں آج علامہ ابوالقاسم صاحب سے ملا۔ نہایت خلق و محبت سے پیش آئے۔ ہمراہ ذکر مولوی باقر علی صاحب سے سن چکے تھے۔ میں نے اون سے کہا کہ علماء اون معاملات میں جن کا تعلق مطلق کسی پالیٹکل فریق سے نہیں کیوں متفق نہیں ہوتے؟ مثلاً تہذیب تعالی اخلاق۔ شراب خواری و رشوت و قطاع الطریق دزدی۔ گداگری کو دور کیا جائے۔ اوھوں نے بہت معقول بات کہی کہ "جب تک اغراض شخصی کو اغراض قومی پر ترجیح دی جاویگی کوئی کام نہوگا"۔ ان کی عمر علمائے صاحب درس میں چالیس سال ہوگی زیادہ مشہور نہیں ہوئے ۔

اونھوں نے ایک بات نہایت معقول اور مفید کہی کہ "یہاں عتبات میں صرف چند مسائل کی تعلیم ہوتی ہے یا اصول فقہ کی۔ ادب تفسیر حدیث فلسفہ منطق وغیرہ کا درس نہیں دیا جاتا۔ نہ تاریخ اسلام کا"۔ واقعی یہ سخت کمزوری ہے اور اسی وجہ سے خیالات میں جمود ہے۔ کچھ شوقین طلبا بعض علماء سے علاوہ صرف و نحو۔ فقہ و اصول فقہ کے دیگر علوم بھی پڑھتے ہیں مگر ان علوم کا درسیات میں شامل ہونا لازم ہے۔ میرے نزدیک عراق عرب خواہ ہندوستان کے نصاب تعلیم میں انگریزی یا فرانسیسی کا داخل ہونا اسقدر ضرور نہیں جیسے اس بات کی حاجت ہے کہ ایسے مضامین اور کتابیں پڑھائی جاویں جن سے محبت قومی اور عام ہمدردی کا خیال ہو۔ بلند خیالات پیدا ہوں۔ اقتصادی اور اخلاقی اصلاح کے اصول معلوم ہوں۔ تزکیہ نفس کی خواہش ہو۔ ورنہ بقول آقا سید محمد فرزند جناب سید کاظم طباطبائی تمام عمر جو لوگ نجاسات و طہارات میں مبتلا ہیں اس کشمکش کے زمانہ میں لوگوں کی کیسے رہنمائی کرسکتے ہیں ۔

اصلاح نصاب کی عراق عرب میں سخت ضرورت ہے۔ مگر یہاں ہندوستان میں بھی وہ ضرورت کم نہیں صرف شمس العلماء مولانا شبلی سنجیدگی سے اوس کی اصلاح میں کوشاں ہیں۔ کہتے ہیں کہ ہندوستان میں منشی نثار حسین اور مولوی بشیرالدین نے کانپور کے کسی جلسہ میں اصلاح نصاب کے مسئلہ کی طرف توجہ کر کے ندوہ بنائی تھی ۔

سِترِ خدا کہ عارفِ سالک بکس نگفت	در حیرتم کہ بادہ فروش از کجا شنید

فرضی تھی۔ کوئی حاضر نتھا۔ اب واقعی دس لاکھ فوج ہے جنگ یونان کا مین نے حوالہ دیا اونھون نے کہا کہ کل کارآمد سا کر وہان جمع تھے باقی خدا حافظ۔

مین نے افسوس کیا کہ عربون کی تالیف قلوب نہین ہوئی۔ اودھون نے دو جواب دیئے اول یہ کہ عرب زبان ترکی پڑھنے سے انکار کرتے ہین۔ حالانکہ شام مین عیسائی و نفسانی اغراض کیلئے فرانسیسی زبان پڑھتے ہین۔ عراق مین روپیہ کمانیکو فارسی و اردو تک جانتے ہین اون کو بغیر تعلیم تمدن وہ عہدے کیونکر مل سکتے ہین جنکے وہ خواہشمند ہین؟۔ یہ دلائل گویا انجمن اتحاد و ترقی کی ہین۔ ضرور نہیں ہے کہ ان کو یکطرفہ قبول کر لیا جائے

محمد باقر صاحب کے بھائی نے شام کو چاء کی دعوت کی۔ وہان آقائے نجفی اصفہانی جو اصفہان کے بہت بڑے رئیس و عالم ہین اون کے بھائی بھی تھے اور جنکا حکم تمام اصفہان مین بوجہ ریاست و علمیت چلتا ہے اون سے اور آقا سید ابوالقاسم کے پسر سے (کہ وہ بھی حریت خواہ ہین) ملاقات ہوئی ؎

[یکم جولائی ۱۹۱۱ء = ۲۷ رجب ۱۳۲۹ھ]

حالات کربلا یہان کی آبادی بموجب احصار (مردم شماری) اسی ہزار انفرا اور آٹھ ہزار مکان کچھ خالی ہے۔ (ایرانیون کی آبادی بغداد مین ساٹھ ہزار سے زیادہ ہے) اور علاوہ اس کے زیارت کے لئے بیشمار اشخاص ہزارون تکالیف اٹھا کر اور ہزارون تومان خرچ کر کے آتے ہین۔ بھوکے مرتے ہین بیماریون سے بھی مر جاتے ہین۔ ایسے آدمی جو ہندستانی اصل کے ہین پانچ ہزار ہین جس مین سے پانسو کے قریب ایسے ہین جو انگریزی کونسل سے تجدید پاسپورٹ کرتے ہین اور انگلستان کی اب بھی باقاعدہ رعایا ہین۔ یہان کربلا مین دس بارہ ہزار عرب رعایائے دولت عثمانیہ ہین۔ ایک مدرسہ رشدیہ یعنی ابتدائی ہے جس کے دیکھنے کی مجکو فرصت نملی عمارت سے معلوم ہوتا ہے کہ بہت بڑا ہے تکمیل تعلیم بغداد و قسطنطنیہ مین ہوتی ہے۔ اس مدرسہ مین زیادہ ترکون کے لڑکے پڑھتے ہین عرب کے بھی پڑھتے ہین مگر کم۔ ترکی عورتون کا مدرسہ جداگانہ ہے۔ ایک مدرسہ بنام "اخوت ایرانیان" ہے۔ مختلف علماء مثلاً آقائے صدر حجۃ الاسلام سید محمد باقر اور جناب شیخ حسین مازندرانی فرزند شیخ زین العابدین مرحوم اور علامہ ابوالقاسم

نے زمانۂ وزارت علی اصغر خان مرحوم سلطان شیخ الاسلام کردستان کا فرمان دکھایا تھا کہ دکھاتا وہ کہہ رہے تھے
کہ ایران کا کوئی حق کردستان پر نہیں۔ نہ وہان وہ ترنہ انتظام صرف گورنر مالگذاری لوٹتے ہیں اور یک
شخص سے دو ہزار لیرا لیتے ہیں اور اسکے بعد وہ مقام پر نہیں پہونچتا کہ معزول ہوجاتا ہے۔ مین نے
تعجب سے کہا "کہین ایسا بھی ہوتا ہے زمانہ مین"؟- وہ اندر گئے اور صندوق کھولکر ایک فرمان محمد علی شاہ
کا لائے جو نہایت ہی اعلیٰ کاغذ پر بہت خوشخط لکھا ہوا تھا ؛

دو ہزار لیرا دولت اور دو دیگر کو دیکر فرمان حاصل کیا تھا اور قبل پہونچنے مقام کے تار معزولی کا پہونچ گیا۔
وہ اب ایران کے خلاف کردون میں برابر کوشش کر رہے ہیں اور کہتے ہیں کہ مین ہمتہ کوشش کرونگا کہ وہ عثمانیہ کا
صوبہ ہوجاوے ؛

مین نے کہا اب اپنے ملک سے صلح کر لیجئے۔ کہتے تھے کہ اب جانا اور زحمت اوٹھانا مشکل ہے۔ ناصر الملک
نائب السلطنت کی بہت تعریف کرتے تھے اسالائق اور نیک شخص ہے کہ عراق مین تو حملہ شیعون کا فرض ہے
کہ باعث عداوت اُسی کی سب غلط کرین [۱]۔
مشروطہ کی مانندہ کہتے تھے کہ یہان کے علماء اپنی آمدنی اور خرچ کو مثل یہود کے مذہبی افسر کے منظم نہیں
کرتے۔ اون کی طرفداری مشروطہ کی زبانی ہے ؛

یہ کہتے تھے کہ مین نے مجتہدین سے کہا کہ تم خود اپنا موازنہ آمد و خرچ بناؤ۔ باقاعدہ سے خرچ کرو اور فائدہ سے
روپیہ جمع کرو۔ مگر کسی نے توجہ نہ کی۔ مین نے شیخ حسن سے کہا کہ نوجوان ترکون نے اس زمانہ میں کم از کم دو بیڑہ کام کے
یعنی بحری قوت حاصل کی جو انگلستان یا جرمنی کی بحری قوت کے درجے تک تو سیکڑون برسون مین پہونچیگی
مگر یونان کے لیئے کافی ہے۔ دوسرے یہ کہ تنخواہین فوج کو ملنے لگین۔ اونھون نے کہا کہ زمانہ سلطان
عبد الحمید خان مین کل دو لاکھ مرتب فوج تھی باقی کاغذ پر تھی۔ مین نے کہا نہیں دس لاکھ تھی اُنھون نے کہا یہہ

[۱] محمد شاہ کی قابلیت اور نیابت سلطنت کی لیاقت مین قدر سے فرق ہے۔ ۱۲ منہ

مضمون نویس ہین خود بھی کامل تحصیل رکھتے ہین فلسفیانہ عبارت لکھتے ہین - نہایت شوق سے اونھون نے حدیث
انی تارکٌ فیکم الثقلین کے متعلق ایک فلسفیانہ مضمون سُنایا - ان کے مضامین حبل المتین و مصر مین شایع
ہوتے ہین - کونٹ ٹالسٹائی کی تصانیف اور سوشلسٹ کی کتب غرض مصر مین جو کتب تراجم اہل فرنگ شایع
ہوے ہین اون سے واقف ہین خود سند اجتہاد اخوند سید کاظم طباطبائی سے رکھتے ہین - سنت جمعہ نماز و دعا مین
مشغول رہتے ہین[1] - اس وجہ سے صبح کو ملاقات ہوئی - جوان آدمی ہین بال بچون کے ساتھ یہان رہتے ہین -
مکلف فرش چند قیمتی قالینون کا جو یہان کے لحاظ سے بعلانہ حیثیت سے تھا کمرہ مین بچھا تھا - مین نے اپنی تقریر کا فارسی ترجمہ
بغرض اصلاح سُنایا اُنھون نے بہت کم تبدیل کی ❊

اُردو اخبارون کی حمایت

آج یہان کے طالب علم نجم الافاضل باقر علی خان صاحب نے ایک شیعی اخبار کے دو پرچے دکھائے
معلوم ہوتا ہے کہ خزائن عتبات کی ضبطی کی بابت شیعیان ہند کے جلسے ہو رہے ہین - یہان نہ کسی کو معلوم
نہ کوئی چرچا اور نہ واقعی خزائن کے متعلق خصوصاً عتبات کا نام آیا - یہ حرکت اوپر والون کے تارون کی اور واقف
عصر حضرات کے ناواقف ہونے کی - دخل دینے کا لوگون کو شوق ہے مسئلہ سمجھنے کی ضرورت نہین - نواب صاحب
روٹر کا تار کافی ہے ❊

ریڈنگ روم انجمن اتحاد و ترقی

قرأت خانہ انجمن اتحاد و ترقی مین گیا - وہان ایک صاحب نے جو خاص طور منتظم ہین شربت
و چای کی تواضع کی - مین نے عذر کیا تو اُنھون نے کہا کہ آپ مہمان ہین - مین نے اپنی ذاتی
طرف سے تواضع کی ہے - انجمن کا یہ قاعدہ نہین مین نے اعتراض کیا تھا کہ قرأت خانون کا یہ دستور نہین -
اون کا نام شیخ محسن کردی ہے - اصلی عرصہ ایران کی ہین - ان کے بزرگ کردستان ایران کے شیخ الاسلام تھے
اب یہان گویا سُنت و جماعت کے مُلّا ہو کر آئے ہین - ۵ لیرا ماہوار جو انکا ۱۲ ۹ روپیہ کے مساوی ہے پاتے
ہین بہت باخبر آدمی ہین - انجمن اتحاد و ترقی و نوجوانان ترکون کے مداح تھے - تین سال قبل ان کو محمد علی شاہ

[1] یہ عتبات ہی کا اثر ہے کہ پالٹکس مین آزاد خیال شخص بھی نماز روزہ و دعا کے کس دل سے پابند ہین دوسرے مقامات پر یہ باتین کم ہین

سلطان سلیم کی لڑائیان ایران سے اکثر رہین اور اوسی نے مصر فتح کر کے خلافت کو عباسیون کے گدی نشین سے کچھ پنشن دیکر اپنی طرف منتقل کرالی تھی - یہ بہت بیدار تھا اور اوس کو حامی دین و مذہب ہونے کا بہت شوق تھا اوسنے اسکے چہ نہ گنج کا بنوایا - چارون طرف بازار لگائے اور بیحد روپیہ عربون کو دیکر چند روز کے اندر زمانۂ قیام مین نہر نکالی - یہان کی روایت کے بموجب اوسنے روپیہ زمین مین بچھادیا کہ نہر کھود کر روپیہ لیجاؤ اسی نے سید الشہدا اور روضۂ حضرت عباس پر خادم مقرر کیے جن کی اولاد کے پاس اس نیکنام سلطان کے فرامین ابتک موجود ہین ؛

حال مین ناظم پاپشا نے بازارون کو باقاعدہ اور سڑکون کو وسیع کیا - یہان کا متصرف (کلکٹر) خود آکر قلیون کی طرح کام کرتا تھا اور اونچی اونچی پیڑون پر چڑھجاتا تھا اور سخت محنت کرتا تھا - اسی کی برکت سے بقول خود وہ اب گورنر بصرہ ہوگیا - حال کا متصرف بھی بعض اوقات خدام کے ساتھ جاکر اپنے ہاتھ سے روشنی کرتا ہے ؛

دو پارٹیان یہان عراق عرب مین دو گروہ ہین مشروطہ جناب آخوند ملا محمد کاظم کے اور مستبد جناب سید محمد کاظم یزدی (طباطبائی) کے مقلد سمجھے جاتے ہین کثرت پچھلے فریق کی ہے - مگر بعض مستبد (شخصی یا جابر سلطنت کے شیدا) ہین تو جناب آخوند کے اور بعض مشروطہ جناب سید کاظم کے بھی مقلد پائے گئے ہین لیکن عموماً تقلید شخصی اغراض کے ماتحت ہوتی ہے ؛

شام کو آقا شیخ محمد رضا نبیرۂ شیخ زین العابدین مرحوم سے ملاقات ہوئی جو نہایت روشن خیال اور عمدہ تعلیم یافتہ نوجوان ہین اور دیگر روشن خیال علماء سے بھی صحن حرم مین ملاقات ہوئی - قرار پایا کہ اگر آقایان نجف نے بھی اپنی طرف سے اپیل کرین تب بھی کوشش راہ آہن مین کرنی چاہیئے ؛

[۳۰ جون سنہ ۱۹۱۱ء = ۳ر رجب سنہ ۱۳۲۹ ہجری]

آقا سید حسین قزوینی صبح کو آقا سید حسین قزوینی کے مکان پر گیا یہ ایک مشہور مجتہد کے پوتے اور زبردست ،

والون سے بھرا ہوا تھا اسلئے اُنھون نے ۹ بجے عربی (۲ بجے سہپہر کو) بلایا - آقاے صدر کی عمر ۷۰ سال سے کم نہین قُویٰ مضبوط اور چہرہ شاندار ہے بلند قامت ہین - بلکہ بعد سید احمد خان بہادر کے ایسا وجیہ آدمی میری نظر سے نہین گذرا - جب مین سہپہر کو گیا تو بہت ہی اخلاق و اکرام سے پیش آئے اور باصرار اپنی برابر بٹھایا اور مجوزہ اسکیم کو پسند کیا اور اوس کی بہت تعریف کی - کہا کہ ابتدا نجف اشرف سے ہونی چاہیئے یعنی اپیل منجانب علمار نجف ہو تب کامیابی ممکن ہے اوس کو بھی اس شرط سے مانا کہ کل علمار نجف اشرف شریک ہون آتے وقت بہت دُعائین دین کہ خدا تمھین برکت دے ٭

حجۃ الاسلام محمد باقر صبح کو حجۃ الاسلام سید محمد باقر مجتہد سے ملا - اونھون نے بھی مطلب کو پسند فرمایا - مگر دیگر مجتہدین پر اسکو موقوف رکھا ۔ ... آگئے اس مین دیر ہوگئی - یہ بھی ایک معمر اور مشہور مجتہد ہین مگر خلائق کا رجحان بمقابل آقاے صدر اور شیخ حسین کے ان کی جانب کمتر ہے - آقاے صدر کو بعد وفات مرزا محمد حسن شیرازی کسی سے زیادہ شہرت اور مقبولیت حاصل ہوگئی تھی - لیکن ایک تو ان کی عادت مین سائلون کیساتھ صاف گوئی اور کھرا پن زیادہ ہے دوم فتاویٰ کے جواب دینے مین بجد حجت و تعویق کرتے ہین اور ہمیشہ نجف اشرف کا حوالہ دیتے ہین کہ اول وہان پوچھو - اور وہان کے جواب آنیپر کہتے ہین کہ اب میری ضرورت کیا رہی - غرض ڈپلومیٹ چھپے نہین اس وجہہ سے خلائق کا رجحان اون کی طرف کم ہوگیا مگر صاحب رسوخ یعنی ہوشیار مشہور ہین - کیونکہ اپنے اوپر فتویٰ دینے کی ذمہ داری کمتر لیتے ہین ٭

زیارت سید الشہداء علیہ السلام سے صبح وشام و زیارت حضرت عباس علیہ السلام سے صبح کو مشرف ہوا -

چونہ پیسے کا عجیب طریقہ یہان چونہ وغیرہ پیسنے بلکہ غلہ نکالنے کا ایک عجیب طریقہ نکالا ہے - یعنی اکثر راستون اور گلیون مین ڈال دیتے ہین جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ گدھون کے چلنے اور آدمیون کے پائون سے وہ پس جاتا ہے پھر اوٹھا کر کام مین لاتے ہین ٭

روضہ کی کربلائے معلی کی بات معلوم ہوا کہ اول روضہ مقدس کا گنبد معمولی مٹی اور اینٹ کا تھا -

مجھے دیا اس میں روزانہ حیثیت مجلس درج ہوتے ہیں مگر مباحث کو پڑھنے سے بیوقوفی یا بدبینی کی جگہ ناتجربہ کاری زیادہ معلوم ہوتی ہے۔ مثلاً اس جزوی امر کی بابت تجویز پیش ہوئی ہے کہ یوسف مجاہد کو چار تومان پنسن دی جاوے۔ جبا وزیر نے رائے دی یا ۳ تومان جبا ترمیم پنس کیجاتی ہے کمیشن حقوق نے کہا ہے۔ اس ایک تومان (ے) ماہوار پر شاید ایک گھنٹا بحث میں لگا ہوگا۔ حالانکہ یہ ضروری امر ہے اور اس کو سررشتہ مال سے تعلق ہے نہ کہ پارلیمینٹ سے۔ پارلیمنٹ کے ہر صیغہ کے لئے ایک رقم معین کر دی جاہیئے غالباً مشکل یہ ہے کہ وزرا یا افسران سررشتہ کو اختیار دیں تو حق ہے کہ وہ سعی و سفارش پر عمل کریں گے ٭

آج شام کو زیارت روضہ سید الشہدا اور روضۂ حضرت عباس سے پھر مشرف ہوا بہت ہجوم تھا اور حسب معمول اندر اور باہر وعظ مجلس عزا و ماتم و نماز برپا تھی۔ کئی ہندوستانی بھی موجود تھے ٭

میں آج شام کو جناب ملا محمد باقر اصفہانی سے ملا - ۸-۱۰ سال ہندوستان رہکر یہاں آ گئے ہیں نہایت اخلاق سے پیش آئے اور بہت دعائیں دیتے تھے۔ نہایت بزرگ صالح آدمی ہیں۔ کاظمین میں مجھ سے سرسری ملاقات ہوئی تھی۔ انہوں نے بنارس میں میرے برادر بزرگ مولوی خواجہ غلام الثقلین (پانی پتی) کا مشہور وعظ اسلام کے متعلق سنا تھا اوس کی ہر شخص سے تعریف کرتے تھے اور حق یہ ہے کہ اسلام قرآن اسرار نبوی۔ توحید و نبوت کے متعلق باقاعدہ سائنٹفک طور سے اور مسلسل بیان کرنے میں اس وقت خواجہ غلام الثقلین سے بہتر مقرر موجود نہیں۔ لسانی اور فضول عبارت آرائی اون کا شیوہ نہیں عراق میں اُن کی شہرت ہندوستانیوں تک پہونچ گئی ہے ٭

فارسی تجویز اصلاح تمدن و ملاقات با آقا صدر

(۲۹ جون ۱۹۱۱ء = ۲ رجب ۱۳۲۹ ہجری - کربلائے معلی) میں نے ایک تحریر لکھی ہے جس کا خلاصہ یہ ہے کہ ایک انجمن ہو جس کی شاخیں ہر جگہ ہوں اور مذہب و تعالی اخلاق۔ تہیۂ کار برائے بیکاران و رفع نفاق میں کوشاں ہو اور اوس کے متعلق ایک آرٹیکل بھی ہے۔ جناب آقا سے صدر کے یہاں صبح کو گیا تھا اوس وقت تمام مکان فتویٰ طلب کرنے

ربع مجیدی = ۱۰ اسے یا ۲½ قران ایرانی (لیکن عموماً ۱۰ر قیمت ہے)۔

نیم مجیدی = ۴ر یا ۵ قران ایرانی (عموماً ۵ر قیمت ہے)

مجیدی = ۸ر سے ۱۲ر تک تومان ایرانی روپیہ سے دگنا چاندی کا سکہ ہے۔ مگر بازار میں لیتے وقت ۸ر میں ملیگا اور اسی طرح روپیہ کو یہاں کے سکے میں جاؤ تو بصرہ میں پورا اور آگے

۱۵ر میں چلیگا۔

لیرا عثمانی = ۱۰۰ پیاسٹر = [illegible] - مگر قیمت [illegible] سے [illegible] تک بدلی رہتی ہے۔

۱۰۵ پیاسٹر = [illegible] مگر بازار [illegible] لگتا ہے عموماً = ایک پونڈ یا انگریزی لیرا۔

شیخ علی مازندرانی

سہ پہر کو آغا شیخ علی شیخ العراقین پسر جناب شیخ زین العابدین کے ہاں گیا۔ یہ آقا مجتہد متدین ہیں اور یہاں پالیٹیشین ترس سمجھے جاتے ہیں۔ مطالبات قومی میں علماء کو متفق کرنیکی صلاح یعنی خواہ اسلام کی اصلاح میں وہ بالکل ہمارے ساتھ یقین کرتے ہیں مگر یہ کہتے تھے کہ کوشش ہونی چاہیئے خواہ نتیجہ کچھ ہو۔ میں نے کہا ہندوستان میں خدارا ترقی ایرانی کے لیئے ایک ہیئت (انجمن) بنائیں مدد کیجئے۔ انہوں نے کہا میں موجود ہوں تا آپ آغا سے [illegible] بھی اول ملئے۔ میں اپنے مسودہ دکھاؤں۔ مسودہ جناب شیخ حسین صاحب کے پاس بھیجا ہے تاکہ ملاحظہ کریں بعد دو تین روز کے [illegible] دیں گے۔

مجلس شورای ایران کی بابت شیخ علی صاحب کی رائے

آغا شیخ علی مازندرانی کے ممبران پارلیمنٹ کی بابت سخت رائے رکھتے ہیں کہ وہ اکثر جاہل و تنو پرست ہیں اور مطلق مشروطہ کے معنی نہیں سمجھتے نہ اُن کے لئے سامان مہیا کرنے میں۔ انہوں نے کہا اگر اہل مجلس داخلی قرض لینا چاہتے تھے تو میں نے کہا تھا کہ کوئی تم کو قرض نہ دیگا۔ اندرونی قرض لیتے ہیں بلکہ ایک ایک تومان فی شخص جبری قیمت وصول کیجئے [illegible] فی روپیہ ہو جاویگا۔ قرضہ کی ضرورت نہ ہوگی۔ اسی تجویز کو ابتداء تو مشروطیت میں ملانا مشکل تھا اسلئے مجلس نے ابھی نازک وقت میں اسے عملدرآمد کرنے میں دانشمندی کی۔ ایران کا سرکاری گزٹ (جریدہ رسمی) اور سوئیں پارلیمنٹ کی بحثیں پڑھنے کے لیئے

یہان نہین آتا - لہذا مین چار ہفتے سے تازہ خبرون سے محروم ہون - مجکو تار پڑھنے سے کچھ فائدہ نہین ہوا کیونکہ یہی تار ہندوستان سے پڑھکر آیا تھا - البتہ یہان یہہ معلوم ہوا کہ سردار اسعد فرنگستان کو روانہ ہوگئے - میرے پاس سردار اسعد کی ملاقات کے لیے بھی مؤید الاسلام کلکتہ کا خط ہے ❊

مین آج اپنے ہمسفر عبدالحسین یزدی کے یہان ملنے گیا برقع اوڑھے اون کی مان ہمارے کمرے مین آئین اور کسی قسم کا تکلف نشست برخاست مین نہین دیکھا گیا - عجمی عورتون کا بس اسی قدر پردہ ہوتا ہے -

ترکی و ایرانی سکے

نئے آدمیون کو سکّون کے سمجھنے مین دقت ہوتی ہے - اب چونکہ مجکو تجربہ ہو چکا ہے - اسلئے کسی قدر مفصل کیفیت سکّون کی لکھتا ہون - یہان ایرانی سکہ ہر جگہ چلتا ہے اور انگریزی بھی بوشہر سے بصرہ تک اچھی طرح چلتا ہے - سب سے چھوٹا سکہ جو عموماً چلتا ہے وہ پول یا شاہی ہے - اصل مین ایران کا سکہ ہے اور ہمارے دھیلے کے برابر ہے ❊

پول یعنی دو شاہی = انگریزی ـــ/

نیم سلبک (خوبصورت ترکی سکہ ایلومینیم کا) = ـــ/

سلبیک (ایضاً) = ۱۰/

قری (سکہ ایرانی) = ۲ سلبک = ۱/

واضح رہے کہ بغداد تک اور سب انگریزی سکے لے لیتے ہین مگر اکنی کو اس سفر مین ردی سمجھتے ہین اور [illegible] اور نہ قبول کرتے ہین -

نیم قران ایرانی = ۲/

نیم قران عثمانی = ۴/

قران ایرانی = ۴/ بصرہ مین اور دوسری جگہ ۴/ کہین ۴/

قران عثمانی = ۴/

اس لئے قبل طلوع آفتاب حرم میں گیا - نہایت مشکل سے قریب ضریح پہونچ سکا - یہاں قبۂ مبارک کے نیچے شب و روز
عجیب نظارہ ہے کہ سیکڑوں آدمی مختلف جگہ نماز یا دعا یا زیارت پڑھنے میں مصروف رہتے ہیں اور نہایت خشوع و
خضوع سے گڑگڑا کر دعا مانگتے ہیں - بیسوں آدمی ایسے تھے جنھوں نے میرا ہاتھ یا دامن پکڑ کر کہا کہ "التماس دعا"
یہاں کی عام رسم ہے ایران میں بھی اور عراق میں بھی راہ میں ہزارہا لوگ کہتے جاتے ہیں "التماس دعا" "التماس دعا"

ریڈنگ روم انجمن اتحاد و ترقی

میں یہ لکھنا بھول گیا کہ کل سہ پہر انجمن اتحاد و ترقی تک گیا جو یہاں کربلائے معلی میں بھی
کھلا ہے یہ بڑا کمرہ ہے اور دکان بھی اس کے متعلق ہے - عربی - ترکی - فارسی کے کئی جیبی
اخبار آتے ہیں - ایران نو (طہران) ٹیمس روزانہ (اسلامبول) اور حکمت (قاہرہ) اور نجف اشرف
فارسی کے اخبارات کئے جبل المتین دو ہفتے سے نہیں آیا تھا - مجھے مہتمم کتب خانہ اور سب ترکان انجمن تعلیم دی شیخ
محمد رضا اور محمد باقر صاحب سے میرے مختصر حالات دریافت کئے اخبارات دکھا دیے اور قہوہ اور شربت و سگار کی
تواضع کی گئی میں شربت پی کر آیا تھا - قہوہ اور سگار سے محروم تھا - مہتمم نے ذکر کیا کہ مسٹر بشیر حسین قدوائی سے
اون کی ملاقات قسطنطنیہ میں ہوئی تھی - اور کہا مترجمین نما تصانیف بھی ہیں - میں نے بیان کیا کہ میں نے
اون سے کہا کہ اتحاد اسلام (پین اسلامزم) کی گفتگو بیکار ہے اس سے یورپ گھبرا جاتا ہے - اسلام خود کافی
لفظ ہے - کیونکہ خدا نے سب کے دلوں میں بموجب آیت قرآنی روشنی ڈالی ہے ÷

اس ریڈنگ روم میں موٹے حرفوں میں دیواروں کی مختلف سمت حریت مساوات اخوت لکھا تھا - میرے
ذہن میں آیا کہ لفظ "عدالت" بھی ہوتا تو بہتر تھا - اتنے میں نظر دوڑائی تو عدالت بھی لکھا ہوا تھا - تصاویر
سلطان رشاد (محمد خامس) مدحت پاشا - کمال نامق بے کی آویزاں تھیں - - یہ ترکی کا شاعر و مصنف تھا جسکا
وہاں مولانا حالی کا مرتبہ حاصل ہے - یہ سال ہوئی یہ حریت کا خواہاں تھا - ایران نو کا پرچہ بڑا
اور ٹائپ کا چھپا ہوا تھا اور اوس میں بہت سے پولیٹکل مضامین تھے مگر تحریر میں سختی بھی عاید ڈاکرات کا پرچہ
ہے موجودہ گورنمنٹ کی شرکت لکھا تھا - اخبار نجف مختصر ہے چار صفحے چھپے ہیں - کوئی اردو و انگریزی اخبار

انھون نے تعلیم بھی پائی ہے اور اون کی جائداد بھی موجود ہے میں نے دوال قبل ہندوستان میں جو لیکچر دورہ میں دیا تھا جسکا عنوان تھا "اسلام واصلاح معاشرت" اور اوس کو حسب ایما ہر ہائینس بیگم صاحب بھوپال بطور ملخص لکھکر اون کی خدمت میں بھیجا تھا اوس کا مسودہ میرے پاس تھا - جناب محمد باقر صاحب اور دیگر منتہی طلباء کو سنایا - اون کے اصرار سے دو ثلث کا ترجمہ فارسی میں کیا اور ایک ثلث ابھی باقی ہے - یہ لیکچر ہندوستان میں اس سے قبل کبھی شائع نہ ہوا -

اہل عرب کا ماتم و مرثیہ خوانی

یہاں رات کو حرم میں سخت ماتم ہوا - ماتم ایک قاعدے اور گت سے کرتے ہیں - روضہ خوان بیٹھا جاتا ہے باغول کے غول صحن میں جمع ہوکر نوحہ پڑھتے اور ماتم کرتے ہیں - عربون کا طریقہ مرثیہ اور ماتم کا ہندیون بلکہ عجم سے بھی نرالا ہے - جسقدر آدمی ہیں وہ ایک جگہ دائرہ میں بیٹھ جاتے ہیں - ایک عرب (ملا یا خوان ہونا ضروری نہین) کھڑا ہو جاتا ہے اور کچھ درد ناک اشعار پڑھتا اور ٹہلتا رہتا ہے اور خاص خاص لفظون یا شعرون کو آنکھ سے بلا کر انگلی سے اشارہ کرکے اور مجلس کے کسی خاص آدمی سے مخاطب ہوکر کہتا ہے اور اوس کے قریب کے آدمی ماتم کیے جاتے ہین اسی طرح پھر دوسری طرف جاکر ٹہلتا اور ماتم کراتا ہے +

حرم حضرت عباس پر بھی شام کو حاضر ہوا - یہان بھی نہایت ہجوم تھا +

کہتے ہیں کہ یہ مخصوص یکم رجب کی جو نکہ موسم زراعت میں واقع ہوئی ہے اسواسطے اس بار عرب کم آئے - در صحن اور بازارون میں راستہ نہ ملتا - عربون کی عورتین ہمارے مردون سے زیادہ بیباکی سے لوگون کو ہٹا کر حرم مین داخل ہوتی ہین خواہ ضریح سے پیوستہ ہو جاتی ہین - یہان تک کہ جگہ ہم لوگون کو مشکل سے ملتی ہے -

[۲۸ جون ۱۹۱۱ء یکم رجب ۱۳۲۹ھ]

آج رات کو بہت سے آدمی صحن و قبہ میں رہے اور اگرچہ روز روشنی رہتی ہے مگر آج روشنی زیادہ تھی - خاص عبادت کی شب سمجھی جاتی ہے کیونکہ رجب و شعبان و رمضان کے مہینے خاصکر اول و اوسط بہت متبرک سمجھے جاتے ہین - میں عربی کے ستائیس بجے صبح اور ہندی کے ۴ بجے صبح اوٹھا مگر مکان سکونتی کا دروازہ نہ کھل سکا

کہا کہ اس مین یہ مطلب ہم بڑھانا چاہتے ہین کہ اہل علم (علماے دین) کے شر حقوق زائل نہون اور مردمان حلیم کے ہاتھ مین انتظام نہ آجاوے مین نے قبول کیا یہ بھی اُن کی رای ہے کہ تمام مجتہد ملک ایران وغیرہ ایران کے شیعون سے اپیل کرین کہ ایک ایک تومان عمر باقی دین تاکہ تقریباً دو کروڑ روپیہ جمع ہوجاوے۔ مین نے اس تجویز کی تعریف کی اور عرض کیا کہ عملی تدبیر کیجئے اگر اس سی راہ آہنی (ریل) بنائین۔ دس لاکھ روپیہ سال آمدنی ممکن ہے +

اوکھون نے کہا کہ عتبات مین اہل ایران یقیناً ایک ملین سالانہ روپیہ صرف کرتے ہین۔ کار دین مین خرچ کرنی کے لئے ایرانی نہایت فیاض قوم ہے محرم مین زیارات مین حج مین زکوٰۃ مین خمس مین۔ رمضان مین۔ رجب مین وغیرہ وغیرہ۔ نیز اوکھون نے کہا کہ بغیر علماء کے کوئی حرکت ترقی اس قوم مین نہیں ہوسکتی +

عرض کیا گیا خوب ہے۔ لیکن مناسب ضروری ہے کہ علماء نجف و کربلا اتفاق کرین اور آزاد خیالون کو بھی موافق کرین اور اپیل کرین کہ کم از کم ہر شخص اسقدر خدمت اسلامی کے لئے دے۔ اسکے متعلق اخبارات میں اسے شائع کرین اور واعظین مقرر کرین +

کل یکم رجب ہے ابھی سی لوگ بہت آگئے ہین مخصوصی کا دن ہے۔ مخصوص اُس روز کو کہتے ہین جس دن کوئی خاص ولادت یا برکت کا موجب ہو۔ جبکہ زیارت و عبادت کا ثواب زیادہ ہے +

ذوالقدر بہادر | آج ملاقات کے لئے ذوالقدر بہادر پنشنر ڈپٹی کلکٹر تشریف لا۔ یہ صاحب دس برس سی یہان رہتے ہین اِن کے بھائی سید جواد مرحوم ڈپٹی کلکٹر اور متولی وقف حسین آباد لکھنؤ تھے۔ اِن کی ایک ساتھی سی معلوم ہوا کہ کربلا جو فی الجملہ ہندوستان کے شہرون سے بہت سستا ہی دس اسلی قبل تو چیزون کی قیمت یہان اب سے نصف تھی۔

شیخ باقر علی صاحب طالب علم جو بہت نیک نہاد و قابل حلال ہین اور شیخ زین العابدین کے پوتے شیخ محمد صاحب اور سید حسن یوسف صاحب اخباری اور مولوی سید حسن اور راجہ ابو جعفر صاحب کے مختار اور دیگر دو چار شخص ملاقات کو آئے۔ راجہ ابو جعفر صاحب ایک لاکھ تین اور منظم تعلقہ دار ضلع نصیر آباد اودھ کے ہین یہان

آشکار ارادہ رکھتے ہین وہ بھی قائل ہین کہ ایرانیون مین ذہانت وطبّاعی و مادۂ تقلید بہت ہے لیکن سریع التاثیر ہین عملی قوت نہین رکھتے ؛

سرسید کی بابت دریافت — سرسید کی بابت سوال ہوا تو مین نے کہا کہ وہ قوم کے بہت خیرخواہ تھے لیکن چونکہ عام مسلمانون کا فرقہ ایسا ہے کہ وہ عقل کو بمقابلہ نقل وتقلید فضول سمجھتے ہین اس لئے سرسید نے بجای اشاعرہ کے اصول عقاید کے اصول معتزلہ کی تعلیم دی - صرف مسئلہ خرق عادات (معجزہ) مین وہ اکثر معتزلہ کے خلاف تھے لیکن ملا انکو معتزلہ کہتے تھے - اونھون نے اپنا لقب "ٹھیٹ مسلمان" رکھا تھا - وہ نہایت بلند فکر وخیرخواہ خلائق تھے - لیکن سر سید اونھون نے ایسا بنایا ہے کہ دنیای اسلام مین جس کا ثانی نہین ؛

مین نے جو تجویز اصلاح تمدن کی ہند مین درست کی تھی اور بعد کسی قدر ترمیم کے فارسی مین لکھی ہے بلکہ اوس کی اصلاح عبارت مین جناب مؤید الاسلام (ایڈیٹر حبل المتین) کا مشورہ شریک ہے اون کو دکھائی وہ مجھ سے متفق ہین مگر ڈرتے ہین کہ باہمی اختلاف کی وجہ سے علماء او سپر متفق نہون گے ؛

والیس کونسل انگریزی در کربلا — والیس کونسل انگریزی نواب حسن کھان قندھاری مقیم کربلا سے ملاقات ہوئی معقول شخص ہین مشروطہ ایران سے زیادہ امید نہین رکھتے اس وقت ایک ہی مسلمان والیس کونسل تمام سلطنت برطانیہ مین باقی ہین ؛

[۲۷ جون ۱۹۱۱ء = ۲۹ جمادی الثانی ۱۳۲۹ھ]

جناب شیخ حسین مازندرانی سے ملاقات — کل صبح حسب ارشاد جناب شیخ حسین محمد فرزند حضرت شیخ زین العابدین کی خدمت مین حاضر ہوا - نہایت تپاک و اخلاق سے ملے اور ساتھیون سے کہا کہ فلسفی و عالم وخیرخواہ اسلام وغیرہ ہین - بھائی بہنون والد مرحوم سب کے حالات دریافت کئے - مین نے اپنا فارسی مضمون اصول ترقی اقوام وملل سنایا جس مین تجویز ہے کہ عملی طور پر اصلاح اخلاق وبیکاری ایرانیان واسلامیان وتعلیم اتفاق کس طرح ہوسکتی ہے" - جناب شیخ صاحب موصوف نے بہت پسند کیا اور وہ مضمون رکھ لیا - مگر انہون نے

بگڑے اور سلطنت جائے یا رہے ہم مستحق ہیں ہم کو روپیہ ملے - ظاہر میں یہہ لوگ بھی نہیں جانتے کہ ہم ذاتی اغراض کیلئے کر رہے ہیں - مگر عاقل سمجھتا ہے کہ منتظم اور باقاعدہ اور شورہ کی حکومت میں یہی اصل خرابی لوگ دیکھے ہیں اور دل بتا رہا ہے کہ عائدات آمدنی و منافعہ) میں فرق آجاویگا[1]

مجھسے کئی ہندی تعلیم یافتہ آج ملنے آئے ایک ان میں صوبہ بہار کے پرانی وضع کے ہندی ایڈیٹر و ناظم مولوی علی اظہر صاحب عزیز ہیں - اُنھوں نے کہا کہ یہاں آپ کی نہایت ضرورت ہے - آپ اگر پورے ایک سال رہیں تو خیالات میں بیحد انقلاب ہوجاوے -

کل مولوی شیخ باقر علی صاحب اور سید ابراہیم مجتہد عراق کے صاحبزادے آئے - دیر تک قومی معاملات اور دینی مطالب میں گفتگو رہی اور اونھوں نے مقرر کیا کہ شام کو چند احرار جمع ہوکر آپکے پاس آنا چاہتے ہیں - میں نے خود جانیکا وعدہ کیا - بعد زیارت و نماز (عقب جناب شیخ محمد حسین) وہاں گیا ۷ - ۸ ایرانی زیادہ تر جوان و عالم لوگ تھے - اون میں جناب ضیاء الدین لبھر آقاے صدر و جناب شیخ محمد رضا برادرزادہ حاجی شیخ حسین و پسر آغا شیخ زین العابدین بھی تھے اور دوسرے نہایت بلند خیال بزرگ تھے - ایران کے معاملات سے پہلے اونھوں نے ہندوستان کی سیاسی حالت سرسید کے متعلق حالات دریافت کیے - معلوم ہوا کہ عراق عرب میں احرار کم ہیں اور یہہ حضرات بھی بجاے پارٹی بازی کے خواہشمند ہیں کہ اخلاق و عادات کی اصلاح اور تعلیم عام ہو - مجتہدوں کے موجودہ لیسران و عزیز محمد عبدہٗ و سید جمال الدین مرحوم کے ہمخیال ہیں بعض اُن میں سے سرسید احمد خاں بہادر کی عظمت بھی کرتے ہیں - میں نے کہا کہ پارٹیوں کی یہہ تقسیم درمیان اعتدالی و ڈماکرٹ بری نہیں لیکن ایک دوسرے سے دشمنی ٹھیک نہیں اور اصلاح اخلاق - درستی انتظام نشر تعلیمات ایسی مشترک چیزیں ہیں کہ اون میں سب کو متفق ہونا لازم ہے - یہہ حضرات جو کل میرے پاس

[1] میرے نزدیک یہہ راے کربلاے معلی میں تھی - مگر مشروطہ جو خود بھی زمانہ سلف کی بدعنوانیوں کا وارث ہے انصافاً بے قصور نہیں ہے اور ان لوگوں نے بھی عمدہ کام نہیں کیا - ۱۲

(۳) گالیان نہ بکو۔ (مین نے صلاح دی کہ عرب وعجم کی جو بد عادت قسمین کھانیکی ہے اوس کی بھی ممانعت کی جاوے) ؎

(۴) نماز باقاعدہ ادا کرو۔ حرم مین روز صبح حاضر ہوکر زیارت پڑھو۔

(۵) اوستاد کی اطاعت کرو۔

(۶) بہت سویرے منھہ ہاتھہ دھوکر مدرسے مین حاضر ہوا کرو وغیرہ وغیرہ۔

جس طرح ہندون کے لڑکے پہاڑے یاد کرتے ہین یہ آداب یاد کرائے جاتے ہیں۔ یہہ قاعدے ہند مین بھی جاری ہوجاوین تو بہت اچھا ہے لیکن شرط یہہ ہے کہ مذہب کا قلبی احترام منتظمین کے دل مین موجود ہو اور صرف بیگار کی طرح وہ کام نہ کرین۔ اس مدرسہ کے طلباء اکثر ذہین تھے اور تھوڑے عرصے مین اونھون نے اچھی ترقی کی تھی ۲-۳ سال پڑھ گئے تو یہہ طلبا اچھے تعلیم یافتہ ہوجائینگے۔ اُستاد یہان بھی جسمانی سزا دینے کے عادی ہین۔ میرے خیال مین جسمانی سزا خاص قصور پر اور بہت کم دینی چاہیئے ✦

درس کا مرتب ہونا اور جماعتون کی تقسیم لازم ہے اور ریاضی پر زیادہ زور ہو تو بہتر ہے۔ جب مین انگریزی یعنی ترکی کوٹ اور ٹوپی پہنے امتحان لے رہا تھا۔ ایک شخص منتظمون سے کہہ رہا تھا کہ انگریزی طریقے تعلیم کے سخت حرام ہین۔ فرنگیون سے کوئی چیز نہ سیکھنی چاہیئے۔ سچ کہا ہے لسان قوم نے ؎

خندہ زن ہے اس مسلمانی پہ کفر ؛ جیسی ہے حالی مسلمانی تری

یہی لوگ بمناسبت محترم مجتہدین یعنی مرزا محمد کاظم خراسانی اور اُن کے ساتھیون کو کافر زندیق وہابی نصاریٰ کیا کیا کہتے ہین اور جہلا سے کہلواتے ہین۔ آمدنی کے ابواب کم ہوجانیسے یہان کے عام لوگ مشروطہ پر لعنت کرتے ہین۔ حالانکہ قصور محمد علیشاہ کا ہے کہ ملت سے اوسنے جنگ کی اور ملک مین خرابی اور بد امنی ہوگئی۔ آمدنی جاتی رہی۔ مگر جو لوگ مفت خوری کر خوش ہین اون کو سگ اصحاب کہف ہویا نادیٔ صالح جو چیز کھانے کے کام مین آئے اچھی ہے۔ جو روپیہ ہمارے پاس آتا ہے وہ ظلم کا ہے یا رشوت کا اس کو کیا ! ملک

سے جاری ہے۔ تعداد طلبا (۴۰) ہے ۲۴ لڑکے اون ہندیون کے ہین جو یہان آباد ہو گئے ہین اون کے سوا ۱۶
عرب اور عجم ہین خرچ ماہواری تخمیناً ۵۰ روپیہ ہے ایک ہیئت (انجمن) متعلق یہ مدرسے اوس کے ایک
رکن مفتی احمد علی صاحب الیسر جناب منشی محمد عباس مرحوم شاعر عالم لکھنوی بھی ہین امروہ مفت تعلیم دیتے ہین۔
حساب کی تعلیم حض کو بلحاظ مدرسہ کے ابتدائی ہونے کے اچھی ہے۔ جغرافیہ بھی پڑھایا جاتا ہے۔ فارسی عربی
و عقائد بھی مگر درس کا کورس (نصاب) مرتب نہین ہوا چند روز مین کمیٹی ترتیب دینے والی ہے۔ دوم معلم
تنخواہ یاب محنتی ہین اور شوق سے پڑھاتے ہین افسوس کہ اکثر طلبا کو شل کچھ جیب کے جدا عداد کر دیا جاتا ہے امر یہ
یعنی جماعتین بھی اچھی طرح نہین ہین۔ لڑکے دیوان حافظ پڑھتے ہین اچھی طرح پڑھ لیتے ہین تو ہی من
سمجھتے ہین نے اصلاح دی کہ گلستان علاوہ ماسپچیم کے پڑھائی جاوے۔ خواندگی کیساتھ معنی بھی بتائے
جاوین۔ قرآن شریف بھی بعض طلبا عجمی لہجے سے پڑھتے ہین بہترین لہجہ عرب پھر عجم اور مابعد ہندیون کا
مانا گیا۔ لڑکے عموماً ذہین ہین۔ استاد ہندی لائق ہین۔ ایک ماہ سے نئے معلم نے مدرسہ ہاتھ مین لیا ہے
اور ترقی دی ہے۔ طالب علم نظیر کورس کی مالکہ عقاید بلند آواز سے پڑھتے اور سناتے ہین۔ ان عقاید کے اونیس ۱۹
حصے کئے گئے ہین نہایت عمدہ خوش لہجہ طریقے سے فارسی مین بطور راگ کے پڑھتے ہین۔ یہ لڑکے عبارت
عقائد و اصول کو ایک گت کے ساتھ پڑھتے ہین اور جب سب آواز ملاتے ہین بہت اچھا اثر ہوتا ہے ۔
مدرسہ بجانب برٹش کونسل جنرل بھی لائق امداد ہے اور کوئی محترم ہندی رئیس بھی اگر کچھ مدد دے تو نہایت عمدہ کام ہو
جب آدمی ہی نافہم اور جاہل رکھے ہین تو پھر کوئی قومی کام کیونکر درست ہو؟

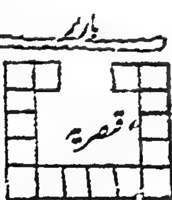
یہان کے اور کاظمین کے مدارس مین یہ عمدہ بات دیکھی کہ سبق کیساتھ استاد کچھ نصائح لڑکون کو حفظ
کرایا ہے۔ مثلاً :-

نصائح جو لڑکون کو حفظ کرائی جاتی ہین

(۱) ماں باپ کا ادب کرو۔

(۲) راستے مین شور و غل لڑائی نکرو۔

نیوسلیٹی سے باہر بنے ہوئی ہین جن پر کندہ ہے کہ آبدہ حریت یعنی زمانہ آزادی کا آغاز فلان تاریخ کو ہوا - یہ برج سنہ
مین اس غرض سے ہر مقام پر بتقلید انقلاب فرانس لگائی گئے ہین کہ لوگ آزادی کے نام سے واقف ہو کر آئندہ کوئی
شورہ ہو تو حریت کی مدد کرین اور حریت کے معنی سمجھین - آج باہر سے یہان کا جیلخانہ دیکھا - بہت بڑے مکان مین
جسکا احاطہ وسیع ہے واقع ہے مگر مکان بوسیدہ اور پرانا ہے - شہر مین فقیرون کی بہت کثرت ہے مگر پہلے
دن کا تجربہ ہے کہ زیادہ پیچھا نہین کرتے اور یہان اون کو ملتا بھی زیادہ ہے تاہم جہان جاؤ فقیر ملین گے
شیخ کو بدر حسن یوسف صاحب پسر مرزا محمد صاحب اخباری جو مشہور عالم اخباری شہر تھے اون کے یہان شربت
اور چاء کی دعوت تھی اور مین نے کل شرکت کا وعدہ کیا تھا - وہان جناب شیخ حسین صاحب مجتہد العصر پسر شیخ الاسلام
شیخ زین العابدین مجتہد بھی تشریف رکھتے تھے - خاص طور پر محبت و احترام سے ملے اور فرمایا افسوس ہے کہ تم
جیسے آدمیون کو ہم یہان نہین رکھ سکتے ورنہ یہان آپ سے بہت فائدہ ہو - اور دیگر تعریف و توصیف کی -
اور کہا انشاء اللہ یہ سفر ایران و اسلام کے مفید ہوگا - ان کے برادر جناب شیخ محمد اجمل طہران مین ہین -
محکمہ تمیز کے افسر ہین اون کے نام خط دینے کا وعدہ کیا - مرزا محمد صاحب کا بڑا زبردست کتب خانہ ہے - اون کے
انتقال کو چند ماہ گذرے ہین - چند فرزند چھوڑے جو سب موجود ہین اون کا ایک قیصریہ گنج ہے (یہ دو منزلہ
عمارت ہے نیچے دوکانین ہین اوپر دوکاندار رہتے ہین اور برابر کے مکان مین خود رہتے ہین - جس کا کرایہ



للعہ چار ہزار روپیہ ماہوار ہے - یہان بازار کی طرف دروازہ رکھکر گنج بنانے کا طریقہ مرزا محمد صاحب
نے جاری کیا ہے - اس عمارت کو قیصریہ اخباریہ کہتے ہیں - بمبئی مین کہین کہین
ایسے گنج ہین شکل اس طرح کی ہوتی ہے ....

مدرسہ جعفریہ حائریہ یہ مدرسہ جس مین مولوی اشتر حسین صاحب بھی رہتے ہین ایک چھوٹا سا مکان ہے ملحقہ
روپیہ ماہوار کا ہے اور اہتمام باسم حسینیہ جس میں طلبہ پڑھتے ہین - کرایہ عزاداری مین صرف ہوتا ہے -
زیادہ تر خرچ مولوی ارشاد حسین صاحب کے ذمہ ہے اور مدرسہ کا نام مدرسہ جعفریہ حائریہ ہے - کچھ کم دو سال

سارق کے ہاتھ کاٹے جاتے ہین بلکہ قید کی سزا ملتی ہے۔ نہ شراب خوار کی حد ہے۔ زنا کی حد کے احکام دنیا سے اوٹھ گئے۔ آخر مین عظمت رسالتمآب اور اطاعت رسول پر اونھون نے زور دیا +

ایک معمر عالم سے ایسے ہی وعظ کی توقع تھی۔ مگر مجھے سخت تعجب ہوا کہ انھون نے اس پیرایہ سے گویا سابق شخصی سلطنت کی تائید کی۔ مگر سلطنت بنی اُمیہ یا بنی عباس یا قاچار یا سلاطین عثمانیہ مین کب اور کہان شریعت پر پورا عمل ہوتا تھا۔ تمام بادشاہ اور اُمراء شرعی احکام کے اوسقدر حصے پر عمل کیا کرتے تھے جسقدر اون کی اغراض کے خلاف نتھا یا جسکو وہ قابل عمل سمجھتے تھے۔ باقی جن باتون سے اون کا نقصان ہوتا تھا اوسپر آجتک بادشاہون سے لیکر مُلاؤن تک شاید ہی کسی نے باقاعدہ عمل کیا ہو۔ اخلاق خراب تھے رشوت اور ظلم کا زور تھا۔ اب اگر کچھ بد اخلاقی ہے تو انصاف کے لحاظ سے حالت بہتر ہے۔ پہلے بھی بہت سی باتین شریعت کے خلاف ہوتی تھین اب بھی ہوتی ہین صرف شکل بدل گئی ہے۔ پھر اونھون نے چند عورتون کے لئے کہا کہ "مجلس ہین میں نے بھی دیا تم لوگ بارہ قران (۴ روپیہ) دیدو اور مجھے خود ضرورت نہین"۔ معلوم ہوتا ہے کہ یہ اکثر غریبون کے لئے چندہ کرتے رہتے ہین۔ اسقدر رقم شاید کسی نے نہین دی۔ مگر ایک شخص نے کچھ دیا۔ واعظون کو اپنی لیاقت جاگی گداگری کی امداد مین صرف نکرنی چاہیئے بلکہ کوشش کر کے ایک محتاج خانہ قائم کرنا چاہیئے۔ مگر یہان گداگری مثل خادمی کے خاصہ محترم پیشہ ہے۔ ہر جگہ مسلمانون مین ذرائع معاش کی ترقی دینے کے لئے اور زراعت و کارخانون کے ذریعہ سے لوگون کو کام مین لگانیکی نسبت اس بات کو پسند کیا جاتا ہے کہ جو لوگ کماتے ہین دوسرے اون سے مانگ کر گذر کرین +

آج ایک واعظ نے منبر پر بعد روضہ خوانی کے اگلے ہفتہ مجالس مین پڑھنے کے لئے امداد چاہی۔ مین نے صحن حرم مین والدین مرحومین کی طرف سے وعظ و مجالس کرنیکے لئے اوس کو کچھ دیا +

[۲۵ جون ۱۹۱۵ء۔ کربلائے مُعلّیٰ]

مین نے دوسری جگہ لکھا ہے کہ کربلا مثل بغداد کے ایک بہت بڑا شہر ہوتا جاتا ہے۔ جسقدر نئی عمارت

تعداد کربلائے معلّٰی کے ممکن ہے اور اگر درمیان کربلا و نجف اشرف ایک لاکھ کی آمدنی سمجھی جاوے تو ڈیڑھ ئی
لاکھ کی آمدنی ہو سکتی ہے۔ آج بیس عرابہ کتنے ۹-۹ مسافروں کی جگہ ہر گاڑی میں ہے جس کی میزان
آمدنی دو روپیہ آٹھ آنہ فی مسافر کے حساب سے ۴۵۰ روپیہ کی ہوئی۔ اگر واپس از کربلا کا کرایہ آج کا صرف ۱۰۰
روپیہ سمجھا جاوے تو ساتھ سو روپیہ روزانہ اور ۲۱ ہزار ماہوار سے زیادہ آمدنی ہوئی جس کی میزان تین لاکھ ۲ ہزار
روپیہ سالانہ ہوتی ہے۔ اگر ہم کربلائے معلّٰی و نجف اشرف کے درمیان آمد و رفت کو دو لاکھ اسی ہزار ہی سمجھیں
تو چھ لاکھ روپیہ سالانہ گاڑی کی مسافروں سے آتا ہے ؛

ہماری گاڑی پر گاڑیبان مختلف مرتبوں میں عرب ایرانی ہر دو تھے۔ مگر عرب گاڑی بان قدرے وحشی
اور بیدرد تھا۔ حالانکہ نوجوان تھا۔ ایرانی السن تھا۔ مگر ایرانی شاگرد (یعنی کوچبان کا مددگار) زیادہ چالباز
آرام طلب تھا اور ایک ترکیب سے میری نصف جگہ پر قابض ہو گیا ؛

[مقام کربلائے معلّٰی - ۲۴ر جون ۱۹۱۱ء = ۲۶ر رجب ۱۳۲۹ھ]

عام حالات کربلائے معلّٰی مولوی جلال الدین حیدر آباد آئے کے برادر مولوی شبیر حسین و شیخ باقر علی صاحب
جو یہاں کے منتہی طلباء میں سے ہیں) مجھ سے ملنے آئے۔ سید مجتہد نے دعوت بھی کی۔ وقت کی کمی کے باعث
سے پہر کو حاضر روضہ ہو کر زیارت سے فارغ ہوا۔ قبہ اور صحن کی مشابہت کاظمین سے بہت ہے البتہ عمارت ویسی
نئی نہیں اور میناروں پر سے کہیں کہیں کام اُکھڑ گیا ہے جس کی مرمت ہو رہی ہے۔ آدمیوں کا ہجوم بہت زیادہ
ہے۔ ناظم پاشا نے جن کی لیاقت لوگوں کے اندر عجیب طور پر ظاہر ہوئی بازاروں کو جو روضہ سے متصل ہیں یا جو روضہ
سید الشہدا اور حضرت عباس کے درمیان چلے جاتے ہیں دوکانوں کو یکساں و خوبصورت کر دیا ہے بعض کی
تعمیر اب بھی جاری ہے مگر بسبب موقوفی والی موصوف اب سستی سے تعمیر ہو رہی ہے ؛

236134 [۲۵ر جون ۱۹۱۱ء - زیر قبہ سید الشہدا]

روضہ میں اندرون قبہ امام حسین علیہ السلام سید الشہدا اور حضرت علی اکبر پسر نوجوان سید الشہدا کی قبر جدا

مسیّب مسیّب جو کربلائے معلّی سے ۱۶-۱۷ میل پر وہ مقام ہے جہاں حضرت مسلم کے فرزندون کا مقبرہ ہے اور ایک کوئی بزرگ حضرت مسیّب نے اس دھبّے کو مٹانے کے لئے کہ وقت پر فرزند رسول کی کربلا مین مدد نہین کی چیدہ ہزار آدمیون کو لیکر ابن زیاد اور یزید پلید کی فوجون پر یکدم حملہ کیا اور سب قتل ہو گئے مسیّب خاصا بارونق اور آباد قصبہ معلوم ہوتا ہے بڑے بڑے قہوہ خانے جس مین لکڑی اور بان کے بیشمار بنچ دھرے ہوئے تھے دریا کی دوسری طرف موجود ہین - وہان سے دریا کے دوسری طرف گاڑیان بدلی جاتی ہین - پل لکڑی کا ہے مگر باقاعدہ نہین یعنی تختون کے بیچ مین جگہہ کھلی ہوئی ہے - غفلت ہو تو دریا مین گر جاوین یا پیر پھنس جاوے خاصکر رات کے وقت روشنی پل پر کافی ہوتی ہے یعنی قطار لالٹینون کی چلی جاتی ہے جو دور سے خوشنما معلوم ہوتی ہین اس مقام کا فاصلہ بغداد سے چالیس میل کے قریب ہے ؏

[کربلائے معلّے - ۲۴ جون ۱۹۱۱ء = ۲۶ رجب ۱۳۲۹ھ]

تقریباً ۸ بجے پہونچے - زمین کربلائے معلّی کی خراب اور قابل زراعت نہین - بہ تکلف باغ وغیرہ بنائے گئے ہین یہان میرا قیام سید ہاشم خادم کے مکان مین ہے جس کا مردانہ و زنانہ مکان ملا کر مرحوم مہر صاحب خیرپوری نے ساڑھے ستر ہزار روپیہ کے خرچ سے بنوایا تھا اور پھر اپنے خادم ہی کو دیدیا - خود قیام بھی نہین کیا بلکہ خیمے مین مقیم رہے اصلی خادم سید ہاشم موجود نہ تھے اون سے اور میرے چھوٹے بھائی خواجہ غلام السبطین سے جب وہ ریاست خیرپور مین تھے خوب ملاقات تھی اون کے بھتیجے سید حمید نے اصرار سے ٹھیرایا - مکان بہت عمدہ ہے اور خوش وضع - خدام مین رقابت ہے - سید عبود کے لوگ اس بات سے راضی نہوئے کہ مین وہان نہ ٹھیرا - مگر وعدہ کر چکا تھا اس لئے اپنے ساتھیون کو چھوڑ کر وعدہ پورا کرنا پڑا - یہان بھی کونسل خانہ کے آدمی ہندی زائرون کے استقبال کیلئے موجود تھے ؏

موٹر کار کا انتظام ہونا چاہئے بالفعل یعنی دس برس تک (جبکہ ریل ہو جاویگی) بہتر ہے کہ سلطنت ایسے مواقع کو درست کر کے کوئی کمپنی موٹر کار جاری کردے - کیونکہ یہان کم از کم ڈیڑھ لاکھ روپیہ سال کی آمدنی صرف درمیان

حروف کا خاصہ مطبع ہے۔ ایک کمپنی مالک ہے اور اکثر لوگ عرب و عجم و یہود برابر آتے رہتے ہین ❊

سید محمد علی صاحب نے یہ سنکر کہ سامرہ مین مکتب نہین بنا بحسرت کہا کہ "بس شیعون سے کچھ امید نہین اون کو بحال خود چھوڑ دو"۔ ایک نوجوان اون کا رسالہ لینے آیا جو کسی مدرسہ مین غالباً فوجی مدرسہ مین معلم یا افسر تھا بظاہر ترک تھا عربی بولتا تھا۔ مگر معلوم ہوا یہودی ہے ❊

روانگی جانب کربلائے معلّی

بسمل عربانہ روانہ ہوا۔ چار پانچ بجے دن کو گاڑی جاتی ہے۔ سب گاڑیان چار چار گھوڑون کی ہین اکثر گھوڑے تین تین سو چار چار سو روپیہ کم کے نہیں راستے مین بغداد سے ایک میل تک گاڑی کے گرنے اور لوٹنے کا نہایت سخت اندیشہ تھا۔ کیونکہ آبپاشی کی بلند نالیون پر جو معمولی طور سے چھپی ہوئی ہین گاڑی نہایت تیزی سے جاتی اور گرتی اور چڑھتی تھی۔ اس حصے مین نئے آدمی کو بہت سنبھل کر بیٹھنا چاہئے۔ گاڑی مین ہجوم تھا اس لئے مین کوچ بکس پر بیٹھ گیا۔ مگر یہان اتفاق سے نئے اور شراب سے بدمست و مخمور فاطرجی سے کام پڑا دو گھوڑے بد بائے تھے جو راستے میں نہایت خوفناک لاتین مارنے آتے تھے اور جوت پیرون مین پھنس جاتا تھا مگر فاطرجی نے اوس کا یہ علاج رکھا تھا کہ زیادہ پیٹا جاوے تا گھبرا کر اور بیتاب ہو کر خچیر پانون مارے اور کبھی نہ کبھی ان خچرون کی ٹانگین بپیندر سے نکل جاوین۔ قریب تھا کہ گھوڑے کی لات یا میری ٹانگ ٹوٹ جاوے۔ مگر اس چار گھنٹے تک خدا نے محفوظ رکھا۔ ایسا خطرہ زندگی کا یا کم از کم ایک عضو کے ٹوٹنے کا اب تک کبھی نہوا تھا اس وقت جان کا بچ جانا خدا کی مہربانی اور معجزہ تھا۔ سڑک کچی اور چندان بری نہین مگر راستے مین پانی کی نالیان اور بہت ہی اونچی نیچی ہین اسوجہ سے گاڑیان چڑھتی اترتی رہتی ہین۔ مگر چلانے والے بالکل احتیاط نہین کرتے۔ بے تحاشا ہانکتے ہین خاصکر جہان جہان خراب راستہ ہو وہان ان کا جوش بڑھجاتا ہے۔ میرے خیال مین پندرہ بیس ہزار کے خرچ سے دس بیس جگہ مختصر سے پل بنادی جاوین تو تکلیف جو ہے جاتی رہجاوے۔ راستے مین آبپاشی چھوٹے چھوٹے رہٹون کے ذریعہ سے بہت تھی۔ لیکن عموماً کم قیمت چیزون کی کاشت ہوتی ہے۔ البتہ کربلائے معلّی کے قریب کھجورون اور میوون کے باغ بہت ہین ❊

ہین بہت اعتبار کرلیا ہے - میرے سوال پر اونھون نے کہا کہ بعض جہلا جو مقابر ائمہ علیہم السلام کو سجدہ خواہ بوسہ بطور سجدہ کرتے ہین وہ ممنوع ہے - عوام جاہلانہ طریقے سے جناب امیر کی تعریف کیجائی تو خوش ہوتے ہین جس سے دین مین فرق پڑنے کا اندیشہ ہے - اونھون نے شیخ مفید کی شرح اعتقادیہ مصنفہ شیخ صدوق کی بہت تعریف کی اور کہا کہ وہ اس لایق ہے کہ انگریزی مین اوس کا ترجمہ کیا جاوے - شیخ مفید نے تمام خلاف عقل باتون کی تردید کردی ہے - خود جناب سید کلب باقر نے بجنسہ اور سلیس عربی نظم مین ایک کتاب اعتقادات مین لکھی ہے وہ مجکو دی - واقعی بہت خوب لکھی ہے - اگرچہ طویل زیادہ ہے اور بعض جگہ الفاظ قدرے سخت ہوگئے ہین اسلئے وہ خود کتاب کے بعض ابواب دوسرے فرقون کو پڑھنے کیلئے نہین دیتے - یہ رسالہ ہندوستان مین چھپا ہے اس وجہ سے غلطنامہ جو یہان کا تحفہ ہے بہت طویل ہے - یہ بھی فرمایا کہ مرزا محمد تقی صاحب سب علما سے زیادہ محتاط (عالم) اور بے نفس ہین اور لوگ خود اون کے ممبر پر بیٹھکر دوسرون کو تقلید کا وعظ کہتے ہین مگر باوجود لوگون کے استعداد دینے کے وہ کوئی شکایت نہین کرتے جسقدر محترم لوگ کربلا اور نجف مین ہین سب وہ مرزا محمد تقی کی تقلید کرتے ہین - لیکن چونکہ طریقہ اشتہار کو وہ ناپسند کرتے ہین لہذا ہند کے لوگ اون سے ناواقف ہین - ہندوستان کے لوگون مین اوس کو مانا جاتا ہے جسکے اشتہار دینے والے زیادہ ہین اس وجہ سے دو تین آدمیون کے سوا مین نے جناب مرزا محمد تقی کا نام کسی سے نہ سُنا تھا ؎

| بازار بغداد | بغداد مین بنک شہنشاہی عثمانی مین چک بھنانے گیا - مالکان بنک مین زیادہ حصہ دار انگریز یا بعضے فرانسیسی ہین - بنک کا نام شہنشاہی عثمانی ہے - آج بوجہ شنبہ ہونیکے جو یہود کی عام تعطیل کا دن ہے دو ثلث سے زیادہ دوکانین بند تھین - بازار بیرونق تھا - یہ بازار مسقف ہے - اوس کا عرض پانچ چھ گز ہوگا - مانی ہیتا کے بڑے بازار سے زیادہ نہین - مگر دوکانین اور اوس کے پیچھے عمارتین مال سے لبریز ہین - مسلمانون کی دوکانین سوائے چند دوکانون کے کم اور کم رتبہ ہین - ؎

| اڈیٹر ایر العلم | مطبع آداب مین سید محمد علی شہرستانی اڈیٹر العلم سے ملنے گیا - یہ عربی اور انگریزی ٹائپ کے

بھی موجود تھے - وہ بہت ذہین اور عمدہ خیال کے نوجوان ہیں - یہ تینوں صاحب بہت دور تک مجھکو پہونچانے آئے - حرم میں زیارت پڑھنے کے بعد یہاں کے خدام نے مجھپر ہجوم کیا اور ہر جگہ اُن کو کچھ کچھ دینا پڑا - واقعی یہاں لوگ سخت جاہل ہیں اور بے تمیزی سے مانگتے ہیں مگر یہ غنیمت ہے کہ دو چار روپیہ میں سب کا بھگتان ممکن ہے جس خادم کے یہاں ٹھہرے اوس کا کرایہ مکان وغیرہ علیحدہ ہے - جناب مرزا محمد تقی مجتہد سے دوبارہ نہ ملسکا اس خیال سے کہ اُن کے سامنے اپنا مضمون عرض کرنے میں بہت دیر لگیگی اور اصلاح تمدن کے خیالات کا انکے ذہن نشین کرانا تو مشکل ہے - صرف جناب آخوند صاحب کی خدمت میں عرض کرنا کافی ہے - یہاں رخصت کے وقت دائیں بائیں دونوں طرف ہوکر شانہ کو بوسہ دیتے ہیں کاظمین میں بھی تمام آدمیوں کو ایسا ہی کرتے دیکھا - بعض لوگ کان میں دعا بھی پڑھتے ہیں میرے ساتھ مرزا محمد رضا اور اون کے ساتھیوں نے ایسا ہی کیا ۔

[۲۳ اپریل ۱۹۱۲ء = ۵ جمادی الثانی ۱۳۳۰ھ]

شام کو جہاز آگیا - خادم کا فرزند سید قاسم لطیف تحفہ کا کھانا اپنے گھر سے لایا - جس نے اوس کو بطور تحفہ ایک سرد ماہی تو اوسنے نہایت اصرار کے بعد لیا - اور پھر بھی بار بار واپس کر دینا چاہتا تھا اور کہتا تھا کہ مجھکو لینے کی اجازت نہیں - یہ نوجوان عربی کتب بے تکلف پڑھتا تھا - میں نے اوس کو اس زمانہ قیام میں سمجھایا کہ محض خادمی میں اتنے لوگوں کی معاش ممکن نہیں تم زراعت یا تجارت کرو مگر وہ نہ سمجھا اور یہ جواب دیا کہ میرے پاس سرمایہ نہیں - لیکن اوس کے خاندان کے پاس اراضی قریب سامرہ موجود ہے ۔

رات کو جہاز سامرہ ہی میں انتظار رہا اور صبح کو روانہ ہوا - واپسی کا سفر کئی گھنٹے کا ہے کیونکہ دریا کے اندر چلنا ہوتا ہے اور اس میں ایک تہائی وقت خرچ ہوتا ہے چنانچہ بعد ظہر کاظمین میں پہنچے - شام کو زیارات حرم بھی مشرف ہوا - رات کو یہاں صحن میں روشنی اور رونق اور آدمیوں کی کثرت ہو جاتی ہے ÷

ملاقات با مجتہد ہندی و مذہبی گفتگو

صبح کو مولانا سید کلب باقر سے ملاقات ہوئی - اونھوں نے فرمایا کہ عموماً جاہل سعوات نے غلات کی روایات پر جو ان لوگوں نے بہت کثرت سے خلاف قرآن و حدیث ملادی

متبسم تقریر کی اور کہا کہ "سفیہون سے میل جول چھوڑنا ایک عمومی جنگ مین پڑجانا ہے اور یہہ ممکن نہین" اصلاح مطلق کافی اور جامع لفظ ہے۔ مین اُن دونون سے ملنے کا اشتیاق ظاہر کیا۔ اُنھون نے افسوس کیا کہ آج من جب وقت کم رکھا آپ سے ملاقات ہوئی۔ اِن کے نام مرزا احمد حسن و مرزا محمد علی کاملی ہین۔ ایرانی الاصل ساکن رنگون لو رجال وارد سامرہ ہین۔ سلیم کا ایک مدرسہ کی بنیاد ڈالی ہین۔ یہان کوئی مکتب بچون کے لئے نہیں۔ وہ کہتے تھے کہ یہان بعض لوگون کا قول ہے کہ بچون کا جہل مین مبتلا رہنا مکتب جدید مین تعلیم پانے سے بہتر ہے۔ مگر سوال یہہ ہے کہ اگر تعلیم بھی ظاہر پرستی اور خود غرضی سکھانے والی ہو تو اوس سے کیا نتیجہ ہے؟"

ملاقات با حضرات ذاکرات در سامرہ

بعد فراغت زیارت پھر ۲½ گھنٹے ملاقات رہی۔ میرے لئے اوںھون نے کربلا اور نجف اشرف مین تین آدمیون کے نام خطوط دئے جن سے ملاقات لازم ہے۔ یہہ تینون شخص فرقہ ڈماکریٹ سے (جس کا ذکر مابعد آئیگا) تعلق رکھتے ہین۔ اوس فرقے کا چھپا ہوا پروگرام بھی اونھون نے دکھایا۔ مین نے اوس مین ۷-۸ مواد کو منظور اور ۱۰-۱۲ مواد کو قبل از وقت بتایا۔ باقی ۴۰-۵۰ مواد کی تائید کی۔ مواد (مادہ کی جمع ہے) یہان دفعات کو کہتے ہین۔ ان صاحبون نے کہا کہ "یہت ہے" ملا عموماً جناب سید کاظم طباطبائی کے ہمخیال ہیں اور مشروطہ حکومت کو ناپسند کرتے ہین۔ حتی کہ بعض ملا جناب اخوند ملا محمد کاظم خراسانی کے حق مین ایسے الفاظ استعمال کرتے ہین جو بدترین انسانون کے حق مین بھی مستعمل نہین ہوتے اور خفیہ جلسون مین اون کو بدزبانی سے یاد کرتے ہین۔ جناب شیخ عبداللہ مازندرانی جناب اخوند کے ساتھی ہین اور بس[1]۔ لیکن باقی لوگ ایسے بہک گئے ہین۔ میرا مقصد چونکہ کسی خاص فرقے سے تعلق پیدا کرنا نہین بلکہ عموماً ایک اصلاح ذہنی ہے کہ سب مسلمان اپنے تمدن کی اصلاح کرین اس لئے کوئی خاص نسبت ذاکرات یا اعتدالی سے رکھنا منظور نہ تھا تا کہ مجھپر اون کے احتمالات کا اثر ہو۔ جناب مرزا محمد رضا فرزند جناب مرزا محمد تقی مجتہد العصر سامرہ (جانشین جناب میرزا)

---

[1] لیکن واقعی شیخ عبداللہ مازندرانی کے علاوہ آقائے شریعت اصفہانی آقائے صدر مرزا محمد تقی شیرازی مرزا حسین حنا یہہ حضرات کم و بیش شخصی حکومت اور پرانے مظالم کے خلاف رائے ظاہر کر چکے ہین ۱۲

پاس جانا بھی جرم تھا۔ لیکن اب عباسیون کا نام ونشان مفقود ہے۔ مگر ایک ویران مسجد اور اوس کے سامنے شاندار طلائی قبلہ ول مظلوم نوجوان ائمہ کا نظر آتا ہی جو کم عمری مین زہر سے ختم کردئے گئے۔ اور اسی مسجد کے نیچے سے ہزارہا آدمیون کے قافلے چلے آتے ہین۔ اون کی ظاہری حکومت نہوتے پر باطنی حکومت لوگون کے دلون مین کسقدر رہے کہ انسان اوس کا اندازہ کرنے سی قاصر ہے اور جو لوگ محض ظاہری حکومت رکھتے تھے گو وہ کیسی ہی شاندار تھی اون کا نام صرف اہل البصیرت کے لئے موجب عبرت ہے۔ جو لوگ ظاہری دولت وحکومت اور جب طاب شان وشوکت پر فخر کرتے ہین اور غالیس اتُّقہت اور سچی اسلامی تعاسب کو حقارت سی دیکھتے ہین اون کو یہ مقبرے اور قبرستان نصیحت سکھا سکتے ہین۔ مگر کتنے ہین جو آنکھیں بہا رکھتے ہین۔ بعض اہل ہند وسنائی شیعہ اون لوگون کو ملعون کرتے ہین جو مسجد یا کھنڈرات کو دیکھتے تھے مین نکہ مین نے کہا کہ شیعون کو کہین حکم نہین کہ سفر مین آنکھون پر پٹیان باندھ لین اور دماغ کو کمی کرکے پیچھے ڈالدین ÷

یہان سے دریائے دجلہ کے دوسری طرف کھنڈر ٹیلے نظر آتے ہین جن کی نسبت مشہور ہے کہ اصحاب کہف کے غار اور کُتّے کے بھونکنے کی آوازات کو آتی ہے۔ مرزا محمد رضا فرزند جناب حجۃ الاسلام مرزا محمد تقی مجتہد العصر ہنستے تھے کہ یہ عوام کا خیال ہے۔ ہمارے خادم کے لڑکے قاسم نے بھی کہا کہ اصحاب کہف کا کُتا رات کو بھونکا کرتا ہے ÷

آخر مین فارغ ہو کر مرزا آغا صاحب فرزند جناب مرزا محمد حسن شیرازی (سرکار مرزا) کے یہان گیا۔ اُنھون نے دعوت مقرر کیا تھا۔ معمولی اخلاق سے وہ اور مجملہ حاضرین کھڑے ہوگئے۔ جین نے اپنا مضمون "ترقی تمام علماء" سُنایا۔ جز دیگر علماء شیخ تھے۔ سب نے نصرت کی۔ رائے کو کہا اُنھون نے فرمایا کہ میری ہی رائے ہے کہ اس سودہ مین بہت بار سادہ ہونی چاہیئے کہ ایسی کارروائی ہوکر بدمذہبون کی صحبت سے ایران کے لڑکے نہ بگڑین اور علماء کی وقعت مین فرق نہ آوے اور دین پر عمل ہو۔ وہان دو لائق جوان موجود تھے جنھون نے نہایت

معلوم ہوتے تھے صرف مسجد کی فصیل کھڑی تھی - ایک جرمنی نے اجازت لیکر ترکی گورنمنٹ کے بموجب کھودنا
شروع کیا تو حمام اور حجروں اور مکانات کی بنیاد پتھر کی اور بڑی اینٹوں کے مضبوط فرش جہان جہان نکلے
وہ موجودہ زمین سے ۴-۵ فیٹ نیچے ہین - عمارت کو بھی گیارہ سو برس گذرے ہیں مسجد کے گرد کی
دیوار میرے اندازہ مین ۴۵ فیٹ سے زیادہ بلند ہے اور بڑا آثار ہے - ہر چہار طرف ۵-۵ بڑے اور دو دو
چھوٹے چھوٹے دروازے ہین مشرق کی طرف اور مغرب کے ہر دو جانب عمارتین کھود کر نکالی گئی ہین - اور بیچ
مین بھی حمام اور حوضوں کے نشان موجود ہین در شرقی کے باہر عمارتین ہین اور دیوے غالباً سونوں اور نیل کے
بطور طاقچے کے ہین جن مین سونے یا روئی وغیرہ تیل مین ملا کر ڈالتے ہون گے اون کی اینٹین اینٹ سیاہ
ہین - فرش کے طول و عرض مین جست نصف نصف گز ہے اور مسجد سے شرق کی جانب عمارتوں سے جُدا
اور مسجد سے باہر ایک مینار ہے جو خوبصورت تو نہین مگر بلند و جسیم و شاندار چکر دار ہے - اوس کی بلندی
میرے اندازہ مین کم و بیش سو گز ہوگی - ہندوستان کے گنبدوں کے خلاف زینے کے جسکے اندر نہین
بلکہ باہر کی طرف بنے ہوئے ہین - مسجد کا طول تخمیناً ۱/۲ میل اور عرض ۱/۴ میل ہوگا - کم از کم مسجد شاہی
لاہور جو ہند کی سب سے بڑی مسجد ہے یا مسجد بھوپال جو اوس سے بھی بڑی ہے یا مسجد گلبرگہ جسکے کل ۱۱۷
برج ہین اور جامع مسجد دہلی میرے خیال مین یہ مساجد اس کے اندر آسکتی ہین - یہ مسجد اوس زمانہ مین ضرور
آباد ہوگی - اور یہہ بھی معلوم ہو سکتا ہے کہ کسقدر یہان آبادی ہوگی کیونکہ ایسی مسجد بنائی گئی تو جس مین
یقیناً ایک لاکھ نمازی ایک وقت مین آسکتے ہین - مسجد خانہ خدا ہی اسلئے باقی ہے اگرچہ غیر آباد ہے ایک جرمن
نے اسکے آثار معلوم کئے ہین - یہان سے ایک فرسخ پر تختگاہ عباسیہ نظر آتا ہے جو بالکل ویران اور کھنڈر ہے
کہتے ہین کہ یہان وہ تہہ خانہ تھا جس مین ائمہ اثنا عشر کے آخری ائمہ مدتوں قید یا نظر بند رہے تھے
یہ حالت دیکھکر عبرت ہوتی ہے اور قدرت خدا نظر آتی ہے کہ عباسیوں کا وہ جاہ و جلال کہ شعرا و
قصہ گویوں کے قلم اوس کے بیان سے عاجز ہین - اور اہل بیت کی وہ مظلومیت کہ اون سے ملنا یا اون کے

دائیں اور بائیں ایک ایک آدمی وہی اذان دہراتا جاتا ہے - اذان و اقامت و نماز بہت آہستہ آہستہ
دیر میں پڑھی جاتی ہیں اور بعد نماز عشا کے روضہ میں قرآن خوانی ہوتی ہے - تھوڑی تھوڑی دیر معمولی روضہ خوان
جا کر پڑھتے ہیں - مگر اوس اثنا میں بہت سے لوگ چلے جاتے ہیں کچھ آجاتے ہیں جہاں جماعت کی نماز روضہ کے
شرقی چبوترے پر ہوتی ہے سامنے ایک سلسلہ لالٹینوں کا روشن کر دیا جاتا ہے - اور بعد کو کوئی شخص پانی
کی سبیل کرتا ہے - جو نمازی پینا چاہے سقے کو کچھ دیتا ہے وہ اون لوگوں کو پلاتا ہے - بہت سے آدمی موم
بتیاں لئے پھرتے ہیں اور لوگوں سے کہتے ہیں کہ حرم میں روشنی کرادو - ایک مثل ایک شمعدان کے ہوتا ہے -
اس میں ۲ بتیاں ہوتی ہیں وہ روشن کرتا ہے اور تھوڑی دیر میں بجھا کر اپنی جیب میں رکھ لیتا ہے - لوگ
جو منت یا ارادہ کر کے آتے ہیں اوسی حرم کے کسی حصے میں جہاں روشنی کم ہو روشنی کرا دیتے ہیں اور حسب اپنی
نیت کے ثواب حاصل کرتے ہیں - یہ اور بات ہے کہ روشنی کرنیوالا فوراً گل کردے -

میں نے بھی روشنی کے دام دیئے اور بعد نماز اوس ناک کلمہ پڑھنے والے کے شمعیں دکھائیں کہ وہ میرے لئے روشن کی
ہیں مگر ہمارے خادم کے فرزند کو یقین آیا میں نے تمام زیارات صاحب الامر کے تہہ خانے میں دیکھا اور کاظمین
میں بھی - جب زوار بندی آتے ہیں تب مجبوراً روشن کرنے ہی پڑتے ہیں اور چونکہ کوئی ہم ایسا نہیں ہوتا کہ جس میں
زوار نہ آئیں اسلئے ہر ایک نیا شمع و دیگر روسا کے وقت کا مستعمل ہوا ہے اور ہمیشہ ہی شب
کو روشنی ہوتی ہے - چونکہ خرچ کافی ملتا ہے اس لئے اگر کچھ خدام کو بچ جاتا ہو تو تعجب نہیں اور نہ حرج ہے

آثار قدیمہ

صبح کے گیارہ بجے (صبح کے ساتھ عربی) سامرہ کے باہر شہر پناہ کے فاصلے پر ایک بہت
بڑی مسجد کا بقیہ ہے جسکو غالباً متوکل باللہ خلیفہ عباسی کی بنا کہا جاتا ہے - اسکو دیکھنے گیا - راستے میں سامرہ
کی فصیل آئی جو اچھی حالت میں ہے اور اسی حد پر قصبہ کی نئی بنی ہوئی ہے - اصلی سامرہ کی آبادی جیسا کہ موجودہ
کھنڈروں سے معلوم ہوتا ہے ۵ - ۶ میل طول اور اسی قدر عرض میں ہوگی - کتابوں سے معلوم ہوتا ہے کہ اندر کی طرف
مسجد میں چاروں سمت عمارات تھیں اور ایک طرف باہر کی طرف بھی مگر اب دو سال قبل صرف مٹی کے تودے

وہ بھی دیا - پھر کہا آپ نے کھانا کھایا اوس کا معاوضہ دیجیے - کہا "چشم" وہ بھی دیا - پھر کہا کہ مین نے آپ کو صلاح دی کہ کپڑے اوتار دیجیے ورنہ وہ چوری جاتے اور جیب کا روپیہ بھی لوٹ لیا جاتا - اوس کو بچایا اوس کا معاوضہ دیجیے - سید صاحب نے قبول کیا - آخر چلتے وقت کہا کہ مہربانی کر کے جو کپڑے و نقد امانت رکھے تھے وہ واپس کیجیے کہ مین یہان سے رخصت ہوتا ہون تب مالک مکان نے کہا کہ دیکھیے آپ یہہ کپڑے پہنکر زیارت کو جاتے تو بے عزتی کے ساتھ چوری ہوتی مین نے نہایت احترام اور آرام سے کپڑے اُتروائے ہین اس واسطے مین ان کپڑون کا مستحق ہون - سید صاحب نے مان لیا اور اپنا سا مُنہہ لیکر چلے آئے +

آج صبح حسب معمول ۱۲ رکعت نمازین مختلف مقامات پر بہ نیت فرحت زیارت پڑھین - اور زیارات حضرت حلیمہ خاتون عمہ امام حسن عسکری و حضرت نرجس خاتون زوجہ امام حسن عسکری و عسکرین (یعنی امام حسن عسکری و امام علی نقی) کی پڑھین نیز حسب معمول قرآن شریف پڑھا اور جس جس کی جو سفارش تھی وہ زیارتین پڑھیں +

بے مرمت دیوار حرم کا باہر کا دروازہ شکستہ ہے اور دو تین صحن جو اندر باہر ہین اون مین سے دو بیرونی صحنون مین سامرہ کے شمالی اور جنوبی آبادی کا راستہ ہے - مقام یہان کا کاظمین سے زیادہ کشادہ ہے مگر بیرونی حصہ صحنون کا اور بیرونی دروازے مرمت طلب ہین - کوئی بادشاہ یا جارب دولت عثمانی مرمت کرادے تو بہتر ہے - دروازون کی مرمت مین چار پانچ ہزار روپیہ سے زیادہ کا خرچ معلوم نہین ہوتا +

غار امام مہدی (صاحب الزمان) کے سبز قبہ پر ہر کلس ہو جگہ ہے وہان یہ عجب تماشہ ہے کہ کلس کے نیچے ایک گھونسلا کسی جانور کا ہے اور اوسپر لقلق بیٹھا ہے جسکو لوگ حاجی لقلق کہا کرتے ہین امام علی نقی و حسن عسکری کے مقبرے کے دو سبز مینار جو دونون طرف ہین اونپر مین نے لقلق کو بیٹھے دیکھا - تعجب ہے کہ گنبد بالکل ڈھلوان مثل دہلی کی جامع مسجد کے ہے اوسپر گھونسلا کیسے بن سکتا ہے اور وہ بھی لقلق کا ! +

نماز جماعت سبیل دروتی کل شام نماز جماعت مین بہت کثرت تھی - مرزا محمد تقی صاحب مجتہد العصر نے نماز پڑھائی تھی یہان اذان کا یہہ عجیب قاعدہ دیکھا کہ سینکڑے شخص اذان [illegible]

اس کا زیادہ خیال بیجا ہے اصلی بات یہ ہے کہ خود ہمارے یہان ایل ہن روز لڑا ایمان ہر سی بھی سخت ہوجاتی ہے
مگر اس سے ساری قوم کو بدنام نہین کر سکتے ؁

[سامرہ صبح - ۲۲ جون ۱۹۱۱ء = ۲۴ جمادی الثانی ۱۳۲۹ھ بروز پنجشنبہ]

اہالیِ سامرہ

سامرہ کے لوگ جیسا کہ مین نے بیان کیا ہے سوائے مجتہدین و طلباء کے اور ایک شخص خدام کے اہلسنت و جماعت مین اور مفلس ہین - چونکہ زوار کو پہلے سے ان کی سختی معلوم ہے اسلئے وہ ان کو کچھ نہین دیتے اور نہ یہان زیادہ ٹھہرتے ہین اس سبب سے یہ لوگ ناراض ہو کر کبھی کبھی اِکے دُکے زائر کو لوٹ لیتے تھے - اس لئے بدنام ہو گئے - اور بعض زائر یہان نہین آتے - لیکن اب میرے خیال مین عام سالون کی حالت کاظمین سے قدرے بہتر ہے تھوڑا سا دو تو ان کو کافی ہو جاتا ہے مین نے ہر مقام پر جہان مختلف یادین ہین اور صندوق رکھے ہین کہین ایک قران کہین نصف قران صندوق مین ڈالا اور خدام کو علاوہ ان دو قران کے دیا جو سب کے لئے مقرر ہین اسی کو ان لوگون نے بڑی دولت سمجھا ؁

ایک دلچسپ تاریخی لطیفہ

اہل سامرہ کی سختی اور لالچ جس کی شکایت اب تک ہے دراصل ان مین پاسنگ بھی نہین - جب مین قسطنطنیہ سے جہاز مین بیروت کی طرف آرہا تھا تو راستے مین کتاب قصص العلماء مین ایک عجیب قصہ سید نعمت اللہ جزائری مرحوم کا دیکھا - یہ مشہور عالم زمانہ طالبعلمی مین نجف سے سامرہ آئے تو ایک معتبر شخص باہر استقبال کو آیا اور کہا اہلاً و سہلاً ذرا تبرکاً ہمارے خچر پر سوار ہو جائیے اور مکان پر تشریف لائیے - اصرار سے اپنے خچر پر سوار کیا جب مکان پر پہونچے تو مالک مکان نے بہت تقاضے سے مسور کی دال جو اوبلی ہوئی تھی اور جس کے اندر چند سیاہ دانے بھی تھے کھلائی - پھر ارشاد ہوا کہ یہان کے لوگ چور اور بدمعاش ہین آپ زیارت کو جاتے ہین تو اچھے کپڑے اُتار کر معمولی کپڑے پہن لیجئے - چنانچہ علامۂ موصوف نے خوشی سے کپڑے اُتار کر میرے کپڑے پہنے - پھر جب زیارت کر کے آئے تو مالک مکان نے کہا کہ میرا حق زیارت کروانے کا دیجئے - سید موصوف نے کہا بجا ہے - کچھ نقد دیا - پھر کہا کہ میری خچر پر گاؤن کے باہر سے آئے - اوسکا کرایہ عرض کیا جاتا

کمرے سے سنتا رہا۔ بڑی بحث [illegible] کے حیلہ [illegible] تعداد میں ۲۰-۲۵ حاضر تھے۔ بعض لوگ تو عرصے

میں [illegible] کر بیٹھ گئے تھے۔ [illegible] بحث رہی۔ کتاب کا ایک مسئلہ پڑھتے جاتے [illegible] کے۔ بعد

ترجمہ نہیں [illegible] فلسفی تو نہیں منطقی جیسے سوالات تھے اور حضرت صاحب نے نہایت جوش و خروش سے کئے

یعنی اس لئے ترجمہ نہیں کیا [illegible] ہے۔ اگر یہ ہے تو تقدیر کا سوال کیوں ہو گیا۔ اسے [illegible] نہیں

آتا کی بات ہے۔ تو معلوم نہیں ہوا کیسے وغیرہ وغیرہ۔ ایک شخص اعتراض کرتا تھا اور کہ تقریر ختم نہیں

ہو جاتی کہ دوسرا جواب دینے لگتا۔ دوسرے کی بات ختم ہونے سے قبل تیسرا بول اٹھتا تھا۔ ایک نئی بات کہتا

تھا۔ استاد کو کوئی خاص ادب و احترام تعلیم میں نہ تھا۔ اسی تقریر پر بحث چلنے ترتیب تھی کوئی عالم

منٹ رہی پھر جماعت برخاست ہو گئی۔ میں نے حضرت مولانا صاحب سے عرض کیا اندر اگر مسجد جا رہے تھے

بیٹھ گئے۔ میں نے [illegible] کہ بہت اچھا [illegible] ہے۔ میں [illegible] تاریخ و اسلامی معاملات میں آپ سے

گفتگو کرنی ہے مگر آپ [illegible] اس لئے [illegible] وقت مقرر فرما دیجئے۔ کہا اس وقت بھی [illegible] بجے صبح مقرر کیا۔ ہم

دن (جمعرات) کو درس نہیں دیتے اور جمعہ کو۔

ہمارے ساتھی نے کہا کہ [illegible] جناب مرزا صاحب شیرازی مرحوم کے بیٹے [illegible] تشریف [illegible] مگر

[illegible] سے ملاقات نہیں کرتے مگر [illegible] تشریف [illegible] ہے۔ مگر [illegible] سکتے ہیں ہو

کہیں [illegible] پر [illegible] مختصر [illegible] کی ایک جگہ ہے۔

[illegible] پیر صاحب [illegible] مرزا صاحب [illegible] مرزا صاحب [illegible] وقت

سہ پہر وقت مقرر فرمایا ہے۔

آج ایک ہندی سید [illegible] ایک آدمی سے [illegible] عرب [illegible] وقت [illegible]

حضرت [illegible] ہندی [illegible] نے [illegible] عرب [illegible] مسجد [illegible]

کہا [illegible] سر [illegible] لگے۔ [illegible] لوگوں نے [illegible] مرزا صاحب [illegible]

درسیان عمر بتائی جاتی ہے۔ جناب مرزا محمد حسن شیرازی کے جانشین و شاگرد ہیں۔ آواز کمزور ہے مثل کاظمین
کے یہاں بھی ایک لڑکا لوگوں کے سامنے بیٹھا ہوا نماز کے ارکان بتاتا رہتا ہے۔ کیونکہ آواز مطلق نہیں آتی۔
صحن اندرونی حرم میں نماز ہوتی ہے اعلیٰ درجے کے قالین بچھے ہوئے اور سامنے لالٹینوں کی روشنی
ہے نماز نہایت خوبی و خلوص سے ہوتی ہے۔ اندر حرم میں ہز ہائینس نواب صاحب رامپور کی طرف سے برابر
روشنی ہوتی ہے اور پٹنہ کے رئیس سید بادشاہ نواب کی طرف سے بھی۔ حرم کے بیرونی تیسرے صحن کے دروازے
اور کواڑ البتہ فرسودہ شکستہ اور بے مرمت ہیں خدا کسی رئیس کو توفیق دے کہ وہ درست کرائے ٭

یہاں اور کاظمین میں شیعہ بالکل اپنی فقہ و طریقے کے موافق اذان دیتے ہیں۔ خدام و ملازم یہاں بھی
طرح طرح سے ٹھگتے ہیں ٭

[۱۱ جون ۱۹۱۱ء = ۱۳ جمادی الثانی ۱۳۲۹ھ۔ سامرہ۔ بجے صبح]

یہاں بھی پولیٹکل جنرل انگریزی وقف لکھنؤ سے خدام کی امداد کے لئے لوگ مقرر کئے ہیں۔ سید محمد جواد مولوی
زادہ جو جناب شیخ محمد عباس مرحوم کی بہن کی اولاد سے ہیں مقرر ہیں جوان اور ذہین و خلیق ہیں خرچ بہت ہے
مشاہرہ کم ہے دو دن سے زیارت کرانے کے لئے آتے ہیں آج صبح میں نے ہر جگہ زیارتیں اپنی والدہ مرحومہ کی طرف سے
(جن کو دیکھنے کی بہت تمنا تھی کہ یہاں آئیں) پڑھیں۔ اگلے دن والد مرحوم کی طرف سے بھی پڑھیں۔ کچھ دیگر عزیزوں
کی طرف سے ٭

جناب میرزا محمد تقی

میں آج جناب مرزا محمد تقی مجتہد سامرہ جانشین جناب مرزا صاحب کے مکان پر گیا۔ ان کا
درجہ شیعوں میں بہت بڑا گویا نمبر سوم یا چہارم سمجھا جاتا ہے لیکن خود ہم ان کو سب سے بڑھکر سمجھتے ہیں مکان
بیرونی سادہ ہے اور ۲-۳ ہزار روپیہ سے زیادہ کی مالیت نہیں۔ فرنیچر یعنی فرش مختصر مگر صاف۔ چند
کتابیں۔ تعداد میں شاید اکسو ہوں اور عربی اخبار (نجف) کے چند پرچے بھی رکھے تھے۔ اور ایک دو
پرچے ماہوار اور عربی رسالہ "العلم" کے بھی موجود تھے۔ جناب مرزا صاحب درس میں مشغول تھے۔ میں برابر کے

جب سے حکومت مشروطہ ہو گئی ہے لوگ مرنے لگے ہیں پہلے ظلم و رشوت ستانی بہت تھی خوف کم تھا۔ اب یہاں لوگوں کو مختلف خادموں اور کفش برداروں کی دست برد سے بچانے کے لئے یہ انتظام ہو گیا ہے کہ ہر شخص سے جو ہندی ہو آٹھ آٹھ آنہ لے لیتے ہیں۔ اور عجم سے چار چار آنے یا ایک ایک قران اور وہ مختلف مجاوروں کو ملا کر تقسیم کر دیتے ہیں +

مگر بہت سے لوگ اس خفیف رقم کے دینے سے بھی انکار کر دیتے ہیں۔ یہ رقم آٹھ آنے اور چار آنے یعنی دو اور ایک قران کی عام ہے۔ اگر کوئی اس سے زیادہ دے تو اس کی توفیق ہے اور اس وجہ سے اب دق کرنا کم ہو گیا ہے یہ کہنا کافی ہے کہ ہمارے خادم سید صاحب ہیں۔ مگر مانگنے والے اس فقرہ پر کب مطمئن ہوتے ہیں! +

یہاں مرزا محمد تقی مجتہد العصر بہت بزرگ اور عالم شخص مشہور ہیں۔ میں انشاء اللہ ان سے ملوں گا اور مرزا علی آقا صاحب فرزند مشہور مجتہد سرکار مرزا (محمد حسن شیرازی) بھی یہاں مقیم ہیں۔ آبادی چار پانچ ہزار ہے یہاں علاوہ خادموں کی تعداد ۱۰۰ کے قریب ہے۔ چیزوں کا نرخ ارزاں ہے۔ بوجہ پہاڑ کے گلیوں میں صفائی زیادہ ہے۔ لیکن راستے کاظمین سے بھی زیادہ بلند و پست ہیں۔ خادموں میں سے ۱۲ کو ۱۲ امر ماہوار خزانہ سلطان سے کئی سو سال ہی ملتا ہے اور جاروب کشوں کو جدا +

سید حبیب کے پاس جہاں میں ٹھیرا ہوں زیادہ بہتر مکان ہے۔ بخارا کے آدمی بھی جیسا کہ دیوار و کتبے سے معلوم ہوتا ہے یہاں ٹھیرے ہیں اور ان کے یہاں ٹھیرنے کا مقام دو منزلہ ہے اور یہاں قیام مناسب ہے۔ جہاں میں ٹھیرا ہوں چھت سے ایک قلعہ و مینار مسجد متوکل کا موجود ہے۔ یہ مقام جیسا میرا خیال تھا عسکری یعنی چھاؤنی عباسیوں کی تھی۔ عباسیوں کے محل کا نشان بھی ہے۔ ائمہ یہاں قید و نظر بند رہتے تھے۔ یہاں حضرت صاحب العصر کے غار پر جو گنبد ہے اوسی غار میں سے مدت سے استغفر اللہ لوگ لیجاتے ہیں کہ دولت عثمانیہ نے اس خوف سے کہ گنبد نہ گر جاوے اوس کا اندرونی خام حصہ کو بند کرا دیا ہے۔

شام کو میں نے نماز با جماعت جناب مرزا محمد تقی مجتہد العصر کے پیچھے پڑھی وہ بہت معمر ہیں۔ ۸۰-۸۵ کے

زواروں کو بہت سے خدام لینے آئے لیکن چونکہ ہم پہلے سے سید حبیب کے یہاں ٹھہرنے کے ارادے سے آئے تھے اس واسطے ہم کو ان کی رقابت سے امان ہی۔ یہاں بھی سامرہ سے ایک میل تک بڑے بڑے حرم کے ٹکڑے بطور کشتی جگہ جگہ پڑے تھے آج صبح کو حبیب اور ایک نوجوان مسمّی قاسم فرزند خادم آئے تو لڑکوں نے آبادی کے اندر غل مچانا شروع کیا :- جاء المرکب - جاء المرکب (جہاز آگیا - جہاز آگیا) ٭

ہم پہنچے - میں ابھی زیارات سے مشرف ہوا - یہاں مزار امام علی نقیؑ امام دہم اور امام حسن عسکریؑ امام یازدہم ہے اور وہ غار ہے جس میں حسب روایات امام مہدیؑ علیہ السلام غائب ہوئے تھے اس کا اندرونی نشان بختہ بطور ایک چاہ کے الناصر لدین اللہ خلیفہ عباسی نے شاید چھٹی ہجری صدی میں بنوایا تھا اس بات کی یادگار کے لئے کہ یہاں امام غائب ہو گئے۔ کتبہ منجانب خلیفہ درج ہے اندھیرے میں پڑھ نہ سکا۔ مگر میرزا محمد رضا اور دیگر لوگوں نے ذکر کیا کہ یہی مضمون درج ہے۔ حضرت امام علی نقیؑ و امام حسن عسکریؑ کی قبریں برابر برابر ہیں اور امام حسن عسکری کے سرہانے حضرت حلیمہ خاتون اون کی بہن اور حضرت نرجس خاتون کی قبریں ہیں یہ دونوں بیبیاں اپنے درجۂ تقدس کی وجہ سے اہلبیت میں اعلیٰ پایہ رکھتی ہیں۔ حضرت نرجس خاتون امام مہدیؑ کی والدہ ہیں ٭

امامین کا بہت بڑا طلائی قبہ ناصر الدین شاہ کا بنایا ہوا ہے اور غار پر بھی قبہ ہے۔ چاروں طرف بہت بڑا اور عالیشان صحن ہے بلکہ تین صحن ہیں اندر شیشہ کا کام ہے گر وہ خوبصورتی نہیں جو کاظمین میں ہے ہجوم زائر بھی بوجہ کمی آبادی کم ہے لیکن خاموشی اور متانت کی شان کچھ کم نہیں ٭

نماز مغرب خاص طور پر نہایت خوبی کے ساتھ میرزا محمد تقی کی اقتدا میں ہوتی ہے اور صرف ایک جماعت ہوتی ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ میرزا محمد تقی کے خلاف کوئی جماعت یہاں نہیں اور نہ اون کے سامنے نماز پڑھانے کی ہمت ہوتی ہے ٭

حالات سامرہ و خدام یہاں کے خادموں اور خلائق کی عام شکایت ہے مگر ایک نوجوان قاسم (جو یہاں جاسم پکارا جاتا ہے) جو ہمارے خادم سید حبیب کا بھتیجا ہے وہ کہتا ہے کہ اب حالت ٹھیک ہے یعنی

سوداخریدنے گئے تو دوسرے کو پاس آ ینسے روکین گے تاکہ اچھی چیزین خود خرید لین +

مگر تہذیب اور خاندانی عربون مین یہ بات نہین - مین جس نائب کپتان کے ساتھ ہون نہایت خُلق اور تہذیب سے پیش آتا ہے - اوس کی نصف کوٹھڑی پر قبضہ کرنے کے عوض مین سنے اول تو معاوضہ لینے سے انکار کیا اور کہا کہ تم میرے مہمان ہو اور دو مجیدی (صہ) کم ہین - مگر چونکہ واپسی ٹکٹ درجہ سوم کے صہ مین اول ہی دیچکا تھا اسلئے یہ قم زاید دی اور بعض چیزین بطور تحفہ دین تو اوسنے قبول کیا -

کل شام کو مین یہ لکھنا بھول گیا کہ اصول ترقی اقوام و ملل یعنی ایک مضمون فارسی جو مین نے لکھا تھا وہ سید محمد علی صاحب شہرستانی اطال اللہ عمرہ "العلم" نجف اشرف کو سنایا تھا - اونھون نے اصرار کیا کہ مرزا محمد تقی صاحب مجتہد العصر سامرہ جو نہایت بزرگ ہین اون کو ضرور سناؤن اور اس معاملہ مین اون کی رائے لون +

حالت ملک براہ سامرہ فرات کا کنارہ دونون طرف بلند ہے اور سرے کرے کے سامنے ایک کشتی بندھی ہے اس لئے زیادہ حالت اچھی معلوم نہوئی لیکن جسقدر نظر آتا اوس سے معلوم ہوا کہ بہت سی زمین بلا زراعت پڑی ہے حالانکہ پانی وافر ہے - جہاز پر لوگ انجیر اور سیب ترش اور تربوز لائے - کوئی چیز ان مین اچھی نہ تھی - اگرچہ سامان خوراک کی کمی کی وجہ سے سب چیزین خرید لی ٹرین مگر زیادہ حصہ تقسیم کر دیا گیا -

[۲ جون ۱۹۱۱ع سامرہ]

آج ایک بجے رات تک جہاز مقیم رہا اور ایک بجے دن کے سامرہ پہونچا - راستے مین کنارہ بدستور بلند اور بعض جگہہ سبزہ تھا - سامرہ پہاڑی پر واقع ہے اور جس مکان مین میرا قیام ہے بہت اچھا ہوا دار ہے یہان اور عموماً عراق مین لوگون کے رنگ مثل ہنود کی اونچی ذاتون کے کھلے ہوئی ہین اور مضبوط لوگ ہین شہری لوگ خلیق ہین - مرد - عورتین بچے غرض ہر قسم کے آدمی جو دیکھنے مین آئے اون مین ایک ثلث یا ایک چہارم لسے ہین جن کی آنکھین خراب ہوتی ہین اور دُکھتی ہین - ابھی مین اُترا ہون زیارت روضہ سے مشرف نہین ہوا - ایک بلند سنہری گنبد اور ایک چینی کا گنبد نظر آتا ہے یہ شہر ہوا کے اعتبار سے اچھا مقام ہے

کاظمین و سامرہ کے مل گئی - دو تین دن مین جہاز پہنچتا ہے اور وہان دو دن ٹھہر کر لوٹ آتا ہے - درجہ اول اور
درجہ دوم بالکل بہم ہے اور درجہ سوم مین جس قدر مسافر آنے چاہئیں اوس سے دو گنے ہین - اور جہاز کے
آمدورفت کی راہ بالکل نہین اور لوگ بہت تکلیف سے بیٹھے ہین اور بڑی شرم کی بات ہے کہ بعض آپس مین لڑ
بھی پڑتے ہین - خاصکر عرب اور سفلی ہندی زیادہ خودغرضی کا نمونہ دکھاتے ہین - قانون ہونا چاہیے
کہ بھیڑ بکریون کی طرح اوپر نیچے مسافرون کو نہ بھرا جاوے اور ہر جہاز کی حیثیت کے موافق ہر درجے کے
مسافرون کی تعداد ہونا چاہئے اور جو فرمان اون کو ملے اوس مین تعداد انتہائی درج ہونی چاہئے -

دوسرے درجہ کا ٹکٹ لینے کی میرے لئے بہت کوشش کی گئی کیونکہ درجہ بالا بھی سوم مین سخت ہجوم
تھا اور دوسرے درجون کا ٹکٹ ختم ہو گیا تھا - آخر نائب کپتان نے کپتان کے کہنے سے اپنے کمرے مین نصف
جگہ دی - یہ عرب ہے اور اس سے بے تکلف عربی مین میری گفتگو ہوتی ہے - مین اوس کو دو مجیدی (صہ)
دینا چاہتا ہون وہ بظاہر انکار کرتا ہے اور کہتا ہے کہ تم میرے مہمان ہو مگر زیادہ لینا چاہتا ہے - مین
اس کمرے مین نہایت آرام سے ہون اور اس نائب کپتان "دعلم" نے مجکو باصرار کھانے مین بھی شریک کیا -
مین نے عرب کو خوش کرنے کے لئے تھوڑا سا کھانا کھایا - مسافرون کی بصرہ اور کاظمین سے ہر جگہ کثرت ہے
کہتے ہین کہ خدام کاظمین نے جس مین ہمارے قادم شیخ محمد کاظم بھی ہین جہاز خریدنے کو روپیہ انگلینڈ بھیجا ہے
اور چاہتے ہین کہ دوسرا جہاز چلائین - مسافرون کی یہ کثرت ہے کہ تین جہاز چل سکتے ہین - اس کمپنی کو میرے
خیال مین (۴۰) یا (۵۰) فیصد سالانہ سے کم منافعہ نہ ہوتا ہوگا - ایک ثمن منافع ترکی گورنمنٹ لیتی ہے

[۱۹ رجون ۱۹۱۱ع = ۲۱ رجمادی الثانی در جہاز دجلہ براہ سامرہ]

عرب کا کرخت لہجہ

جہاز کے ہجوم سے لوگون کو بہت تکلیف ہے - اس طرف کے عرب اور عموماً عراق کے ناخواندہ
عربون کے کلام مین شاید دنیا کے سب لوگون سے زیادہ جوش اور سختی و کرختگی ہوتی ہے اور مروت و
اخلاق اس قدر کم کہ ذرا سی بات پر لڑنے مرنے کو تیار ہو جاتے ہین - مثلاً دو کلندار سے جہاز کے قریب

جبتک غیبت و بد گوئی کرتا اور صفات بد رکھتا ہے تو اوس کی سیادت سلب ہو جاتی ہے - یہہ عالم سید حضرت موسیٰ ابن جعفرؑ کی اولاد مین بتائے جاتے ہین بظاہر اون کے مرید کم ہین اور آمدنی بھی کم اسوجہ سے بظاہر قدر بھی زیادہ نہین دوسرے یہان واعظون کا درجہ اعلے نہین سمجھا جاتا ؎

کاظمین کے عام حالات

آج دو ایک ہندوستانی کچھ قانونی مشورہ لینے آئے - میرا نام بعض ہندوستانیون کو معلوم ہے اور یہہ بھی کہ قومی کامون مین مصروف رہا ہون سہ پہر کو پھر حرم محترم مین جاکر نماز و زیارت پڑھی کاظمین کی آبادی میرے اندازہ مین ۱۰ - ۱۲ ہزار سے زیادہ نہین - مکانات کی قدر و قیمت کی کمی بیشی بلحاظ قرب حرم مبارک کے ہے کل بازار اور دوکانین مسقف ہین یعنی پٹی ہوئی - مگر مثل بصرہ کے بوریے اور بانسون کی چھتین ہین - البتہ ایک بازار کی ڈاٹ کل پختہ ہے - تقریباً سب لوگ بازار کھانا خریدتے ہین سڑکین خام اور گلیان اونچی نیچی ہین - بلحاظ اس کے کہ یہہ مقام عرب مین ہے محلون کی صفائی بہت بری نہین - سائل بکثرت ہین - مگر مرد و عورت سب کا لباس قیمتی اور اچھا ہے - خادم بازار کے بہانے سے آدہ آنہ تک سائل لے لیگا اکثر عشر۱۰ روپیہ کا لباس اوس کے جسم پر ہوگا ؎

لوگون کی معاش دوکانداری کے علاوہ صرف زائرون کی بدولت ہے اور بہت اصرار سے بھیک مانگتے ہین اور پیچھے پڑ جاتے ہین ؎

روانگی بہ سامرہ و کثرت مسافران در جہاز

آج بغرض روانگی سامرہ (جہان حضرت امام علی نقی امام دہم اور امام حسن عسکری امام یازدہم کا مقبرہ اور حضرت امام مہدی کے غایب ہونیکا مقام ہے) سامان روانہ کیا - یہان مجھ سے ملنے جناب ہبتہ الدین مولانا سید محمد علی شہرستانی اڈیٹر العلم اور جناب سہ کانت مہدی صاحب لعجہند نجف اشرف فرزند سید کلب باقر صاحب مجتہد مع اپنے چھوٹے بھائی کے تشریف لائے ؎

جہاز جس مین سوار ہون ایک کمپنی کا ہے جسکے زیادہ حصہ دار ایرانی ہین - کچھ زمانہ ہوا جہاز نو خرید کیا گیا تھا مگر چلانے کی اجازت نہ ملی تھی - حکومت مشروطہ ہو جانے سے اسکے چلانے کی اجازت درمیان

دی کہ جلد واپس آنا پڑا۔ ہر جگہ مسلمان ملکوں میں سائل کثرت سے ہیں۔ لیکن اسعد بیچھے پڑنے والے لوگ کہیں نہیں دیکھے گئے۔ عورتیں اپنے جد (رسول) کی قسم کھاتی ہیں کہتی ہیں کہ ہم ہمارے دادا کی زیارت کو آئے اتنا خرچ کیا ہم کو بھی دو۔ دو مرد ۲-۳ دن کی فاقے اور ۲-۳ بچوں کے متعلقین کو بنا کر قسمیں کھاتی ہیں قسمیں کھانے کا مرض عرب و عجم میں عجیب ہے۔ نیز عین عبادت کے وقت اُن کی جستجو اُن کو اپنے شکار تک پہونچا دیتی ہے ۔

میری ذاتی رائے ہے کہ حکومت کی طرف سے قبے کے نیچے بھیک مانگنے کی سخت ممانعت ہونی چاہئے کیونکہ زائرین کے خلوص اور دُعا میں سخت حرج ہوتا ہے ۔

سید محمد شہرستانی "العلم" کے ایڈیٹر شام کیوقت ملاقات کو آئے۔ بہت سے معاملات قومی و دینی میں گفتگو ہوئی یہ ملا کلب باقر صاحب کے داماد اور عربی کے بڑے ادیب اور روشن خیال عالم اور منشی ہیں۔ نجف اشرف میں بڑی خدمات کر چکے ہیں ان کو ہبۃ الدین کے نام سے ملقب کر لئے ہیں سُنّی و شیعہ کے اتفاق پر زور دیتے ہیں علماء نجف اشرف و عتبات سے قدرے مایوس تھے بڑے قومی کام کرنے کیلئے[1] طہران کو ترجیح دیتے تھے ۔

ایک عمدہ وعظ آج صبح بعد زیارت و نماز صحن میں اونچی عالم سید کے وعظ میں شریک ہوا۔ صرف ۸-۱۰ عورتیں سیاہ پوش اور ۴-۵ مرد موجود تھے۔ بعض عمدہ اور مفید نصیحتیں واعظ نے کیں خلاصہ یہ گناہ کرنے کے بعد فوراً توبہ لازم ہے اور دُعاؤں میں عالم کی خیرخواہی لازم ہے نہ کہ ذاتی اغراض یہاں اکثر بہت سے لوگ دشمنوں کو کوستے ہیں یہ بیجا ہے۔ مومن کو لازم ہے کہ جو اپنے لئے اچھا سمجھے وہ سب کے لئے اچھا سمجھے اور قناعت لازم ہے اور جھوٹ بولنا بُری بات ہے۔ لوگ سامنے تعریف کرتے ہیں اور پیچھے مذمت ایسی تعریف پر خوش ہونا چاہیئے۔ اچھا آدمی وہ کہلاتا ہے کہ نماز، روزہ و وظائف ادا کرتا ہے لیکن۔

[1] طہران انھوں نے دیکھا نہ تھا۔ ہوٹل کا نرخ اور ہمرہین کی خود غرضی نے اس شہر کو قومی کام کرنے کے قابل میری موجودگی میں نہ چھوڑا تھا۔ نا اتفاقی نجف اشرف سے بہت زیادہ ہے ۔ ۱۲ (مولف)

کے لئے آمادہ ہو سکتا ہے خدا ہماری اس قوم کو نیک ہدایت دے - مگر دولت انگریز ایسی کمزور اور بدگمان نہیں ورنہ اتنی بڑی سلطنت کیسے سنبھال سکتی ۔

۱۸ر جون ۱۹۱۳ء صبح حرم کاظمین

مدارس کاظمین کا معائنہ

کل سہ پہر کو میں نے یہاں دو مدارس کا معائنہ کیا - اول مدرسہ اتحاد و ترقی - اس میں کوئی ۵ - ۶ مدرس ہیں اور ۷۵ طلبا اور تین جماعتیں جن معلموں میں ایک شخص نوجوان ہے صرف و نحو و زبان فارسی و عربی و ترکی و حساب و جغرافیہ میں تعلیم تھی مدرسہ اگرچہ ابتدائی ہے مگر طلباء کی عمر ایسی ہے جیسے ہمارے یہاں مڈل کی ابتدائی جماعتوں کے طلباء کی ۔

حساب و جغرافیہ میں کمزور باقی مضامین اور دینیات میں بہت اچھے تھے - اس مدرسہ میں سب قوموں کے لڑکے پڑھتے ہیں - مگر چونکہ کاظمین کی آبادی تقریباً سب شیعہ ہے اس لئے عقائد شیعہ کی تعلیم دی جاتی ہے - ایک سال ہوا کہ چندہ سے جاری کیا گیا ہے - دوسرا مدرسہ انجمن اخوان ایرانی کا ہے جو عجمی مدرسہ کہلاتا ہے اس میں تقریباً سوا سو طلباء ہیں اور پانچ جماعتیں ہیں معلم بھی زیادہ ہیں فرانسیسی ترکی - عربی فارسی جغرافیہ - حساب اور عقائد میں تعلیم دی جاتی ہے اس میں دو جماعتیں ہیں - میں نے مختلف طلباء کا امتحان لیا معلوم ہوا کہ کاظمین میں ۳ - ۴ ہزار ایرانی ساکن ہیں - لڑکوں کی قابلیت و ذہانت بہت اچھی ہے اور دونوں جگہ منتظمین مدرسہ نے بہت اخلاق سے برتاؤ کیا اور امتحان لینے کی بخوشی اجازت دی - مدرسہ چار سال سے جاری ہے اور جماعت پنجم کے بعد اگلی جماعتیں بھی بنائی جاویں گی - السنہ (زبانوں) میں لڑکے اچھے ہیں مگر حساب میں کم تعلیم دی گئی ہے - جغرافیہ و نقشہ بنانا بھی سکھایا جاتا ہے اور اچھا یاد ہے افغانستان کو لڑکوں نے بتایا کہ انگلستان کے ماتحت ہے اور ہندوستان کی آب و ہوا کو گرم اور خراب اور درندوں کا مسکن بتایا جس سے مجھے بہت ہنسی آئی ۔

حرم میں سائلوں کی بیباک گداگری

سہ پہر کو میں نے زیارت کی مگر حرم کے اندر دو تین سائلہ عورتوں نے ایسی تکلیف

مقصد وہاں یہہ قضیے اور جھگڑے نہ تھے تاہم اون کے دریافت فرمانے پر مین نے کہا کہ مین صرف دو باتین
جاہتا تھا اول یہہ کہ علوم جدیدہ کے جواز کا اظہار ہو دوسرے ایسی تحریرات جس سے دوسری طرف عداوت
اہلسنت پیدا ہوئی ہے بند ہون - اونھون نے کہا ہمارے قدیم علماء مختلف علوم پڑھکر بادشاہون سے
اعلی درجہ کی مناصب حاصل کرتے اور دین کی خدمت کرتے تھے اب ایسا کیون نہ کیا جاوے - یہان
آقا سید کلب باقر[1] کا بڑا احترام ہے - ایک بات جو انھون نے روایات عجیبہ و عقاید فاسدہ کی بابت کہی
وہ خاص طور پر قابل ذکر ہے - اونھون نے فرمایا کہ جو روایات زمانہ اول مین شیخ مفید اور سید مرتضی علم الہدی
نے سختی کے ساتھ رد و نامنظور کردی تھین حالانکہ اون کا زمانہ ائمہ سے بہت قریب تھا تو اب ہم ویسی
روایتون کو جو غالیون[2] کی مؤید ہین کیسے قبول کرلین ؟ - مین نے کہا کہ سید کاظم رشتی کا اثر اندر اندر بہت پھیل گیا
ہے اصل یہ ہے کہ فلسفہ افلاطونی اور شیخیہ کے اثر سے عقاید کا رخ اور خیالات کا رجحان بہت بدل گیا ہے
نجف اشرف کے موجودہ مجتہدین بلکہ کربلا و سامرہ کے بھی ان اثرات کو نہین مانتے - مگر درجہ دوم کے فلسفی
علماؤن مین اس قسم کے خیالات پھیل گئے ہین جن مین اور غلو مین بہت باریک پردہ رہجاتا ہے - یہان یہہ معلوم
ہوا کہ کسی مسلمان شخص نے ہندوستان کی ایک بڑی عہدہ دار دولت انگلزیہ کو لکھا ہے کہ فلان شخص کا ایران
جانا انگریزی سلطنت کے لئے مضر ہے - مگر خوشی کی بات ہے کہ معزز علما یا مدبرین مین سے وہ شخص نہین
ہے نہ واقعی عالم ہے نہ تعلیم یافتہ نہ مشہور شخص ہے - ایک سنت جماعت بزرگ کو بغداد مین جب اس خط کا
ذکر معلوم ہوا - تو اون کو بہت غصہ آیا کہ ایک مسلمان سے ایسی حرکت کیسے ہوئی - مگر مسلمان ہر قسم کے بدکام

---

[1] افسوس ہے جناب سید کلب باقر کا انتقال میرے ہندوستان لوٹنے سے قبل ہو گیا - میں نے اون کے خیالات
بلاکم وکاست بیان کردئے اور اس سے ہرگز یہ مقصود نہین کہ میں اپنی کوئی ذاتی رائے ظاہر کرتا ہوں ۱۲ (مولف)

[2] غالی اس فرقے کو کہتے ہین جو اپنے آپ کو شیعہ جو امامیہ کہتے ہین لیکن دراصل ایسے عقاید رکھتے ہیں جو جمہور شیعہ کے خلاف
ہین بعد ائمہ علیہم السلام اور پیغمبر صاحب خدا کی محبت میں عقاید اور تقیہ مانتا ہو دونون گروہون میں بڑے مناقشات ہین ۱۲ - مولف

اب تعجب نہین ہوتا۔ گفتگو بہت ہوئی۔ صرف خلاصہ لکھا گیا ٭

لیکن راقم کی ذاتی راے یہ ہے کہ اصول فقہ پراسقدر زور دینا درست نہین جبتک اوس کا باقاعدہ درس حاصل نکرے عالم دین نہین ہوسکتا۔ یہان تک الیتہ صحیح ہے کہ کامل قانون دان نہین ہوسکتا۔ مگر علوم مین علم معرفت اللہ علم حدیث۔ علم تفسیر تاریخ کلام وغیرہ وعلوم دینیہ بیشمار ہین لیکن یہان چونکہ لوگون کے اغراض و معاملات اون مسائل سے حاصل ہوتے ہین جو اصول فقہ سے مستنبط ہین۔ اس واسطے عوام مین اس علم کی وقعت بہت بڑھ گئی ہے۔ مگر بغیر اس علم کے جاننے کے فتاوی دینا صحیح نہین کسی عالم کا باوجود (اصلی یا فرضی) نقص اصول فقہ کے معاملات کے متعلق فتاوی دینا دراصل پوچھنے والون کا قصور ہے عالم کا کام نہین کہ سوال کا جواب دینے سے انکار کرے ٭

عراق عرب کی بابت اوںھون نے کہا کہ سی تیس برس مین علماء کی آمدنی بہت بڑھگئی۔ اور بعض اخوند وعلماء اس وجہ سے مخالف مشروطہ ہوگئے ہین کہ آمدنی گھٹ جاویگی۔ مین نے کہا "ہمین طور خواہد شد" یعنی آمدنی گھٹتی ہی چلی جاویگی"۔ اوںھون نے فرمایا "بلے"۔ علماے نجف ماشرف کی بابت اونھون نے فرمایا کہ "محترم علماء کے عقاید وخیالات غلو کے خلاف اور صحیح ہین لیکن عام شیعان سے وہ بھی ڈرتے ہین"۔ مین نے کہا کہ علماے شیعہ کے اس فتوے پر کہ جہلاے شیعہ سے بھی تقیہ چاہیئے اعتدال سے زیادہ عمل ہوتا ہے۔ اوںھون نے قبول کیا ٭

شیعہ کانفرنس کی بابت کہا کہ "مین آپکے خیالات سے متفق ہون۔ مناظرہ خونفسادکا موجب ہو ممنوع ہے۔ اور ایک رسالہ کا نام لیکر کہا کہ مین اوس کو افساد[۵۱] کہا کرتا ہون لیکن اس مقام مقدس مین میرا

---

[۵۱] بطور ایک سوانح نگار کے ان باتون کا لکھنا ضرور ہوگیا ہے میرا دل اب ہر شخص کی مخالفت سے خالی ہے اور سب کو معذور سمجھتا ہون۔ لیکن ان باتون کے چھپانے میں ایک قسم کی خیانت تھی۔ اس لئے بدرجہ مجبوری مین نے اون کو مختصر لکھدیا ہے ۱۲۔ مؤلف۔

صحن کا بیرونی کام بہت اچھا ہے۔ بعض لوگوں نے بیان کیا کہ بیرونی صحن و عمارات فرہاد مرزا عموی ناصرالدین شاہ نے ۲/۵ لاکھ روپیہ کے خرچ سے بنوائی تھین۔ شاید بیرونی صحن کے گرد عمارتون کی قیمت پچیس لاکھ روپیہ ہین دو چار لاکھ روپیہ کا مُبالغہ بھی ہو لیکن زیادہ فرق نہوگا۔

کربلائے معلّٰی کے ایک خادم سید ہاشم کے بھائی نے مجکو کربلا مین سید ہاشم کے مکان مین ٹھہرنے کو کہا بلکہ بوپرا دلدہ لے لیا۔ اُن سے معلوم ہوا کہ یہان بیرونی صحن مین بازار لگتا تھا۔ اکثر عورتین شب جمعہ مین بغداد سے آکر مع بچون کے صحن مین رہجاتی تھین۔ ناظم پاشا نے صحن مین سے دوکانین نکال دین اور حکم دیا کہ یہہ کاروان نہین جائے عبادت ہے۔ عورتین زیارت کر کے واپس جاوین اور کربلائے معلّٰی مین بھی صحن کے اندر بازار کی ممانعت ہے۔ یہہ حکم بالکل حضرت عیسٰی کے حکم ذیل کے موافق ہے۔ جب آپنے دکانداروں کو حرم بیت المقدس سے مارکر نکال دیا تھا

اندرونی دروازے اور عمارت کی خوبصورتی

اس کے مختلف دروازے ہین۔ ہم اوسی دروازے سے جاتے ہین جس سے باہر کفش بردار شیخ محمد کاظم کا بیٹھا ہے اور اس دروازے کا کام مثل دیگر دروازون کے بالکل سونیکا ہے۔ اور ناصرالدین شاہ قاجار کا بنایا ہوا ہے بتوسط معتمدالملک یہہ کتبہ درج ہے۔ دوسری طرف ایک دروازہ اور اوس کے سامنے کا برآمدہ ہمدان کے ایک تاجر نے نہایت ہی خوبصورت بنانا شروع کیا تھا ⅔ کام بن چکا تھا لیکن تاجر کا انتقال ہوگیا۔ شیشے کی چھت یہان اسقدر خوب بنائے ہین کہ اوس سے بہتر خیال مین آنی مشکل ہے ❊

جناب سید کلب باقر مجتہد ہندی

آج سید کلب باقر صاحب مجتہد ہندی جو اکتیس سال سے کربلائے معلّٰی مین مقیم ہین اور یہان مجھ سے ملنے بھی آئے تھے۔ جس وقت مین یہان نہ آیا اون سے ملاقات ہوئی۔ نہایت نیک بزرگ ہین۔ مولوی خواجہ عابد حسین کے رسالہ "انذارالنذرین" کا وہ ذکر کرتے تھے کہ بعض ہندی علماء نے اوس کو فصول النزام دیا۔ اوس مین جو اصول قرار دئے ہین کہ ائمہ خالق و رازق نہین ہین اور خدا سے مانگنا چاہیئے توسل اُن کے وہ صحیح اصول مذہب امامیہ کے ہین۔ اونھون نے ایک ہندی عالم کے بعض مسائل کا ذکر کیا۔ اور کہا ہمکو تعجب ہوتا تھا۔ مگر بعد مین معلوم ہوا کہ اون کی تعلیم اصولِ فقہ نامکمل تھی لہٰذا اون کے مسائل یہہ

مگر اوس کو اصرار ہے۔ آخر کچھ دیکر رخصت کیا ×

انتظام الجانب کونسل جنرل بغداد

کاظمین مین انگریزی کونسل کا منشی اور آدمی مقرر ہے کہ زائرون کو کوئی تکلیف ہو تو مدد کرے اور گورنمنٹ بھی مدد کرتی ہے۔ وقف لکھنو یعنی خیریہ اودھ سے اس صیغہ کا خرچ ہوتا ہے اور زائرون کی امداد و تالیف قلوب کا یہ نہایت عمدہ اور مفید طریقہ ہے۔ کہتے ہین کہ عراق و عتبات عالیات مین ہر جگہ یہی انتظام ہے۔ افسوس ہے کہ ایران کا کونسل کہین مدد نہین کرتا اور جہان تک معلوم ہوتا ہے بس اون کا یہ کام ہے کہ بیچارے زائرون اور مسافرون سے پاسپورٹ کا روپیہ ہر جگہہ جبراً وصول کرین یہ حکام بہت کم اپنے کام مین دلچسپی لیتے ہین۔ حالانکہ بیشمار فرائض ہین۔ مگر بعض اچھے بھی ہین۔ مین کوئی عام حکم لگانا نہین چاہتا ×

خوفناک قسم

آج مین نے بازار مین کھانا کھایا۔ خرچ یہان ہر جگہ سے کم ہوا۔ اس وجہ سے نصف خرچ خوراک ایک ایسے شخص کو دیا جو بیت قسمین "اپنے جد" یعنی رسول کے سر کی کھاتا تھا کہ فاقہ سے ہے۔ خاصے کپڑے تھے۔ مگر اوس کے اصرار نے کچھ دینے پر مجبور کیا۔ یہ ناتجربہ کاری اور جلدی ہونے کا نتیجہ ہے ×

[مقام کاظمین۔ بیرونی صحن حرم]

ایک ملا کا وعظ

باہر آکر ایک ملا کو دیکھا جو سیاہ عبا و سیاہ عمامہ پہنے منبر پر وعظ کر رہے تھے اور نیچے زیادہ تر عورتین سیاہ برقعے پہنے سن رہی تھین۔ وعظ عربی مین تھا۔ مگر کبھی کبھی فارسی بھی بولتے تھے جب مین گیا تو وعظ مین کہہ رہے تھے کہ "محتاج لوگ بجائے سیدالشہدا کے علماء کو اپنا وسیلہ بناتے ہین حالانکہ یہ علماء سیدہ عورتون تک کو نکال دیتے ہین۔ اور علماء کا بھروسہ خود تجار اور امراء پر ہے۔ اُن لوگون سے جو خود محتاج ہین کچھ اُمید نہین۔ مابعد ایک کتاب مین کچھ عربی روضہ خوانی کی ×

بیرونی صحن اور گرد کے حجرے

مقام بیرونی صحن بہت صاف ہے اور چارون طرف بیشمار حجرے بنے ہوئے ہین

زائرین کم ہین ۔

سائل — یہان سائلین ضرور ہین اور مختلف طریقے کے دردناک اپیل کر کے رحم بھی دلاتے ہین اور زائرین ان خوش پوشاک گداؤن سے متنفر بھی ہوجاتے ہین - مگر مجھے اس ڈیرھ دن مین صرف چار پانچ سائلون سے واسطہ پڑا اسلئے مین سائلون کی تعداد زیادہ نہین کہہ سکتا - باہر سقے سبیل بلاتے ہین - مین نے بھی اپنی طرف سے اور والد مرحوم اور والدہ مرحومہ کیطرف سے (جن کو زیارت کا بہت اشتیاق تھا) سید الشہدا اور حضرت عباس سقاء اہلبیت علیہم السلام سبیل پلائی زیارات پڑھین اور جن لوگون نے بیشمار دعاؤن کی سفارش کی تھی سب کے لئے دعائین مانگین ۔

شام کو صحن مین نماز مغرب جماعت سے ہوتی ہے اور مختلف علما صحن کے حصون مین نماز پڑھاتے ہین مگر یہہ امر ناگوار ہے کہ سب لوگ ایکہی جماعت مین نماز نہین پڑھتے جس سے شوکت دین ظاہر ہو - اس معاملہ میں تحقیق کا سوال کرنے پر جواب ملتا ہے کہ ایک مستقل عالم کس طرح دوسرے کا اقتدا کرے - گویا اقتدا ے نماز نہین کسی کے مذہب مسائل فقہیہ کا اقتدا ہے ۔

یہان ایک نماز طریقہ دیکھا کہ نماز سے پہلے ایک منبر لاکر سامنے رکھتے ہین اوراوسپر ایک شخص چڑھتا ہے اور آواز سے بولتا ہے جس سے معلوم ہوجاتا ہے کہ اب صف باندھی گئی ہے - اب رکوع کا وقت آیا ہے اب سجدہ کا وقت ہے وغیرہ - ہجوم کی وجہ سے ایسا رواج جاری ہوگیا ہے - مگر ہندوستان مین یہہ رسم کہین نہین دیکھی گئی - البتہ نماز عید یا جمعہ مین جب نمازیون کا زیادہ ہجوم ہوتا ہے اور صفون کا امام سے بُعد ہوجاتا ہے کہ لوگ اوس کی تکبیر وغیرہ کی آواز نہین سُن سکتے تو ایک یا چند آدمی امام کے ساتھ اللہ اکبر یا سبحان ربی الاعلےٰ وبحمدہ زور سے پڑھ دیتے ہین تاکہ سجدہ اور قعدہ امام کیساتھ ادا ہو -

اب کہ مین مسجد روضۂ مطہرہ مین روزنامچہ لکھ رہا ہون - ایک شخص میرے پاس بیٹھا ہوا ہے اور کہتا ہے کہ مجھکو کچھ دو کہ روٹی کھاؤن - یہہ عجم ہے اور مین نے بار بار کہا کہ مین اپنے کام مین مشغول ہون مت کر

چکر لگانے کے بعد طاق کسریٰ ۳-۴ گھنٹہ میں دریا سے تقریباً (۵۰۰) قدم پر آ گیا - اس عمارت سے معجزہ نبوی ظاہر ہوتا ہے یعنی ولادت رسولؐ کے وقت جو مینار یا گنبد طاق کسریٰ کا گر گیا ہے اوسی طرح مثل پھاٹک کے گرا ہوا حصہ موجود ہے - نصف کنگورہ باقی ہے - اور نصف گرا ہوا ہے - کسی زمانہ میں یہ عمارت بہت بڑی اور شاندار مثل رنگ محل اور قلعہ کے ہوگی - آنے جانے کے دو تین دروازے ایسے موجود ہیں جیسے قلعہ کے دروازے ہوتے ہیں - آس پاس بڑے بڑے ٹیلے ہیں جو شاندار عمارتوں کا ملبہ ہے - اس میں شک نہیں کہ ان کو کھودا جائے تو قدیم ایرانی چیزیں اور علامات تمدن بہت کچھ نکلیں ✣

طاق کسریٰ کے متصل یعنی تقریباً ½ میل پر بجانب شمال مشرق حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کا مقبرہ ہے - یہ دونوں چیزیں مدائن ہی میں ہیں جو دارالحکومت سلطنت نوشیروان کا تھا ✣

سلمان فارسیؓ کا درجہ صحابہ رسولؐ میں بہت بڑا ہے یہاں تک کہ بموجب روایات امامیہ ایمان کے جو دس مدارج ہیں اور دسواں درجہ خاص ائمہ و انبیا کا ہے اون میں سے حضرت سلمانؓ درجہ نہم تک پہنچ چکے ہیں اور بڑے بڑے جلیل القدر صحابہ مثل حضرت ابوذر درجہ ہشتم سے نہیں بڑھے آنحضرتؐ نے حدیث مشہور کے بموجب بروز خندق فرمایا تھا "سلمانؓ منا اہل البیت یعنی سلمان ہم اہل بیت میں سے ہیں" - حضرت سلمانؓ بزمانہ خلافت حضرت خلیفہ ثانی بوجہ سخت بیماری مدائن کے کہ جسکا انتظام مشکل ہو گیا تھا گورنر مدائن باجازت علی مرتضیٰؑ مقرر ہوئے تھے اور حضرت سلمانؓ نے قوت باطنی سے انتظام کیا تھا - یہیں اون کا انتقال ہوا اور دفن کئے گئے اور اونکا مقبرہ دریا سے دور تک صاف نظر آتا ہے ✣

فارس کے دو بڑے آدمی

فارس نے عرب کیلئے دو آدمی دئیے - ایک نوشیروان شہنشاہ معظم نصف ایشیا کا مالک جو عدالت میں مشہور ہے لیکن اوس کا نشان صرف اسیقدر باقی ہے جسقدر اسلام کو اور آنحضرتؐ کو نبی معارف ثابت کرنے کے لئے ضروری تھا - مگر آپ کی برکت سے اوس کے نام نے بہ فائدہ اٹھایا کہ رسولؐ اوس کے زمانہ میں پیدا ہوئے - دوسرا غریب گمنام معمر شخص جسنے بوجہ اطاعت رسول و محبت و حمایت

(بڑے زراعتی ڈول) ہین اون مین بہ نسبت ہندوستان کے عام چرسون کے دو باتین بہتر ہین - چرس کے ختم پر ایک چمڑے کی لمبی تھیلی بطور دُم کے لگی رہتی ہے اور اوس مین رسّی بندھی ہوتی ہے جو چرس کے ساتھ سکڑ جاتی ہے اور یہہ دُم بندھکر اوپر پہونچتی ہے ہندوستان کی طرح ڈول مین سے تقریباً ایک چہارم پانی بلکہ کوئی حصہ بھی کنوین یا دریا مین گر کر ضائع نہین ہوتا ⁂ ۲- ایک گول لکڑی مثل بیلن کے کنارے پر لگی ہوتی ہے عین ڈھیکلی کے نیچے اوس پر چرس خود بخود آجاتا ہے ⁂

اس سے یہہ فائدہ ہوتا ہے کہ پانی گرانے کے لئے کسی آدمی کی ضرورت نہین ہوتی اور ایک آدمی چرس کو چلا سکتا ہے - دوسرے لفظون مین پانی کھینچنے کے خرچ مین للعہ ر صہ ر ماہوار کی کفایت ہوتی ہے اس معاملے مین یہہ لوگ ہم سے زیادہ لائق ہین ⁂

مدائن کے آثار و طاق ارہ — آج مدائن کے کھنڈر اور طاق کسریٰ نوشیروان عادل بھی نظر پڑا - ایک گنبد جو معجزہ نبوی کی علامت ہے اور شکستہ ہے وہ باقی ہے باقی سب منہدم ہوگیا ہے - مدائن ہی کے پاس شہر بغداد عباسیون نے آباد کیا تھا - یہ مدائن نوشیروان کا دارالحکومت تھا - نوشیروان ایک منتظم اور لائق بادشاہ تھا - غالباً اوس کو ملک عادل کہتے تھے اور شیخ سعدی نے جو یہ شعر اپنے ممدوح ابوبکر اتابک ابن سعد زنگی کی تعریف مین لکھا ہے ؎

سزد گر بدورت بنازم چنان ⁂ کہ سید بدوران نوشیروان

وہ زیادہ صحیح نہین ہے میرے نزدیک آنحضرت صلعم کا یہ فرمانا "ولدت فی زمان ملک عادل" (مین ملک عادل نوشیروان کے زمانہ مین پیدا ہوا) ایک تاریخی واقعہ کا اظہار ہے نہ کہ کوئی فخر کا اظہار - ملک عادل نوشیروان کا لقب تھا - بظاہر عادل بادشاہ کے زمانہ مین پیدا ہونا کوئی فخر کا موجب نہین ہوسکتا - اِسی طاق کسریٰ کی بابت کہا گیا ہے :-

پردہ داری میکند بر طاقِ کسریٰ عنکبوت ⁂ جغد نوبت میزند بر گنبدِ افراسیاب

اہل عراق عرب کی جسامت

یہان کے آدمیون کی جسامت اور قویٰ اور عورتون کی شکل و صورت و جسامت ہمارے یہان کی عورتون سے بہتر معلوم ہوتی ہے۔ لوگون کا لباس اور گھوڑے بھی بہتر ہین۔ لیکن نشست و برخاست اور طریقہ بود و باش مین شمالی ہندوستان بلکہ دکن والے بھی ان پر فوقیت رکھتے ہین برخلاف اس کے تمدن و تہذیب مین ہمارے دیہاتی یہان کے بدوی لوگون یا جنگلیون سے یقیناً ترقی یافتہ ہین۔

آج ایک جہاز لنچ کمپنی کا واپس جا رہا تھا اوس سے معلوم ہوا کہ بغداد مین بحمد اللہ ہم کو قرنطینہ نہین ہوگا اور شاید آج رات کو بغداد پہونچ جاوین ❊

سایہ کی صرف ایک جگہہ اس جہاز مین ہے اوس مین یہود اور ہنود بیٹھ جایا کرتی تھین حیدرآباد سندھ کے لوگ جو عرصہ سے مسقط مین رہتے ہین اون کی عربی زبان ہوگئی ہے۔ اونھون نے اور چند اور مسلمانون نے قبضہ کرکے یہودیون کو نہ آنے دیا۔ مجکو اس قسم کی خود غرضی ناگوار معلوم ہوئی کہ اون کو مطلق جگہہ نہ دی اور انکار کیا۔ مگر اس قسم کے تعصبات ابھی مدتون تک رہین گے ❊

مٹی کے خوشنما مکانات

آج بعض مٹی کے بنے ہوئے خوشنما قلعے اور مکانات نظر آئے جن کی دیوارین نہایت باقاعدہ اور صاف تھین۔ یہان مٹی کے مکانات جب باقاعدہ بناتے ہین تو بہت اچھے بناتے ہین ❊

حیدرآباد سندھ مین مجکو مٹی کے خوشنما مکانات دیکھنے کا بارہا اتفاق ہوا۔ وہان بھی بارش کم ہوتی ہے اور پختہ مکانات کا رواج کم ہے۔ یہان بہت تعجب ہے کہ سوائے ایک گاؤن کے جو اس وقت میرے سامنے ہے۔ مین نے اس میدان مین باغات نہ دیکھے لیکن باغ سے علیحدہ درختون کا پتہ بہت کم پایا۔ یا تو درخت جمے نہین یا لوگ کاٹ لیتے ہین ❊

آج راستے مین زمین دریا سے بہت بلند ہوگئی۔ چنانچہ چرس کے ذریعہ سے پانی چڑھایا جاتا ہے بڑے بڑے باغ نظر آتے ہین جن کے گرد اونچی خام دیوار ہے اور علیحدہ آدمیون کے مکان باہر ہین۔ اور گھوڑے جو پانی کھینچنے کے کام مین لائے جاتے ہین بندھے ہوئے ہین۔ یہان دریا کنارے جو چرس

ایک مجیدی عثمانی و چند قران مجھے تمام اسباب میں تلاش کیا نہ ملا - کپتان و نائب نے افسوس ظاہر کیا اور کہا
کہ کہو تو سب مسافرون کی تلاشی لیں - مگر ہم نے اسقدر بھلے آدمیون کو تکلیف دینا مناسب نہ سمجھا - ٹکٹ کی
بابت جہاز والون نے کہا کہ اوس کی قیمت مکرر نہ لیجائیگی -

قصبہ بوت و قرنطینہ یہان قرنطینہ کا ایسا خبط ہے کہ اس مقام پر شام کو جہاز پہونچا - بصرہ میں ختم بیماری کو
سات دن ہوگئے اور تار بھی یہان ہے - یہ بڑا بارونق قصبہ ہے - مگر مسافرون کو اترنے ندیا اور
کہا کہ بصرہ میں بیماری ہے اور کہتے ہیں کہ تم ڈاک بھی نہ لی اور یہ کہا عزیر میں بیماری ہے - ہماری جہاز
میں وہان کے مسافر ہیں - حالانکہ یہہ جہاز عزیر میں بالکل نہ ٹھہرا تھا - دجلہ کے کنارے عزیر ایک بستی
ہے جہان حضرت عزیر پیغمبر کا روضہ ہے ایک سبز گنبد اور ایک بہت بڑی سرا نظر آتی ہے یہود عموماً
وہان زیارت کے لیے جاتے اور اترتے ہیں اور اون کو بہت مانتے ہیں ؎

[۱۵ ؍ جون ۱۹۱۱ء جمعرات]

ناکافی جنس ساتھ رکھنا سفر میں ایسے واقعات اکثر پیش آتے ہیں کہ آدمی کے پاس روپیہ ہو اور کھانا نہیں ملتا
ایک مسافر کا مثل اکثر مسافرون کے خیال تھا کہ عمارہ میں جہاز ٹھہرے گا جنس مل جائیگی - لیکن یہان جہاز
نہ ٹھہرا - ایک پنجابی صاحب بلا جنس کے رہ گئے ہماری پاس بھی جنس مشکل کل تک کی تھی - مزمل کے ایک صاحب
نے اون کو اپنا مہمان کرلیا - تجربہ سے معلوم ہوا کہ مسافر کو اندازہ سے زیادہ چیزیں اور چند خشک چیزیں
کھانے کی اپنے ساتھ رکھنی چاہئیں ورنہ ایسے اتفاق پیش آنے پر کہ حسب امید راستے میں کھانا نہ ملے
فاقہ کشی کی نوبت پہونچ سکتی ہے ؎

مسلمان ملازمین جہاز کی کمی جہاز کے ملازم سوائے دو عربون کے جو جہاز کو مثل کپتان کے مددگارون کے چلاتے ہیں
ترکی عیسائی ہیں جن کا رنگ گورا اور لمبے چوڑے آدمی ہیں - بانو مسلمان یہہ کام کرتے
نہیں یا کسی مصلحت سے عیسائیون کو رکھا گیا ہے ؎

عورتوں کو ساتھ لاویں (اور ساتھ لانا ضروری ہے) تو پھر سے زیادہ پردہ پر اصرار نہ کریں ورنہ ایسے موقع پر عورتوں کا بیچ میں بند ہوا ہوا رہنا بیماری کا موجب ہے - جیسا کہ مولوی محمد حسین صاحب مسبوق اللہ کی بی بی سخت بیمار ہیں - *

کنارہ دریا کے ملک کی حالت

آج بدوؤں کے بہت سے خیمہ گاہ دریا کے ہر دو طرف آئے جن میں بشمار دنبے بھیڑیں بکریاں - اور بعض جگہ بہت سے عمدہ عربی گھوڑے تھے - یہ لوگ نیلا لباس پہنے تھے اور زیادہ متمول معلوم ہوتے تھے - بیچ کہیں کہیں کھجور ملے اور ایک جگہ دال بھی جلتے تھے - مگر اس وسعت زمین میں کھیتی کی کاشت معلوم نہ ہوئی - اور یہ زمانہ فصل کا بھی نہیں ہے - یہ زمین آباد ہو جاوے تو یقیناً سالانہ کئی کروڑ روپیہ کی آمدنی سلطنت کی بڑھ سکتی ہے - اور جو کچھ کہ اب سرویا - بلغاریا - اور رومیلیا کے نقصان کی تلافی ہو سکتی ہے - مگر خوف ہے کہ اندرونی جھگڑے اور بیرونی سازشیں سرکار کو انتظام کی مہلت دیں گی

[۱۴ جون ۱۹۱۱ء برجہاز]

عربی دیہات کی حالت

آج صبح سے آبادی یعنی عربوں کے دیہات زیادہ آئے اور بعض مقامات میں کئے ہوئے کھیت کے انبار بھی ملے - عرب بیچارے اس کا خرچ گویا کچھ نہیں ہوتا - ہندوستان کے خیمے بعض اون کے بالوں کے کمبل کے ہوتے ہیں اور دیہات مثل ہمارے دیہات کے ہیں - اون کے مکان کی تمام تعمیر بانس بوریے کی چھتیں ہیں - البتہ مکانات ہمارے دیہات سے بڑے ہیں - کچی دیواریں ہیں - کھانے کی چیزیں بھی ہندوستان سی بہت کم ہے اس پر بڑی بڑی قیمت کی گھڑیاں ہیں جن کو خرید کرتے ہیں اور اس کے روپیہ سے بندوق اور کارتوس خرید کرتے ہیں اور عرب کے پاس بندوقیں کارتوس زیادہ ہوں وہی زیادہ معزز سمجھا جاتا ہے - کیونکہ وہ دوسروں پر غالب آ سکتا ہے *

گھڑی کی گمشدگی

آج میرا تھوا جو غازی آباد میں سفر کے لئے ریل پر سے خریدا تھا گم ہو گیا - اس میں ٹکٹ جہانا ایک چاندی کی انگشتری جس پر بخش کے نام عقیق پر تھے اور اس تو پر دی گئی تھی اور

[دریاے دجلہ - جہاز - ۱۳ جون ۱۹۱۱ع]

جہاز پر دھوپ جہاز پر چونکہ چھت نہیں تمام دن دھوپ کی سخت تکلیف رہتی ہے - پردہ نہ باندھنے کی وجہ یہ بتاتے ہین کہ ہوا کے زور سے جہاز کی رفتار کم ہوجاتی ہے - لیکن اس کے لئے انجن زیادہ قوی لگانا چاہئے یا جہاز ہلکا ہو - لوگ دن بھر کی دھوپ اور رات کی سردی سے بیمار ہوجاتے ہین اور نیچے کی منزل جہاں اور ملاز ہین جہاز اور سکنڈ کلاس کے کمرون کی ہے آس پاس مارے مارے بھرے ہین - بصرہ اور بغداد کے درمیان مسافر اس کثرت سے جاتے ہین کہ میرے خیال مین ہر روز جہاز روانہ ہو تب بھی مسافرون سے بھر سکتا ہے - مگر دریا نہایت چکر کھا کر جاتا ہے خشکی کے راستے سے ڈاک گاڑی کا انتظام حکومت کی طرف سے ہو تو لبا دو تین دن کا سفر رہجاوے اور بہت سے آدمی بوجہ کفایت وقت اوسی مین سفر کرنا پسند کرین - مگر بغداد ریلوے بننے کے بعد بصرہ اور بغداد کے درمیان ریل ہوجاویگی تو یہ دقتین سب دور ہوجاوینگی ۔

جہاز مین پردہ کے مدارج جہاز پر مختلف قومون کے آدمی اور یہودی عورتین ہین - یہودی عورتون کی شکل کشمیری عورتون سے بہت ملتی ہے - مسلمانون مین اس وقت جہاز پر پردے کے چار درجے نظر آتے ہین - سب سے سخت اور باقاعدہ پردہ ایک صاحب کا ہے جو کہین مدرس ہین اور ضلع لکھنؤ کے رہنے والے ہین - اون کی اہلیہ جو نہایت مریض اور کمزور ہین حالت سفر مین جہان تک ممکن ہی سخت سے سخت پردہ کرتی ہین - اور اون کی برابر جو یہودی نوجوان رات کو زبان عرب مین گاتے ہین تو وہ بہت خفا ہوتی ہین - اوس سے نصف پردہ جیسا کہ عموماً شرفاے ہند مین بوقت سفر ہوتا ہے ایک اون صاحب کا ہے جو بنگال کے باشندے ہین اور زیارات کو جارہے ہین - اون سے اوتر کر ایک ربع پردہ مسلمان عرب اور کرد عورتون اور خوجون کی عورتون کا ہے سب بھی زیارات کو جارہی ہین اور چہرے کو بہت کم چھپاتی ہین ۔

جہاز مین ہر شخص اپنے اپنے اشتغال و افکار مین مبتلا ہوتا ہے - زائرون کو مناسب ہے کہ جب

گئے ہیں۔ مگر دن بھر کوئی کاشت نظر نہیں آئی۔ البتہ کہیں کہیں کھجوروں وغیرہ کے باغ تھے۔ بھیڑیں گائیں۔ اور کہیں کہیں بھینسوں کے گلے نظر پڑے۔ خاصکر بھیڑیں کثرت سے ہیں۔ راستے میں جھونپڑیاں اور بالوں کے مختصر خیمے اور چند مکانات بھی ملے ⁂

[۱۲-جون ۱۹۱۰ع برجہاز]

عمارہ | ہمارا جہاز آج صبح عمارہ پہونچا۔ نہایت بارونق قصبہ ہے۔ سیکڑوں آدمی کنارے پر کھڑے تھے اور باشندے عموماً مسلمان ہیں۔ بازار لداؤ کا مسقف اور شاندار ہے اور بصرہ سے بہتر بنا ہوا ہے۔ مکانات پختہ ہیں۔ بہت سے مسافر یہاں اترے۔ قہوہ خانے بھی بصرہ سے بہتر نظر آتے ہیں۔ دریا کے ۵-۶ قدم کے فاصلے سے بیچ میں سڑک چھوڑکر دوسری طرف پختہ عمارتیں شروع ہوگئی ہیں۔ ابتک ہم نے جتنے مقامات دیکھے عمارہ سب سے زیادہ صاف اور قابل قدر ہے ⁂

دریا پر ایک شاندار پل واقع ہے کیونکہ دونوں طرف آبادی ہے اس پل کے ایک حصہ کو جہاز کی آمدورفت کے لئے کھول دیتے ہیں۔ یہاں اور دوسرے مقام پر بھی کل شام مسافروں کو اترنے نہ دیا بلکہ الگ کنارہ پر اتارا اس وجہ سے کہ بصرہ میں بیماری ہے۔ لیکن درحقیقت بصرہ میں بیماری کو ختم ہوئے اور قرنطینہ موقوف ہوئے کئی دن گذر چکے ہیں۔ ابتک ان مقامات پر تار یا دوسرے ذریعہ سے اطلاع نہیں آئی۔ اگر یہی بے پروائی ہے تو شاید ہم کو بغداد میں بھی یہ صورت پیش آوے ⁂

رات کو تبریزی ترک اور سید زین العابدین اور آقا سید علی سے ملاقات ہوئی۔ سید زین العابدین سے معلوم ہوا کہ جنت البقیع میں اگرچہ خدام کو سلطان کے یہاں سے تنخواہ ملتی ہے تاہم وہ روضۂ جناب سیدہ و ائمہ پر جانے میں مزاحمت کرتے ہیں اور عام شیعہ سے بغیر کچھ لئے اندر جانے نہیں دیتے اور ۱۰ ماہ تک دروازہ بند رکھتے ہیں۔ پہلے زمانہ میں اس قسم کی سختیوں کی اجازت ہو تو ہو مگر پارلیمنٹ و مشروطہ میں ایسا عمل برا ہے۔ بہتر ہے کہ پارلیمنٹ میں اس کی بابت سوال کیا جاوے* ⁂

* مدینہ منورہ کے حالات سے معلوم ہوگا کہ صرف اہل ایران کے ذمے یہ اور چند دیگر ایسے ہی ٹیکس ہیں ۱۲

اور آنحضرت کے متعلق دعا صحیفہ کاملہ اور صحت بدن کی دوسری دعا پڑھی ÷

قصبہ گور بنہ قصبہ گور بنہ صبح کو آیا جو جبلہ اور فرات کے درمیان واقع ہے یعنی ایک طرف فرات اور دوسری طرف جبلہ ہے لیکن نہ زیادہ رونق ہے نہ خراب ہے۔ حالانکہ یہہ اعلےٰ درجہ کی منڈی اس علاقہ مین بن سکتی ہے ÷ مکانات پختہ بھی ہین۔ مگر یہان پختہ مکانات کی اینٹین بدنما اور بنسبت کچی اینٹون کے گلی معلوم ہوتی ہین بصرہ مین بھی یہی حالت ہے۔ البتہ جو مکانات چوبی بنے ہوئے ہین یا جو نئی وضع کے ہین وہ خوشنما ہین ÷

جہاز پر ایک تکرار کل ہمارے ساتھی شیخ عبدالرحمن ہین (جو عربی و فارسی و اردو دست خوب بولتے ہین) اور ایک عرب ملازم کمپنی ہین جو مسافرون کو جہاز پر بٹھاتا ہے اور ہر ایک کو جگہ بانٹتا ہے خوب تکرار ہوئی۔ اس عرب ملازم لنچ کمپنی نے ایک بیچارے ہندی کو جس کے ساتھ بی بی تھی سختی سے مخاطب کیا اور جگہ سے ہٹانا چاہا اور ہم کو بھی نہایت حکومت سے کہا کہ اپنی جگہ جاؤ۔ شیخ عبدالرحمن نے اوس کو بہت بُرا بھلا کہا اور سینے کھا کا اپنا روپیہ لیکر جہاز سے نکل جاؤ۔ اُنھون نے کہا کو کیا ہے ابو الکپتان بھی نکال نہیں سکتا اور قانون سے کم جگہ نہیں دے سکتا۔ ایک نوجوان ترک پولیس کا سب انسپکٹر بافسر دویم تھا اوس نے اس سخت دل عرب سے کہا کہ اگر ہم نہ دیکھ لیتا کہ تو نے عورت پر سختی کی ہے تو ابھی چالان کر دیتا۔ تم لوگ اس کمپنی کے بڑے خیرخواہ ہو لیکن ترکی کمپنی مین ایک ایک زائر کو دس دس کی جگہہ دلاتے ہو۔ مگر اس افسر پولیس نے کہا کہ اگر پھر سختی کرے تو مارو۔ اس مین شک نہین کہ ہندیون کی وقعت کم ہے اور ہندی بھی سفر مین بیقدر شکستہ حال رہتے ہین کہ برخلاف سب قومون کے۔ لوگ اس لئے پھٹے اور میلے کپڑے پہن لیتے ہین تاکہ اچھے کپڑے ختم سفر پر کام آوین۔ اس زمانہ مین جبکہ سب قومین حیثیت سے بڑھکر صاف لباس پہنتی ہین یہ پالیسی میلے کپڑون کی سخت مضر ہے ÷

راہ مین ملک کیحالات آج راستے مین دونون طرف وحشی عرب ملے جن کے لڑکے عموماً از سرتاپا برہنہ ہوتے تھے ملنگے خشکی اور پانی مین بھاگتے ہین۔ نالے دریا مین سے جگہ جگہ نکالی

ہندوستان میں شیعہ علماء و فقہاء اس بات کو عیب سمجھتے ہیں شاید اس وجہ سے ہو کہ وہ کم ہیں سُنّی علماء کو بھی دوکان کرتے میں نے نہیں دیکھا۔ مگر اس میں عیب ہی کیا ہے؟

[یوم شنبہ ۱۰ جون ۱۹۱۱ء]

آج ہم صبح ہی اوٹھکر جہاز پر آئے۔ لوگ رات سے جہاز پر موجود تھے۔ ہوا دار مگر مختصر جگہ ڈک پر ملگئی سابق میں بصرہ تک جو سکنڈ کلاس میں آئے اوس سے یہاں زیادہ آرام ہے۔ ایک عرب نے آکر کہا کہ میں کچھ ٹکٹ لیئے دیتا ہوں اور زائرون کے ٹکٹ خریدتا ہوں۔ چنانچہ ہم کو بھی تکلیف کم ہوئی اور اوسی کی معرفت ٹکٹ خریدے۔ کچھ عرصہ کے بعد سخت آندھی چلی۔ اوپر کا شامیانہ جو جہاز پر لگا ہوا ہوتا ہے اُٹھا دیا گیا گرد کی کثرت سے بہت تکلیف ہوئی۔ رات بھر اور شاید تمام سفر تک دھوپ اور آسمان کے نیچے رہنا پڑیگا رات کو بدن میں درد اور بدہضمی سے تکلیف رہی ✣

اہل شہر کو جہاز پر پہونچانے کے لئے بہت سے آدمی آئے تھے جن میں دس پندرہ نوجوان بالکل اُس وضع کے تھے جیسے ہماری علی گڈہ کالج کے فیشنیبل نوجوان۔ البتہ یہہ لوگ زیادہ وجیہہ تھے۔ اکثر انگریزی کپڑون پر ترکی ٹوپی اوڑہے تھے اور بعض اعلے درجہ کی عربی قبا و جبا پر ترکی ٹوپی رکھتے ہیں میں یہہ دیکھکر خوش ہوا کہ مسلمان ترک بہت خوشحال ہیں۔ مگر معلوم ہوا کہ وہ سب یہودی ہیں بصرہ میں انھیں کی دوکانیں زیادہ ہیں غلطی سے میں اُن کو ترک سمجھتا رہا ✣

جہاز پر بیحد ہجوم ہے کیونکہ دریہان بصرہ اور بغداد کے سفر کا یہی طریقہ اس علاوہ نہیں ہے۔ جہاز ایک اونٹ گاڑی کی چال سے زیادہ نہیں بلکہ شاید کچھ کم رفتار ہو۔ کمپنی کا مالک مسٹر لنچ ممبر پارلیمنٹ انگلستان ہے جو ایران کی طرفداری میں مشہور ہے ✣

[۱۱ جون ۱۹۱۱ء یکشنبہ۔ جہاز لنچ کمپنی]

صبح کو اوٹھکر سخت تکلیف معلوم ہوئی۔ نماز قضا پڑھکر نصف پارہ قرآن شریف سورہ کہف و مریم

ہے مگر مکانون کی صفائی کم معلوم ہوتی ہے - عراق عرب اور عراق عجم بلکہ اسلامی دنیا کا ایک بہت بڑا مشکل مسئلہ یہی صفائی (اور نظافت) کا مسئلہ ہے جس کی طرف اون کو خاص طور پر متوجہ ہونیکی ضرورت ہے -
پیشہ ور بھنگی جو دہم آریاؤن کی ایجاد ہین اون کے نہونے سے ان ممالک مین ہم لوگون کو تکلیف ہوتی ہے

پولیس | پولیس کی وردیان بہت خوشنما اور جوان بھی اچھے ہین - معلوم ہوتا ہے کہ جب سے حکومت مشروطہ ہوئی پولیس اور فوج کی طرف زیادہ توجہ کی گئی ہے - انتظام قایم رکھنے کے لئے بیشک یہ بات بہت ضروری ہے - فوج کے لوگ جگہ جگہ گردش کرتے ہین اون کی کمر مین کارتوس برابر لگے ہوئے ہین اور بندوق ہاتھ مین ہے لیکن وہ کسی سے کچھ مزاحمت نہین کرتے - پولیس اور فوج کے انتظام سے فارغ ہونے کے بعد گورنمنٹ ترکی کو لازم ہے کہ صفائی کا انتظام کرے اور مسافرون سے جو بنام نہاد فرطلینہ خواہ تصدیق تذکرہ جو زاید ٹیکس لیا جاتا ہے اور جو مہذب دنیا مین ایک تکلیف دہ بات ہے اوس کو دفع کرے - غریب آدمی جو زیارات کو آتے ہین اون سے دس دس روپیہ فرطلینہ اور بیس بیس روپیہ فیس تصدیق تذکرہ لے لینا واقعی سخت ہے - ایسی چھوٹی چھوٹی اصلاحون سے ممالک اسلامیہ سے رشتۂ اخوت واتحاد مضبوط ہوجاتا ہے - گورنمنٹ انگریزی بہت ہی کم فیس ایسی موقع پر لیتی ہے -

[۲۵ جون ۱۹۱۱ء سرجہاز لنچ کمپنی]

تمام دن سرک مین مقام ہوا - بازار علی مقام بھی بہت بڑا ہے - یہان دوپہر اور شام کو ایک لوکنتہ (مکان طباخی) مین کھانا کھایا اور کچھ چیزین خرید کین - یہان سپاہی اور غیر سپاہی سب آکر کھانا کھاتے ہین ہم ۵ ریزہ مین ایک وقت آدمی کھانا کھا سکتا ہے - گوشت مین نمک مرچ نہین ہوتا بالکل ابلا ہوا ہوتا ہے - بازار مین فروخت کر چکنے کے بعد دوکاندار جب چیز دیتا ہے تو کہتا ہے "مبارک ہو" اور جب پیسہ ادا کیا جاتا ہے تو شکریہ ادا کرتا ہے - بعض ایسے ہین کہ دوکان پر بیٹھے قرآن شریف پڑھتے رہتے ہین بعض دوکاندار ایسے ہین جنھون نے تحف اشرف مین مولویت کی سند حاصل کی ہے یہ بات تعریف کے قابل ہے -

[مین سفر سے واپسی کے بعد گورنمنٹ عثمانیہ کی خدمت مین اس کے متعلق تحریک کرنیوالا تھا۔ مگر مصروفیت جنگ کی وجہ سے آج کل سلطنت کے پاس روپیہ کہان ہے! سفرنامہ کے چھپنے کے بعد انشاءاللہ اس تحریر کا ترجمہ روانہ کرنیکا ارادہ ہے]

شہر بصرہ بصرہ مین آکر اول دفعہ مین نے بازار مسقف یعنی پٹے ہوئے دیکھے۔ اگرچہ جغرافیہ مین مشہور ہے کہ تمام اسلامی ایشیا مین چھت کے بازار ہوتے ہین۔ مگر ایسے بازار دیکھنے کا کم اتفاق ہوتا ہے ٭

دوکانین کچھ شاندار نہین ہین۔ لیکن ہر چیز کا بازار جدا گانہ ہے مال بکثرت ہے اور نہایت سلیقے سے لگایا گیا ہے۔ دوکاندار بھی عموماً خوش پوشاک ہین۔ دوکاندار عجم بہت زیادہ ہین اور شاید یہودی اُن سے بھی زیادہ ہین۔ ولایتی چیزون کی قیمت ہندوستان سے کسی قدر کم معلوم ہوتی ہے۔ ہمنے ایک دوکان پر جہان ایک شخص ترکی کُلاہ پہنے کھڑا تھا شربت پیا۔ یہ بہت بڑا مکان تھا۔ راستے مین ایک سقہ نے کہا کہ یہ شخص یہودی تھا۔ آپ لوگ نا واقف معلوم ہوتے ہین مین نے کہا بیشک۔ مگر اس خیال سے صبر کیا کہ مجبوری ہندوستان کے مُسلم ریل کے ہوٹلون پر چاء پیتے ہین۔ یہودی بہرحال خنزیر سے پرہیز کرتے ہین اور طہارت کے چند قواعد رکھتے ہین۔ یہان موچیون کی دوکانین دیکھین جہان چند مُسلمان عرب جوتی بنا رہے تھے۔ ایک خوشنما جوتا چار روپیہ مین خریدا۔ عام لوگون مین تمیز کم معلوم ہوتی ہے اور تمدن کم ہے مثلاً ہمنے رستے مین دیکھا کہ سقے چھڑکاؤ کے لئے مشک بھرتے ہین مگر دہانہ مشک کا دریا کے اُتار کی طرف کر کے ہاتھ سے پانی مشک مین ڈال رہے ہین ٭

بیت الخلا کی تکلیف سرائے مین جہان ہمارا قیام ہے اول دفعہ ہمارا اس سے مقابلہ ہوا۔ بیت الخلا نہایت میلا اور گندا مقام ہے نہ کبھی اسپر سپیدی ہوئی نہ اس مین صفائی ہے۔ اور چھت کے مختلف مقامات پر لوگ بیٹھ جاتے ہین اور مہینون کا پاخانہ پڑا ہوا ہے جس کو ایک کونے مین کر دیتے ہین۔ سرائے مین جو ٹین کا برآمدہ ہے اور دوسری طرف جو ٹین کی چھت بازار کی ہے اوپر مہینون کا کوڑا پڑا ہوا ہے۔ سڑکون پر بھی صفائی

کہ مینارے کے گرد کی تمام عمارت اون کو مل جائے تو وہ عمارت بنوائین - مگر مینارے کے گرد تقریباً ۲/۴ حصہ اہل سنت کے قبضہ مین ہے وہ نہین دیتے اور اونھون نے چھت پر بڑی مسجد تیار کی ہے اس وجہ سے مقام خراب پڑا ہے - میرے نزدیک یہہ شیعون کی غلطی ہے یہ مقام متبرک ہے اور اوس کو ضرور درست کرنا چاہیئے دس ہزار کے خرچ سے جو یہان کے دولتمند شیعون کے نزدیک کوئی بات نہین عمدہ عمارت اور مسجد بن سکتی ہے - مینارے کے اوپر علم یا پنجہ ہے اور اندر چند خوبصورت کتبے اور جھنڈیان نصب ہین - یہان بخورات (یعنی لوبان وغیرہ خوشبوئین) جلائی جاتی ہین - عرب - کرد و عجم وغیرہ آتے ہین اور ادب سے زیارت کر کے اور نماز پڑھ کے چلے جاتے ہین - یہ مقام ہماری سرا کی چھت سے متصل ہے - منزل بالا پر بجانب مشرق اہل سنت وجماعت نماز پڑھتے ہین اور نیچے جانب غرب شیعہ - بعد مغرب مینار کے اوپر چڑھکر بعض لوگ قرآن مجید کی آیات یا شیخ عبد القادر صاحب جیلانی کی نعت بلند صدائین دیتے ہین +

شہر بصرہ آج ہم کشتی مین سوار ہوکر بصرہ گئے جو یہان سے تقریباً ڈیڑھ یا دو میل ہے کشتی کا کرایہ بابت آمد و رفت فی کس آدھ آنہ کے حساب سے دیا گیا - دریا کے ایک طرف زیادہ تر خرما کے بڑے بڑے باغ ہین اور دوسری طرف پختہ سڑک ہے - یہہ دریا کی ایک شاخ ہے جو بصرہ مین لائی گئی ہے اور اوس کی چھوٹی چھوٹی نہرین دونون طرف نکالی گئی ہین اور اب بھی نکالی جاتی ہین - جانب غرب سڑک ہے جس پر گاڑیان چلتی ہین لیکن سڑک اور دریا کے بیچ مین کوئی کٹہرا یا حد فاصل نہین - سڑک پر قلی گاڑیان چلتی ہین جن مین دو گھوڑے ہوتے ہین - یہہ گاڑیان اونچی اور بھاری اور پرانی وضع کی ہین - دریا مین لوگ برتن دھوتے ہین - کپڑے دھوتے ہین طہارت کرتے ہین پیشاب کرتے ہین اور اسی کا پانی پیتے ہین - میرے نزدیک دریا کے کنارے پینے اور برتنے کے پانی کے حوض جدا جدا بنانے چاہئین اور دریا کو جو شہر مین جاتا ہے پاک رکھنا چاہیئے - یہی وجہ ہے کہ پانی متعفن معلوم ہوتا ہے - ڈاکٹرون اور حکیمون کو لازم ہے کہ پانی کو گندہ کرنے کی ممانعت کرین -

گمرک کسٹم ہوس) میں انتظام زیادہ عمدہ ہے اور رشوت جو شخص کو تکلیف سے بچنے کی غرض سے پہلے دینی پڑتی تھی اب گویا بند ہے۔ اور ہمارے ساتھی سید زین العابدین نے بیان کیا کہ مجھ سے گمرک والے نے کہا کہ ہم نے تم سے کچھ نہیں لیا۔ مگر بصرہ میں جا کر تم یہ کہوگے کہ ہمنے رشوت دی ہے۔ سید موصوف نے کہا استغفر اللہ!

محلہ علی مقام علی مقام دریا کے کنارے ایک محلہ ہے جہاں امیرالمومنینؑ نے مقام کیا تھا۔ وہاں ایک برج بنایا گیا ہے اور مسجد بھی ہے۔ یہاں ایک سرای بالکل دریا کے کنارے ہے نیچے چاروں طرف بازار اوپر کمرہ ہے ہر کمرہ پختہ ہے۔ مگر سپیدی شاید ۵-۶ برس سے نہیں ہوئی۔ کمرہ خاصا گوارا ہے ✤

کشتی والے نے آدمیوں اور اسباب کو یہاں تک لانے اور جہاز تک لیجانے کی اُجرت ہر شخص سے ۲ آنے مقرر کی ہے۔ کل سامان کو کشتی تک اور پھر کشتی سے جہاز تک لیجانا اوس کا ذمہ ہے۔ یہ شخص شیخ محمد کاظم خادم کاظمین کی طرف سے زائروں کی خدمت اور نگرانی کے واسطے مقرر ہے ✤

یہاں روٹیاں بہ نسبت قسطنطنیہ کے نصف قیمت پر ملتی ہیں یعنی دس خمیری روٹیاں ۴ ریا ایک قران میں آتی ہیں ✤

[۸ جون ۱۹۱۱ء۔ سرای علی مقام۔ بصرہ]

علی مقام میں دریا کے کنارے نہایت پررونق بازار اور چہار منزلہ و سہ منزلہ مکانات ہیں جو بمبئی کے نمونے پر بنے ہوئے ہیں۔ دوکانیں شاندار ہیں اور بڑے بڑے قہوہ خانے ہیں جن میں ہر قسم کا مال رکھتا ہے۔ دریا میں بیشمار کشتیاں چلتی ہیں ✤

مسجد علی مقام علی مقام کے غرب میں اوس مینار کے نیچے جہاں کہا جاتا ہے کہ حضرت امیرالمومنینؑ نے قیام کیا تھا اور جہاں بطور یادگار ایک برج بنا ہوا ہے سیمنٹ کا پختہ ہے مسجد کی زمین نا ہموار ہے پانی بکثرت برتنوں میں بھرا رہتا ہے۔ معمولی سی عمارت ہے۔ اس کا سبب معلوم ہوا کہ شیعہ جماعت میں

کوشش کی کہ آج شام کو جانیکی اجازت دیدی جائے مگر ڈاکٹر کل اجازت دیگا۔ ہفتہ کو انگریزی "لنچ کمپنی" کا جہاز بغداد روانہ ہوگا۔

ایرانی پالٹیکس میرے ساتھ ایک ایرانی یزدی ہے جو سنجیدگی سے اور ہستی دل لگی میں بھی محمد علی شاہ معزول بادشاہ ایران کا خیرخواہ وفادار ہے اور کہتا ہے کہ ملّاؤں نے ناحق بادشاہ کو معزول کیا۔ گبر و یہود وغیرہ مُلاؤں کو رشوت دیتے ہیں تاکہ کفار کو مسلمانوں کے برابر حقوق ملیں۔ ملّا لوگ سب کام روپیہ سے کرتے ہیں۔ ایک اور ایرانی حاجی بھی بادشاہ کا طرفدار معلوم ہوتا ہے۔ مگر حضرت علماء سے اسقدر بدظن نہیں۔ ان لوگوں کے بیان سے یہ پتا چلتا ہے کہ بدامنی اور کشت و خون دیکھکر ایک گروہ گذشتہ امن و امان پر حسرت و خواہش سے نظر ڈالتا ہے۔ یہاں بعض ہندی زوّاروں کی حالت دیکھکر نہایت رحم آتا ہے معمولی آدمی والے بوڑھے آدمی عورتوں اور بچوں کو ساتھ لئے ہیں بعض بیمار بھی ہیں۔ صرف اعتقاد ان لوگوں کو زحمتوں کا متحمل بناتا ہے۔

[۸ جون ۱۹۱۱ء - علی مقام بصرہ]

بحمد اللہ قرنطینہ سے بچنکلے۔ ایک ترک نے آکر قرنطینہ کی طرف سے روپیہ کی رسید دی جو ترکی اور فرانسیسی دونوں زبانوں میں چھپی ہوئی تھی۔ اس کو بھی تذکرہ کہتے ہیں کشتی کرکے اور اسباب حمالوں سے اٹھوا کر ہم دریا کے دوسری طرف روانہ ہوئے۔ دریں اثنا اول تو مقابلہ پولیس کے افسر سے ہوا جو پاسپورٹ دیکھتا تھا۔ ہم نے کہا بصرہ میں دیکھنا اس وقت صندوق سے نکالنا مشکل ہے اس نے قبول کیا۔ بعد ازان کسٹم ہوس (چنگی خانہ) پر کشتی میں دو تین ترک آگئے اور کنارے پر ان کا افسر کھڑا ہو گیا اور کہنے لگا کہ "صندوق کھولو"۔ میرے صندوق اور بیگ کو دو دو دفعہ دیکھا۔ ایک صندوق کھولا ہی نہیں۔ ۵ منٹ سے زیادہ زحمت نہیں ہوئی پھر چھوڑ دیا۔ کوئی چیز محصولی نہ تھی۔ چونکہ افسر موجود تھا اور چار پانچ آدمی بھی تھے اسلئے رشوت لینے کا موقع نہ تھا۔ یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ جب سے پارلیمنٹ کا نیا انتظام ہوا ہے

کتاب کے گورنر بصرہ کو روانہ کرون گا - عملہ قرنطینہ مین نصف بلکہ زیادہ شیعہ ہین اور نصف سے کم اہل سنت وجماعت ہین - غالباً زائرون کے آرام کے لئے ایسا کیا گیا ہے کیونکہ اکثر زوار شیعہ آتے ہین - یہان سنی اور شیعہ پاس پاس صلح سے نماز پڑھتے اور بود و باش رکھتے ہین ایک کو دوسرے سے کسی قسم کا سروکار یا مذہبی نزاع نہین - قرنطینہ کی آمدنی بہت ہے - لوگون کا خیال ہے کہ آمدنی دولت (سلطنت) تک نہین پہونچتی - ایک بات یہہ ہے کہ بندوقون سے مسلح سپاہی قرنطینہ کے گرد رہنے چاہئین - کیونکہ چور ڈاکو آکر لوٹ لیتے ہین - یہان کا عملہ یعنی چپراسی اندر باہر سوتے رہتے ہین - ان کے پاس ہتھیار نہین یہہ سب معاملات گورنر کی خاص توجہ کے لایق ہین - اگر چہ مسلح آئین تو نہ اہل قرنطینہ کچھ کر سکتے ہین نہ ملازمان و مسافران - لہذا ڈاکوون (حرامیون) کی مہربانی ہے کہ مکان قرنطینہ پر حملہ نہین کرتے +

[۶ رجون ۱۹۱۲ع]

قرنطینہ مین پانچوان دن

آج شام کو بصرہ مین سرکاری طور پر یہ اعلان کر دیا گیا ہے کہ اب وبا نہین ہے اس لئے جو لوگ بعد ختم قرنطینہ بصرہ جائین گے اون کو دوبارہ قرنطینہ مین آنا نہ پڑیگا - آج رات کو سویرے ہی یہ شور ہوا کہ حرامی (یعنی چور) آگئے ہین - معلوم ہوا کہ ۹ آدمی کشتی پر سوار ہو کر آئے تھے ایک کشتی والا کھات کو ٹا بیچکر آتا تھا اوس سے ۲-۳- اشرفیان (عثمانی لیرا) زبردستی لے لین - اور اوس کے سر کو زخمی کیا - قرنطینہ کی عمارت کے دوسری طرف یہہ لوگ بیٹھے تھے - چونکہ لوگ غیر مسلح تھے اور قرنطینہ کے عملہ کے پاس بھی بندوقین نہ تھین اس لئے خوف زیادہ تھا - کتون نے سخت بھونکنا شروع کیا اس سے اور ہمارے ہجوم سے ضرور چور گھبرائے ہون گے اسی لئے کوئی قریب نہین آیا +

[۷ رجون ۱۹۱۲ع قرنطینہ بصرہ]

آج ایک ترکی جہاز بجانب بغداد روانہ ہونے والا ہے - بعض لوگون نے جن کی ڈاکٹر سے ملاقات ہے

قرنطینہ مین یون بھی لوگون کو نہین آنے دیتے اور آجکل تو بیان کیا جاتا ہے کہ بصرہ مین ہیضہ پھیلا ہوا ہے اس لئے زیادہ ترممانعت ہے - لہذا کوئی چیز خرید نا ممکن نہین سوا ے اوس مال کے جو ایک لڑکا اپنی مرضی سے شہر سے لے آیا ہے - جو لوگ ملاقات کو آتے ہین اون کو بھی اہل قرنطینہ سے ہاتھہ ملانیکی اجازت نہین - ایک شخص مچھلیان فروخت کرنے کے کشتی مین سوار ہو کر آیا تھا نکال دیا گیا +

کم از کم اس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ رشوت کا بازار گرم نہین - حبشی داروغہ کوٹ پتلون اور ٹرکی کلاہ پہنے ہوئے سختی کے ساتھہ انتظام کرتا ہے +

رات مچھرون کی وجہ سے بمشکل گذری -

[۵ر جون ۱۹۱۷ع در قرنطینہ بصرہ]

قرنطینہ مین بدستور قیام ہے اور معمولی تکالیف مین تخفیف ندارد - کھانیکا انتظام عبدالرحمن آفندی اور یزدی نوجوان کی بدولت نہایت خاصہ ہے - جہرہ کی گھنسی جو باہر نکل آئی ہے سوتے وقت زیادہ تکلیف دیتی ہے

انتظام قرنطینہ مین ممکن اصلاحین

قرنطینہ کے انتظام کی خرابیان عدم توجہی کی وجہہ سے ہین مثلاً کمرون مین اگر کواڑ لگا دئے جاوین - فرش پختہ کر دیا جاوے - ایک ریفریشمنٹ روم - اور چاے کی دوکان کا ٹھیکہ کسیکو دیا جاوے جس سے سرکار اور ٹھیکہ دار دونون کو فائدہ ہو - مسافرون کو آرام پہونچانے اور کھانا وغیرہ لانے کے لئے آدمی مقرر ہون - اسباب اوٹھانیکا ٹھیکہ حمالون کو دیا جاوے - پاخانے سلیقے سے بنا دیئے جائین تاکہ الٹا دریا کا پانی نجاست سے ملکر آدمی پر نہ پڑے تو بہت تھوڑے سے خرچ یعنی ایک ہفتہ کی آمدنی خرچ کرنے سے بہت سی شکایات رفع ہو سکتی ہین - یہان کی زمین بہت عمدہ ہے - پچاس یا سو روپیہ خرچ کر کے ایک چمن لگایا جا سکتا ہے - ایک چبوترہ نماز کے واسطے ضرور ہونا چاہیئے جسپر فرش بھی ہو - کچھ بنچ دریا کے کنارے ڈالدیئے جائین - مگر ان باتون کی طرف گورنمنٹ کو توجہ کرنے کا موقع نہین ملا - مین انشاءاللہ بوقت فرصت اپنے اس نوٹ کا ترجمہ بعد شائع ہونے

ساتھی دوسرے مشنری کے درمیان (جو موصل کے قریب مشنری ہیں) اور جن کا ذکر پہلے آ چکا ہے دریا کے کنارے بہت بحث ہوئی عجمی عالم نے کہا کہ مسیح کی الوہیت پر تمھاری کیا حجت ہے؟ مسیحی مشنری نے کہا کہ مسیح روح اللہ ہیں" اور اس کو قرآن و انجیل دونوں مانتے ہیں" عجمی عالم نے کہا "کیا تم مسیح کو ایسا ہی مانتے ہو جیسا قرآن میں لکھا ہے؟" مسیحی مشنری نے جواب دیا" لا (نہیں)

عجمی عالم۔ "تم مجکو مسلمان نہ سمجھو ایک جنسی بادھری سمجھو اور دلیل بیان کرو؟

مسیحی مشنری ۔" معجزات مسیح دلیل ہیں"

عجمی عالم۔" یہ خبر ہے۔ خبر میں صدق و کذب دونوں کا احتمال ہے۔ سماعی بات کا کیا اعتبار؟"

مسیحی مشنری۔" مذہب کے ثبوت میں عقل کا کام نہیں۔ تم ثبوت محمد (صلعم) ثابت کرو"۔

عجمی عالم۔" اس فقرہ کو لکھ دو کہ عقل سے مذہب ثابت نہیں ہوتا۔ میں ثابت کر دوں گا"۔

میں نے کہا کہ بس بحث ختم ہوگئی۔ جب عقل (جسکے ذریعہ قوموں کو مذہب کی دعوت دیجاتی ہے) کوئی چیز نہیں تو معاملہ ختم ہو گیا +

جو خط پرسوں سے لکھا ہوا رکھا تھا وہ ایک بصری تاجر کی معرفت ہند کو روانہ کیا۔ رات کو مدت کے بعد زمین پر سونے کا اتفاق ہوا۔ مڈل کا امتحان دینے کے زمانہ میں زمین پر لیمپ کے سامنے سویا کرتا تھا تاکہ جب آنکھ کھل جائے پڑھنا شروع کر دوں۔ غالباً اوس وقت سے اب ایسا اتفاق ہوا +

مچھر بصرہ کے مچھر نہایت غیر معمولی ہیں اور بقول مسٹر غلام حسین زنگباری اس طرح کاٹتے ہیں جیسے قینچی جسم میں داخل ہو۔ گرمیاں بسہری ہے نہ پلنگ بعض آدمیوں کو لکڑی کے تخت مل گئے ہیں لیکن میں نے اس مبارک سفر میں مناسب نہ سمجھا کہ اصرار کر کے آرام کا سامان حاصل کروں ورنہ ممکن تھا کہ ایک تخت مل جاتا +

[۲ جون سنہ ۱۹۱۲ء در قرنطینہ بصرہ]

کواڑ ایک بھی نہین - میری کوٹھری مین اور تین آدمی یعنی سید محمد رضا شیرازی - سید عبدالحسین یزدی اور عبدالرحمن مصری بھی مقیم ہین - ہم نے کھانا شامل کر لیا - یہہ سب حضرات بہت محنت کر کے کھانا تیار کرتے ہین - مگر کھانے کی تیاری مین میرا کوئی کام نہین ؁

دوکان پر خمیری روٹی اور سنیر اور کسقدر کھجور سے ملتے ہین - سب لے خرید کر کھائے - مجھے یہان پر بھی بتانا چاہیئے کہ ایران اور عراق عرب مین خشک پنیر کھجور سے یا سکنجبین کے ساتھ روٹی کھاتے ہین - اور ایک سوکھی روٹی ہوتی ہے اوس کو وہان دو آتشہ کہتے ہین اور یہہ روٹی مثل بسکٹ کے ہو جاتی ہے اوس کے ٹکڑے کھاتے ہین - اگر روٹی کہین تازی مل جاوے تو اور بھی بہتر ہے - بصرہ کے کسی صاحب نے کھجورے اور کچے انگور ترش اور روٹیان آقا سید علی کے لئے بھیجی تھین تو اونھون نے ہمارے لئے بھی روانہ کین ؁

قرنطینہ مین سب کے بسترون اور نیچے پہننے کے کپڑون اور سب صندوقون کے اوپر کی سطح کو دھونی دی گئی - اور پھر سب لوگون کو قرنطینہ کے مکان مین چھوڑ دیا - مین نے غسل کر کے کپڑے بدلے اور پاک و پاکیزہ ہو کر شکر خدا ادا کیا - چھوٹی سی کوٹھری مین اسباب لگایا - اِس وقت صرف یہہ تکلیف ہے کہ خاک اُڑتی اور بستر پر آتی ہے - کیونکہ کوٹھری مین کواڑ نہین پردے ہم نے ڈال دیئے ہین - خط لکھا تیار رکھا ہے - کوئی آدمی ڈاک لیجانیوالا نہین ؁

[۳ جون سنہ ۱۹۱۱ء در قرنطینہ بصرہ]

آج قرنطینہ مین دوسرا دن ہے - رات کو اور بعض اوقات دن کو بھی یہان کے مچھر بہت تکلیف دیتے ہین - رات کو سردی خوب پڑتی ہے - رزائی اوڑھنے کی ضرورت ہوتی ہے ؁

شط العرب کا پانی نہایت ہاضم اور شیرین ہے اور یہان میری بھوک دو گنی ہو گئی ہے ؁

ایک عالم ایرانی اور عربی مسیحی کی بحث	آج صبح ایک عالم ایرانی ساکن سامرہ اور عبدالمجید مسیحی مشنری اور اوس کے

حمالانِ دمشق کے اکثر نوجوان (جو چپ چپ مشہور ہین) جہاز پر آئے ہوئے ہین۔ اُن مین سے ایک لڑکے کو مین نے دو خشک روٹیان آج دین۔ شام کو میرا سامان اوپر ٹرک پر لایا۔ اور کہا کہ آپ سے مزدوری نہ لون گا۔ اخلاق کا یہہ اثر ہے ٭

[۲ر جون ۱۹۱۱ء قرنطینہ بصرہ]

بصرہ رات کو محمرہ کے مقابل جہاز رہا اور ۳ بجے صبح سے قبل بصرہ کے قرنطینہ کے سامنے پہنچا خدا خدا کر کے بہت دیر کے بعد کشتیان قرنطینہ کے مقام پر پہونچین۔ اسباب اُتروا کر ایک کشتی مین بیشمار اسباب والے ہمراہیون کے ساتھ روانہ ہوا۔ جہاز کے نیچے پانی کا زور کشتیون کا قریب سے کلنا جہاز کی موریون سے بوجہ دھونے جہاز کے پانی کا گر کر اوپر آنا۔ رسّیون پر سے جو کشتیون کے سر پر بندھے تھے زور شور سے پانی کا گرنا۔ الغرض سخت کشمکش اس حالت مین کشتی قرنطینہ کے کنارے پہونچی میرا سامان زیادہ نتھا پھر بھی اوس کا اوٹھانا میرے لئے مشکل تھا۔ یہان کوئی حمّال یا مزدور نتھا دو ترک ایک حبشی افسر و مہتمم اور ایک عیسائی ڈاکٹر یہان ہین۔ اوّل اُنھون نے معائنہ سرسری کیا۔ سات سات روپیہ سب سے لیے۔ ہمارے جہاز کا ڈاکٹر اول درجے کی سند رکھتا تھا۔ اس لئے کہتے ہین کہ یہان ۷ یوم کا قرنطینہ ہے۔ دو ہندی آدمیون نے کہا ہم غریب ہین اون سے فیس قرنطینہ نہین لی۔ حکّام سختی نہین کرتے مگر کوئی خاص ہمدردی بھی کسی سے نہین۔ ہمارے ساتھی قاضی عنایت حسین نے کہا کہ ہین تو شیخ عبدالقادر کے سجادہ نشین کے پاس تحفہ لیکر جاتا ہون" حبشی افسر نے کہا کہ "لا نعرف الشیخ ولا نعرف الامام نعرف الفلوس" (ہم امام کو جانتے ہین نہ شیخ کو روپیہ کو جانتے ہین)۔ مگر گھنٹہ بھر کے بعد ان لوگون کو جنھون نے قرنطینہ کی فیس ادا کرنے سے انکار کیا تھا فیس سے بری کر دیا گیا۔ ہمارے ہمراہی مسافر بڑے بڑے صندوق خود اوٹھا کر قرنطینہ کے مکان مین لائے۔ یہہ مکان پختہ اینٹون کا بنا ہوا ہے مگر اینٹین عمدہ طور پر لگی ہوئی نہین۔ کوٹھریان بھی ہین۔ ملکہ دراز

۱۶ اپریل رات کو اسی جگہ رہگیا - صبح پہونچگا - محمرہ کے ایک عرب کے گھرے اور روٹیاں خریدین - کیا عرب
و ایران مین روٹی کے ساتھ بے تکلف بلا سالن کے کھایا جاتا ہے - حاجی سید عبد الحسین نے دال بتیار
کی وہ مسکہ کے ساتھ کھائی گئی - صبح کو قاضی غلام حسین قاضی کولاپور نے اصرار سے تازہ کھانیکی دعوت کی

شیخ محمرہ و باشندگان محمرہ

محمرہ اور جنوب ایران کے لوگون کے جسم عموماً شمالی ہندوستان کے مسلمانون کی ننہ
ہین اور شکل بھی اون سے بہت ملتی ہے - ذہین ہین مگر زیادہ جفاکش معلوم نہین ہوتے - شیخ محمرہ خزعل
قبیلہ کا سردار ہے اور جب سے مشروطہ حکومت ہوئی اوس کی موافقت کا اظہار کرتا ہے لیکن اب
خراج دینا دلالا نہین - وہ جناب اخوند کا مقلد سمجھا جاتا ہے اور شیخ بحرین اور امام مسقط بوجہ لیاقت
و ہوشیاری اوس کو اپنا ابتر سمجھتے ہین - اوس کے پاس دس ہزار کے قریب فوج ہے اور اگر ایران کی
تائید مین بیچھ گرے تو بیس ہزار عرب میدان مین لاسکتا ہے - اس صوبہ کو عربستان ایران کہتے ہین
اور باشندے عموماً امامیہ ہین - یہ علاقہ خاص ایران کا حصہ سمجھا جاتا ہے - شیخ کی حکومت بہت سخت ہے
انتظام مستبدانہ (یعنی خود مختارانہ) ہے - مگر عمدہ ہے کہین بد امنی نہین ❊
یہان تک لکھ چکا تھا کہ ڈاکٹر جہاز خود میرے پاس آیا اور ساتھ لیگیا - میرے رخسار کی کھینی
کو دیکھکر کہا معمولی پھنسی ہے کوئی اندیشہ کی بات نہین اور میرے اصرار پر تھوڑا سا مرہم لگادیا -
مین نے جو رائے ڈاکٹر کی نسبت قایم کی تھی وہ ضرور قابل ترمیم ہے - ڈاکٹر دوبارہ میرے پاس بطور
معذرت آیا جب اوس کو معلوم ہوا کہ مین اس روزنامچہ سیاحت لکھتا رہتا ہون ❊
شط العرب کا پانی شیرین اور اچھا ہے اور اگر آبپاشی باقاعدہ ہو تو کچھ شک نہین کہ یہین ایران و ٹرکی
ہر دو کی آمدنی ایک ایک کروڑ روپیہ سال سے زیادہ ہوسکتی ہے - بشرطیکہ امن کا قیام ہو اور آبادی کو
ترقی دی جاوے - یہ آمدنی چار پانچ سال کے اندر بڑھ سکتی ہے - یہان کھجورین نہایت کثرت
سے ہین اور اون کی تجارت زور پر ہے - کہا جاتا ہے کہ سب سے عمدہ کھجورین یورپ کو چلی جاتی ہین ❊

اور جائے پیدائش کا ظن بتاتے ہین - کل اُمید ہے کہ جہاز محمرہ اور بصرہ مین پہونچے ؟

[یکم جون ۱۹۱۱ء - مقابل محمرہ]

آج جہاز شط العرب مین ۹ بجے پہونچا - یہان سے شیرین پانی کا دریا شروع ہوا - اس مین دجلہ و فرات و قارون ملتے ہین - قریب بیس میل کا فاصلہ ۱۲ بجے سہ پہر تک طے ہوا ؟

رہاست محمرہ کے حالات دریا کے ایک طرف علاقہ ایران ماتحت شیخ محمرہ کے ہے اور دوسری طرف علاقہ عثمانیہ ہے - نہایت زرخیز زمین ہے جسپر جگہہ جگہہ کھجور کے اونچے اونچے درخت اور باغات ہین لیکن اور کسی چیز کی زراعت کی طرف زیادہ توجہ معلوم نہیں ہوتی - کیانی نفت (یعنی مٹی کے تیل کی عظیم الشان انگریزی کمپنی) کا کارخانہ محمرہ سے باہر ہے - اور ساحل ایران پر انگریزی اثر اور نفوذ کے آثار نمایان نظر آتے ہین - البتہ بوشہر کے مقابل ایک جنگی جہاز یعنی کروزر ایران کا تھا اور شیخ محمرہ کی ذاتی متوسط درجہ کی چھوٹی جنگی کشتیان بھی تھین جن پر بیرق سلطنت ایران یعنی خورشید اور شیر کا نشان تھا - محمرہ کے لوگ عربی زیادہ اور فارسی کم بولتے ہین - یہان مال زیادہ اُترتا ہے اور اہواز اور اصفہان تک ایران کو جاتا ہے - یہان مسقط کے عرب اور حلقہ کا ایک ایرانی ارمنی پادری اُترا - معلوم ہوتا ہے کہ ڈاکٹر قرنطینہ محمرہ سے کچھ معاملہ کر کے الگ کشتی مین چلا گیا - ڈاکٹر مسیحی معلوم ہوتا ہے ؟

ڈاکٹر قرنطینہ جہاز ڈمرا جس مین سوار ہون اوس کا ڈاکٹر بھی ایک دیسی عیسائی ہے - ایک پھنسی میرے رخسار پر ہوگئی ہے - آج دو دفعہ ڈاکٹر کے پاس جا کر مین نے کہا کہ اسپر دوا لگا دو - پہلی دفعہ اوس نے کہا کہ جب ڈاکٹر قرنطینہ محمرہ کا معائنہ ہو چکیگا تو لگاؤنگا - دوسری دفعہ یہہ جواب دیا - شام کے کھانے کا وقت قریب ہے - کل صبح دوا لگاؤنگا یا خود لگا لونگا - ان لوگون کو اپنے منصب کے فرائض اور اخلاق کا نہایت ہی خفیف احساس ہے ؟

آج جہاز مین میرا کھانا پھل وغیرہ ختم ہو گئے - جہاز شام تک بصرہ پہونچ جانا چاہیے تھا لیکن

آج عرصہ کے بعد گرم و تازہ دال قاضی صاحب کے ساتھ کھائی جو نہایت مزے کی معلوم ہوئی -

سیٹھ غلام حسین خوجہ

خوجے بھی محبت کے ساتھ پیش آئے ہین - خاصکر غلام حسین محمد ولی وارسی ساکن زنگبار بیچارے باربار پوچھتے ہین کہ آپ کچھ تازہ کھانا نہین کھاتے اور چاء سے تواضع بھی کرتے ہین - مین بھی اون کے بچون کی اور اون کی مدارات کرتا رہتا ہون - جہاز مین تھوڑے سے اخلاق کی بدولت باہم جلد موافقت پیدا ہوجاتی ہے *

بندر بوشہر

بوشہر کے مضافات ۵ - ۶ میل سے کم نہین ہین - خود بندرگاہ کے پختہ دو منزلہ اور سہ منزلہ مکان سمندر کے کنارے ہین - شیرین پانی یہان کم ہے مشکل سے دستیاب ہوتا ہے - آب و ہوا بُری ہے - زمین بھی زرخیز نہین - لیکن یہہ مقام جنوبی ایران کی سب سے بڑی تجارتگاہ ہے - ہم کو بیسبب قرنطینہ اُترنے کی اجازت ہوئی - دو میل کے فاصلے پر ہمارا جہاز کھڑا ہے - پانی اول سیاہی مائل تھا پھر کم سیاہ ہو گیا - پھر سبز ہوا اور اب مبتلائے سفیدی مائل معلوم ہوتا ہے - اور یہہ سب تغیرات دو گھنٹے کے اندر ہوئے ہین - اب سمندر بمقابل سابق کے زیادہ سرد ہے کیونکہ ہوا خشک ہے - بوشہر کی آبادی جہاز پر سے مصنوعی دائرے کی شکل مین نظر آتی ہے - مختلف گورنمنٹون کے نشان کونسل خانون پر ہین اور بڑی گورنمنٹون کے گارڈ بھی رہتے ہین - قرنطینہ کا ڈاکٹر ایک ہندوستانی ہندو ساکن صوبہ بمبئی معلوم ہوتا ہے - گورنمنٹ ایران کا ملازم ہے - وہ اور چند چپراسی جو معقول لباس پہنے ہوئے تھے جہاز پر آئے *

ایک صاحب سے ملاقات ہوئی جو عبدالرحمٰن کے نام سے مشہور ہین اصل نام علی اصغر ہے - ایران و ایشیا سے روم اور عاشق آباد کی راہ سے مشہد مقدس اور قسطنطنیہ وغیرہ کا سفر کر چکے ہین - اون سے تفصیلی حالات اوس سفر کے معلوم ہوئے - لوسنہ کی ڈاک گاڑی مین اُنھون نے سفر نہین کیا اوس سے واقف نہین ہین - یہہ شخص تجارت پیشہ ہین صرف تیس ۳۰ سال کی عمر ہے - اپنا اصل وطن ہندوستان

قاضی غلام حسین قاضی کولھاپوری کے پاس سامان خورونوش نہ رہا تھا اونھون نے روٹیان اور کھیرے مزدورون سے نہایت گران قیمت پر خریدے ٭

سید غلام حسین قاضی کولھاپور

قاضی صاحب کولھاپور ایک عابد اور معقول آدمی معلوم ہوتے ہین - کئی بار اون کے ساتھ کھانا کھایا - تازہ کھانا اون کے بعض مرید تیار کر دیتے ہین - مدت سے راجہ کولھاپور (وارث سیواجی) سے اون کی تکرار ہے جس کی وجہ یہہ ہے کہ مہاراج سلطنت عادل شاہیہ کے ایک بادشاہ (علی عادل شاہ) کی بنوائی ہوئی نہایت عالیشان اور خوبصورت مسجد پر قابض ہو گیا ہے اور نہین چھوڑتا - قاضی موصوف نے تمام اخبارون اور گورنمنٹ مین تحریک کی - نتیجہ یہہ ہوا کہ راجہ صاحب کو تنبیہہ ہوئی - مگر اونھون نے بہت سی باشندگان شہر کو توڑ لیا - اس لئے قاضی صاحب کو بخیر شکست ہوئی - قاضی صاحب بغداد و کربلائے معلّٰی جارہے ہین اور اسی مسجد کے لئے کوشش کرنیکی غرض سے امیر عبدالرحمن خان سے بھی ملنے گئے تھے - افغانی پالٹکس مین بھی اون کو دخل ہے - مگر ہوائی خیالات ہین - قاری عبدالرحمن مرحوم پانی پتی سے [illegible] مین قرأت پڑھی ہے - اون کے عملیات وتعویذات کا بمبئی مین زور ہے جس کو وہ خود ہسی سے کہتے ہین کہ "کر حکبہ" ہے - راجہ کے آدمی اور رانیان بھی اون کے تعویذات کے قائل ہین ٭

آقا سید عبدالحسین نوجوان گاذرونی سے بھی بہت ملاقات ہوگئی - نیز آقا سید علی اور اون کے رفیق سید زین العابدین سے (جو بالمعاد ضہ حج وزیارات کیا کرتے ہین اور ایک صاف گو سخت مزاج اور غریب آدمی ہین) خوب ملاقات ہوگئی - سید عبدالحسین نے ایک عریضہ کاظمین مین ڈالنے کے لئے مجکو دیا اور اصرار کیا کہ ایک قرآن شریف نہایت مختصر مطبوعہ اسکندریہ لیلو بین سے قبول کرکے واپس کیا اونھون نے ہمارے ہمراہی قاضی کولاپور کو دیا اونھون نے قبول کرلیا ٭

سید موصوف آج بوشہر اُتر گئے اور اون کی جدائی سے افسوس ہوا - محمد جمال کے نوجوان تھے -

دکھایا جسنے بغداد مین اندھون کے مدرسہ مین تعلیمی کی ہے۔ یہہ شخص لکھتا ہے اور پڑھتا بھی ہے۔ ایک فرانسیسی نے اوس کو نوشت و خواند کی تعلیم دی ہے اور ایک سوئی سے ہر آواز پر کچھ نقطے بناتا ہے اور پھر اونگلی سے مس کر کے اون کو پڑھتا ہے۔ چنانچہ مین نے یہہ عبارت بنائی:۔ "خواجہ غلام الثقلین ساکن پانی پت از مضافات دہلی۔ ملک ہندوستان" اوسنے ان نقطون مین عبارت لکھی پھر اونھین نقطون مین مگر کسقدر بدلے ہوئے تلفظ مین اوس کو پڑھدیا۔ یہہ طریقہ اٹھاروین صدی کے آخر مین ایک فرانسیسی پادری نے نکالا تھا۔ یہ بیچارہ انقلاب فرانس ۱۷۹۳ء مین قتل ہوا ÷

وہ گونگون اور بہرون کو بھی اسی طرح تعلیم دیتا تھا۔ پادریون نے بغداد مین اندھون کا اسکول کھولا ہے جس مین چالیس پچاس طالب علم بیان کئے جاتے ہین ÷

بندرگاہ لنگہ آج دوپہر تین بجے کے درمیان ہم بندرگاہ لنگا مین پہونچے جہان ایک گھنٹہ جہاز ٹھیرا دُور تک مکانات دو منزلہ بنے ہوئے اور کھجورون کے درخت تھے۔ ایران کی عملداری مین یہہ پہلی زمین نظر آئی۔ انگریزی جہاز بھی موجود تھے۔ کشتیان مسافرون کو لیکر آئین مگر کوئی فروختنی چیز نہ تھی چنانچہ مسافرون کو مایوسی ہوئی ÷

کل انشاء اللہ بوشہر اور پرسون بصرہ پہونچ جائینگے آج کا دن اچھا گذرا۔ مگر شام کو طبیعت کسی قدر بگڑ گئی ÷

[۱۳ مئی ۱۹۱۱ء]

بوشہر جہاز تین بجے کے قریب بوشہر پہونچا۔ مال کشتیون مین بھر گیا۔ ایرانی دشتی قبائل کے بیس پچیس ۲۵ حمال جہاز مین آئے سب فارسی بولتے تھے ÷

آقا سید علی شوستری پسر حاجی آقا امام مسجد مغول بمبئی جو سیکنڈ کلاس مین اپنی والدہ اور ایک عزیزہ کے ساتھ جارہے تھے اون سے میری اور میرے ہمراہیون کی خوب ملاقات ہوگئی۔ ہمارے ساتھی

عرب مشنری جہاز حرکت مین ہے۔ کل مسقط سے جو لوگ سوار ہوئے اون مین دو نوجوان تھے جن کے لباس عربی تھے اور سوائے عربی کے کچھ بول نہ سکتے تھے۔ معلوم ہوا کہ موصل کے رہنے والے اور مسیحی مذہب کے عرب مشنری ہین مسقط مین مقرر ہین اور بصرہ کی طرف جا رہے ہین میتھوڈسٹ چرچ سے تعلق رکھتے ہین ہمارے جہاز مین ایک اور شخص ہے جو اٹرنا ہین جانتا ہے بظاہر عیسائی وضع رکھتا ہے لیکن یہودی ہے اور قرآن کا بھی قائل ہے۔ اوس کا ان مشنری عربون سے بہت مباحثہ ہوا۔ اوس نے کہا کہ فلان بات حضرت آدمؑ کی نسبت قرآن مین یون لکھی ہے۔ مسیحی مشنریون نے کہا "قرآن کوئی چیز نہین ہم نہین مانتے" اوس نے بائبل کا حوالہ دیا کہ "خدا ایک ہے اور مسیح خنزیر (سور) نہ کھاتے تھے اور سبت (تعطیل شنبہ) کے قائل تھے"۔ عیسائی لاجواب ہو گئے۔

مین نے اگلے دن اون سے پوچھا کہ "فاران جہان خدا کا آنا لکھا ہے کہان ہے؟"۔ انھون نے کہا "مسلمان کہتے ہین کہ مکہ مین ہے مگر اس امر مین اختلاف ہے"۔ ان لوگون کی بولی کتابی عربی تھی اس لئے دیر سے سمجھ مین آئی ⁂

فرقہ اباضیہ مسیحی مشنری سے مین نے اباضیہ (خوارج مسقط) کا حال دریافت کیا اوس نے کہا کہ وہ دیگر مذاہب سے ان مذہب نہین رکھتے اور نجاست غیر مسلم کے قائل نہین"۔ تاہم مسقط مین شیعہ اور سُنی بھی ہین۔ مگر باہر ملک عمان مین فرقہ اباضیہ کی آبادی زیادہ ہے۔ یہ لوگ مچھلیون کو بہت کھاتے ہین۔ اور حج کو اسقدر ضروری نہین جانتے جیسا شیعہ اور سُنی جانتے ہین۔ اون کے مُلا صرف ابتدائی علم پڑھنے مین یعنی علم نحو جو شخص نحو زیادہ جانتا ہے وہی بڑا عالم دین ہے۔ سیدنا علی ابن ابی طالبؑ کو نہین مانتے"۔ مگر اس مسیحی عرب نے کہا کہ "مین اون کو مانتا ہون کہ وہ بہادر تھے۔ عالم تھے۔ فصیح تھے اور قدمت اسلام مین مثل حضرت رسولؐ کے استادہ رہتے تھے" ⁂

ایک نامناسب ٹریکٹ ایک نئی بات جہاز پر دیکھی۔ یعنی ان لوگون نے ایک نابینا عیسائی عرب

ماری گئی جس کی شکایت اون نے حبل المتین مین بھی لکھی ہے ✤

اہل بمبئی کا طرزِ گفتگو مسٹر انجنیر بمبئی کا اور جہاز کا یہہ ہے کہ گویا - بمبئی اور گجرات کے لوگ لہجہ مین عموماً کھردرا ہین - اور ہمارے خیال مین بے تہذیبی سے آدمی کو مخاطب کرتے ہین - مگر شاید اُن کی نیت یہہ نہ ہو کہ سختی سے گفتگو کرین - ممکن ہے کہ کرخت لہجہ اہلِ عرب سے اُنھون نے لیا ہو - اس سے یہہ بھی ایک عیب تو اچھے پڑھے لکھے لوگون سے لیکر عوام تک مین ہے کہ اُن کے نزدیک کسی شخص سے کوئی غلطی ہو جائے تو لعنت کرنے پر رہین گے تحمل و ملائمت نہین جانتے - مگر اُن کی نیت غالباً بُری نہین ہوتی - تربیت کی کمی اس کا باعث ہے ✤

مسقط آج جہاز بہت دیر مین مسقط پہونچا - اندر جانے کی بسبب فرنطینہ کے اجازت نہین سامنے ملک عرب کے پہاڑ ہین اور یہان سے نجد تک سلسلہ کوہ برابر چلا جاتا ہے - یہہ پہاڑ بالکل خشک اور بلا درخت ہین - یہان سلطان یعنی امام مسقط کی عملداری ہے مگر انگریزی اثر بہت زیادہ ہے - کئی کئی منزل کی پختہ عمارتین نظر آتی ہین جو بمبئی کی پُرانی عمارتون کی نقل ہین - ایک سہ منزلہ عمارت پر سلطان کا سُرخ جھنڈا نظر آتا ہے - جو لوگ کشتیون مین آئے وہ عموماً حبشی یا کم رو اور عرب کے اصل باشندے ہین - مسقط کا حلوا اور میٹھا لیمون مین نے بھی خرید کیئے - میٹھا لیمون آدھ آنہ کو آیا اور ایک ٹین کا بکس (حلوے کا) ۲ر کو ملا - حلوے کا نام ہی بڑا ہے خوبی صرف یہہ ہے کہ الائچی کی وجہ سے منہہ مین خوشبو ہو جاتی ہے اور اوس مین ہندوستان کے حلوے کی طرح شکر اور گھی کی کثرت نہین ہوتی ✤

مسقط مین کچھ ہندو اور دیگر مسافر جہاز سے اُترے اور بہت سے معزز آدمی سوار بھی ہوئے - اس وقت جہاز ٹھہرا ہوا ہے اور نہایت طپش ہے - آج کئی دن کی نماز پڑھی - ڈائری لکھی - خُدا کا شکر ادا کیا کہ زندون مین شمار رہا ✤

[۳۰ مئی سنہ ۱۹۱۱ء درسان لنگہ ولیو شہر]

کی وجہ کمرون کے سوراخ جن مین سے ہوا آتی تھی بند کردیئے گئے اور کمرہ حمام سے بدتر ہوگیا۔ اوپر یہہ حال تھا کہ پانی جہاز پر ایک طرف سے چڑھتا ہے اور دوسری طرف نکل جاتا ہے۔ مجکوان دو دن مین ایسی زحمت ہوئی کہ طبیعت سفر سے بیزار ہوگئی۔ بفضل الٰہی آج صبح کچھ افاقہ ہوا ہے۔

ایک ہندی قاضی و درویش بغداد جا رہے تھے۔ یہہ قاضی صاحب نقیب صاحب بغداد کے پاس ایک میمن کا تحویل بھی لیجاتے ہین۔ حضرت شیخ عبد القادر جیلانی کی اولاد مین جو سجادہ نشین ہوتا ہے اوسے نقیب کہتے ہین۔ قاضی صاحب موصوف بڑے عابد اور نمازی آدمی ہین۔ مجھ سے کہتے تھے کہ "آپ کا نام اخبارون مین دیکھا ہے"۔ یہہ صاحب جہاز کے تیسرے درجے یعنی ڈک پر کھلی ہوا مین مقیم تھے۔ اون کے پاس چار پانچ گھنٹہ بیٹھا رہا۔ تکلیف مین افاقہ ہوا۔ وہین نماز پڑھی۔ باتین کین۔ دل بہلایا۔

صبح کو روزانہ سمندر کے پانی سے غسل کرتا ہون۔ درجۂ دوم مین ایک اور نوجوان خوجہ ہے جس کا نام غلام حسین ہے نہایت معقول شخص ہے۔ یہہ صاحب زنگبار سے مع اپنی زوجہ اور بال بچون اور ملازم کے زیارات عراق کو جا رہے تھے۔ میرا نام پوچھا۔ مین نے نام بتایا تو کہا کہ "آپ خواجہ غلام الحسنین کے بھائی ہین جنھون نے ہربرٹ اسپنسر کا ترجمہ کیا ہے؟ اور سیرۃ النبی ایک کتاب لکھی ہے"؟۔ مین نے کہا ہان!۔ اونھون نے کہا کہ "مین نے اخبار اثنا عشری اور اصلاح مین آپ کا بہت ذکر دیکھا ہے آپ مشہور آدمی ہین"۔ مین نے کہا کہ "میرا ذکر یکطرفہ اور برائی کے ساتھ دیکھا ہوگا"۔ آج ایک نوجوان گاذرونی سے بھی ملاقات ہوئی جس نے گاذرون ضلع شیراز مین تعلیم پائی ہے۔ ظاہر حال خستہ لیکن وہان کے زمینداروں مین ہے۔ باپ سے ناراض ہوکر بمبئی چلا گیا تھا۔ وہان سے عزیزون نے لوٹا دیا۔ خود تجارت کا شائق ہے اور باپ زراعت کا۔ اسپر بھاگ آیا۔ فرانسیسی کچھ کچھ جانتا ہے اور عربی بھی۔ اخبار حبل المتین کا وکیل اور مضمون نگار ہے اس کا نام سید عبد الحسین نائب الصدر ہے۔ ایرانی پالیٹکس (سیاسی معاملات) سے بخوبی واقف ہے۔ فارسی بہت عمدہ لکھتا ہے۔ عمر چوبیس ۲۴ سال کے قریب ہے۔ اس بیچارے کو دشمنوں نے گولی

جناب سید علی فرزند حسین ممار مسجد مغل بمبئی جو ایک نوجوان و نیک نفس ایرانی ہین برابر کے درجے مین تھے
ان کے باپ بڑے عالم ہین اوکھون نے ترلوز کھلایا جس سی پیاس رفع ہوئی - مین نے غلطی سے ڈاکٹر
کا پاس بمبئی مین نہ لیا تھا - منشی اصغر حسین بلگرم ایجنٹ نے کہا تھا کہ کراچی مین معائنہ ہوگا - لہذا ہم کو
چھ میل کراچی لے گئے اور سب مسافران درجہ سوم کو بھی مع اون کے بستروں کے لیگئے - درجہ دوم مین صرف
دہ لوگ رہ گئے جن کے پاس ڈاکٹری پاس تھا - پولس کی سٹیم لانچ (دخانی کشتی) آئی اور سکو بلا کرایہ لیگئی
تھرڈ کلاس کے مسافروں کو زیادہ پریشانی تھی اون کے بازو پر مہر لگائی گئی - بستر کو دوا دن کا دخان
(دھونی) دیا گیا - دھوپ مین سکو کشتی کے ذریعہ سے آنا جانا پڑا - یہ بات بالکل سمجھ مین نہین آئی کہ جب
بصرہ مین قرنطینہ سات دن کا ہے تو کراچی مین اس قدر طول امل کی کیا ضرورت ہے؟ - نیز ڈاکٹر جب جہاز پر آتا ہے
تو کیون لوگون کی نبض نہین دیکھ لیتا یا معائنہ نہین کر لیتا - بہر حال آج سہ پہر کو واپس آکر طبیعت کچھ بہتر ہوئی
کچھ کھایا خدا کا شکر ادا کیا - ایک کارڈ وطن بھیجا اور ڈائری لکھی ❊ مسافران عراق کیلئے بہتر ہے کہ کراچی ہی سوار ہون
رستے مین تبریز کے ایک ایرانی سے ملاقات ہوئی جو قسطنطنیہ مین تاجر تھا اور اب بغداد تجارت شروع
کرنے جاتا ہے مضبوط اور وجیہہ آدمی ہے اور بلحاظ عقائد کے بہت پکا مسلمان ہے - سر پر کلاہ ترکی
رکھتا ہے - مگر کھانے پینے کا اوس کو جہاز مین پرہیز نہین یعنی یورپین کے ساتھ کھاتا ہے - قسطنطنیہ
کی معاشرت کا اثر ہے - اوس کی ماں بھی زیارات کی غرض سے جا رہی ہے - وہ نہایت پرہیزگار و متقیہ
بی بی ہے - اس شخص سے رستے کے حالات معلوم ہوئے ❊

[۲۹ مئی ۱۹۱۵ع مقابل مسقط]

جہاز کی روانگی مسقط کی طرف

جہاز رات کو روانہ ہوا - سید زین العابدین جنھون نے آٹھ بار زیارت کربلائے معلی اور
ایک بار حج کیا ہے کہتے ہین کہ اسقدر طوفان اور تکلیف جیسی پچھلے ۲۰ گھنٹہ مین گذری ہے
پہلے کبھی دیکھنے مین نہین آئی - کھانے سے طبیعت سخت متنفر رہی - چلنے پھرنے سے سر مین چکر آتا تھا - طوفان

بھی صرف ایک سوراخ میں سے ہوا آتی تھی۔ خوش قسمتی سے میں نے اوپر کی بنچ پر قبضہ کیا۔ ہوا کچھ کچھ آتی رہی۔ مگر گرمی سخت تھی۔

سہ پہر سے طبیعت بگڑنے لگی۔ کچھ کھانا نہ کھایا گیا۔ بنچ پر پڑا رہا۔ دوران سر رہا۔ سمندر میں تلاطم تھا سب مسافروں کا یہی عالم تھا اور یہ خیال ہوتا تھا کہ کیا اچھا ہوتا جو یہ زحمت نہ ہوتی۔ اس وقت سفر کرنے پر پشیمانی تھی اور خواجہ حافظ کے ان اشعار کا مطلب آج حل ہوا۔ ؎

شکوہِ تاج سلطانی کہ بیم جان درو درج است	کلاہ دلکش است اما بدردِ سر نمے ارزد
بس آسان می نمود اول غمِ دریا ببوئے سود	غلط گفتم کہ ہر موجش بصد گوہر نمے ارزد

[۲۶ مئی ۱۹۱۱ء]

سمندر کے پانی میں غسل کیا۔ دو دفعہ استفراغ ہوا یعنی کچھ پھل اور ستو جو کھائے تھے وہ نکل گئے۔ برف جہاز پر نہیں بکتی۔ برف میں سرد کیا ہوا جنجر اور سوڈا وغیرہ البتہ ملتا تھا ایک ناول پی۔ ڈوماز کا ناول پڑھتا رہا مگر صرف وقت کاٹنے کے لئے۔ دن بھر کوٹھڑی میں بند رہا۔ رات کو نیند نہ آئی۔ بنچ پر بیٹھنے سے بھی سخت تکلیف ہوتی تھی۔

سنا گیا کہ اوپر فرسٹ کلاس اور تھرڈ کلاس میں اس سے بھی زیادہ تکلیف ہے۔

میرے درجہ میں دو مسافر ایک بصرہ کا عرب سوداگر تھا۔ جسکے باپ کا نام عبدالوہاب جادہ ہے وہ درجۂ اول کا مسافر تھا اور دوسرا زنگبار کا۔ محمد علی ایک نوجوان اثنا عشری خوجہ کربلائے معلے و دیگر زیارات عراق کو جاتا تھا۔ اس کے چند ہمراہی درجہ سوم میں تھے۔ ہم سب مسافر پریشان تھے۔ مگر باہمی اتفاق سے یہ سفر طے ہوا۔

[۲۷ مئی ۱۹۱۱ء۔ مقام کراچی]

جہاز کا کراچی پہونچنا اور ڈاکٹری ملاحظہ

آج صبح جہاز کراچی پہونچا۔ طوفان رفع ہوا۔ ہوش و حواس بجا ہوئے غسل کیا کھانا کھایا

اور یہ کہا کہ کل ۱۲ بجے دفتر مین درج رجسٹر کرکے دیا جائیگا -

یہ پاسپورٹ انگریزی کونسل کے دفتر سے کُل ایران کے سفر کے لئے دیا گیا تھا - اور ٹرکش کونسل کے دفتر والون نے کہا کہ ہم کُل سلطنت ٹرکی کا پاسپورٹ آپکے واسطے بنا دین گے ٭

صُبح سید نذر عباس جو یہان جعفری صحن میں انسپکٹر اور میرے بھائی کے شاگرد ہین اور ایک عرصہ تک اونھون نے پالن پور مین تعلیم پائی ہے مجھسے ملنے آئے سیٹھ علی بھائی صاحب سے بمبئی کے بعض دولتمند سیٹھون کا تذکرہ ہوا جو عارضی دولت کیوجہ سے کسی کو اپنی برابر نہین سمجھتے - تاجرون کا دولت کا غرور بدترین ہے

[۲۴ مئی سنہ ۱۹۱۱ع]

دعوت اور بعض احباب سے ملاقات

کسٹم ہوس اور ترکی کونسل خانہ مین گیا - ترکی کونسل کا مکان سمندر کے قریب خوشنما اور صاف بنا ہوا ہے - کسٹم ہوس مین بہت انتظار کرنا پڑا - حالانکہ پاسپورٹ کافی تھا - مین سکنڈ کلاس مسافر ہونا تو بہت زیادہ تکلیف ہوتی - شام کو مولوی علی محمد نے ایک مقام پر جو بمبئی سے گیارہ میل ہے اور جہان وہ رہتے ہین دعوت کی - مولوی صاحب موصوف سیٹھ نذر علی اثنا عشری خوجہ کے مکان مین مقیم ہین - یہان سیٹھ صاحب سے ملاقات ہوئی اور انھون نے نجف اشرف اور مشہد مقدس کے بعض احباب کے نام دو خط دیئے - ان کے والد حاجی دیوجی سیٹھ نے تقریباً ایک لاکھ کے خرچ سے ایک مسافر خانہ بمبئی مین بنایا ہے جس کو مین نے ۲۴ مئی کو دیکھا تھا اور وہان جناب مُلا باقر صاحب نے مدارات کی تھی اسکے بعد سید نذر عباس کے مکان پر گئے - مسٹر احمد علی علی بھائی مجھ سے ملنے کے لئے بڑودہ سے بمبئی آ گئے - انھون نے چار پانچ انگریزی ناول جہاز مین پڑھنے کو دیئے ٭

[۲۵ مئی سنہ ۱۹۱۱ع]

جہاز کی سواری اور دوران سفر

سیٹھ احمد علی صاحب کی گاڑی مین اُن کے ہمراہ جہاز کو روانہ ہوا - بندر مین نہایت دقت تھی کیونکہ سیکڑوں اسباب کے چھکڑے آ رہے تھے - جہاز کے سیکنڈ کلاس مین ہوا مُطلق

میونسپلٹی بمبئی کو غلط پتہ بمبئی پہونچنے کا ملا۔ اسلئے وہ باہمکلا اسٹیشن پر موجود نہ تھے۔ بعد مین معلوم ہوا کہ غلط وقت پر اور بمبئی کے دوسرے اسٹیشنون پر سب لوگ پہونچگئے تھے۔ مسٹر احمد علی بھائی بی۔ اے۔ بورہ نوجوان کسی کام پر بڑودہ گئے ہوئے تھے اون کے والد نے میرے قیام کا انتظام کیا تھا۔ اون کا سارا مکان چالیس مربع گز زمین پر پانچ منزل تک چلا جاتا ہے۔ آخر منزل سے ایک منزل نیچے یعنی چوتھی منزل پر مین مقیم رہا سب چیزین آرام کی نفیس کچھ جرنہ ہوتی تھی غسل خانہ کا آرام سب سے زیادہ تھا مسٹر احمد علی کے والد اور بھائی اخلاق و مہمان نوازی سے پیش آئے۔ مولوی سید علی محمد بی اے سے میونسپل آفس مین ملاقات ہوئی۔ وہ بھی رات کو مجھ سے ملنے آئے۔ منشی امیر حسین بلگرام ایجنٹ سے ملاقات ہوئی۔ کوک اینڈ سنز ایجنٹ سیاحان سے ۵۰۰ اشرفی کی ہنڈیان لین جن کا روپیہ دنیا کے ہر بڑے شہر مین نقد مل سکتا ہے۔ اون کے ایجنٹون کے نام لین مگر چار گھنٹے انتظار کرنا پڑا بمبئی اور تمام مقامات بیرونی مین ایک بجے کے بعد تمام دفاتر اور بینکون کے لوگ ایک ایک ڈیڑہ گھنٹہ تک کھانا کھانے کے واسطے چلے جایا کرتے ہین۔

پاسپورٹ (پروانہ راہداری) کی درخواست کا فارم مولوی علی محمد صاحب نے منگوا کر بھجوا دیا۔ جہاز وغیرہ کا خرچ بلگرام ایجنٹ کو دیدیا اور ضروریات سفر خوراک کی خریداری کا انتظام کیا ۔

[۲۳ مئی سنہ ۱۹۱۱ع]

پاسپورٹ — آج صبح ہی پولیٹیکل دفتر سے اس مضمون کا خط ملا کہ ۱۲ بجے آکر پاسپورٹ (پروانہ راہداری) لیجاؤ۔ مین ڈیڑھ بجے دفتر مین پہونچا۔ کلارک کھانا کھانے باہر گیا ہوا تھا ڈھائی بجے واپس آیا۔ اور پاسپورٹ تیار کر کے گورنمنٹ کے پولیٹیکل سکرٹری کے پاس لیگیا اور برائے نام فیس یعنی صرف ایک روپیہ لیکر دستخط اپنے سامنے کرائے اور پاسپورٹ نہایت عمدہ کاغذ پر میرے حوالے کیا۔ مولوی علی محمد سے ملاقات ہوئی۔ ٹرکش کونسل کے دفتر مین گیا۔ جہان ایک کلارک نے تین روپیہ لیکے اور پاسپورٹ بھی لے لیا

کی طرف روانہ ہوا - دہلی میں شاہی دربار کی تیاریاں بڑی دھوم دھام سے ہو رہی تھیں جو دسمبر ۱۹۱۱ء میں ہونے والا تھا - خواجہ تصدق حسین صاحب درباری کاروبار کی مصروفیت اور کسی دربار کی کمیٹی میں شرکت کی وجہ سے رات کے ۸ بجے تک گھر نہ آسکے - مگر میں اوس وقت جبکہ میں اسٹیشن کو جا رہا تھا وہ یکایک آگئے اور گاڑی میں میرے ساتھ سوار ہو کر ریل تک گئے - اسٹیشن پر آکر یہ معلوم ہوا کہ جس میل کا ٹکٹ میرے پاس ہے وہ روانہ ہو گئی - آے - بی - سی ریلوے کا ٹائم ٹیبل محض غلط نکلا - گھبراہٹ میں دوسری ٹرین میں سامان رکھا - معلوم ہوا کہ وہ حصار جا رہی ہے - اسباب ریل سے اتارا اور دہلی ویٹنگ روم میں ۲ بجے شب تک ٹھیر رہا - خواجہ تصدق حسین صاحب نے بمبئی بڑودہ کا ٹکٹ بدلوا کر بمبئی ریلوے براہ ناگدا کا ٹکٹ دلوا دیا - اس لائن سے راستے میں ریل بدلنی نہیں پڑتی - یہ بڑی اور بہتر لائن ہے - خواجہ صاحب موصوف نے اپنا ملازم بھی بھیج دیا کہ رات کے ۲ بجے تک میرے ساتھ رہے ÷

۲۱ مئی ۱۹۱۱ء

دہلی سے بمبئی تک ریل کا سفر

ریل کے درجے میں رات بھر تقریباً تنہا سفر کیا - سوائے ایک صاحب کے کوئی شخص درجے میں نہ تھا - دن کے ۹ بجے سے سخت گرمی ہونے لگی - اب ۱۲ بجے ہیں - آج بمقام کوٹہ میں نے گذشتہ تین دن کی ڈائری ختم کی - گاڑی میں مسافروں کا ہجوم ہو گیا - کفایت اور جفاکشی کی تعلیم حاصل کرنے کے لئے بجائے سیکنڈ کلاس کے درمیانہ درجہ میں سفر کر رہا ہوں - ریاست کوٹہ کے آدمی جیسا کہ ریاستوں میں عموماً دیکھا گیا ہے پرانی تہذیب کے پابند اور زیادہ مضبوط اور خوشحال نظر آتے ہیں - اس وقت راجہ صاحب کوٹہ کے ملازم ریل میں میرے ہمسایہ تھے - یہ لوگ سفر میں بہت اخلاق سے پیش آئے اور میری باتوں سے جب میں جانے لگا آپس میں کہنے لگے "شریف آدمی معلوم ہوتا ہے - دوغلا شریف نہیں بلکہ خاندانی" - میں اُن کی غائبانہ عنایت کا شکریہ ادا کرتا ہوں ÷

بمبئی کا قیام

صبح کو بائیکلا اسٹیشن پر اترا - میرا تار اور خط مولوی علی محمد صاحب بی اے اسسٹنٹ سکرٹری

تھی- اوس کی ذہانت نہایت غیر معمولی ہے- مین نے اوس کے سوال کے جواب مین کہا کہ ریل اس وجہ سے کھڑی ہوگئی کہ تھک گئی ہے- تو اوس نے کہا "واہ آدمی تھکا کرتے ہین کہین جنر بھی تھکا کرتی ہے"!! راستے مین بادلی اور دہلی کے درمیان عموماً باغ ہین اون کو دیکھکر بچی نے یہ مکمل فقرہ کہا "ساری زمین مین باغ ہی باغ ہین سوائے ریل کی زمین کے"- وہ گفتگو کے تمام آداب و اصول کا لحاظ رکھکر ہاتھ ہلا کر جوش کے ساتھ اس طرح باتین کرتی ہے کہ اوس کا ڈھنگ بہت اچھا معلوم ہوتا ہے- خاصکر جناب مولانا حالی اوس کی باتون پر بہت عش عش کرتے ہین اور اونھون نے ایک نظم بھی اوس کی تعریف مین لکھی ہے

گرمی مین سفر کی وجہ

اکثر حضرات نے میرے گرمی مین سفر کرنے سے تعجب کیا- مگر بات یہہ ہے کہ مین تین سال سے جاڑے مین سخت بیمار ہوجاتا ہون- اور یہہ گرمی ایک دو ماہ بعد برسات سے بدل جائیگی- دوسرے زیارات عتبات عالیات اور اسلامی خدمات کا فیصلہ کر لینے کے لیے جاڑے اور گرمی کا خیال ٹھیک نہین ÷

دہلی کا قیام

دہلی مین ہم خواجہ تصدق حسین صاحب کی- آپ کے مکان پر ٹھہرے جو میرے عزیز ہین اور آج کل دہلی مین خفیفہ کے جج ہین- زمانۂ قیام دہلی مین جناب مکرمی کرم اللہ خان صاحب شیدا- اور جناب احسان الرحمان خان صاحب (عرف منجھلے آغا) اور مولوی عبدالرحیم خان صاحب سے جو مولانا حالی کے دوست ہین اور مجھ سے بزرگانہ تعلقات رکھتے ہین رخصت ہوا ÷

جناب کرم اللہ خان صاحب (عرف ننھے خان صاحب) نے خاص طور پر دریافت کیا کہ "چھوٹے چھوٹے بچون کو چھوڑ کر اور اپنے کام کا حرج کر کے ایسا سفر کس لیے کیون اختیار کیا؟"- مین نے کہا کہ "میری رائے مین ایسے سفر کا خیال خدا ہی دل مین ڈال دیتا ہے- (ع) رشتہ در گردنم افگندہ دوست- دوسرے یہہ کہ انسان کو ایسے زمانہ مین سفر کرنا چاہیے جبکہ اوس کے بدن مین قوت باقی ہو- جب آدمی کمزور ہوجائے اور ہاتھ پاؤن مین طاقت نرہے تو اوس زمانے مین سفر کرنا سخت تکلیف کا باعث ہوتا ہے ÷

دہلی سے روانگی

بہرحال سب بزرگون اور دوستون کی دعاؤن کیساتھ رخصت ہوکر ۸ بجے شب کو اسٹیشن

اظہار کے پوری کرے - دعاؤن کے متعلق مجکو سب سے زیادہ وہ دعا پسند ہے جو شمس العلماء مولانا خواجہ الطاف حسین حالی قبلہ کے نواسے نے جو میرے عزیز بھی ہین بنائی تھی - یہ نوجوان بدقسمتی سے ایک عرصہ دراز سے سخت مرض صرع مین مبتلا ہے اور خود مولانا ممدوح اس عزیز کے علاج وغیرہ مین بیدروپیہ خرچ کر چکے ہین - اس نوجوان نے اپنی صحت کے علاوہ یہہ دو دعائین بنائین :- (۱) خدایا ہندکی طاعون کو دور کر (۲) بطفیل اپنے حبیب کے آں حضرت اسلام کو ترقی دے ؛

ہوتا تو وہی ہے جو مشیت الٰہی مین ہے مگر مانگنا ہمارا فرض ہے - سچ یہ ہے کہ پہلی دعا میری ذہن مین نہ تھی ~

[۱۹ ارمئی ۱۹۱۱ء]

آمد خواجہ غلام السبطین | آج شام کو جانے کا قصد تھا مگر دوپہر سے قبل برادر عزیز خواجہ غلام السبطین بی اے مجھ سے ملنے کے لیے یکایک لکھنؤ سے آ گئے اور چونکہ وہ میرے ساتھ ہی لوٹ جانا چاہتے تھے مین نے اس خیال سے آج شام کی روانگی ملتوی کر دی تاکہ وہ کچھ دیر وطن مین رہ سکین - جن حضرات کو میری روانگی کا پہلا وقت معلوم ہو چکا تھا وہ اسٹیشن پر پہونچ گئے اور اون کو تبدیل وقت کی اطلاع دفتاً ملی ؛

[۲۰ ارمئی ۱۹۱۱ء]

وطن سے رخصت | عزیزون سے رخصت ہو کر اور انھیں بہت روتا چھوڑ کر دن کے ۹ بجے روانہ ہوا نیز محلہ مطر الضمائر کے بعض عزیزون سے اون کے گھر جا کر ملا - کیونکہ اون کا بہت تقاضا تھا کہ ہم سے ملکر جانا - ریل پر ۱۰ بجے صبح کو پہونچا - اسٹیشن پر بزرگان پانی پت کا جو اجماع تھا جو مجھے رخصت کرنے کے لئے جمع تھے بعض حضرات خوارؔ مہی کا علاؔ اٹھوانے کی ضرورت سے ریل تک نہ پہونچ سکے - شہر سے گھر کر پہلے ہی مل چکے تھے ؛

۱۱ بجے گاڑی دہلی کی طرف روانہ ہوئی - گرمی نہایت سخت تھی - برادر عزیز خواجہ غلام السبطین اور میری چھوٹی لڑکی جس کی عمر پانچ سال کے قریب ہے ساتھ تھی - یہ بچی آنکھون کے علاج کے لئے لکھنؤ جا رہی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سیاحت نامۂ خواجہ غلام الثقلین

نظرِ خدائے بینان زرہ ہوا نباشد — سفر نبازمندان زرہ خطا نباشد

حصۂ اوّل۔ عراق (عرب)

[۱۸ مئی ۱۹۱۱ء]

مین چار پانچ دن سے پانی پت مین مقیم ہون۔ ایک ماہ سے تیاری سفر اور معاملات کو طے کرنے مین مصروف تھا۔ عرصہ زیادہ از یک ماہ سے مقدمات لینے بالکل چھوڑ دیئے تھے اور اب میں بفضلہ تعالیٰ تمام کاروبار سے فارغ ہو کر سفر کے لئے بالکل آمادہ ہون۔

دعاؤن کی سفارشش

پانی پت مین میرے عزم سفر عراق و ایران و استنبول و حجاز و زیارات مقامات مقدسہ کی خبر عام ہو گئی۔ بہت سے عزیز خاص کر عورتیں چار پانچ روز سے برابر آنی شروع ہو گئین۔ اکثر عزیزون اور بعض غیرون نے بھی باصرار تمام مجھ سے اس بات کی خواہش کی کہ مقامات متبرکہ مین اون کے لئے خاص خاص دعائین مانگی جائین۔ جنکو مین نے اپنی یادداشت مین درج کر لیا۔ مین نے اون سے بسبیل مزاح کہا کہ مین تو اسقدر محنت اور خرچ کر کے زیارات کرون اور تم لوگ گھر بیٹھے بلا ادائگی فیس دعا کرا لو۔ مین نے سنجیدگی سے کہا کہ اصل دعا تو وہی ہے جو صاحب غرض دل کی رغبت سے مانگے مگر مین انشاء اللہ تعالےٰ سب کے لئے دلی دعا کرونگا اور دعا کرتا ہون کہ اُن کی حاجتین خداوند عالم بالطفیل اپنے حبیب اور اوس کی آل

ترقی مین قدم بڑھانا چاہیئے - اور اس کمزوری کے زمانہ مین حوارئین سیدنا مسیح سے سبق حاصل کرنا لازم ہے
یہ تحفہ پیش کر کے مین اپنا یقین و اعتماد ظاہر کرنا چاہتا ہون کہ اس وقت اسلام کی خدمت
ہندوستان و ممالک قریبہ مین (تحت سایۂ دولت برطانیہ) جسقدر سہل ہے ایسی کسی دوسرے
ملک مین ممکن نہین - یہ سلطنت کسی مذہب کی اشاعت مین مزاحمت پسند نہین کر سکتی اور جو اخلاقی
و تمدنی اور دینی ترقی ہم کرنا چاہین اوس مین مخل ہونے کا کوئی خوف نہین کیونکہ اپنے جائز شاہی
حقوق کے تحفظ کے ساتھ تاج انگلستان کا وعدہ ہے کہ وہ باشندگان سلطنت کو ایک نگاہ سے
دیکھے گا -

بالآخر مجکو امید رہے کہ مسلمانانِ ہند خود باہمی اتفاق سے رہین گے اور دیگر اہالیان ملک
کے ساتھ بھی اپنی طرف سے کوئی مناسب بعد دوستی اور اتفاق کے برتاؤ کا ہاتھ سے نہ جانے دینگے
کیونکہ مہربانی اور سلوک کا نتیجہ دیرپا سو بہتر ہی نکلتا ہے - اور حسن خلق ہی مذہب اسلام کی تعلیم ہے
اس زمانے مین عصبیت اور مسابقت بتھا بندی اور رشک مسلمانون اور غیر مسلمانون
مین بھی کثرت سے ترقی کرتا جاتا ہے عصبیت اور مسابقت بہت اچھی چیزین ہین - لیکن جب اونکی
بنیاد صرف دنیاوی اور ظاہری اور ناپائدار فوائد کا حصول ہے تو اس ترقی کی دوڑ سے بہت جلد
خطرناک نقصان حاصل ہونے لگتے ہین - انسان کو انسان بنانے اور مسلمانون کو اسلام صحیح پر قائم
کرنے کے لئے جبتک دل سے کوشش نہ کی جاوے خوف ہے کہ نتائج بد سے بدتر ہوتے جاینگے - فقط

غلام الثقلین

۲۲ ر اپریل ۱۹۱۳ء

ناظرین کو یاد رکھنا چاہیے کہ سوائے چند مفصل مضامین کے جن مین اسلامی سیاسیات وغیرہ سے ایک دو جگہہ جامع بحث کی ہے - اس سفرنامے مین روزمرہ کی کیفیات درج ہین - اس مین کوئی علمی یا منطقی ترتیب نہین مثلاً ایک واقعے کا ایک حصہ ایک جگہہ درج ہے اور دو حصے چار دن اور پندرہ دن کے فاصلے سے اس لیئے صحیح راے قایم کرنے کے لیئے آخر کتاب تک مطالعہ لازم ہے -

اس بات کے کہنے کی شاید ضرورت نہین کہ جہان تک ممکن تھا مین نے کمال بے طرفداری و بے تعصبی سے سفرنامہ لکھا ہے اور جس جس مین جو عیب پاے اون کے اظہار مین باک نہین کیا - نہ کسی قوم کی خوبیان چھپانے کی کبھی خواہش کی - ایران کے متعلق جو کام یا خدمات مین نے لین یا کرنی چاہین اون کا حال میرے سفرنامے اور نیز ضمیمون یعنی رسائل ولفریڈ اسی کے پڑھنے سے معلوم ہوگا - یہان صرف اسقدر کہنا کافی ہے کہ جو فرض ہم سب کا تھا اوس کا بوجھ اوتارنے کی مین نے کوشش کی ہے - مگر اس طوفان خیز موسم اور تاریکی مین کچھہ پتا نہین مل سکتا کہ مین کہان جا رہا تھا اور مشیتِ ایزدی کہان لیجا رہی تھی تاہم ایک ناچیز شخص کی کوشش سے مجکو یقین ہے کہ عراق و عرب و طہران کے متعدد اشخاص اہل ہند کی دینی - اخلاقی اور علمی کمال کی نسبت جو ادنے خیالات رکھتے تھے اب اون خیالات مین بہت کچھ تبدیل واقع ہوگئی ہے اور سوءِ ظن قدرے مبدل بحسن ظن ہوگیا ہے -

اگر اس سفرنامے کو پڑھکر مسلمانان ہند (سنی و شیعہ) عبرت حاصل کرین اور اپنی اخلاقی اور مالی اور دینی حالت کو درست کرنے اور حبل اللہ کو مضبوط پکڑنے مین مصروف ہو جاین اور یہ بھروسہ چھوڑ دین کہ اسلام کی تقویت یا تائید بغیر مسلمانان ہند کی اندرونی اصلاح و ترقی کے بیرونی امداد سے ہوسکتی ہے تو میری محنت بیکار نہ جائیگی - کیونکہ پالیٹکل اقتدار ہر جگہہ چراغ سحری ہے - اور ہم کو اخلاقی اور دینی ترقی اور اتحاد کے لیئے سب فضولیات کو چھوڑ کر میدان

و متعقد ہیں جناب آیت اللہ مازندرانی یعنی شیخ عبداللہ مازندرانی و حجۃ الاسلام سید اسمٰعیل اصفہانی
آقائے صدر - شریعتیان کے اکثر مشہور علماء کے حالات درج ہیں اسی طرح طہران میں "والا حضرت اقدس"
ناصر الملک نائب السلطنت و جناب اجل و اشرف موتمن الملک پریسیڈنٹ پارلیمنٹ ایران جناب حاجی آقا
ممبر پارلیمنٹ وکیل شیراز و جناب سالار ملی ستار خان (جنکا نام جنگ تبریز کی وجہ سے دنیا میں مشہور ہے)
قسطنطنیہ اور ٹرکی میں جناب تقی زادہ بانی فرقہ ڈاکرات ایران - کاظمین میں جناب ابراہیم ناجی آفندی
حاکم کاظمین - بنگلر باشی معبد ہے متعلق بہ سلاف حکی میں دیگر حضرات سے جو باتیں ہوئیں اون کو
لازمی اختصار کے ساتھ مگر تقریباً اونھیں کے الفاظ میں دوہرایا گیا ہے - جو کچھ بالکل تغیر و تبدل اونھیں خبروں
اس زمانہ میں تھیں اون کو بھی روزانہ لکھا ہے - بعض حالات اون کیفیات کے ہیں جو سفر میں مجھپر گذری ہیں اور
بعض تاریخی مسائل کا حل بھی ہے اسلئے مؤرخ کیلئے بھی یہ روزنامچہ فائدہ سے خالی نہ ہوگا کیونکہ مجکو ایسے
زمانہ میں سفر کا اتفاق ہوا جبکہ ایران میں بہت کچھ اور دولت عثمانیہ میں بھی کسیقدر تلاطم اور بے چینی تھی -

اس روزنامچے میں تین چہارم حصہ محض واقعات سے بھرا ہے اور ایک چہارم بلکہ کم راقم کی رایوں سے -
واقعات دو قسم کے ہیں ایک وہ جو میری آنکھوں نے دیکھے یا کانوں نے سنے - اون کے بیان کرنے میں صحت
کا ذمہ لے سکتا ہوں - دوسرے واقعات وہ ہیں جو بعض آدمیوں یا حالات کے متعلق دوسرے
آدمیوں کو معلوم ہوئے اون کی سچائی کا میں ذمہ دار نہیں ہوں - مگر اسقدر کہہ سکتا ہوں کہ لکھنے
وقت میں اون واقعات کو سچ سمجھتا تھا - اگرچہ یہ ظاہر ہے کہ لوگ قدرتی طور پر مخالفوں کے
عیوب بیان کرنے میں مبالغے کو کام میں لانا ہنر سمجھتے ہیں اسی طرح ایران و ٹرکی اخباروں کی
حالت ہے کہ ہر اخبار اپنے موافق امور کو بہت وثوق و طمطراق سے شائع کرتا ہے اور مخالف واقعات
کو پی جاتا ہے - لیکن یہہ عیب ہندوستان بلکہ انگلستان کے اخبارات میں بھی اکثر دیکھا جاتا ہے
اور جب جتھے بندی ہوتی ہے تو اس طرفداری پر کوئی شرمندہ بھی نہیں ہوتا -

هو العزیز

بسم اللہ الرحمن الرحیم

دیباچہ

نحمدہ علی ما کان ونستعینہ علی ما یکون ونصلّی علی خیر خلقہ محمد افضل رسلہ ومنبع وجودہ محمد
ابن عبد اللہ وعلی آلہ الطاہرین افضل ذریۃ ابراہیم خلیل الرحمن فرض اللہ علینا مودتہم
فی القرآن وعلی اصحابہ الذین جاہدوا فی اللہ حق جہادہ وبذلوا مہجہم فی تاسیس ارکان الدین الایمان۔
امّا بعد یہ سفرنامہ جسکو راقم کا روزنامچہ سیاحت کہنا بہتر ہے معمولی سفرنامون سے کسیقدر مختلف ہے اسمین
مختصر طور پر عمارات شہرون اور مناظر کے حالات بیشک درج ہین جو راقم نے خود دیکھے ہین دوسرون کے سفرنامون
سے حالات نقل نہین کیے گئے لیکن زیادہ تر لوگون کی تمدنی اور اخلاقی حالت کو دکھایا ہے اور روزانہ
جو خیالات وکیفیات راقم پر گذرین اون کو بے کم وکاست درج کردیا ہے بعض اصحاب جو سیاسی یا لٹریری
یا دینی مین شہرہ کامل رکھتے ہین اون سے جو کچھ گفتگو ہوئی اوس کو کسیقدر مفصل درج کیا ہے۔ مثلاً
آیت اللہ خراسانی یعنی حضرت آخوند ملا محمد کاظم مقیم نجف اشرف (جو اب واصل بحق ہوگئے۔) آقا سید محمد
فرزند جناب سید کاظم طباطبائی حجۃ الاسلام۔ اکثر شیعیان عراق عرب وہندوستان جن کے مقلد

اعلان ضروری

(۱) درخواستین پتہ ذیل پر روانہ فرماوین

(۲) جن صاحبون کے پاس زبان اردو کی مستند اور اچھی کتابین ہون گی ایک ایک کاپی بشرط منظوری مساوی قیمت پر تبادلہ کیجاویگی۔

(۳) کسی صاحب کو کتاب بلا قیمت یا بغیر ویلیو پے ایبل نہیجی جاویگی۔

(۴) جو صاحب سفرنامہ کے خریدار آخر اپریل ۱۹۱۲ء تک لغایت ہون گے اون کو حاشیہ سابقہ قیمت دیا جاویگا۔

المشتہر

تراب علی مہتمم آنریبل خواجہ غلام الثقلین صاحب وکیل ہائیکورٹ میرٹھ

عذر و خطاب بہ ناظرین

جب سے میں مقامات مقدسہ اور ممالک اسلامی سے آیا ہوں خانگی امور کا انصرام۔ مقامی مطالبے کی بازتیر یہا- قومی حالات کی خرابی اپنے پیشہ کی مصروفیت اور آخر میں الکشن کونسل کا جھگڑا یہ چند ایسے امور پیش آئے کہ کافی توجہ سفرنامہ کی تصحیح اور درستی میں صرف نہ کر سکا- میرٹھ میں چھپائی کی جیسی کچھ ہوتی ہے وہ ظاہر ہے- میں آپ حضرات سے شرمندہ ہوں اور معافی چاہتا ہوں غلط نامہ کے ساتھ سفرنامہ ہذا کو جیسا کچھ طیار ہوا ہے شائع کرتا ہوں- حصہ پنجم جس میں عام ریویو اور اسلامی ممالک کی عام حالت اور آیندہ کے توقعات پر ریویو تھا وہ میں نے ابتک نہیں لکھا- اس وقت کہ حالت نازک ہو رہی ہے اوس کی اشاعت یا لکھنا خوش آئند نہ تھا- مگر انشاء اللہ دو تین ماہ کے بعد میں اسکو جدا گانہ رسالے کی شکل میں شائع کروں گا-

مجھکو امید ہے کہ حضرات ناظرین چھپائی وغیرہ کے عیوب کو نظر انداز فرما کر مضامین پر غور کریں گے

{ غلام الثقلین }